

پرم از تو بر تر بال گزاف پد تو سیرغ آری ومن کوہ قاف پد لیکن ان کے حالات پر نظر انصاف ڈالنے سے کھل گیا کہ اگر راست براست بے کم و کاست سوانح عمری بطریق یادگار عزیز مستطوریہ لکھے جائیں تو مبالغہ شاعری آمیز اور اغراق طوفان خیز سے کئی کرسیاں بلند ہو گئے۔ جب سچ سے کام لیتے تو جھوٹ مین کیون نام نکلتے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے جد امجد مولوی سید کرم حسین خان بہادر حکیم خان اور عالم دوران تھے۔ شاہ اودھ نے سفارت داربار گورنری کلکتہ مین ان کو اپنا قائم مقام بنایا تھا سید کرم حسین خان کے فرزند ارشد مولوی سید زین الدین حسین خان بہادر مدت دراز تک انگریزی سرکار مین ڈپٹی کلکٹر رہے اور اب پنشن پا کر نظام حیدر آباد کی سرکاری زمین وسادہ آراء امارت مین ان کا علم باعمل اور خلق ضرب المثل ہے۔

آدم بر سر مطلب۔ سید علی سندھ اٹھارہ سو باون عیسوی مین پیدا ہوئے آٹھ برس کے سن ۱۸۷۷ء چودہ برس کی عمر تک درس عزلی سے فراغ حاصل کیا۔ ہم تو جیسی کہتے تھے کہ سہ پارہ خواہند ازین دست گریبانے چند پد اٹھارہ سو چھیاسٹھ مین علم انگریزی سیکھنے پر کمزور بن گئے۔ دو برس تک تھے کہ کیننگ کالج کھنؤ مین شامل ہو گئے پھر اٹھارہ سو چھیتر مین (بی اے) درجہ مین کامیاب ہو کر تین برس قانون علی پڑھا پھر سال بھر بعد (نیٹو سول سروس) کے امتحان مین مکمل ہو گئے اور کل ضلع بہار مین نمبر اول ہو گئے۔ بعدہ (ٹامسن انسٹرکٹنگ) پا کر رورڈ کی کے درجہ اول مین قدم رکھا ابھی پورے چھ مینٹے نہ گزرے تھے کہ نقاد علما قدر دان شرفا نواب مختار الملک سر سالار جنگ بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم حیدر آباد دکن اپنے ساتھ لندن لیگئے۔ سید علی بہت بعد نواب مدوح الالقاب تین برس چھ مینٹے وہی شہر جوہر مین پر توفشان جوہر ذاتی رہے۔ معدیتا کے مدرسہ شاہی مین کوہ کنی کی اور (جیا لوجی) کے فن مین متغایا اور وہاں کی اخیر سندھ حکومت زبان انگریزی مین (اسوشیٹڈ رائٹ اسکول آف مینس) کتے مین ہاتھ لگی۔ اس نقاد نقد علم و ہنر نے۔ علم کیمیا۔ علم حیوانات۔ علم نباتات۔ علم تجارت۔ اور فن نقشہ کشی مین ایسا نقشہ چلایا کہ اول درجہ کی سند ہاتھوں ہاتھ لے لی۔ لندن یونیورسٹی کا امتحان زبان لاطینی اور جرمنی

اور فرانسیسی مین کو یکرو جبہ اول کی سند پائی۔ سال بھر کو بلایا اور فلزات کی معدنوں مین کام کیا اور چندے انگلستان کے (جیالاجیکل سروی) کے ساتھ کام کیا اور نام کیا۔ کھامیش دو سال تک لندن کی (والنٹیر) فوج مین بھی شریک رہے اور وہ قواعد سیکھی کہ اُستادوں نے ہاتھ چوم لیے۔ ملک جرمن مین سفر کیا اور فرانس کو کھڑی سواری دکھایا۔ یہ تیاح ممالک فضل و کمال۔ لائینی۔ انگریزی۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ سنسکرت۔ بنگالی۔ ہندی۔ مرہٹی۔ تملگی۔ اور گجراتی زبانوں کو ایسا بول سکتے ہین کہ پردے سے اصلی باشندے کا دھوکا ہو۔ خدا کے فضل سے یوسف جمال کھلائے۔ اب آگے چاہتے کیا ہو پیمیری ہو جائے۔ اس بلایا پتے اور آفت کے پر کالے نے مجموع اٹھارہ سال تک محض طالب علمی کی۔ آخر تحقیقات معنی کی غرض سے ملک دکن کو تشریف لینگے بھوائے کو تھکان تھکت الجب کائن والی حیدرآباد۔ نے اپنی قدردانی کی کوٹلی پر کس کر تعلقہ دار اول مقرر کیا انکی تنخواہ کام کرنا آخر پندرہ سو روپے مین اللہ عز و کل انتقص۔

مین انکی ذہانت اور مروت کا کیونکر قائل ہون سنا بارہ سو ستاسی ہجری کے قریب انھوں نے مجھے علم عروض شروع کیا اور چند سبق مین مسائل شککہ حل کرنے لگے۔ مجسا آزاد مشرب آدمی انکے دام خلق مین ایسا پھنسا کہ باوجود ضیعت نگاہ وحدت مین انھین ہر وقت حاضر جان کر یہ قطعہ رٹا کرتا ہوں جاے دارو کہ خویش رانا زام کہ فلا فی زیر وان من ست کہ جاے دارو کہ خویش رانا زامی کہ کہ ظہور تو در زمان من ست کہ الغرض انکی فرمائش سے اس فقیر کے جمشید نے ہزار خون جگر پکیر یہ جام جہان نا طیار کیا اور تاریخی نام قواعد العروض رکھ دیا۔ عرب فارس اور ہند تینوں دیس کی سیر گزرتھی کیجیے۔ جس ملک کا وزن درکار ہو مین نظر مین تول لیجیے۔ باب کی جگہ لفظ قاعدہ لکھ دیا۔ ایک مقدمہ اور انیس قاعدوں پر شاعر موافق یہ اسطوانہ مشتملہ قائم کیا۔ واللہ المستعان وعلیکم التکلیف۔

مقدمہ

عالم کی شانستہ قوموں نے فن عروض کو علم ادب کا ایک جز بنانا ہوا اور اکثر قواعد صرفی و نحو کی سلاک میں اسکو بھی مدون کیا ہو۔ او سپرہ تماشا کہ ہمارے ہندوستانی احباب اس فن سے کوسوں بھاگتے ہیں جب گھیر گھا کر راہ پر لاؤ تو مولوی معنوی پر ہاتھ صاف کرنے کو آستینیں چڑھاتے ہیں کہ سہ من نہ انم فاعلاتن فاعلات ۛ شعر میگویم بہ از آب حیات ۛ او نہیں سمجھتے کہ یہ صرف بزرگوں کا انکسار تھا۔ ذرا او کی تصانیف تو دیکھیے کیا وہ کبھی تمہاری طرح ٹھوکرین کھاتے ہیں کیا او کو بھی لوگ تمہارے مثل حسن و قبح میں ناواقف پاتے ہیں۔

ہندوستان کا چھوٹے سے چھوٹا مقام کوئی ایسا نہ ہوگا جہیں دو ایک شاعر موجود نہ ہوں۔ شاعروں کی یہ کثرت اور موجودات ہو کہ اب نیا تخلص بھی نسخہ نکمیا اور آب حیات ہو۔ اس مردہ کی حالت میں بھی تخلص شعر کا شمار کرنا قیامت میں ایک ایک نام کے ستر ستر ہزار مردوں کا قبر سے اوبھرنے اور سپرہ قیامت کہ اونہیں اکثر برائے نام موثر و ن طبع ہیں اور اپنے پیشہ مذاق سے لوے لنگڑے شعر گڑا کرتے ہیں۔ نہ اصول کے شناسا ہیں نہ عروض سے ماہر ہیں صرف قمر یکتہم العادون کے شاعر ہیں۔ ہکوبا معان نظر اس نقص کے دو باعث دکھائی دیتے ہیں۔

اول۔ زبان اردو میں عروض کی کوئی کتاب جامع اور سیدھا اور مدلل حاضر نہیں۔ نہ عربی کی اصول و فروع کا انحصار نہ فارسی و زنون کا شمار نہ اردو استعمال کا بیان نہ ریختہ کی قطع کا کوئی خاص قاعدہ۔ اردو کی تہ فارسی پر اور فارسی کی عربی پر جا کر خیالی پلاو پکالیا اور اوہیں ابھی کئی رہی تو کیا فائدہ۔ زحافات بے موقع کی آگ بھڑکانا او سپر خلیل سے لوگانا کرامات ہو۔ سباجائز و زنون سے لوگوں کے کان بھرنا او سپر خفش کا ذکر کرنا یہ بھی کوئی بات ہو۔ عربی فارسی زبان کا استعمال اوہیں گھڑی ہوئی اردو کی شال واہ۔ نہ زحاف کا ٹھیک مقام نہ وزن کا وسیع نام نہ جاننا غلط و غلط انشا غلط الما غلط ۛ یہی فارسی او سکی یہ کیفیت ہو۔ تصانیف متقدمین مانند محقق طوسی و محمد بن قیس و سلمان ساوجی و عبد الرحمن عباسی کے

سوا اور کوئی کتاب مستندوں بان میں بھی موجود نہیں بلکہ بعض ایسی دقیق جنگو شرح کی جست ہوئی۔ اگرچہ ہندہ مولف شائع معیار الاشعار یعنی صاحب میزان الافکار کی مساعی جلیلہ کا مشکوٰۃ ہو لیکن وہ شرح بھی بجائے خود ایک متن ہی باقی اور نہیں کیا بلکہ نایاب ہیں۔ رہیں اہل ہند کی چھوٹی چھوٹی فارسی کتابیں وہ خود ناقص اور غلط ہیں پھر ان کے ترجمہ مکتبی کا کیا کہنا۔ دوم۔ گنتی کی چند بحرین زبان اردو میں مروج ہیں جنکے وقوف کو لوگ بڑی بڑی کتابوں کی پڑھ ضرورت نہیں سمجھتے صرف ذوق کے بھروسے پر شعر کھاتے ہیں اور غلطی میں پڑ کر جا بجا رہتا ہیں۔

پس اس پرسانی کے عہد اور ناقدر دانی کے زمانے اور بے غیتی کی حالت میں ہکوا اس قدر بھی پسند نہ تھی کہ کوئی خالی واہ واہ سے دل بڑھائے یا صلے کے عوض گلے سے پیش آئے یا آفرین کے بدلے نفرین ہی کہے۔

مگر پہلی وقت کے رفع کرنے کو بمقتضائے ہمدردی پہننے کمرست چست ہاند حکمران اردو میں اس طول طویل کتاب کے سفید ورق مفت میں سیاہ کیے اور جو نقصان رہ گئے یا آگئے تھے وہ سب دفع کر دیے۔

رہی دوسری وقت یعنی عروض کی جذبات ضرورت نہیں وہ غلط فہمی کا ایک نمونہ ہے۔ یہ تو مسلم ہو کہ شعر کے مثل نظم بھی زبان کا ایک جز ہے۔ اگر قواعد شرکی حاجت ہی تو نظم کے قاعدوں کی بھی اسکے مانند ضرورت ہے۔ علاوہ برین ہیأت وزن کے اکتساب سے طبیعت کو جو ایک لذت مخصوص ملتی ہے اور سیکوا اصطلاحاً ذوق کہتے ہیں۔ پس ظاہر ہی کہ طبائع انسانی مختلف ہیں لہذا وہ لذت بھی مختلف ہونی چاہیے۔ شعر سے خاص غرض یہ ہے کہ سننے والوں کو مزہ اور دیکھنے والوں کو لطف حاصل ہو جب کہ ہر شخص کی طبیعت سے کما حقہ آگاہی مشکل ہے اور انسان مدنی الطبع ہی تو ضرور ہو کہ شاعر خود تنگ پایہ نہ ہو اور جملہ مجور اور سب اوزان اولو کی صلاح و فساد سے وقوف کامل رکھتا ہو کیونکہ اکثر مشاہد سے میں گزرا ہے کہ ایک وزن کی کو پسند ہے اور دوسری

دوسرے کے ناپسند اور مذاق کے خلاف ہر لہذا شاعر کو سب پر عبور و واجب ہے۔ تاکہ شعر میں تخلیل و نتیجہ اثر پیدا ہو جائے اور پیرو کا قدم راہ راست سے نہ ڈگنے پائے پس ایسا وقوف بغیر علم عروض کے ناممکن ہے۔

اسکے سوا موزونیت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فطری جسکو ذوق کہتے ہیں۔ دوم صناعتی جو اکساب فن سے حاصل ہوتی ہے۔ اور انہیں علما کو بحثیں ہیں۔ ابن حجاج بغدادی اور بہاؤ الدین سبکی وغیرہ قائل ہیں کہ ادراک وزن ذوق سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اور صاحب ذوق کو عروض کی چند ان احتیاج نہیں۔ اور ابوالفراس وغیرہ ناقل ہیں کہ ذوق بغیر علم عروض کے نامفید ہے۔ محقق طوسی معیار الاشعار میں فرماتے ہیں کہ تصور اول چار وجہوں سے نامسلم ہے۔

اول۔ یہ کہ صاحب ذوق کو ادراک کامل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے پاس درک بدیہی کا آلہ موجود نہیں اگر اندھے کے ہاتھ بیڑ بھی لگی تو اسکو خود اعتبار نہیں آتا۔

دوم۔ اوزان غیر متداول اور غیر بدیہی میں صاحب ذوق کی دال نہیں گنتی بلکہ الفاظ کی صحت پر چھری بھر جاتی ہے اور معنی کا خون ہو جاتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک صاحب ذوق سعدی کے اس قطعے کو وزن۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ پڑھ رہے تھے یوں سے دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری ؟ گر ذوق نیست ترا کثر طبع جانوری ؟ اشتر بشعر عرب و جمالت است و طرب ؟ تو خود چہ آدمیتی کہ عشق بے خبری ؟ مرا۔ سحری۔ ترا۔ جانوری۔ عرب۔ طرب۔ آدمی۔ بے خبری۔ ان آٹھوں الفاظ کو زبان مبارک سے مشدد ادا کرتے تھے ایک صاحب صناعت نے ہر چند سر و دھن کہ ظالم الفاظ کا گلا کیوں گھونٹتا ہے اسے یہ قطعہ بحر بسطین ہے۔ مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن۔ کے وزن پر کیوں نہیں پڑھتا۔ ایک نہیں ہنر آؤں وہ اپنی ہی دھن میں ست تھا۔ آخر بمشکل جواب دیا کہ ہاں الفاظ تو اس طرح صحیح ہو جائینگے مگر اشعار کی موزونیت میں جو جابجا سکتا پڑ جائیگا اسکا کیا علاج۔ ہاں اسے ذوق بے صناعت۔

سوم۔ اوزان متقارب التقطیع کا اختلاف اور حسن و قبح کی جانچ پر تال غیر صناعی سے غیر ممکن ہو
شلا کسی نے ایک نظم ہر وزن۔ فاعلاتن مفاعیلن مفعولن۔ کمی اور اوسمین ایک شعریون منظوم
تھا قائل الجا مجھے سے وقت گل شد ہو اے گلشن دارم پد ذوق جام مدام روشن دارم پد
اگر بیان لفظ وقت اور ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعر وزن رباعی سے تلیکا ہر وزن
مفعولن فاعلن مفاعیلن فع۔ پس اسکا فساد ظاہر ہو کہ ساری نظم تو بحر خفیف میں ہو اور ایکیت
وزن ترانہ میں یہ کیونکر ہو سکتا ہو۔ بدین صورت صاحب صناعت اضافات مذکورہ کو کبھی
اشباع نہ کرے گا اور صاحب ذوق دھوکا کھا جائیگا۔

چہارم۔ نظم و نثر کی تمیز خود بغیر علم عروض کے اکثر مواقع پر شکل بلکہ متمنع ہو صاحب ذوق ہر گز
نہیں پہچان سکتا کہ نثر ہو یا نظم مثلاً۔ وَالصُّبْحُ إِذَا تَنَفَّسَ ۖ يَاجْطِرْح۔ مَن كَيْتَنَدِي الْبَازَ نَجَانًا
یا جیسے۔ ہر ان ملک الملک کے کہ ہر دو جہان بامرش شد مذہب چہ چیزے بگفتن کاف و نوٹے
ایسے جلوں کو صاحب ذوق کبھی موزون نہ سمجھیں گا اور صاحب صناعت کبھی ناموزون
نہ کیگا کیونکہ اول بحر ہرج اور دوم بحر فسر ح ہو اور سوم بحر مجتث۔ اصل تو یہ ہو کہ اگر کوئی
مبداء فطرت میں ذوق نہ رکھتا ہو تو اسکو ملکہ عروض سے موزونیت آ سکتی ہو۔ محقق علیہ السلام
والرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ این معنی در خوشیتن مشاہدہ کردہ ام۔ جیسے بعض آدمی گانے میں
بے تالے اور بے سُرے ہوتے ہیں مگر فن موسیقی کے قواعد سے اونکا تال اور سُر درست
ہو سکتا ہو۔ الغرض موزونیت کے تار کھینچنے کو علم عروض اچھی جنتری ہو۔

ہم کو اس جریدے کی تالیف میں ہر لحظہ ہی مد نظر ہو کہ مطالب نہایت بسط کے ساتھ قلمبند ہو
اور بیان میں اسی تنقیح و توضیح رہے کہ اگر کوئی ایجاد خوان عروض از بائے بسم اللہ تاتاے
تمت اس کتاب کے زانو پر غور کی پیشانی رکھ کر مطالعہ کرے تو جیسے کوئی آئینے میں اپنی صورت
دیکھ کر آپ کو پہچان لے یونہیں اسکے مطالب بلامد استاد ذہن نشین ہو جائیں۔ لیکن پھر بھی
اگر کوئی سیفی خوان مبتدی بلا غور و تامل اس میدان میں گھٹٹ ٹکیگا تو اسکی دشوار گزار راہ بچا

عروض کی گردآوری میں خوشہ چینی سے ہر گلے رازنک بوسے دیگر ست۔

جب محققین فن سے اتفاق یا اختلاف کیا ہے بے رومے و رعایت سمجھا دیا ہے۔ پھر ایسی علمی اور عقلی بحث میں گفتگو کرنا نہ تو اساتذہ سے بے ادبی ہے نہ معاصرین سے کینہ و رسی سے سخن کیسی طرف ہو تو روسیاء و سودا نہیں جنوں نہیں و حشت نہیں مجھے ۛ

آج تک اردو رسالے اکثر و نئے نکالے گئے قواعد تقطیع میں متبع فارسی کی سخت کوشی کی اور مثلاً اوزان میں بھی ریختہ کی خصوصیت سے فراہوشی کی اور حروف مستعملہ اردو سے چٹم پوشی کی۔ اسکے سوا کوئی ایسی کتاب اب تک زبان اردو میں میری نظر سے نگزری جس میں جملہ اوزان عربی مع مثلاً اور تمام وزنهای فارسی کا استعمال و رکل و زان اردو اور بھاشا کا شمار بالتفصیل نہ سہی تو بالاجمال کیا جمع ہوا اور صحیح ہوا اور محکم ہوا اور بالتوضیح ہو۔

اسمذکرہ مؤلف نے ان سب امور میں عرق ریزان کر دکھائیں۔ خدا جوٹ نہ بکوائے تو یہ کتاب زبان اردو میں اس ایجاد کی پہلی اور سچی بسم اللہ ہے۔

قاعدہ اول حالات تاریخی و بیان استخراج و تعریف علم عروض

از روئے فطرت ہر علم کی ایجاد بے قاعدہ طور پر ہوا کرتی ہے اور عمل غیر مشکل سے اس کی جڑ بنیات مجتمع ہوتی رہتی ہے۔ پھر اہل تجربہ قواعد و ضوابط و افراط و تفریط سے متواتر اس کی آراستگی میں مشغول رہ کر اصول کو باقاعدہ و متشکم اور فروع کو صاف و مدلل اور مشکلات کو آسان و وسیع کر دیتے ہیں اور وقت کا نام علم ہے۔ اسی بنا پر علم شعر کی ایجاد صرف ایک طبعی ذوق پر ہوئی اور ذوقی تیسرے دریافت ہوا کہ شعر سے اس کو امتیاز حاصل ہے۔ پہلے بغیر استعانت فن عروض جملہ اعزاز و روانی اور استعمال بجز مذاق انسانی کے سانچے میں ڈھلتے تھے۔

چنانچہ صاحب زین القصص اور ابن اثیر مصنف کمال التواریخ وغیرہ ناقل ہیں کہ جب بنی آدم میں عناد پھیلا اور قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے بطور تشریف چند اشعار تصنیف فرمائے۔ اکثر شعرا کے کلام میں اس شعر کوئی کی تمیج پائی جاتی ہے مگر صاحب

۱۔ آنکھوں کی شکر گشت آدم صغی اللہ بود و طبع موزون و حجت فرزند آدم بود و اور یہی بات خسرو دہلوی کے کلام سے بھی ثابت ہوتی ہے کچھ اقال ۲ ماہرہ واصل شاعر زادہ اکم ۳ دل باین محنت نہ از خود دادہ ایم ۴ لیکن علامہ زنجیری اور فخر رازی اور نظام نیشاپوری اور صاحب معالم وغیرہ آدم صغی کی شکر گوئی کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ انبیا شعر کہنے سے معصوم ہیں۔ بلکہ صاحب معالم کا قول بروایت ابن عباس یہ ہے کہ جب ہابیل مقتول ہوئے تو ابوالہ بشر نے بطریق نثر زبان ستعلیہ سرانی میں مرثیہ فرمایا اور شیش کو وضیت کی کہ اوکے اخلاف تک ودیعت رہے۔ یہاں تک کہ یعرب بن قحطان کو وراثت میں وہ مرثیہ پہنچا جو کہ اولاد نوح علی نبینا وعلیہ السلام میں تھے۔ یعرب لسان سریانی و عربی دونوں جانتے تھے انھوں نے عربی زبان میں اس نثر کا ترجمہ منظوم کیا وہی اشعار لوگ دم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ ماہیت شعر ایک طرز خاص کا کلام ہے اور کسی کلام میں ذاتی قبیح نہیں ہو سکتا پھر مانع عصمت کیوں ہو۔ رہے معانی اگر لو کی راہ سے ناجائز کہ تو اس میں شعر کی خصوصیت کیا ہو فحش و افترا وغیرہ میں نظم و نثر دونوں یکساں ہیں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ انبیا جنکی عصمت و دلائل قطعی سے ثابت ہو شعر کیوں کہتے۔ علمائے اہل کتاب وغیرہ اس میں متفق ہیں کہ کئی زبور کتاب زبور میں بزبان عبرانی موافق دستور زمان و زبان منظوم ہیں چنانچہ زبور عبری کے باب اول میں یہ شعر موجود ہے۔
 ۲۔ اَشْرَہَا اَنْتَ اَشْرَہَا لَوْ حَاطَہُ بَصَصَتْ رِشَاہِمْ ۳۔ اُبْدِیْرِ نَحْرَہَا حَطَّ اَدِہَا لَوْ عَمَّ اَدِہَا لَوْ اَبَدِہَا شَبَّ لِحْمِہَا لَوْ یَا شَاب ۴۔ یعنی وہ مبارک آدمی ہے جو کہ بدوں کی صلاح پر پہنچے اور خاطیوں کی راہ پر نہ آئے اور اوکے پاس نہ کھڑا ہو اور سخرون کی محفل میں نہ بیٹھے۔ اسی طرح منوی نشید الانشاد مصنفہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام تمام و کمال بزبان عبرانی منظوم ہے اس کے باب اول کا پہلا شعر یہ ہے۔
 ۵۔ یَشَاقِبْنِی مِنْ شَیْءٍ قُوْثٍ یُّہَوِّیْ طَوِیْمٌ دِرْخَ امِیَّائِیْنِ ۶۔ لَوْ یَخْرِجُ شَیْخًا طَوِیْمٌ شَمِیْنٌ تُوْکَرِیْ یَشِیخُ اَلْکَیْنِ عَلَیْہِ مَوْتُ اَہْیُوْخَا ۷۔ یعنی وہ منہ کے بوسوں سے مجھ کو چومے کیونکہ بہتر ہے میری سے عشق کا نشاء۔ جیسے تیرے لطیف عطرون کی خوشبو ویسا تیرا نام ہے اوس عطر کے مانند

جو پسند آجائے اس واسطے کواریاں تجھ پر ذابین۔ رہا جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر نہ کہنایا اذ کلوا کلیم
شعر نوئی جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہوا تو وہیں یہ تصریح نہیں کہ خلاف عصمت یا نہ موعوم ہویت
سباح چیزیں بعض اوقات میں کسی سہلخت سے مناسب نہیں ہو تیں ممکن ہو کہ اس باب خاص میں
بھی ایسا ہی ہو مثلاً بالاتفاق لکھا پڑھا ہونا فضیلت اور وصف ہو لیکن جناب رسول خدا امی رک
پس اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لکھنا پڑھنا قانع عصمت یا بُری چیز ہو۔ یہی شعر کا حال سمجھو۔
صاحب خزانہ عامرہ فرماتے ہیں کہ اوشٹھ مرثعہ اور بارہ خورتین شاعر سب کھتر آدمی جناب
عرش تاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مباح تھے۔ ایک بار کعب بن زبیر نے حضرت کی مح میں شہر کر لکر
گزارنا **اِنَّ الرَّسُوْلَ لَكُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ** مَھْ تَكُوْنُ سَيُوْفُ الْهِنْدِ مَسْلُوْلٌ ۞
بتحقیق کہ پیغمبر ایک نور ہو کہ اس سے روشنی حاصل کی جاتی ہو تیز و بران ہو شمشیر ہای ہند سے
اور کھنچی ہوئی تلوار ہو۔ حضرت نے سیوف الہند کے عوض سیوف اللہ بنایا۔ یہاں سے ثابت
ہوا کہ اصلاح شعر سنون ہو۔

علاوہ برین روضۃ الاحیاء اور صحیح بخاری میں مسطور ہو کہ غزوہ اُحُد میں ابوسفیان نے ایک
ٹیکرے پر چڑھ کر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا **اَعْلُ هُبْلُ اَعْلُ هُبْلُ ۞** بروزن
و مفعّلن۔ یعنی بلند رہ اے ہبل بلند رہ اے ہبل۔ ہبل ایک بت قریش کا نام تھا۔ سرور کائنات
علیہ التحیات نے اس کے جواب میں فرمایا **اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَكْبَرُ ۞** بروزن مستفعلن مفعّلن۔
یعنی خداوند عالم بلند تر اور بزرگ تر ہو۔ یہ دونوں بحرِ جزم کے مربع ہیں۔ پھر ابوسفیان نے کہا
اَلْعَرَبُیُّ لَنَا وَاَلْعَرَبُیُّ لَکُمْ ۞ بروزن مفعّلن مفاعلن مستفعلن۔ یعنی عربی ہماری مدد کرے گا
اور تمہاری مدد عربی کرے گا۔ عربی بھی ایک بت تھا۔ رسول مقبول نے جواب دیا **اَللّٰهُ**
مَوْلَا نَا وَاَلْمَوْلَا لَکُمْ ۞ بروزن مستفعلن۔ یعنی خداوند عالم ہم سب کا مولیٰ ہو اور تمہارا
کوئی مولیٰ نہیں۔ یہ دونوں وزن رجز سدس میں ہیں۔ ان مربعات و سدسات متقفی
سے کہ بطریق سوال و جواب واقع ہیں صاف صاف ظاہر ہو کہ رسول نے بھی شعر کہا

اور کیسا شعر کہ بالقصد اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ شعر انبیاء کی عصمت کا مانع نہیں۔ الغرض شاعر اول یا حضرت آدم بن یا عرب بن قحطان۔

ابن رشیق طبقات اشعریین بیان کرتے ہیں کہ شمر سے عرب کے چار گروہ ہیں۔ اول ثمانیہ قدیم انہیں سب سے پہلا شاعر کہلاتے ہیں یعنی اسرو اللقیس کو فی بن ربیعہ مرہ ثعلبی ہی اور خالوہ مہملح عوص ابن خدام کو بتاتا ہے۔ ثعلب نے امالی میں ذکر کیا ہے کہ شعرا سے جاہلیت کا زمانہ زمانہ اسلام سے چار سو برس پیشتر گزرا۔

دوم مخضرم (گوش بریدہ سے تشبیہ دیکھ بی نام رکھا) وہ شاعر جنہوں نے کچھ زمانہ جاہلیت اور کچھ زمانہ اسلام پایا۔ اس طبقے کے شاعر مشہور لبید اور جعدی ہیں۔

سوم اسلامیین محض۔ جو انقضاء زمان جاہلیت کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

چہارم مخدثین یعنی شعراے نو پیدا شدہ۔ جو رواج اسلام کے بعد ہوئے۔

جب شعر عربی کی ابتدا ہوئی یعنی کمال کو پہنچا تو شعر پارسی کی ابتدا ہوئی۔ بقول بعض علماء

دیلمی کے عہد میں جو کہ ستہین سو باون ہجری میں فارس پر تسلط ہوا قصر شیرین سلامت تھا

اوس قصر کے کتابے میں یہ شعر بزبان فارسی قدیم پایا گیا ہے ہریراہ کیسان انوشہ بزی +

جہان را نگہبان و نوشہ بزی + ہریرہ یضم ہای ہوز و زائے فارسی و تختانی بمجنی خوب و نیکو۔

انوشہ خوشحال و خرم۔ نوشہ بادشاہ نوجوان۔ یہاں سے استفاد ہوتا ہے کہ شعر پارسی کا وجود

زمانہ اسلام سے قبل ہی کہتے ہیں کہ اوس زمانے سے قبل بہرام گور نے بھی یہ شعر کہا تھا ہے

منم آن پیل دمان و منم آن شیریلہ + نام بہرام مرا و پدرم بوجیلہ + بقول بعض مصرع دوم تبدیل

ضمانہ دلارام جنگی محبوبہ بہرام کا تصنیف ہے۔

بعدہ بعد اسلام بقول صاحب خزائن عامرہ سنہ اکیسویں ہجری میں عباس مروچی نے

مامون رشید کی مدح میں اشعار نظم کیے جسکا مطلع یہ ہے اور سائیدہ بدولت فوق خود

آفر قدین + گسترانیدہ بچود و فضل در عالم یدین +

مثل آفتاب کے ہر جبکہ روشن ہو۔ بہرہ مند ہوتا ہی ہمواباؤسکے ساتھ وہ فراخ چشم اور بہت عطر لگائے ہوئے ہی۔

روایت ہے کہ خلیل نے شہر مکہ میں علم عروض کو اس طرح ایجاد کیا کہ ایک دن وہ بازار صفارین یعنی چھپڑی بازار میں جاتا تھا کسی نے طشت پر تھوڑا مارا چونکہ فن موسیقی سے ماہر تھا جھنکار کے ساتھ مارے خوشی کے وہ اوجھل پڑا اور بے اختیار منہ سے نکل پڑا کہ واللہ یظہر من ہذا شیء۔ یعنی بخدا اس سے کچھ چیز معلوم ہوتی ہے۔ پھر تو ایک موزونیت وہی کا خیال اپنے دماغ میں گناٹھنے لگا چونکہ وزن صرفی فعل مشہور تھے اسلئے خلیل نے فا و حین و لام کے موافق انھیں فقرات متتابع اور سکناات متناسب سے اوزان عروضی تراش لیے۔ قاضی جہان بیگی نے بلیغ العروص میں استخراج عروض کو کو بے قصار یعنی دھوبی کی موگری سے بتایا ہے۔ مؤلف کو اس میں تامل ہی اسلئے کہ موگری کی آواز سے فقرہ نہیں پیدا ہو سکتا ہی اور صدائے طرف مسی یا آواز تار کے مثل وہ گھٹتی بڑھتی نہیں بدین دلیل روایت اول صحیح ہے۔

علامہ صفدی غیث منبج میں کہتے ہیں کہ شعر یونانی کا وزن خاص ہوا تھے ہاں جو بھی مقرضین وہ لوگ ارکان کو ایدی وارجل کہتے ہیں۔ ایدی کی اصل ید ہے جسکے معنی دست اور ارجل جل سے جسکے معنی پا اور یہ گھوڑے کی صفت ہے چونکہ خلیل وہ زبان جانتا تھا لہذا اسکو یونانی عروض سے استخراج فن میں بہت مدد ملی اور اس تحقیق کی تصدیق خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ کے بیان سے قریب ہے وہ فرماتے ہیں کہ خلیل نے اسمائے زحافات ابدان چارپا سے اخذ کیے۔ جو تغیرات کہ ارکان کے اوائل میں پائے انکو اطن بیاریون سے منسوب کیا جو چوپاؤن کے مقدم بدن میں عارض ہوتی ہیں اور جو تغیرات کہ اواخر ارکان میں دیکھے انکو اذن علتون سے نامزد کیا جو چارپا کے اسفل بدن میں واقع ہوتی ہیں۔ جبکہ چارپاؤن کی بیاریون سے تغیرات کے نام ٹھہرے تو گھوڑے کے دست و پا کے نامون کے مطابق یعنی ایدی وارجل یونانی سے خلیل کو استعانت ملنی بقول سعد الشارحین مفتی سعد اللہ

شرح معیار الاشعار کچھ تعجب نہیں۔

غیث منسجہ میں مذکور ہے کہ خلیل ایک بیت کی تطبیع کر رہا تھا سپر خلیل نے سکر اپنے باپ کے ایک دوست کو خبر دی کہ اوکو جنون ہو گیا ہے اور افاغیل افاغیل بکنا ہے جب دوست عیاث کو آیا اسے بھلا چکا پایا۔ خلیل اس حرکت سے منفعہ ہوا اور بیٹے سے مخاطب ہو کر یہ قطعہ کہا۔

لَوْ كُنْتُ نَعْلَهُ مَا أَقُولُ عَذْرَاءِي	أَلَمْ تَرَ أَنَا أَجْعَلُ مَا نَقُولُ عَذْرَاءِي
لَكِنْ بَصُولَتِي مَقَالَتِي فَعَذْرَاءِي	وَأَنَا أَجْعَلُ مَا نَقُولُ عَذْرَاءِي

اگر تو جانتا اس چیز کو کہ میں کہہ رہا ہوں مجھ کو عذراؤں کو کہتا ہے۔ میں نے بننا جو کچھ کہہ کر تو کہتا ہے تو میں تجھ کو ملامت کرتا۔ لیکن تو میری بات نہ سمجھا پس ملامت کی بھڑک۔ میں سمجھ گیا کہ تو جاہل ہے میں نے تجھ کو معاف کیا۔

کتے میں خلیل نے تجویز کیا کہ اگر بازار یا ایک عمارت یا ایک دکان کے اپنی جاریہ کو تعلیم کرے کہ خرید و فروخت میں بازار میں سے کچھ دیکھ کر کہے۔ اس سے وہ بین ایک ستون سے ٹکرا کر سر کے بھل کر اور اڑی صدمہ سے شبہ کہ غنیمت نہ ہو کہ وہ بھڑکی ہو کہ وہ رکن بیت علم و ہنر بنا سے اٹھ گیا اس بنا پر (بیل یوم الاعد) اس کی تاریخ وفات ہو سکتی ہے۔ اس تحقیقات سے فیائدہ کہ عروص کا استخراج نہ ایک سو ہجری کے بعد اور ایک سو ستر کے قبل ہوا اس حساب سے اس علم کی عمر فی زمانہ سا گیارہ سو برس کے قریب ہوئی۔

اب ہم تاریخی حالات کو ختم کر کے علمی بحث شروع کرتے ہیں۔

عروص نفع اول وہ علم ہے جس سے احاطہ اوزان اور تناسب و تخیلف باہمی اور تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ دریافت ہوتے ہیں اور نظم و نشر کا وہ فرق جس میں اہل ذوق عاجز ہیں اس صنعت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ بعضوں نے اس علم کی تعریف اس طرح کی ہے۔

الْكَافُؤِيَّةُ مَعْمُومَاتُهَا الْإِنْسَانُ أَنْ يُضِلَّ فِي وَذْنِ الشَّيْءِ - یعنی عروص ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ اس کی رعایت انسان کو وزن شعر میں گمراہی سے بچاتی ہے۔ سعد الشارحین نے

اس علم کی تعریف یوں کی ہو۔ عِلْمٌ بِقَوَائِدِنَ يُعَرِّفُ بِهِ الْوُزْنَ الصَّحِيحَ لِلشَّعْرِ مِنَ الْمُنْكَرِ۔
یعنی یون قاعدون کا علم ہو کہ اسکے سبب سے شعر کا وزن صحیح غیر موزون سے ممتاز ہو جاتا ہو۔
علامہ صفدی نے اسکی تعریف میں شعر عربی کو مخصوص کر دیا ہے بدین وجہ کہ اس فن کی ایجاد مختص شعر
عربی کے لیے ہوئی تھی اور اسکے بعد عجمیوں نے عرب کی پیروی کر کے شعر کہا پھر اب تخصیص کی
کیا ضرورت ہے۔

اصل یہ ہے کہ فن عروض علم موسیقی سے پیدا ہوا ہے۔ جب تار پر مضرب لگائیں تو اسکو نقرہ کہتے
ہیں اور اس سے جو جھنکار پیدا ہوا اسکی جگہ حروف متحرک قائم کر لو اور جہاں اوتار و اڑ کو ٹھہرا ہو وہاں
نام سکنتہ ہو پس بجائے سکنتات حروف ساکن رکھلو۔ جیسے مفاعیلن کننا منظور ہے تو پہلے دو بار
بے فاصلہ جلد جلد مضرب لگانے سے متواتر دو نقرے یعنی متوالی دو متحرک جھنکاروں کی جگہ
سمجھے جائیں گے اور آخر میں ایک ساکن وہ برابر مفا کے ہوگا۔ پھر ذرا فاصلہ پر ایک نقرہ یعنی ایک
متحرک پیدا ہوگا جسکے آخر خود بخود ایک ساکن ہوگا وہ برابر عی کے ہے۔ پھر ذرا فاصلہ دیکر ایک
مضرب کا ایک نقرہ ایک سکنتہ سمیت یعنی ایک متحرک مع یک ساکن پیدا ہوگا اسکی جگہ لن سمجھو۔
اسی طرح کل اوزان نکل سکتے ہیں۔ اہل موسیقی کا مدار تے اور نون یعنی تن تن پر ہے اور اہل عروض
کا اعتبار ہے اور عین اور لام اور نون یعنی فعلن پر الغرض وزن مقررہ اسکا موضوع ہے۔ بدین
غایت یہاں وزن کا بیان ہوتا ہے۔

قاعدہ دوم تعریف و اقسام وزن

وزن۔ ایک بہات حرکات و سکنتات کے نظام کی تابع ہے جیسے لفظ تن تن اور لفظ بسمل فعلن
بسکون اوسط کی حرکتوں اور سکونوں کے تابع یعنی برابر ہیں۔ اگر وہ حرکات و سکنتات
ملفوظ زبان کے سوا اور اعضاے انسانی سے نمودار ہوں تو انکو اشارہ سمجھو۔ اس اشارے کو
بھی اہل صناعت نے تلفظ میں داخل کر کے وزن شعر میں شمار کیا ہے جیسے ۵ مردے از فاش
برون آمد و گفتا کہ۔ اتنا کہ کمر سیلی دست کو دھمکانے کے طریق پر جنبش دی اس سے مطلب

کہ (ہزن) یا مستخرج ۵ ہننے کہا اور حروف آؤسنے کہا۔ انسا پڑھکر دوبارہ کار کے طرز پر سر بلا دیا
اوس سے یہ ہر دو (نہین نہین) ہن سے ہزن درین نہین کے اشار کو وزن شعر میں شامل ہو جائینگے۔

اگر وہ حرکات و سکنات آواز بلا حروف ہر واقع ہوں تو اوسکو ایقاع جانو۔ ایقاع میں حرکات و
سکنات کا اعتبار ضروری ہے اور حروف کا اعتبار ضروری نہیں جیسے راگ گانے سے پیشتر گو تو
کا گن گنا کر آواز کو راگ کی دھن میں تولنا۔ ایقاع موسیقی کا موضوع ہے۔

اگر وہ حرکات و سکنات آواز حروف دار پر وارد ہوں تو اوسکو جز سمجھو۔

اسکے سوا وزن شعر کی دو مین ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری مجازی۔ حقیقی وہ جو اپنی اصل وضع کے
موافق ہو جیسے مستفعلن وغیرہ ارکان سالم کے ہوزن کوئی لفظ۔ مجازی وہ کہ حرف یا حرکت
مکمل ڈالنے کے بعد یا کوئی حرف بڑھا دینے کے بعد رکن سالم کی دوسری ہیأت پیدا ہو جائے
جیسے مستفعلن یا متفعلن یا متفعلن یا متفعلن یا متفعلن سے مفاعیلان اور ان کے ہوزن
نفاذ۔ وزن حقیقی اور مجازی کا جماع ایک شعر میں حسب قرار اد اہل فن درست ہو سکتا مستفعلن
مستفعلن فاعلات کے وزن پر ایک مصرع ہو اور مستفعلن مستفعلن فاعل کے وزن پر دوسرا مصرع ہو
تو یہ جائز ہے۔ لیکن اگر ارکان کی تعداد میں کمی یا زیادتی کیجائیگی تو وزن نرسیکا اور وہ شعر ناموزون
کہلائیگا جس طرح ایک مصرع وزن میں کہو اور دوسرا مسدس میں تو یہ ناجائز ہے۔

رضی استر آبادی نے وزن کو لفظ کا جز قرار دیا ہے اس صورت میں جو تغیر ایک مصرعے کے ایک رکن میں
قرار پائے وہ مصرع دوم کے بھی اس رکن میں ہونا چاہیے اور یہ خلاف اعتبار جمہور ہے۔

علامہ جرجانی کے نزدیک عدد حروف اور عدد حرکات و سکنات کا اعتبار دو مصرعون میں
بہر مقابل ضروری نہیں جیسا کہ پیشتر مذکور ہوا۔

منطقیوں کے نزدیک وزن حد شعر میں معتبر نہیں مگر ایقاع سکنات سے ہر او تکمیل کو جس سے
کسی قسم کا اثر نفس پر ہو شعر کی فصول ذاتی میں شمار کرتے ہیں جیسے اوزان خسروانی کچھ راگ
تھے کہ بار بار اوزان کا موجد تھا اور نہیں اکثر وزن نہ تھا مگر ایقاع موجود تھا جسکو ہندی میں دھن

بنام اول کہتے ہیں۔

الغرض اجزائے مذکورہ بالا رکن کے حصے اور ارکان خود شعر کے حصے اور عروض شعر کی ترازو ہو اس لیے ضروری کہ اس مقام پر اجزاء کا بیان کیا جائے۔

قاعدہ سوم اجزائے اولیٰ

حرکات و سکانات تقطیعی کے باہم مرکب ہونے سے جو لفظ بنتا ہو اس کا نام صطلح عروض میں جُزْء و جز کی جمع اجزاء۔ اجزائیں ہیں۔ سبب۔ و تہ۔ فاصلہ۔ اور پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہونے سے کل چھ اجزاء ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ عربی و فارسی میں ابتدا بسکون متغیر ہو اور ایک حرف کا لفظ اصلی مفرد مفید معنی نادر الوقوع ہو۔ پس جن میں دو حرف ہوں اس کلمے کو سبب کہتے ہیں۔ اگر اس کا دوسرا حرف ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے کثر اور شد۔ اگر دوسرا بھی متحرک ہو تو سبب ثقیل جیسے آدا اور دل بکسر لام۔ فارسی میں سبب ثقیل غیر مرکب نہیں ہو سکتا۔

جس کلمے میں تین حرف ہوں اس کو و تہ کہتے ہیں بیشک تینوں حرف متحرک عربی میں تو غیر نادر اور فارسی میں عیدم الوقوع ہیں۔ لیکن اول حرف متحرک ضرور ہوگا۔ پس اگر دوسرا حرف بھی متحرک ہو تو تیسرا ساکن ہوگا ایسے کلمے کو و تہ مجموع کہتے ہیں جیسے علیٰ اور شما۔ اگر دوسرا ساکن ہوگا تو تیسرا بوجہ متحرک اس کو و تہ مفروق کہتے ہیں جیسے دُائیں اور مثل بکسر لام۔

اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف متوالی واقع ہو تو اس کا نام فاصلہ صغریٰ ہے۔ اس میں لامحالہ اول تین متحرک اور چوتھا حرف ساکن ہوگا جیسے جبکہ نکتا بت نون تنوین اور دل ما ترکیب اضافی۔ اگر ایک سبب ثقیل کے بعد ایک و تہ مجموع متوالی واقع ہو تو اس کا نام فاصلہ کبریٰ ہے۔ اس میں ضرور اول چار حرف متحرک اور پانچواں ساکن ہوگا جیسے سَمَکَتَن بجزیر نون تنوین اور کبف غم ترکیب اضافت مستعار۔

فواصل زبان تازی کے واسطے مخصوص ہیں۔ خلیل نے اوزان عروضی کی بنا بطور وزن صرف رکھی اگرچہ حرکات کا اختلاف وزن عروضی میں خلاف صرف جائز رکھا۔ صرف میں تین

متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر یا چار متحرک متوالی اور ایک ساکن آخر پائے گئے لہذا فواصل کو اوپر
اصلی مان لیا۔ رہی زبان فارسی و سمنین یا چار متحرک متوالی بلا ترکیب نہیں ہوتے ایسے خفش نے
فواصل سے انکار کیا اور دونوں کو مرکب بتا دیا۔ مگر حق یہ ہے کہ فاصلہ صغریٰ اصول فاعیل میں پایا
جاتا ہے جیسے متفاعلین میں تنفاس اور فاصلہ کبریٰ کا اصول میں نام و نشان نہیں مگر فروع میں لہذا جیسے
رکن مستفعلن سے فعلتن۔ بعضوں نے اول کو فاصلہ بصاد مملہ اور دوم کو فاصلہ بضاد و عجمہ کیا
اور اوہین سے صغریٰ اور کبریٰ کی قید اوڑادی۔

خفش کے سوا بعض عروضیان پارس کا قول ہے کہ ان اجزائے ثلاثہ میں ہر ایک کی تین قسمیں ہیں
سبب کی تیسری قسم سبب متوسط جو چین ایک حرف متحرک ہو اور دو ساکن جیسے کاریا جان۔
اور تہ کی قسم سوم و تندرکثرت جو چین دو حرف متوالی متحرک ہوں پھر دو متوالی ساکن جیسے نہان
یا نہاد۔ فاصلہ کی تیسری قسم فاصلہ عظمیٰ جو چین پنج حروف متوالی متحرک ہوں اور چھٹا ساکن جسطح
برخ صنم۔ لیکن یہ اقوال ضعیف ہیں اس سبب سے کہ سبب متوسط دراصل و تدر فوق ہے اور نو غنہ
غیر معتبر۔ و تندرکثرت میں در میان مصرع بحالت تقطیع ایک و تدر مجموع ہوگا اور او سا حرف بقیہ الفاظ آئندہ
سے ملکر دوسرا نام پیدا کریگا جیسے ۵ ساقی مانہا و شیشہ بطاق بہ بیان (نہا) و تدر مجموع ہوگا
(دشی) بھی و تدر مجموع۔ اب رہا فاصلہ عظمیٰ وہ ایک سبب ثقیل اور ایک فاصلہ صغریٰ ہے۔ ہاں اگر
و تندرکثرت آخر مصرع واقع ہو تو وہ کسی رکن اصلی کا جز ہوگا۔ لہذا صاحب معیار المعجم فرماتے ہیں
کے کہ چین کردہ برد قافی علم تقطیع و قوفے تمام نہا شتہ یا از کیفیت استعمال دو ساکن و تدر ساکن
کہ در اشعار افتد غافل بودہ و آنچه در فاصلہ عظمیٰ گفتہ است خود جنون نے بحال و جملہ مفرد است۔
یعنی جب دو ساکن متوالی واقع ہوں تو دوسرے کو متحرک کہہ لیتے ہیں اور جب تین ساکن متوالی
در میان مصرع واقع ہوں تو تیسرے کو ساقط کر کے دوسرے ساکن کو متحرک کہہ لیتے ہیں جیسا
کہ قاعدہ پانزدہم میں اسکا بیان ہم مفصل کریں گے۔ اور فاصلہ عظمیٰ خود مرکب ہے جسطح سولف نے
صد عبارت میں مذکور کیا۔ پس یہ تینوں قسمیں یعنی سبب متوسط اور و تندرکثرت اور فاصلہ عظمیٰ

محض فضول ہیں۔

امثلہ عربی: كَرُمًا بِالْاِكْمَالِ مَجْمُوعٌ بِرُكْنٍ اَكْرَعَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ سَمَكَةً۔ یعنی نہ ہندیم یہ قلعہ کو وہاں۔
اور مجموعہ مثلہ فارسی یہی۔ شد دل شما مثل دل ز کیف غم۔ غرضیوں نے ان اجزاء کو اجزاء
اولی کہا ہے اور ارکان ذیل کو اجزاء ثانیہ۔

قاعدہ چہارم ارکان عروضی یعنی اجزاء ثانیہ

کم سے کم دو اجزاء اولی اور زیادہ سے زیادہ تین کے مرکب ہونے سے جو لفظ بنے اس کا نام
رکن ہے اور رکن کی جمع ارکان ہے۔

جب ایک وند مجموعہ اسکے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن فاعول بن جائیگا اور اگر یہ سبب خفیف
مقدم ہو اور وند مجموعہ مؤخر تو رکن مثل فاعل بن جائیگا۔ گویا ایک کے اولٹ پھر سے دوسرا
بن جائے۔ یہ دونوں رکن خماسی ہیں یعنی پنج حرفی اور دو دو اجزاء سے مرکب ہیں۔
چونکہ خلیل ابن احمد نے فن صرف کی تہیت کی ہے اس واسطے ارکان کی بنا اون الفاظ پر رکھی جو لفظ
فعل سے مشتق تھے کیونکہ وزن صرفی بھی انہیں تین حرفوں سے بنا ہے۔

جب ایک وند مجموعہ اسکے بعد علی التوالی دو سبب خفیف ہوں تو رکن مفاعیلین مرتب ہوگا
اور اگر ان دونوں سببوں کو مقدم کر لو اور وند مجموعہ کو مؤخر تو رکن مثل مستفعلن کے بنیگا اور اگر
وند مجموعہ کو درمیان میں لاؤ اور ایک سبب خفیف کو ادھر اور ایک کو ادھر تو رکن مثل فاعلاتین کے
بن جائیگا۔ یہاں بھی باہمی تقدیم و تاخیر سے رکن دوسرے جائے میں چلا جاتا ہے۔ یعنی دوسرا
رکن بنتا ہے۔ یہ تینوں رکن سباعی ہیں یعنی ہفت حرفی اور تین تین اجزاء سے مرکب ہوتے ہیں
اور وند مجموعہ کے شمول سے مجموعی کہلاتے ہیں۔

جب ایک وند مفروق اسکے بعد دو سبب خفیف متوالی ہوں تو رکن فاع لاتین طیار ہوگا اور
اگر ان دونوں اسباب کو مقدم کر دو اور وند مفروق کو مؤخر تو رکن مانند مفعولات تجرکیا آخر بن جائیگا
اور اگر وند مفروق کو درمیان میں لاؤ اور ایک سبب خفیف کو اس کی دہنی طرف اور ایک کو اس کی

بائیں طرف تو رکن میں قطع لن کے مثل ہو جائیگا۔ یہاں بھی آپس کے اولہ ٹپھیر سے رکن بدل جاتا ہے۔ یہ تینوں رکن بھی سباعی ہیں اور تین اجزاء سے مرکب ہیں مگر وہ مفروق کے میل سے مفروق مشہور ہیں۔

جب ایک وند مجموعہ اس کے بعد ایک فاصلہ مصغری ہو یا بقول انش ایک وند مجموعہ کے بعد ایک سبب ثقیل اور سبب ثقیل کے بعد ایک سبب خفیف ہو تو رکن متفاعلتین مرتب ہوگا اور اگر اس فاصلہ مصغری کو مقدم رکھو اور وند مجموعہ کو مؤخر تو رکن مثل متفاعلتین کے ہو جائیگا۔ یہاں بھی ایک دوسرے کی رد و بدل سے رکن کچھ کچھ ہو جاتا ہے اور اگر انش کا کنسا مانو تو اس میں بھی وہی سبب ثقیل و خفیف اور وند مجموعہ جاتو۔ یہ دونوں رکن بھی سباعی ہیں اور دو دو اجزاء سے وبقولے تین تین سے مرکب ہیں اور فاصلے کے میل سے فاصلہ وار کہلاتے ہیں۔

محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اس کے سبب خفیف کو مقدم اور وند مجموعہ کو مابین اور سبب ثقیل کو وند کے بعد رکھ کر ایک رکن اور بھی آئیں سے تراشا ہے یعنی فاعلاتک تجزیک آخر۔ لیکن چونکہ اس رکن سے کوئی بحر نہیں بنتی بدینوجہ وہ خود اسکو محل کہتے ہیں اور حق بجانب ہے۔ مؤلف کی رائے میں فاصلے کو اصلی مان لینے سے یہ محل رکن ہرگز نہیں بن سکتا کیونکہ کوئی جز بلا زحاف حلا نہیں ہو سکتا۔ دوسری دلیل صالت فاصلہ کی یہ کہ جز حاف اسباب خفیفہ میں جائز ہیں وہ اسمین نہیں چلتے مثلاً متفاعلتین بطوی ہو کر متفعلتین نہیں ہوتا پس ثابت ہوا کہ جز حاف ساکن سبب کا نہیں جب یہ سمجھے تو فاصلے کو گویا اصلی مان لیا۔

العرض ان دسوں ارکان میں ہر ایک کے یہ دس نام مقرر ہیں جسکو جو چاہو کہو۔

افعال و افاعیل و تفاعیل و متفاعیل	دہ بہت کے مثل بود دیگرے امثال
اوزان عروضی و ہسم آمد و دم تفصیل	اجزاء اولہں ارکان و موازین نہم آمد

اگر دسوں اصول افاعیل کے مکرر حرف چھوڑ دو تو اوں سب کے باقی حروف کا مجموعہ علامہ سید عبدالجلیل تخلص بہ واسطی بلگرامی مرحوم نے یہ پایادہ لکھا ہے کہ سبب و متفاعیل و متفاعیل

شمشیر ہاے ما۔ سوائے حروف مجموعہ ہذا کے اور کوئی حرف کسی رکن میں نہیں یعنی دسوں ارکان
افاعیل کا جو حرف تلاش کرو اس مجموعے میں موجود ہی گویا یہی حروف تقطیع ہیں کما قال فی المغنیۃ
سپاہش چون عروضی وقت تصریح کند روشن بر اعداد حرف تقطیع۔

قاعدہ پنجم تکرار و خلط ارکان اسمای بجز موافق تقسیم دوائر

ایک قسم کے رکن تکراری تکرار سے یا چند قسموں کے ارکان کے باہم ملا دینے سے جو وزن پیدا
ہوتا ہے اور اس کا نام بحر بشرطیکہ وہ میں اور اوزان شامل ہوں۔
تکرار یا خلط ارکان کے کم سے کم حصے کا نام صرع ہے۔ مصرع یکٹی تکرار سے بیت اور بیت کی تکرار
سے اقسام نظم پیدا ہوتے ہیں مگر شرط یہ کہ ہر صراع معتدل ہو نہ ایسا دراز کہ ناگوار طبع ہو نہ
ایسا کوتاہ کہ مخل ترنم وزن ہو۔

تعداد تکرار ارکان میں کم سے کم ایک بار اور زیادہ سے زیادہ چار بار اور انتہا آٹھ بار تک
اعتدال ہے بدین سبب ایک بیت دو رکن کی یا چار رکن کی یا آٹھ رکن کی یا سولہ رکن کی ہو سکتی ہے۔
متاخرین نے چوتھو رکن تک کا ایک مصرع موزون کیا ہے جسکو عوام بحر طویل کہتے ہیں مگر حقیقت
وہ باز بچہ پلفلان اور دراز عمل ہے۔

تکرار رکن کے معنی کہ ایک رکن واحد کو تعداد مقررہ تک پہنچانا مثلاً ایک فعلوں کو چار بار
یا ایک مفاعیلین کو تین بار کہنا ایسے ارکان کو بسیط کہتے ہیں یعنی جہاں ایک رکن میں جتنے اور
جو جز ہیں وہیں ہر آخر تک ہر رکن میں اتنے اور وہی جز ہوں اور دوسرے رکن کا انہیں
میل نہ ہو۔

اب رہی خلط ارکان اور سکی دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ ایک رکن سباعی اور ایک رکن خلیفی کو
مل کر تعداد مقررہ تک پہنچانا مثلاً فعلوں مفاعیلین کو دوبار کہنا یا مستفعلین فاعلین کو دوبار۔ ایسے
ارکان کو متشابه مخالف کہتے ہیں یعنی ہر رکن باہمی میں وہ مجموع اور سبب خفیف موجود ہیں
مگر صرف کیفیت یعنی تعداد اور التزام اجزاء میں فرق ہے۔ دوم یہ کہ خلط کرنے میں تعداد سبکی ایک ہو

اور کیفیت ایک نمونہ یعنی کل ارکان سہائی تو ہوں مگر اوٹینا سے اجزا ہوں ہوا زرو کے قسم اور ہی صفت کے ہوں مثلاً مستفعل مفعولات اور بار یا جیسے فاعلاتن اس تفع لن دو بار پس اسے ارکان متشابه مخالف کہ کیفیت کہلاتے ہیں یعنی دو دو سبب اور ایک ایک و تدبیر ایک میں موجود ہیں مگر کیفیت و تدبیر فرق ہے یعنی ایک میں مجموعی ہے اور دوسرے میں مفروضی۔

تکرار ارکان بسیط سے سات اور خطا ارکان متشابه مخالف بہ کم سے تین اور خطا ارکان متشابه مخالف بہ کیفیت سے نو بحرین پیدا ہوتی ہیں جنکا مجموعہ اونیس^{۱۱} بحرین ہیں اور ترتیب تقسیم و تکرار و خطایہ اونیس^{۱۱} بحرین پانچ دائروں میں اسطرح منقسم ہیں۔

۱۔ ہزج ۲۔ رجز ۳۔ رمل ۴۔ انخا اول دائرہ مجتبہ ہے۔

۵۔ وافر ۶۔ کامل ۷۔ انخا دوم دائرہ متعلقہ ہے۔

۱۔ متقارب ۲۔ متدارک انخا سوم دائرہ متفقہ ہے۔ بحر متدارک کے یہ بارہ نام اور بھی ہیں۔ محدث۔ غریب۔ متسق۔ مختصر۔ ضبب۔ متقاطر۔ شقیق۔ عتیق۔ رکض الخیل۔ متدانی صدو الناقوس۔ منتظم۔ اور ان سب تیرھوں میں۔ متدارک۔ غریب۔ رکض الخیل۔ صوت الناقوس زیادہ مشہور ہیں۔ اگرچہ صوت الناقوس بحر متدارک کی ایک قسم ہی لیکن آخر اس کا نام ہے۔ ۵۔ طویل ۶۔ مدید ۷۔ بسیط انخا چارم دائرہ مختلفہ ہے۔

۱۱۔ سریع ۱۲۔ جدید ۱۳۔ قریب ۱۴۔ منسرح ۱۵۔ خفیف ۱۶۔ امضارع ۱۷۔ متضرب ۱۸۔ محبت ۱۹۔ متشاکل یا متشاکل انخا پنجم دائرہ مشتبہ ہے۔

قاعدہ ہشتم بیان دائر و انفکاک بحر و استعمال تخصیص سائین

موازن کو خط محیط میں تہ تبہ لکھنے کا نام دائرہ ہے اور رکن سے کچھ جز تراش کر رکن آئندہ میں ملا دینا اور باقی ماقبل کو اس کے مابعد لکھنا اسی اولٹ پھیر کا نام فک بحر ہے۔ اگر بیان ایک امر کا خیال ہر وقت مد نظر ہے تو ہرگز کوئی بحر نہیں سکے یعنی جو جز یا اجزا یا رکن یا ارکان آغاز سے محال ڈالے جائیں وہ آخر میں ملایے جائیں اس تو طبع و گوہم ہر جگہ بیان کرینگے۔

خواہ نقلی۔

(مدرس) اوس بیت کو کتے ہیں جس میں کل ارکان ہر دو مصرع اصلی یا نقلی چھ ہوں۔

(مصرع) وہ بیت جسکے ہر دو مصرع کے ارکان سب چار ہوں خواہ مضاعف خواہ اصلی۔

(مثبت) اوس بیت کا نام ہے جس میں ضرب تک تین ارکان ہوں خواہ اصلی خواہ فرضی۔

(مثبتی) وہ بیت جس میں کل ارکان ہر دو مصرع دو ہوں۔ اس کا ایک مصرع ایک کن کا ہوتا ہے۔

(موحد) ایک رکن کی بھی ایک بیت بعضوں نے فرض کی ہے اس میں مصرع اول قائم مقام

مصرع دوم ہوتا ہے اور جہاں ایسا شعر دیکھا گیا ہو وہاں خانہ کے سمت کا ایک ایک رکن بہ منزلہ

بیت بیت فرض کر لیا ہے۔ اس صورت میں موعہ بے اصل ہے۔

(مضاعف الارکان) وہ بیت جس میں کسی بیت کے ارکان دو گئے کر کے ایک بیت

قائم کیجائے اس صورت میں مضاعف الثمن شاذوہ کہنی ہو جائیگی۔ اردو میں بحر متغایب مزار

اور متدارک مزارح پر ایسی دست درازمان اکثر ہوتی ہیں۔ ماقم نے فارسی میں ذکاے بلگرامی

کی ایک غزل ثمن پنج کی مضاعف سالم الارکان دیکھی ہے جس کا مطلع یہ ہے اگر آن شمع دجھو

عنبرین موخمن آراشے در کلبہ امید واران جلوہ گر گردد چو فانوس خیالی صلہ محفل کند ببطاقتی اوجا

در آید گرد سر گردو پداس تمام شعورین سولہ رکن مضاعفین ہیں۔ محقق طوسی بیت تمام میں ایسی بیت

منع کرتے ہیں کیونکہ خارج از دائرہ ہو جائیگی۔

(تمام) وہ بیت جسکے ہر مصرع کے ارکان اوستے ہی اور ویسے ہی متعل ہوں جتنے اور ویسے

دائرے میں واقع ہوں۔

(وافی) وہ بیت جسکے ہر مصرع کے ارکان شمار میں ارکان اترہ کے ہمد ہوں پھر خواہ

استعمال میں مثل اترہ سالم ہیں خواہ ایک کن یا کل ارکان میں کچھ تغیر ہو جائے۔

(مجزو) وہ بیت وافی ہے جسکے ہر مصرع سے ایک رکن نکال ڈالا ہو۔

(مشطوور) وہ بیت جو پوری بیت سے آدمی بیت نکال کر باقی نصف کو ایک بیت کے برابر

استعمال کریں۔ اس صورت میں منظور اپنی اصل کے ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہے۔
 (منہوک) وہ بیت جسکی وافی کے برصہ سے مین سے دو تہائی کے برابر ارکان نکال کر استعمال کریں۔ مثلاً اگر بیت وافی سندس ہو تو منہوک ثنی رجا نیگی اور اکثر بیت وافی سدس ہی مین سے منہوک بنتے دیکھی ہے۔ یہ اخیر کی دو بیتیں اکثر معتقد ہوا کرتی ہیں۔
 (معتقد) وہ بیت جبکا پہلا مصرع دوسرے مصرعے سے علیحدہ ہو سکے یعنی جب دو نون مصرعوں کو جدا کریں تو لفظ مابین کے دو ٹکڑے ہو کر حصہ اول پہلے مصرعے میں شامل ہو جائے اور حصہ دوم دوسرے مصرعے میں جیسے ۱۰ وافی کہ دل از تو نشود سیر مرا ۱۰ دانیک مفعول و زنون مفاعیل۔ یہ ایک مصرع ہوا اور نشود کا نون اسی مصرع اول میں شامل ہو گیا۔ اگر کہیے کہ یہ نون متحرک تھا فارسی میں متحرک بالآخر درست نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس زبان میں حروف متحرک کو اور آخر مصاریع اکثر ساکن کر لیتے ہیں کما قال السعدی ۱۰ امید رستہ برآمد و لے چہ فائدہ زانکہ ۱۰ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ۱۰ جیسا زانکہ کا کاف ساکن ہو دیا ہی (تون) کا نون بھی۔ اسکے اور معتقد کے معنی ہی ہیں کہ دو نون آپس سے جدا نہ ہوں پھر تشکین کی کیا ضرورت ہو پہلا جواب در صورت علیحدگی مصرعین ہو اگر کوئی فرض کرے۔ دوسرے مصرعے کی تطبیع یہ ہے۔ شود سیر مفاعیل مرفعل معتقد کی اکثر ایک بیت ایک مصرعے کے برابر ہوتی ہے اور یہ عربی میں زیادہ مستعمل ہے اور فارسی میں کم اور اردو میں معدوم۔
 (مُصَرَّع) بصا و مہملہ و تشدید را وہ بیت جسکے دو نون مصرعے وزن اور رومی میں یکساں اور ثقفی ہوں جیسے مطلع اور تقبولے وہ بیت جسکے عروض کو مثل ضرب کے کر لیا ہو اگرچہ نہ ہو سکتا ہو۔ والا اول ہوا لا صح۔
 (صحیح) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان نہوا ہو۔ اسکے ارکان جیسے دائرے میں تھے ویسے ہی سالم رہیں دو نون۔
 (منتقص) وہ عروض اور ضرب جسمین کچھ نقصان آگیا ہو خواہ اول خواہ آخر خواہ وسطا کریں

یعنی اس کے یہ ارکان جیسے دائرے میں تھے ویسے اب نہ رہتے ہوں۔

(فصل) ایسا عرض کرنا کہ اگر وہاں صحیح چاہیے تو صحیح ہوا اور منقص درکار ہو تو منقص ہو یعنی اس مقام کی مناسبت کے خلاف ہو۔ مثلاً بحر طویل کا عرض کہ ہمیشہ عربی میں مقبوض ہوتا ہو یعنی صحیح نہیں ہوتا اور منقص ہی ہوتا ہی جیسے بحر مضاع کا عرض کہ ہمیشہ عربی میں صحیح ہوتا ہی اور کبھی مراف نہیں ہوتا۔ الغرض ایسے عرض فصل کھلاتے ہیں۔

(غایت) ایسی ضرب بیت کہ اگر اس مقام پر صحیح درکار ہو تو صحیح ہوا اور منقص چاہیے ہو تو منقص ہو یعنی اس مقام کی بنا کے خلاف نہ ہو جیسے عربی میں بحر مضاع اور مقضب مطوسی کی ضرب۔

(بنا) ہر بحر کے استعمال کو کہتے ہیں خواہ وہ بحر موافق دائرہ مستعمل ہو خواہ کچھ تغیر ہو کر۔

(سالم) وہ رکن کہ موافق دائرہ اصل وضع پر ہوا ویسے رکن جس وزن بحر میں ہوں اس وزن کا نام بھی سالم ہو۔

(اصول) یہ اور سالم ایک ہی تعریف رکھتا ہے مگر تباہ فرق ہے کہ یہ بحر کے وزن کا نام نہیں فقط ارکان کا نام ہے۔

(فروع) فرع کی جمع ہے۔ فرع وہ رکن جس میں کچھ تغیر ہو گیا ہو خواہ بڑا دتی خواہ کبھی اور خواہ اکیبار تغیر ہوا ہو خواہ اکیبار سے زیادہ۔

(زحاف) وہ تغیر جو اصول میں ہو گیا ہو خواہ کبھی خواہ بڑا دتی خواہ اکیبار خواہ اکیبار سے زیادہ اور قبول بعض وہ تغیر جو سبب کے دوسرے حرف میں ہو۔

(علت) وہ تغیر جو اسباب کے حرف دوم کے سوا اور کہیں ہو۔ علت کی جمع حلل ہے جیسے زحاف کی جمع زحافات پس زحاف تغیر خاص ٹھہرا اور علت تغیر عام اور غیر سبب کی تخصیص سے یہ خاص ہے اور زحاف عام۔ لفظ زحاف اگرچہ زحمت کی جمع ہے اور زحافات منتهی المجموع لیکن عروضیوں کے استعمال میں بجائے واحد مستعمل ہے۔

(مزاحف) وہ رکن جن میں کچھ تغیر کی سطح کا ہو۔ یہ اور فروع ایک ہی چیز ہے۔

قاعدہ ہشتم القاب زحافات و عمل مفرد و القاب کان مزحف

زحاف کی تعریف قاعدہ ہفتم میں ہو چکی اتنا اور سمجھو کہ خلیل نے جب ارکان عروضی کو وزن منفی موافق رکھا تو ضرور ہوا کہ تعلیلات صرف کے مطابق کچھ قواعد بنائے اس لیے زحافات ایجاد کیے اگرچہ صرف میں اکثر تعلیلات کے کچھ نام نہ تھے مگر اس علم میں اس نے سب کے القاب بھی رکھ دیے۔ واضح ہو کہ رکن سالم سے بعزل زحاف کبھی کوئی حرف نکال ڈالتے ہیں کبھی کوئی جز کبھی کوئی حرکت۔ اسی طرح کبھی اصول میں کوئی حرف بڑھا دیتے ہیں کبھی کوئی جز اور یہ اعمال ایک ایک رکن یا دو رکن میں کبھی ایک بار کرتے ہیں اور کبھی زیادہ بار۔ جب ایک بار کرتے ہیں تو اس کو زحاف مفرد کہتے ہیں۔

جب زحاف کے باعث سے رکن غیر مستعمل ہو جاتا ہے تو اس کو لفظ مستعمل سے بدل لیتے ہیں جو کہ اس کے ہوزن ہو جیسے مستعلن سے مفتعلن اور حتی المقدور اس تبدیلی میں اوزان صرفی کے تطابق کا خیال رکھتے ہیں۔ انھیں زحافات کے معنی سے ارکان مزاحف کے القاب بناتے ہیں اور وہ بصیغہ مفعول یا فعل تفضیل یا مصدر ہوتے ہیں۔

الفرض یہاں زحافات مفرد اور القاب ارکان مزاحف مفرد کا بیان کیا جاتا ہے جو کہ کل شائیس اور دو حکم ہیں سب ملا کر ان تیس ہیں۔

۱۔ خلیں۔ رکن کا دوسرا حرف ساکن گرا دینا بشرطیکہ وہ حرف سبب خفیف کا ساکن ہو۔ پس خلیں جس رکن میں واقع ہوا اس کو مخبون کہتے ہیں۔

۲۔ طو۔ رکن کا چوتھا حرف ساکن ساقط کرنا بشرطیکہ وہ ساکن سبب خفیف کا ہو۔ طو مخمین آئے اس رکن کا نام طوی ہے۔

۳۔ قبض۔ حرف پنجم ساکن رکن گرا دینا جو کہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ قبض والے رکن کو مقبوض کہتے ہیں۔

۴ کف - رکن کا ساتواں حرف گردینا بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ اسکے رکن مزحف کو مکفوف کہتے ہیں۔ رکن کا حرف اول وسوم و ششم سبب خفیف کا ساکن ہو گا کہین نہ ملیگا جسکو تم اگر اسکو۔ علامہ زحشری کف کو تدمین بھی جائز جانتے ہیں اور مستغفلن کا نون کف سے گراتے ہیں۔
۵ قصر - بیت کے عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔ رکن کا آخری ساکن اگر اکراوساکن سے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا۔ چاہے وہ گراہوا ساکن رکن کا پانچواں حرف ہو چاہے وہ ساکن ساتواں مگر بشرطیکہ سبب خفیف کا ساکن ہو۔ قصر والے رکن کو مقصور کہتے ہیں۔

۶ حذف - یہ بھی عروض و ضرب ہی میں آتا ہے۔ رکن کا آخری سبب خفیف بالکل اوڑا دینا۔ خواہ وہ دونوں حرف رکن کے تیسرے چوتھے اور پانچویں حرف ہوں خواہ چھٹے اور ساتویں اسکے رکن مزحف کا نام محذوف ہے۔

۷ اضمار - سبب ثقیل کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا دوسرا حرف ہو جس رکن میں اضمار آتا ہے وہ ضم کر لانا ہے۔

۸ عصب - بصا و مملہ سبب ثقیل کے حرف متحرک دوم کو ساکن کرنا بشرطیکہ وہ متحرک رکن کا پانچواں حرف ہو۔ عصب رکن کو معصوب کہتے ہیں۔

خرم - یہ زحاف بیت کے شروع پر واقع ہوتا ہے خصوصاً صرع اول میں۔ اسکا وقوع مصرع دوم کی ابتدا میں شاذ ہوتا ہے۔ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے اس زحاف کو اونین شامل کیا بلکہ اول رکھا جو اوائل مصاربع کے واسطے زحافات خاص ہیں۔ مگر اخفش ہر جگہ جائز جانتا ہے اور مؤلف محقق کو مانتا ہے اس سبب سے کہ نصیر المحققین خلیل کے ہمزبان ہیں۔ جو وہ مجموعہ کہ رکن کا پہلا جز واقع ہوا وس و تد سے پہلا متحرک بحالہ الٹا۔ کبھی یہ زحاف رکن خماسی میں آتا ہے اور کبھی ایسے رکن سباعی میں جس میں سبب ثقیل نہوا اور کبھی ایسے سباعی میں جس میں سبب ثقیل ہو۔ ان تینوں جگہ حسب تفصیل ذیل اسکے تین نام ہیں۔

۹ شکم - جو رکن خماسی کے شروع بیت میں ہوا اور اس رکن میں جز و اول و تد مجموعہ ہوا وس

وتم مجموع سے پہلا حرف متحرک نچا ازا لٹا شکہ دالے رکن کو انکم کہتے ہیں۔

۱۱۰ خرم۔ برائے حملہ۔ بیت کے پہلے رکن سباعی کا پہلا جز اگر وتم مجموع ہو تو اوس وتم کا متحرک ول ساقط کرنا۔ مگر شرط ہے کہ اوس سباعی میں سبب ثقیل موجود نہ ہو۔ یہ علت جس رکن میں آتی ہو اوسکا نام اخرم ہے۔

۱۱۱ غضب۔ بضاد مجہد جو رکن سباعی نہ بیت کے شروع پر ہو اور اس میں سبب ثقیل بھی ہو اور اوسکا پہلا جز وتم مجموع ہو تو ایسے وتم مجموع سے متحرک ول اوڑا دینا۔ غضب دار رکن کا نام غضب ہے۔

۱۱۲ لام موقور۔ اخرم کے مقابلے کا رکن جہین خرم ممکن ہو اور نہ کرین۔ یہاں رکن مقابل سے مراد ابتدا ہے۔ یہ ایک قسم کا حکم ہے زخاف نہیں۔

۱۱۳ قطع۔ یہ زحاف عروض اور ضرب کے واسطے مخصوص ہے۔ ایسے مقامات پر جو رکن واقع ہو اور اوس رکن کے آخرین وتم مجموع ہو تو اوسکے ساکن کو گرا دینا اور اوس ساکن کے پیشتر والے حرف متحرک کو ساکن کر دینا مگر شرط ہے کہ اوس وتم مجموع کے بعد پھر کوئی جز نہ ہو جیسے ستفععلن فاعلن وغیرہ۔ جس رکن میں یہ آتا ہو وہ مقطوع کہلاتا ہے۔ جن لوگوں نے قطع کو مابین مصرع مانا ہو وہ محقق کے عمل سے غافل ہیں۔

۱۱۴ اخذ۔ یہ بھی عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔ جس رکن میں وتم مجموع آخر رکن واقع ہو وہ پورا وند اوڑا دینا بشرطیکہ اوسکے بعد پھر کوئی جز نہ ہو۔ اخذ جس رکن میں ہو اوسکو اخذ کہتے ہیں۔

۱۱۵ وقف۔ یہ اوخر مصارع کے واسطے مخصوص ہے۔ وتم مفروق کا متحرک دوم جو رکن کے آخرین واقع ہو اوسکو ساکن کر دینا۔ اس صورت میں رکن کے آخر متوالی دو ساکن ہو جائینگے۔ وقف جس رکن میں ہو اوسکا نام موقوف ہے۔

۱۱۶ اکشف۔ محقق طوسی نے بشین مجملہ ورسکا کی نے بسین مجملہ صحیح بتلایا ہے۔ یہ بھی عروض و ضرب سے

خصوصیت رکھتا ہے۔ رکن کے آخرین جو وتر مفروق ہوا اسکے دوسرے متحرک کو نکال دالما۔ کشف وا۔
رکن کو بقولے مکشوف و بقولے مکسوف کہو۔ وقف و کشف کا اجتماع ایک شعر میں درست ہے۔

۱۷ اصلم۔ رکن کے آخرین جو وتر مفروق ہو وہ سب کا سب اوڑا دینا بشیر ٹیکہ او اسکے بعد
اور جرنہو۔ اسکے رکن کا نام اصلم ہے۔

۱۸ التبعیغ۔ جو سب خفیف کہ عروض و نثر میں رکن کی تمامی پر واقع ہوا اسکے متحرک ساکن کے
مابین ایک حرف ساکن بڑھا دینا۔ یہ تعریف اس واسطے کی ہے کہ ہمیشہ نون سے پیشتر ایسا ساکن
بڑھانا چاہیے جس سے وہ نون غنہ ہو جائے خواہ میزان میں ہو خواہ موزون میں۔ صاحب
معیار کا خاص نشانہ یہ ہے کہ نون غنہ مع ساکن قبل بننے لکھ کر حرف ہوا و خفیف ہے۔ جب بحر و رازی
میں غایت اسکان کو پہنچ جائے جیسے مفاعیلن چار بار او اسکے آخر ایک ساکن اور بڑھایا جائے
تو نون غنہ کے سوا ثقیل ہوگا کقولہ ۱۸ اچھہ در شعر تاخران ازین جنس یافتہ شود از قبیل عیوب بود
و مانع خلط قافیہ بود انضہی کلامہ ۱۸ جیسے نور العین واقف سے تلاش وصل این سین بران
آخر گدایم کردہ شد مفسس ز فکر کیا آہستہ آہستہ کہ کردی دال وزن سے باہر او ثقیل معلوم ہوتی ہے۔
فارسی میں اسکا ارتکاب بہت کیا ہوا و اردو میں کم۔ بقیاس مؤلف تبسین بلا غنہ کی مانعت مطلع
میں دو نون مصرعون کے واسطے ہوا و غیر مطلع میں مصرع دوم کے واسطے۔ کیونکہ ایسی تبسین
مقامات پر منع خلط قافیہ ہوگی جیسے فخر زمان سے بیا اے مہ کہ دگلبن نواسے مرغ زار افتاد ۱۸
زار افغان دل بلبل صدا در مرغزار افتاد ۱۸ چو دل گل دید از شادی درون باغ جان بگشفت ۱۸
چو گل زردید از خندہ سنان بر روے خار افتاد ۱۸ مگر اولی یہ ہے کہ عروض یا ضرب میں کمین اس
تقدیمی کے ترکیب نہ ہوں۔ الغرض جس رکن میں تبسین ہوا و سکو تبسین تبشیدہ یا کہتے ہیں۔

۱۹ اذالہ۔ جو وتر مجموع کہ رکن کے آخرین واقع ہوا اسکے متحرک و ساکن کے درمیان میں
ایک حرف ساکن اور ٹھونس دینا اور ظاہر ہو کہ سوا سے مفعولات کے باقی اسکان کے اوپر
نون موجود ہیں پس عروض علت کے سوا اور کوئی حرف تبسین و اذالہ میں ماقبل نون بڑھانا

گرانی خریدنا ہے۔ یہ خیال موزون میں بھی رکھنا واجب ہے۔ جس رکن میں اذالہ آتا ہو وہ نذال کہلاتا ہے۔

۱۰ ترفیل۔ جس عروض و ضرب میں ایسا رکن ہو کہ اس کی تمامی پروتہ مجموع ہو پس اس وقت مجموع کے بعد ایسا ایک پورا سبب خفیف پڑھا دینا جسکو وزن شعر میں کچھ دخل ہی نہ ہو۔ مگر ہر جگہ اختیار نہیں ابوالحسن فاعلن اور متفاعلن اور اوس مستفعلن میں جو متفاعلن سے بنا ہو جائز سمجھتا ہے اور نصیر الدین طوسی فاعلن میں جائز نہیں سمجھتے بلکہ متفاعلن میں بھی وہ اس وقت کہتے ہیں جب کہ بحر کامل مربع ہو۔ فارسی میں یہ زحاف نادر الوقوع ہے اور اردو میں کمین نام و نشان نہیں۔ غصیب ہر یانہ میں کہ دو دو حرف اکٹھا پڑھا دیے جائیں اور وزن پچارے سے کچھ طلب نہ ہو یہ تو شعر کو گولی ماری ہے۔ میں نے اپنے استاد سے عروض پڑھتے وقت کہا تھا کہ جناب یہ ترفیل کمین رفل سے نہ نکلا ہو جو ہندوستان میں بڑے تیر کی بندوق مشہور ہے۔ لطیفہ پیشکش۔ ترفیل والا رکن مرقل بشدید ناہے۔

۱۱ تعریہ۔ تسبیح اور اذالہ اور ترفیل سے رکن کو بچانا باوجودیکہ یہ تینوں آسکتے ہوں۔ اوس بچے ہوئے رکن کو معری کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا حکم ہے زحاف نہیں۔

۱۲ خرم۔ بہر دو حرف منقوطہ۔ ہم تو ترفیل ہی کو روتے تھے لیکن اب یہ زحاف توقیاست ہے اور قیاست بھی کون کہ کہی۔ بقول محقق طوسی اس تغیر کو ارکان سے کچھ مطلب نہیں بلکہ بیجا کی جان پر یہ ستم ٹوٹا ہے۔ اسکے واسطے کوئی خاص بحر نہیں خاص رکن نہیں۔ ہاں بیت کے شروع پر علی انخصوص مصرع اول کے آغاز پر ایک حرف متحرک یا انتہی چار حرفا کثرد و سبب خفیف کے مثل خواہ مخواہ پڑھا دیتے ہیں جو کہ وزن میں محسوب نہیں ہوتے مگر بیت کے معنی بھی بغیر اونکے پورے نہیں ہوتے جیسے ۱۔ حیا زینک الموت فان الموت لا فیک ۲۔ اچھا خاصہ ایک شعر عقد تھا بر وزن مفاعیل مفاعیل ۳۔ مفاعیلین مفاعیلین ۴۔ اوسپر ایک چار حرفی کلمہ ملا کو لون پڑھتے ہیں۔ اشد حیا زینک الموت فان الموت لا فیک ۵۔

ہزار پوچھو کہ اشد کی سختیان کون جھیلے گا مگر عربوں کو کچھ پروا نہیں مرنے میں اس تعدی پر اوجھٹے ہیں۔ اسکا ترجمہ یہ ہو کہ مضبوط لڑائی کمر موت پر کہ موت سے ملاقات کوئی دم میں ہوتی ہی تو ہی۔ اشد کا ترجمہ مضبوط کر۔ پھر معنی سے کیونکہ علیحدہ ہو سکے۔ فارسی والے بھی کبھی ان کے قدم بقدم چل نکلتے ہیں جیسے رودکی ۵۰ میا نکش نازک چو سایہ موے پد گوئی از یلد گریستے پد بر وزن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلن یا فعلن ہو اور میا نکش کا میم امین خرم ہو جو کہ وزن سے علیحدہ ہو میاں کے میم کو وزن میں شامل کر کے اوسکی یاے تختانی کو مخلوطی نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ یاے مخلوطی زبان فارسی میں نہیں آتی۔ خرم سے جس حرف یا جز یا رکن کو نظم میں بڑھائیں اوسکا نام انوزم ہوتا ہے۔ اردو میں یہ زیادتیان نصیب اعدا۔

۲۳ تسکین۔ جس بمقام پر تین متوالی ایک جا ہو جائیں خواہ ایک رکن کے ہوں مثلاً مفتعلن یا فاعلاتن مین۔ خواہ دو رکن کے حسب طرح مفعول مفاعیلن مین۔ پس ورمیان والے متحرک کو ساکن کر لینا جیسے مثال اول و دوم کو مفعولن اور مثال سوم کو مفعولن مفعولن یا لیا مگر شرط ہو کہ جہاں تسکین سے بحر بدلتی ہو یا کسی اور زحاف کا عمل چل سکتا ہو وہاں تسکین نچا ہیے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن کو تسکین دیکر اگر مفعول فاعلاتن کہو تو بحر مل سے بحر مضارع ہو جائیگی۔ یہاں نچا ہیے۔ یا جیسے مفاعیلن مین تسکین دیکر مفاعیلن فاع کو تو یعل تبخیر ہو۔ یہاں بھی تسکین نہ سمجھو۔ یا اگر شاعر نے کسی مقام پر تین متوالی کا التزام کر لیا ہو وہاں بھی تسکین نچا ہیے مثلاً کسی نے ایک نظم خاص اس وزن میں کہی ہو کہ مفتعلن مفتعلن اور او مین مفتعلن کا التزام کیا ہو تو ایسے مقام پر مفتعلن مین تسکین دینے سے مفعولن ہو کر اوسکا التزام باطل ہو جائیگا۔ ایسے مقام پر بھی نچا ہیے اور اگر بضرورت ہو بھی تو تین بار سے کم نہ کرنا چاہیے تاکہ فسخ التزام بخوبی ثابت ہو جائے۔ تسکین جس رکن میں ہو اوسکا نام سکن ہو بہ تشدید کاف اور یہ زحاف فارسی کے واسطے مخصوص و محقق کی ایجاد ہو۔

۲۴ تحقیق۔ صاحب حدائق المعجم کے نزدیک اسکا حرف دوم خائے مجھ اور سوم نون ہو

لیکن علامہ نقشبند نے شرح خزر جہ میں اسکا حرف دوم حاسے حطی اور سوم باسے موصدہ صحیح بتایا ہے۔ بقول محقق طوسی وشلخ خزر جہ جب وند مجموع رکن کے شروع پر ہوا اور وہ رکن صدر یا ابتدائیں نہ ہو بلکہ خشویا عرض و ضرب میں واقع ہو اور اس رکن کے ماقبل ایک حرف متحرک ہو جس سے تین متحرک متوالی ہو جائیں تو اس وند کے حرف اول کو ساکن کرنا۔ اس صورت میں تحقیق گویا وند کے شروع حرف کی تعریف ٹھہری جو کہ ساکن ہو کر اپنے ماقبل متحرک سے مل گیا ہے۔ محمد بن قیس کا قول ہے کہ جب خرم کو سوا سے صدر وابتدا کے اور کمین لائیں تو اسکا نام تحقیق ہے۔ لہذا کے قیاس میں اصل الاصول سبکی تسکین ہو اور گویا اسکی تین قسمیں ہیں ایک خود تسکین و دوسری تحقیق تیسری تشعیت۔ زحاف تسکین تو ہر جگہ اور دو دو رکن میں بھی اپنا عمل کر سکتا ہے اور تحقیق خاص دو رکن یعنی وند مجموع ابتدائی اور رکن غیر ابتدائی میں اور تشعیت غبن کے بعد خاص عروض و ضرب میں عامل ہے جسکا ذکر آئندہ زحافات مرکب میں آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر ان تینوں کا عمل دیکھو تو ایک ہی یعنی درمیانی حرف متحرک کو ساکن کرنا۔ الغرض تحقیق والے رکن کو بقولے محقق وبقولے مخفق بہ تشدید سوم کہتے ہیں۔

۲۵ جمع۔ بعضوں نے بدال حملہ اور بعضوں نے بدال معجمہ صحیح بتایا ہے۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہوں تو اون سببوں کو مکال ڈالنا۔ محقق طوسی نے اس حاف کا نام نہیں بتایا بلکہ ہر جگہ وہ اسکا ایک علیحدہ نام مرکب رکھتے ہیں یعنی مستفعلن میں مخبون احدا و مفعولا میں اصل مقصور۔ لیکن جمع سے مفعولات میں حرکت دوم وند مفروق بحال رہتی ہے اور عمل محقق سے وہ حرکت بھی رفع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ اصل مقصور بقول محقق مفعولات میں صحیح ہے۔ پھر اس سے یہ ثابت ہوا کہ جمع عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے۔ کیونکہ اصل مقصور سو کے آخر کے اور کمین نہیں آتے۔ فروع کے بیان میں اسکی تصریح کجا لگی۔ جس رکن میں یہ زحاف آئے اور ساکن نام محدود ہے ہر جگہ یا محدود ہے ہر جگہ۔

۲۶ رفع۔ جب دو سبب خفیف متوالی کسی رکن کے شروع پر واقع ہوں اول و دونوں میں سے

ایک سبب خفیف پورا نکال دینا۔ مگر یہ زحاف وہاں جائز ہی جہاں اسکے باعث سے بحر دوسری نہو جائے محقق علیہ الرحمہ نے اسی وجہ سے اسکو ترک کیا ہے۔ رفع جس رکن میں ہو اسکو مرفوع کہتے ہیں۔

علاج۔ جو وند مجموعہ کہ رکن آخر کے آخر میں واقع ہو اسکو متحرک دو م کو ساکن کر دینا اس صورت میں متوالی دو ساکن ہو جائیں گے۔ یہ زحاف نصیر طوسی کا ایجاد ہی ہے۔ ممکن تھا کہ ایسے مقام پر قطع کا زحاف لاتے اور اوہ میں ایک ساکن اور بڑھاتے پس اگر اوس ساکن کو اذالہ کرتے تو قطع کے بعد سبب آخر رکن میں واقع ہوتا ہی اور اگر بنظر سبب اوس ساکن کو تسبیح کہتے تو اصل رکن میں وند مجموعہ موجود تھا۔ لہذا رفع التباس کے واسطے یہ تغیر النسب ہوا۔ یہ زحاف فارسی کے واسطے خاص ہے۔ عرج جس رکن میں ہو اسکو اعرج کہتے ہیں۔

۲۱۔ طمس۔ جب وند مجموعہ رکن عروض و ضرب کے آخر میں بعد سبب خفیف کے واقع ہو جیسے مستفعلن میں تو اوس وند کا فقط ساکن بحال رکھنا باقی گرا دینا اس صورت میں متوالی دو ساکن ہو جائیں گے۔ اسکے موجد بھی حضرت محقق ہیں۔ اسکی وجہ بھی وہی ہے جو عرج کی تھی یعنی اذن کے بعد تسبیح یا اذالہ کا التباس کیوں ہو۔ فی زمانہ بعض اکابر نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ طمس استقاط عین است باہر دو سبب خفیف از فاع لاتن منفصل چون علامتن دور شدہ فاما نفع بجائش آدینو یہ عجب عمل ہے طمس تو اوس رکن میں ہوتا ہے جیسے آخر وند مجموعہ ہو فاع لاتن میں تو وند مفروق ہے اور وہ بھی آخر رکن نہیں۔ وند مجموعہ کے دو متحرک طمس سے گر جاتے ہیں نہ کہ ایک وند مفروق کا حرف متحرک اور چار حرف سبب خفیف کے ملا کر پانچ حرف گرا دیے جائیں۔ یہ محقق کی مراد اور عبارت سے بالکل علیحدہ ہے موجد تو اس زحاف کے محقق ہیں پھر موجد کے خلاف کیونکر مانا جائیگا۔ اور طرہ یہ کہ نہ او سپر کوئی دعویٰ ہے نہ دلیل۔ الغرض اسکی تعریف وہی ہے جو کہ مولف نے پیشتر ہی طمس والے رکن کو مٹوس کہتے ہیں۔ یہ زحاف بھی فارسی زبان کے واسطے خاص ہے۔

۲۲۔ اورس۔ جب عروض و ضرب میں وند مجموعہ ایک سبب خفیف کے بعد واقع ہو اور

خبن واجب ہو تو پہلے اوٹمین خبن کرنا بعدہ وتد کے ایک متحرک کو مع حرکت گرا دینا اور ایک متحرک کو ساکن کر دینا۔ اس صورت میں یہاں متوالی دو ساکن ہو جائیں گے جیسے فاعلن میں خبن کیا تو فاعلن ہو گیا پھر اسکے عین متحرک کو مع حرکت گرایا تو فعلن متحرک الاوسط ہوا پھر لام کو ساکن کیا تو فعلن بسکون الاوسط کو فاع سے تبدیل کر لیا۔ ممکن تھا کہ لام ہی کو مع حرکت گرا کر عین کو ساکن کر لیتے جب بھی فعلن بسکون الاوسط برابر فاع کے ہو جائے پس اختیار ہی چاہو عین کو گراؤ چاہو لام کو ساقت کرو۔ اگر وتد کے بعد ایک سبب خفیف اور ہو تو اس صورت میں پہلے حذف بھی واجب ہو گا۔ یہ زحاف بھی محقق کا ایجاد کیا ہوا ہے اور زبان فارسی کے واسطے مخصوص ہے۔ درس جن رکن میں آتا ہے اس رکن کا نام مدرس کہلاتا ہے۔

قاعدہ ہفتم زحافات مرکب ملقبہ والقاب کان مرکب

زحافات مرکب ملقبہ وہ ہیں جو دو دو یا زیادہ زحاف سے ترکیب پاتے ہیں اور بعد ترکیب اونکا خاص ایک نام ہو جاتا ہے وہ تیس قسم کے ہیں اور سات حکم میں سب ملا کر تیس ہیں یوں۔
۱۔ خرب۔ یہ اجتماع کف و خرم ہے۔ جب صدر میں یا صدر و ابتداء دونوں میں کوئی رکن واقع ہو اور اسکے اول میں وتد مجموع اور جزو دوم و سوم اسباب خفیفہ ہوں تو اس رکن کا حرف ہفتم ذاول گرا دینا۔ خرب جس رکن میں ہوا اسکا نام خرب ہے۔ اگر ایسا رکن مزاحف در بیان مصرع ہو تو وہ خرب نہیں بلکہ دو کف کے مابین تحقیق ہے۔

۲۔ شتر۔ بفتح اول و سکون ثانی۔ یہ قبض و خرم کا اجتماع ہے بشرطیکہ صدر و ابتداء میں واقع ہو۔ اسکی اور خرب کی ایک تعریف ہے مگر اسمین حرف پنجم ذاول گرتا ہے۔ شتر والے رکن کو اشتر بفتح اول و ثالث کہتے ہیں۔ اگر یہ رکن مزاحف در بیان مصرع پایا جائے تو اسکو اشتر نہ سمجھو بلکہ ایک کفوف اور ایک مقبوض میں باہم تحقیق ہے۔

۳۔ شکل۔ کف اور خبن کے اجتماع کا نام ہے۔ جب رکن کے جزو اول و سوم اسباب خفیفہ ہوں تو تیسرے اور پہلے جزو سے ساکنین کو گرا دینا۔ شکل والے رکن کو مشکول کہتے ہیں۔

یہ شعر محقق کے عمل سے یہ اجتماع صلم و حذف ہی یعنی جس رکن آخر کے آخر میں و تدفروق واقع ہوا و سکو گرا دینا پھر تبقیہ رکن سے ایک سبب خفیف آخر گرا دینا سیفی اسکو جبع اور کشف کا اجتماع سمجھتے ہیں اگرچہ انھوں نے اسکی تصریح نہیں کی مگر انکے عمل سے یہی پیدا ہو لیکن یہ عمل رکن میں ترتیب وار نہیں ہو سکتا اور محقق کا عمل علی الترتیب چل سکتا ہے۔ اسکے سوا سیفی اسقاط و سبب خفیف اور اسکان تاے مفعولات بلا وقف کا نام جبع اور حرف ہفتم متحرک آخر و تدفروق کے گرا دینے کا نام کشف کہتے ہیں اس صورت میں اجتماع تقضین لازم آتا ہے یعنی کشف کا عمل حرف ساکن پر کیونکر چلیگا جب یہ عمل یہاں نہ چلا تو خراکے اجتماع کا نام بھی غلط ہو گیا۔ بدین دلیل بھی عمل محقق کو ترجیح ہے۔ نخر جس رکن میں ہوا و سکو نخر کہتے ہیں۔

۳۔ ربع۔ یہ طمس و حذف کے اجتماع کا نام ہے یعنی جب و تد مجموع دو سبب خفیف کے درمیان میں آخر مصالح پر واقع ہو تو پہلے او میں حذف کرنا پھر و تد مجموع کے دونوں متحرکوں کو گرا دینا مگر اتنا سمجھو کہ ضبن کا وجوب باطل ہو جائیگا اس لیے یوں کیوں نہیں کہتے کہ رکن مذکور میں پہلے عمل ضبن سے ساکن سبب اول گرایا پھر درس کے حکم سے و تد کا متحرک اول ساقط کیا اور اوسکے متحرک دوم کو ساکن کر دیا پھر حذف کے عمل سے سبب آخرین بحال ڈالا۔ اس صورت میں ضبن اور درس اور حذف ان تینوں کے اجتماع کا نام ربع ٹھہر گیا۔ ربع والے رکن کو ربع کہتے ہیں۔ ربع کا لقب شمس ابن قیس نے رکھا ہے۔

۴۔ تشعیث۔ بقول زجاج و محقق طوسی یہ اجتماع ضبن و تسکین کا نام ہے۔ جب دو سبب خفیف کے درمیان میں و تد مجموع آجائے تو پہلے بعل ضبن ساکن سبب اول گرا دینا پھر تین متحرک حاصلہ کے درمیانی حرف کو ساکن کر دینا۔ افش کے قول سے یہاں خرم ہوا ہے۔ لیکن چونکہ یہاں و تد مجموع بعد سبب خفیف ہی اور خرم کے واسطے رکن کا جز بول و تد مجموع ہونا شرط ہے بدین سبب یہ قول پایہ اعتبار سے خارج ہے۔ قطرب کی رائے میں یہ زحاف قطع ہے۔ لیکن چونکہ قطع کے واسطے رکن کا جز و آخر و تد مجموع ہونا شرط ہے اور یہاں جز و آخر سبب خفیف ہی بدین جز

یہ اسے بھی سلیم نہیں۔ تحلیل کے قیاس میں وہ مجموعہ کا دوسرا متحرک سا قسط ہوا ہے۔ لیکن چونکہ ایسا عمل کسی زحاف سے نہیں ہو سکتا بدین سبب یہ قیاس بھی خارج از قیاس ہے۔ الغرض تشعیش اور وہی عمل کو سمجھنا چاہیے جو زحاف اور محقق کا قول ہے۔ تشعیش جس رکن میں آئے اور سکنا نام مشعش تشدید عین ہے۔ یہ بھی عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے۔

۲۔ ہجر۔ اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہیں۔ جس رکن آخر کے آخر میں ایک سبب خفیف ہو اور سبب کے ماقبل متوالی و تہ مجموعہ تو پہلے اس سبب کو گرا دینا اور اسکے بعد وند کے ساکن کو لگا کر اس کے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ شمس الدین فقیر اسکو جب اور خرم کا اجتماع سمجھے ہیں یعنی جہان رکن میں و تہ مجموعہ بعدہ علی التوالی سببیں خفیفین ہوں تو پہلے دونوں سبب کو گرا دینا پھر و تہ مجموعہ کے متحرک اول کو۔ اس صورت میں یہ زحاف صدر و ابتدا کے واسطے خاص ہو جائیگا اور سواک معامیلین کے اور کسی رکن میں نہ آسکیگا۔ اور ایسا نہیں ہے بلکہ یہ اخیر مصالح میں پایا جاتا ہے اور وہ خود اسکو فعلوں میں بھی رہتا ہے۔ پس فعلوں کے آخر دو سبب کماں ہیں جو اوہین جب ہو سکے جس سے یہ مرکب ہے اس کے سوا جب کی تعریف بھی اس پر صادق نہ آئیگی کیونکہ وہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے جیسا کہ آئندہ مذکور ہے۔ اور اگر اخیر میں لاؤ تو خرم ابتدا کے واسطے محذوف جس پر جس سے یہ مرکب ہے اس صورت میں اجتماع نفیضین لازم آئیگا پس بہر صورت یہ قول غلط ہو گیا اور قول اول ہی معتبر رہا۔ ہر جس رکن میں ہو اسکو اتر کہتے ہیں۔

۳۔ جب۔ حذف کے بعد پھر حذف کرنے کا نام ہے۔ یعنی جہان دو سبب خفیف رکن آخر کے آخر میں واقع ہوں پہلے اخیر کا سبب گرا دینا اس سقوط کے بعد پھر ایک سبب خفیف آخر میں واقع ہوگا اور اسکو بھی گرا دینا۔ اس تعریف سے یہ زحاف دو حذف کے باعث مرکب ٹھہرا۔ بقول بعض جہان دو سبب خفیف رکن کے آخر میں ملین اور دونوں کو دفعہ گرا دینا بدین وجہ یہ زحاف مفرد ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ عروض و ضرب ہی میں پایا جاتا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جب محذوف مرتین اور مرکب ہے۔ جب والے رکن کو محبوب بحیم تازی کہتے ہیں۔

۱۰۔ سلخ۔ یہ زحاف اوخر مصارع کے واسطے خاص ہے۔ جب رکن آخر کے آخر میں دو سبب خفیف و تیز مفروق کے بعد واقع ہوں تو اون دونوں کو نکال کر وتد کے حرف آخر کو ساکن کرنا بدین حساب فاع لاتن سے فاع بسکون آخر بیگا اسکے مزاحف کو سلخ کہتے ہیں۔ مگر دراصل دیکھو تو یہ جب اور وقف کا اجتماع ہے۔

۱۱۔ ہاشم۔ یہ اجتماع حذف و قصر ہے۔ یعنی جس رکن آخر کے آخر میں دو سبب خفیف ہوں تو پہلے ایک سبب کو بعل حذف گردینا پھر دوسرے سبب سے کہ اب آخر میں واقع ہوگا بعل قصہ ساکن آخر کو گرا کر اسکے متحرک ماقبل کو ساکن کرنا۔ ہتم جس رکن میں ہوا و سکوا ہتم کہتے ہیں محقق طوسی اسی زحاف ہتم کا زلل اور اسی مزاحف ہتم کا ازل نام بتاتے ہیں۔ کما قال ابن محذوف مقصود راست و بعضے متاخران ابن را ازل نام نہادہ اند۔ اس صورت میں ہتم کی کچھ اصل ہی نہ ٹھہری۔

۱۲۔ ازل۔ یہ اجتماع ہتم و تحقیق ہے۔ یعنی جس رکن آخر کے آخر میں دو سبب خفیف سے پیشتر ایک و تہ مجموع ہو تو پہلے سبب آخر گردینا پھر سبب اول سے ساکن گرا کر اسکے متحرک کو ساکن کرنا بعد بعل تحقیق و تہ مجموع کے متحرک اول کو سبب کف ماقبل توالی تہ حرکات ساکن کرنا۔ یہ عمل تو بلا شک محقق کا ہی لیکن یہ نام اونکا بتایا ہوا نہیں وہ اسکے رکن کا نام محقق ازل بتاتے ہیں کیونکہ وہ ہتم ہی کو پہلے ازل کہ چکے ہیں۔ بعضے اسکو ہتم و خرم کا اجتماع سمجھتے ہیں اور صریح غلط پر ہیں کیونکہ ہتم ہمیشہ عروض و ضرب کے واسطے خاص ہے اور خرم ہمیشہ صدر و ابتداء کے لیے مخصوص ہے پس دونوں کیونکر یکجا ہو سکیں گے جیسے کوئی انسان کا سر پاؤں کے موزوں پر جوڑا جا ہے اور اسکا نام آدمی رکھے تو سارا دھڑکمان جائیگا۔ مؤلف مستہام کے قیاس میں عمل محقق بہت صحیح ہے۔ ظاہر ہو کہ رکن ہتم ہمیشہ رکن کفوف کے بعد آتا ہے اس صورت میں کف کے اخیر اور ہتم کی ابتدا میں باہم تحقیق کر کے اسکا نام زلل رکھ سکتے ہیں۔ الغرض جس رکن میں زلل ہوا و سکوا ازل کہتے ہیں۔

۱۱ شرم۔ یہ اجتماع قبض و ظلم ہے۔ یعنی جس رکن صدر و ابتدائین پہلے و مجموع اور پھر ایک سبب خفیف ہو تو اس کے ساکن سبب کو کمال ڈالنا پھر دتہ کے متحرک اول کو ساقط کرنا۔ اگر اولٹ کر عمل کریں یعنی پہلے ظلم کریں جیسا لوگوں نے کیا ہے تو پانچوان حرف ساکن سبب کا نہ مل سکیگا جسکو بعل قبض گرائین یہ نکتہ قابل غور ہے ہم نے ہر جگہ اسطرح کا خیال رکھا ہے۔ یہی صورت اگر صدر و ابتدائے سوا کمین اور بائی جائے تو اسکو ظلم نہ کہو بلکہ قبض یا قبل کی وجہ سے تحقیق ہوگی۔ شرم والے رکن کو اشرم کہتے ہیں۔

۱۲ خجل۔ بہر دو حرف یک یک نقطہ۔ یہ اجتماع طو و ضین کا نام ہے۔ یعنی جس رکن میں جرز و اول و دوم اسباب خفیف ہوں تو پہلے جو تھا ساکن سبب گرا دینا پھر دوسرے ساکن سبب ساقط کرنا۔ جس رکن میں خجل آئے اسکو مخبول کہتے ہیں۔

۱۳ اعقل۔ یہ اجتماع عصب و قبض ہے۔ یعنی جس رکن میں پہلے و مجموع ہو پھر (سبب ثقیل پھر سبب خفیف) یعنی فاصلہ صغریٰ ہو تو پہلے اس رکن کے حرف پنجم کو بعل عصب ساکن کرنا پھر اسی کو بعل قبض گرا دینا۔ عقل والے رکن کا نام مقبول ہے۔

۱۴ انقص۔ بصا و مملہ۔ یہ اجتماع عصب و کف ہے جس رکن میں عقل آسکتا ہو ویسے رکن کا حرف ہفتم ساکن سبب خفیف گرا دینا۔ نقص اگر رکن کو منقوص کہتے ہیں۔

۱۵ قطف۔ یہ اجتماع عصب و حذف کا نام اور اخر مصاریع کے واسطے ہمیشہ مخصوص ہے۔ جس رکن میں پہلے و مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو اور ایسا رکن عروض و ضرب میں واقع ہو تو پہلے سبب ثقیل کا حرف دوم ساکن کرنا پھر سبب خفیف آخر بالکل گرا دینا۔ قطف جس رکن میں ہوا اسکو مقطوف کہتے ہیں۔

۱۶ اقص۔ یہ عصب بصا و مملہ اور عصب بصا و مجہ کے اجتماع کا نام ہے اور اوائل مصاریع کے واسطے مخصوص ہے۔ یعنی جو رکن کہ صدر و ابتدائین واقع ہو اور اس کے شروع پر و مجموع پھر سبب ثقیل بعدہ سبب خفیف ہو تو رکن مذکورہ کا پہلا حرف کمال ڈالنا پھر اس کے سبب ثقیل کے حرف دوم کو ساکن کرنا۔ اقص والے رکن کو اقص کہتے ہیں۔

۱۱۔ **جحم**۔ عیقل و غضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام ہے۔ جس رکن میں پہلے تند مجموع بعد سبب ثقیل ہو
بعد سبب خفیف ہو تو اس کے حرف پنجم کو ساکن کر کے نکال ڈالنا پھر حرف اول متحرک کو سا قاط کرنا بشرط
وہ رکن صدر وابتدا یا ایک میں واقع ہو۔ جحم جن رکن میں ہوا و سکو اجم کہتے ہیں۔

۱۲۔ **عقوص**۔ یہ نقص بضاد مملہ و غضب بضاد معجمہ کے اجتماع کا نام اور صدر وابتدا کے واسطے
مخصوص ہے۔ جس رکن میں پہلے تند مجموع پھر سبب ثقیل پھر سبب خفیف ہو تو اس کے حرف پنجم کو ساکن
کرنا اور حرف ہفتم واول کو سا قاط کرنا جس رکن میں عقوص واقع ہوا و سکو عقوص کہتے ہیں۔

۱۳۔ **وقص**۔ یہ اضمار وخبین کے اجتماع کو کہتے ہیں۔ یعنی جس رکن میں پہلے سبب ثقیل پھر سبب
خفیف ہو پھر تند مجموع تو اس رکن کے دوسرے متحرک کو ساکن کرنا اور بعد اسکان او سکو گرا دینا
جس رکن میں وقص آتا ہے وہ موقوف و ص کہلاتا ہے۔

۱۴۔ **خزل**۔ یہ اضمار وطرک کے اجتماع کا لقب ہے۔ یعنی پہلے جس رکن میں فاصلہ صغریٰ ہو پھر
مجموع تو اس رکن کے متحرک دوم کو ساکن کر کے رکن کے چوتھے ساکن کو سا قاط کرنا۔ خزل
والا رکن مخزول کہلاتا ہے۔

۱۵۔ **خلع یا تخلیع**۔ یہ اجتماع خبن و قطع ہے اور عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے۔ جس رکن
آخر کی ابتدا میں ایک سبب خفیف ہو یا دو سبب خفیف اور اس کے بعد تند مجموع ہو تو اس وقت یوں
سمجھو کہ سبب خفیف کے ساکن کو یا پہلے سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا پھر تند مجموع کا ساکن گرا کر
ما قبل ساکن مذکورہ مسقط کو ساکن کر دینا۔ جس رکن میں یہ زحاف آتا ہے وہ مخلوع کہلاتا ہے یا تخلع
بتشدید لام۔ خلع کا زحاف جدید ہے۔ لیکن تحقیق محقق خلع فرع کا نام ہی نہیں وزن کا نام ہوا اسکا
ذکر وزن یا ردیم عربی بحر بسیط میں آئندہ کیا جائیگا۔

۱۶۔ **مححف**۔ اول جیم تازی دوم حائے حلی۔ یہ اجتماع حذف و حذفی اور او اخر مضارع کے
واسطے خاص ہے۔ جس رکن عروض و ضرب میں ایک تند مجموع دو سبب خفیف کے درمیان میں
ہو تو پہلے اسکا سبب آخر گرا دینا پھر تند مجموع کہ آخرین ہو جائیگا پورا سا قاط کرنا۔ بعضوں کا مقولہ کہ

کہ پہلے خبن سے سبب اول کا ساکن گرنا اس سقوط سے رکن کی ابتدا میں فاصلہ صغریٰ ہاتھ لگے گا وہ فاصلے کا فاصلہ پورا اور اویا۔ یہ عمل سبب اصل محض ہے کیونکہ فاصلہ صغریٰ کے سقوط کا کوئی حکم عرض میں نہیں ہے۔ الغرض یہ زحاف بھی جدید ہے اور جس میں آتا ہے وہ محض کہلاتا ہے۔

۲۴ مکافئہ۔ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہوں خواہ ایک رکن کے جیسے مفاعیلین میں عیلین مستغیلین میں مستف خواہ دو رکن کے جیسے فاعلاتن فاعلاتن کا درمیانی۔ تن فا۔ اگر ان دونوں سببوں کے دونوں ساکنوں کو گرا دینا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو یا ان دونوں ساکنوں میں ایک کو گرا دینا اور ایک کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہو تو ان تینوں حکموں کا علیحدہ علیحدہ نام مکافئہ ہے۔ عبد اللہ خزرجی اس حکم کے قائل ہیں۔ کما استخرج فی میزان الکفاہ اور نصیر الدین طوسی اس حکم کے قائل نہیں ہیں کما صرح فی معیار الاستعار۔ الغرض مکافئہ ایک حکم کا نام ہے زحاف کا نام نہیں۔

۲۵ معاقبہ جب دو سبب خفیف کے دو ساکن متوالی ہوں جیسے مکافئہ میں ملے تھے اور ان دونوں ساکنوں کو گرا دینا ساتھ ہی جائز نہ ہو اور وقت غور کرو کہ دونوں کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں کی بجالی جائز ہوئی اور ساتھ ہی دونوں میں سے ایک کا سقوط بھی جائز ہوا تو اسی طرح کے ثبوت و سقوط معاً کا نام معاقبہ ہے۔ مثلاً تم کو اختیار ہے کہ مفاعیلین کے اسباب کے ساکنوں کو نہ گراؤ اور مفاعیلین سالم کہو اور پھر یہ بھی ساتھ ہی اختیار ہے کہ مفاعیلین کو خواہ مفاعیلین بضم لام قائم رکھو خواہ مفاعیلین بحذف یا۔ الغرض معاقبہ بھی حکم کا نام ہے زحاف کا نام نہیں۔

۲۶ مراقبہ۔ جب سبب خفیفین کے متوالی دو ساکن ہوں جیسے معاقبہ میں ملے تھے اور ان دونوں کو بحال رکھنا ساتھ ہی جائز نہ ہو تو بیشک ایک کا سقوط جائز ہوگا اور ایک کی بحالی واجب ہوگی۔ پس ایسے دو ساکنوں میں ایک کے سقوط اور ایک کے ثبوت معاً کا نام

مراقبہ ہے۔ مثلاً مفاعیلین سے اگر یاے تختانی بعل قبض گرائی جائے تو نون بحال رہیگا اور اگر نون بعل کف گرایا جائے تو یاے تختانی بحال رہیگی۔ یہ حکم مراقبہ ہی کا زور ہے جس سے مفاعیلین میں ساتھ ہی کف و قبض اور ارکان فاعلاتن فاعلاتن میں درمیان کف و قبض نہیں آ سکتے۔ مراقبہ بھی زحاف نہیں بلکہ حکم کا نام ہے۔

فائدہ۔ مکانفہ بحر سرج۔ منسرج۔ لبدیط۔ اور رجز بن مستعل ہوتا ہے۔ معاقبہ بحر منسرج۔ رمل و فہر منج۔ خفیف۔ محبت۔ طویل۔ کامل اور مدید میں واقع ہوتا ہے۔ مراقبہ بحر مضارع۔ مقضب۔ ہنج۔ قریب۔ طویل اور دافین وارد ہوتا ہے۔

۱۷ صدر۔ جو رکن کہ سبب معاقبہ مخبون ہو جائے جیسے فاعلاتن فعلاتن بنجائے۔ پس صدہ زحاف کا نام نہیں بلکہ مزاحف کا نام ازرو سے حکم ہے۔

۱۸ بحر۔ جو رکن کہ سبب معاقبہ مکفوف ہو جائے جیسے فاعلاتن فعلاتن۔ یہ بھی حکماً مزاحف کا نام ہے زحاف کا نام نہیں۔

۱۹ طرفین۔ وہ رکن جو بعل معاقبہ مشکول ہو جائے جیسے فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن۔ یہ بھی زحاف کا نام نہیں بلکہ ازرو سے حکم مزاحف کا نام ہے۔ طرفین میں دو نون طرف سے ایک ایک ساکن سبب خفیف کا اول و آخر گرتا ہے۔ گویا معاقبہ دو نون طرف اپنا عمل کرتا ہے۔

۲۰ برمتی۔ وہ رکن جس میں عمل معاقبہ ہو سکتا ہو اور وہ اس عمل سے بچ جائے۔ مثلاً مفاعیلین کو مفاعیلن بعل قبض یا مفاعیل بعل کف کر سکتے تھے گرنہ کیا اور اس سے بری رکھا۔

فائدہ جناب شیخ امداد علی صاحب بحر الکھنوی سلمہ اللہ نے زحافات کو نہایت حسن اختصار سے چند اشعار میں قلمبند کیا ہے وہ یہاں لکھے جاتے ہیں۔ کہین کہین انکا عمل بھی مندرج ہے یہ وہی زحاف ہیں جنکی تعریف ہم صدر میں لکھ چکے۔ کَمَا فَصَّلْتُ۔

زحافات مسکن

قف

عرج۔ اضمار۔ عصب۔ لیشکین۔ و

حرکت کو یہ پہنچ کرتے ہیں وقف

زحافات مزید

رکن میں ہین زیادتی کی دلیل خرم واسباغ - اذالہ و ترنیل

زحافات مسقط

مسقط ساکن خفیف ہین صاف ق خبن و طو - قبض و کف - یہ چار زحافات
 صورت لف و نشہ سمجھو تم
 اول رکن اگر خفیف ہوں دو
 فاعلاتن میں ہو جو - سلخ - وقوع
 حذف - جب رکن میں درود کرے
 قطع مجموع میں خفیف میں قصہ ق
 ان کے آنے سے دونوں جائیں گے
 رکن کامل - میں ہو جو - قوص - خیل
 رکن وافر - میں - عقل - اگر آئے
 آخر رکن طمس - آتا ہے -
 رکن اول میں - اول مجموع ق
 عصب وافر - میں ہے - ہزج - میں خرم
 آخر رکن سے کرے - مقطوع
 مسقط فاصلہ - ہے - جحف - کی ذات

خبن و طو - قبض و کف - یہ چار زحافات
 دوسرا چوتھا پنجم و ہفتم
 رفع - سے اک خفیف سا قط ہو
 گرین او سکے سبب - رہے مجموع
 آخر رکن سے خفیف - گرے
 پڑے ہر انکا - عروض و ضرب میں
 حرکت قبل - و - ساکن آخر
 دور ہو جائے - حرف تائے ثقیل
 صاف - لام ثقیل - گر جائے
 عین و لام عسلن - گرا تا ہے -
 ہو - ثلثہ زحافات - سے مقطوع
 متقارب میں - ثلثہ - امو ذی شہر
 صام مفسر وق - تو - حذف مجموع
 کشف - اسقاط تائے مفعولات

زحافات مرکب

رکن میں - جمع عصب و کف - یہ نقص
 کہتے ہیں عصب و عصب - کو - قسم
 عصب و عقل - ایک رکن میں ہے - اجم
 خرب - اجماع خرم و کف - پہچان
 قطف - اجماع عصب حذف - کو جان

اور۔ اجماعِ ضمن و کف مشکول صلم و قصر۔ ایک رکن میں مجموع جمع اضمار و طو۔ کو کہ۔ خنزل اور منحور۔ صلم و حذف۔ سے رکن حذف و قصر۔ ایک رکن میں۔ اہتم رکن میں۔ جمع خرم و جب۔ ہی۔ بتر بتر۔ اجماع حذف و قطع۔ کہین یہ مرکب زحاف۔ مین پھچان	ہم گر عصب و قبض ہیں معقول حذف و طمس۔ ایک رکن میں مزروع ضمن و طو۔ خنبل ہتم و خرم۔ ازل جان تشعیث۔ جمع ضمن و سکن علم و قبض۔ ایک رکن میں۔ اشرم رکن میں۔ جمع خرم و قبض ہو شتر فاعلاتن میں۔ پھ۔ فعلوں میں بجر۔ تخلیج۔ ضمن و قطع کو جان
--	---

قاعدہ دہم فروع منفرد و مرکب ہر رکن مع القاب

دسوں ارکان کی منفرد و مرکب فرعین ملا کر ایک حساب سے کیا نوٹ لے اور ایک حساب سے ستانویں
ہیں۔ اس میں یہ بھی بیان کیا جائیگا کہ کس بحر کی کون فرع ہی اور کس زبان و مقام کی ہے۔
فعلوں کی آٹھ فرعیں متعل ہیں یوں (۱) فعلوں بضم آخریہ مقبوض ہی (۲) فعلن یہ نام ہو فعلوں
کا متحرک اول گرایا تو فعلوں رہا۔ پھر فعلوں غیر متعل کو لفظ مستعمل صرفی یعنی فعلن بسکون میں سے
تبدیل کیا کہ وزن میں اوسی کے برابر ہو حتی الوسع عروضی بھی کرتے ہیں ہم ہر جگہ یہ عمل بتائیے۔
یہ فرع صدر وابتدا کے لیے خاص ہے۔ اگر اور کہیں واقع ہو تو وہاں قبض یا قبل کے باعث
تحقیق سمجھو۔ (۳) فعلن یا فاع بسکون دوم و حرکت اول و سوم اٹلم مقبوض ہو جبکہ نام انرم
ہو اور اوائل مصاربع کے واسطے خاص ہے۔ اگر اور کہیں آئے تو حرکت یا قبل کے سبب سے
مقبوض محقق او سکنا نام ہوگا۔ فافہحر۔ یہ تینوں فروع بحر طویل و متقارب میں اکثر واقع ہوتی ہیں۔
(۴) فعلوں بسکون لام یہ مقصور ہے۔ (۵) فعل بکرت عین محذوف۔ (۶) فع یا فیل۔
محذوف مقطع یعنی اتر ہو۔ تینوں فروع اخیر عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ تینوں
فرعین بحر متقارب میں آتی ہیں (۷) فلولان بسنغ ہی بشرط غنہ اور فارسی کے واسطے خاص

اور متقارب میں آتی ہے۔ (۸) فعل فاعل کی فرع مقصور محقق محقق نے نہیں بتائی مگر کن قبل متحرک الآخر کے باعث سے تین متحرک متوالی ہو کر تحقیق کا زحاف آنے سے یہ فرع بنجائیگی اور عروض و ضرب ہی میں خاص ہوگی بشرطیکہ اس فرع کا حرف آخر ساکن ہو۔

فاعِلن کی گیارہ فرعیں ہیں (۱) فاعِلن تَجْرِیک دوم مخبون ہے۔ یہ بحر مدید اور بسیط اور غریب میں آتی ہے (۲) فاعِلن تَبْکِیْن دوم مقطوع بحر بسیط و غریب کے واسطے آخر مصاریع میں خاص ہے (۳) فاعِلن بَسْکُون حرف دوم اگر او آخر مصاریع میں نہ تو مخبون مسکن ہے اور عربی و فارسی میں بحر متدارک سے خصوصیت رکھتی ہے (۴) فاعِلان یہ مذال ہے (۵) فاعِلان تَجْرِیک دوم مخبون مذال (۶) فاعِلان بَسْکُون دوم مخبون مسکن مذال خاص بزبان فارسی مدید و بسیط و غریب سے خصوصیت رکھتی ہے۔ آخر کی تینوں عروض و ضرب کی فرعیں ہیں (۷) فاعِلاتن خَفْش کے قول سے مرقل (۸) فاعِلاتن خَفْش کی راست تین مرقل مخبون اور غریب کے واسطے دونوں عروض و ضرب میں خاص ہیں (۹) فاعِل بَسْکُون دوم و سوم یا فاع تَبْکِیْن آخر بقول فَرَّاحُ اَخذَ نِزَالَ اور بحر بسیط کے واسطے عروض و ضرب میں خاص ہے۔ مگر فقیر کے قیاس میں اسکو اَخذَ مَبْعِیْ کُنَا چاہیے کیونکہ حرف ساکن اب سبب میں بڑھا ہے و تدریس زیادہ نہیں ہوا عِلن تو حَذَفْ سے سا قَطْ ہو چکا و تَدْ کُمان سے آئیگا (۱۰) فاعِل بَجْرِ کَتِیْن اَوائل مَحْلَع (۱۱) فاع یہ اَخذَ ہے (۱۲) مفعولن مرقل مخبون محقق محقق کو مانے تو بیان ترفیل ندارد خَفْش کو معتبر جائے تو تشکیں بالاسے طاق۔ لہذا یہ فرع طرفین سے غلط ہے۔

مفاعیلن کی فرعیں ایک حساب سے اٹھارہ اور ایک حساب سے پندرہ اسطرح ہیں (۱) مفاعِلن یَقْبُوض ہے (۲) مفاعیلن بَضْم آخر کفوف ہے۔ دونوں ہزج و طویل و مضارع میں آتی ہیں (۳) مفعولن مَحْذُوف ہے اور طویل و ہزج کے واسطے عروض و ضرب میں خاص اور کل زبان عربی میں آتی ہیں (۴) مفاعیلان سَبْعُ بَشْرَطْ غَنَہ اور آخر مصاریع ہزج میں آتی ہے (۵) مفعولان یا مفاعیل بَسْکُون آخر مقصور عروض و ضرب ہزج و مضارع میں آتی ہے

(۶) فاعل بسکون آخر اہتمام ہوا اور بقول محقق ازل (۷) فعل یفتحتین محبوب ہوا اور دونوں ہنج و مضارع کے اوخر مصاربع کے واسطے مخصوص (۸) مفعولان یہ محقق مستحق ہر (۹) فاعلان بسکون دوم یا مفعول بسکون آخر محقق مقصور ہر (۱۰) فعلین بسکون دوم محقق محذوف ہر (۱۱) فاعل ازل اور بقول محقق طوسی محقق ازل ہر (۱۲) فع یہ ابتر ہوا اور بقول محقق محقق محبوب - یہ سب فرعین ہنج اور مضارع اور قریب میں بزبان فارسی آتی ہیں (۱۳) مفعولن اگر صدر و ابتداء میں ہو تو آخر میں ہوا اور بزبان عربی و فارسی ہنج میں آتی ہوا اور اگر سوا سے اوائل مصاربع اور کہیں ہو تو محقق ہوا اور ہنج اور قریب اور مضارع میں بزبان فارسی آتی ہر (۱۴) فاعلن شہر ہر بشرطیکہ آغاز مصاربع پر واقع ہو اور بزبان عربی و فارسی ہنج و مضارع میں آتی ہوا اور سوا سے صدر و ابتداء محقق مقبوض کملایگی اور بزبان فارسی ہنج و مضارع و قریب میں آئیگی (۱۵) مفعول بحرکت آخر اگر مصرعون کے آغاز پر ہو تو آخر ہوا اور بزبان عربی و فارسی ہنج و مضارع میں آتی ہوا اور اگر سوا سے آغاز اور کہیں ہو تو محقق مکفوف ہوا اور بزبان فارسی ہنج اور مضارع اور قریب سے خصوصیت رکھتی ہر۔

فاعلاتن مجموعی کی فرعین ایک حساب سے اٹھاؤ اور ایک حساب سے سترہ ہیں (۱)
 فاعلاتن بحرکت دوم مخبون (۲) فاعلات بحرکت ششم مکفوف (۳) فاعلات بحرکت دوم و بیختم شکول - یہ تینوں رمل و مدید و خفیف و مجتث میں آتی ہیں (۴) فاعلان یا فاعلات بسکون آخر مقصور اور مدید و رمل کے لیے مخصوص ہر (۵) فاعلان یا فاعلات بحرکات دوم و سکنا آخر مخبون مقصور ہوا اور رمل کے واسطے مخصوص (۶) فاعلن محذوف (۷) فعلین بحرکت دوم مخبون محذوف ہر دونوں رمل مدید و خفیف میں آتی ہیں (۸) فعلین بسکون دوم ابتر ہوا اگر خنن واجب نہ ہو اور مدید اور رمل میں آتی ہوا اور جب اس فرع کو بعد وجوب خنن مجتث محذوف یا مخبون محذوف مسکن کو تو رمل اور خفیف اور مجتث کے واسطے بزبان فارسی خاص ہوگی اور گویا ایک فرع پر جمائیگی (۹) فاعلیان و فاعلتان

مسنج ہو اور عرض و ضرب کے لیے خاص (۱۰) فعلیایان بکرت دوم و دو تختانی مخبون مسنج ہو۔ دونوں ادا کر مل آتی ہیں (۱۱) مفعولن مشعت ہو خفیف اور محبت میں آتی ہو۔ یہ سب عربی زبان کے واسطے مخصوص ہیں اور کبھی فارسی میں بھی استعمال (۱۲) مفعولان مخبون مسکن مسنج ہو خواہ یوں کہو کہ مشعت مسنج ہو (۱۳) فعلان بسکون دوم مشعت مقصور ہو اور رمل خفیف و محبت میں ادا کر مصالح آتی ہیں (۱۴) فعول بسکون آخریہ مخبون محذوف اعج ہو (۱۵) فعل بکرت دوم مخبون محذوف مقطوع ہو (۱۶) فاع یہ محذوف مملوس یا مخبون محذوف مدروس ہو (۱۷) فع یہ محذوف احد یعنی محوٹ یا مخبون محذوف مملوس ہو۔ یہ چاروں رمل اور محبت میں آتی ہیں۔ اور چھوٹ فارسی زبان کے واسطے خاص ہیں۔

فاعلاتن مفروقی کی سات فرعیں ہیں (۱) فاعلات بکرت آخر کمفوف ہو اور مضارع میں بزبان عربی و فارسی آتی ہو اور تشاکل میں بزبان فارسی آسکتی ہو (۲) فاعلان یا فاعلاتا بسکون آخر مقصور ہو (۳) فاعلن محذوف ہو (۴) فعلن بسکون دوم اہتم ہو (۵) فاع بسکون آخر محبوب موقوف ہو (۶) فع محبوب کشوف ہو۔ اخیر کی پانچوں فرعیں بحر مضارع اور قریب میں بزبان فارسی آتی ہیں (۷) فاعلیان بدو یاے تختانی و حرکت چہارم مسنج ہو اور بزبان فارسی مضارع میں آتی ہو۔

مستفعلن مجموعی کی چودہ فرعیں ہیں (۱) مفاعلن مخبون (۲) مستفعلن مطوی (۳) فَعْلَتَن بچار حرکت مخبول ہو۔ تینوں بحر بسیط اور جزا و سریع اور منسج میں آتی ہیں (۴) مفعولن مقطوع خاص بہ اواخر (۵) فعولن مخبون مقطوع یا تقوے متعلق۔ دونوں اواخر بحر بسیط اور جز میں آتی ہیں (۶) مستفعلن نذال (۷) مفاعلان مخبون نذال (۸) مستفعلن بکرات اول و سوم و چہارم و پنجم مطوی نذال (۹) فَعْلَتَن بچار حرکت مخبول نذال یہ چاروں بحر بسیط کے اواخر کے لیے خاص ہیں جبکہ رکن مستفعلن آخر مصرع واقع ہو (۱۰) فعل بحر کتین احد مخبون ہو اور بحر جز و منسج میں آتی ہو اور یہ سب عربی زبان کے واسطے خاص ہیں

(۱۱) مفعولان اعرج ہو اور جزو بسط میں آتی ہو اور جب یہی فرع مطوی مسکن ندال کہلاتی ہو تو بحر جزو سرلیج اور نسیج میں بزبان فارسی آتی ہو (۱۲) فاع احد مقصور ہو (۱۳) فع احد مخدوم ہو۔ دونوں نسیج میں آتی ہیں اور یہ سب فارسی کے واسطے مخصوص ہیں (۱۴) فاعل مجزوع ہو۔ بزبان فارسی ہندو میں پانی لئی ہو مگر چاروں جگہ درست ہو۔

مس تفع لن مفر و قی کی چار فرعیں ہیں (۱) مفاعلن مجنون یہ بحر خفیف اور مقتضب و مجتث میں آتی ہو (۲) فاعلن مجنون مقصور عروض و ضرب بحر خفیف میں آتی ہو (۳) مستعمل بحرکت آخر مکفوف (۴) مفاعل بحرکت آخر مشکول ہو۔ یہ دونوں بحر خفیف و مقتضب میں مستعمل ہیں اور سب زبان عربی میں آتی ہیں خاص زبان فارسی کے واسطے اسکی کوئی فرع نہیں ہو۔ مفعولات بضم آخر کی پندرہ فرعیں ہیں (۱) فاعلات بحرکت آخر مجنون ہو (۲) فاعلات بحرکت آخر مطوی۔ و انون نسیج و مقتضب میں آتی ہیں (۳) فاعلات بحرکت دوم و نیم مجنول اور نسیج میں مستعمل (۴) مفعولان یا مفعولات بوقف آخر موقوف (۵) فاعلات مجنول متوقف (۶) مفعولن مکشوف (۷) فاعلن مجنون مکشوف۔ یہ چاروں سرلیج و نسیج کے اواخر مستعمل (۸) فاعلات بوقف آخر یا فاعلان مطوی موقوف (۹) فاعلن مطوی مکشوف (۱۰) فاعلن بحرکت دوم مجنول مکشوف (۱۱) فاعلن بسکون دوم صلم ہوا یون کہو کہ مجنول مکشوف مسکن ہو۔ مگر جب اسکایہ نام رکھو گے تو فارسی کے واسطے خاص ہوگی اور سرلیج میں آئیگی۔ یہ چاروں سرلیج میں آتی ہیں اور یہ سب زبان عربی کی فرعیں ہیں (۱۲) فاعلان یا فاعلات بحرکات دوم و وقف و آخر مجنول موقوف ہو اور سرلیج میں آتی ہو (۱۳) فاعلان بسکون دوم مجنول موقوف مسکن اور سرلیج میں آتی ہو (۱۴) فاع بسکون آخر صلم مقصور (۱۵) فع صلم مخدوف۔ یہ دونوں سرلیج و نسیج میں آتی ہیں۔ یہ سب فارسی زبان سے مخصوص ہیں۔

مفاعلتین کی آٹھ فرعیں ہیں (۱) مفاعیلن یہ معصوب ہو (۲) مفاعلن معقول (۳) مفاعیلن بحرکت آخر منقوص (۴) فاعلن منقوف (۵) منقعلن عصب (۶) مفعولن قصم

(۷) فاعلن اجزم (۸) مفعول بجرکت آخر عتص ہے۔ یہ سب بحر وافرین آتی ہیں اور عربی کی فرعین ہیں مگر انہیں کی دو یعنی معصوب اور مقطوف فارسی میں بھی متعل ہیں۔

متفاعلن کی پندرہ فرعین ہیں (۱) مستفعلن مضمربو (۲) مفاعلن موقوفص (۳) مستفعلن مخزول (۴) فاعلن بجرکت دوم مقطوع (۵) مفعولن مضمربو مقطوع (۶) فاعلن بجرکت دوم اخذ (۷) فاعلن بسکون دوم مضمربو اخذ (۸) متفاعلن مذال (۹) مستفعلن مضمربو مذال (۱۰) مفاعلن موقوفص مذال (۱۱) مستفعلن بجرکت چہارم مخزول مذال (۱۲) متفاعلن مرفل (۱۳) مستفعلن مضمربو مرفل (۱۴) مفاعلن موقوفص مرفل (۱۵) مستفعلن بجرکت چہارم مخزول مرفل۔ یہ سب بحر کامل میں خاص ہیں اور بزبان عربی آتی ہیں اور انہیں کی سات فرعین یعنی مضمربو مقطوع واحد و اخذ مضمربو مرفل و مذال و موقوفص فارسی میں بھی مشترک ہیں۔

قاعدہ یازدہم تعریف قسم تقطیع

تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنا۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

ایک تقطیع غیر حقیقی۔ وہ ہے کہ تقطیع تو ہو جائے مگر اس کے ارکان کی تالیف سے کسی بحر کا پتانگہ مثلاً ے کروں حمد پروردگار قدیر ہے کی تقطیع یوں کہ یوں۔ کروحم فعولن د پرورد مفاعیلں گارے قدیر مستفعلن۔ پس یہ فعولن مفاعیلں مستفعلن۔ کوئی بحر نہیں اور کسی دائرے کے مطابق نہوگی اسی کا نام تقطیع غیر حقیقی ہے اور صرف واقفیت کے سبب سے یہ دھوکے کی ٹیپی ہوا سکو تقطیع کننا ہی بچا ہے۔

دوسری تقطیع حقیقی وہ ہے کہ جس میں ارکان مؤلف سے کسی بحر کا پتانگہ مثلاً مصرع مذکور کی تقطیع یوں ہوئی کہ۔ کروحم فعولن د پرورد فعولن دگارے فعولن قدیر فعولں ہے تو دریافت ہو کہ بحر متقارب کے ارکان ہیں اور دائرہ متفقہ سے نکل سکتے ہیں۔ پس یہ۔ فعولن فعولن فعولن فعولں ہے بحر متقارب شمن مقصور ہوا سی کو تقطیع حقیقی کہیں گے اور یہی درست ہے۔

جب شعر کو ایک وزن میں دو بحر وں سے تقطیع کر سکتے ہوں اور وہ دونوں وہاں صحیح ہوں

تو اس وقت جس بحر سے آسانی بن سکے اسی سے شمار کرنا چاہیے۔ ہم شتہ اوزان کو اپنے اپنے مقام پر بتا دیں گے انشاء اللہ۔ مثلاً ۱۰ رکاب پر قدم کو رکھ سو ارجب ہو صنم ۲۰ شکار بند کو پکڑ ہو شکار اوسکے ہم ۲۰ چار چار مفاعلن سے اسکی تقطیع ہو سکتی ہو۔ پس یہ مفاعلن بحر جرجز اور بحر ہنج دونوں سے استخراج ہو سکتے ہیں۔ لیکن بحر جرجز میں خن بھی ہوگا اور تبدیلی بھی اور بحر ہنج میں فقط زحاف قبض سے یہ کرن بنائیں گے لہذا اسکو بحر ہنج میں شمار کرنا اولیٰ ہو کہ ہم تبدیلی کی آسانی ہو۔ بحر ستون کو اس قاعدے میں شمار کرنا چاہیے کیونکہ وہ ان ایک شعر و بحر کے دو وزنوں میں پڑھا جاتا ہو اور یہ ان ایک وزن کی قید ہو۔

اب سمجھنا چاہیے کہ تقطیع حقیقی کیا ہو اور کیونکر ہوتی ہو۔ اصطلاحاً کسی کرن عروض سے کسی کلمہ شعر کو سیطرہ برابر کرنا اور یہ برابری پانچ صورتوں سے بقیاس مؤلف ممکن ہو۔ اول شعر کا ایک ایک با معنی کلمہ کسی کرن کے برابر کر لینا جیسے ۱۰ خدایا تجھی سے توقع مجھے ہو ۲ یوں۔ خدایا فاعلن تجھی سے فاعلن توقع قع فاعلن مجھے ہو فاعلن۔

دوم کلمے کا ایک جزئیک طرف اور دوسرا جزئہ دوسری طرف بیکر برابر کرنا جیسے ۱۰ مرے یار گل بیرون جلد جا تو ۲ یوں۔ مرے یا فاعلن رگل پے فاعلن رہن جل فاعلن دجا تو فاعلن۔

سوم۔ کلمے میں از روئے تلفظ اپنی طرف سے بقاعدہ مقررہ حرف بڑھا کر برابر کر لینا جیسے ۱۰ دلِ غمش شوخ طناز آیا ۲ یوں۔ دلے غم فاعلن کشتے شو فاعلن خطن نا فاعلن ۱۱ یا فاعلن۔ چارم کلمے کے حروف از روئے تلفظ بقاعدہ مقررہ گھٹا کر کرن کے برابر کر لینا جیسے ۱۰ نہ کبھی تجھے جان و دل ہوے خوش ۲ یوں۔ نہ کبی تج فاعلن سجا ندل مفاعلن ۱۰ ہے خوش فاعلن۔

پنجم کلمے کے کسی ساکن کو باعتبار تلفظ متحرک کر کے قاعدہ مقررہ کے موافق رگن کے حرف متحرک سے برابر کر لینا جیسے مثال سوم میں طناز کی زائے سجدہ ساکن۔

تقطع میں شمار حروف اور تعداد حرکات اور عدد سکانات کا اعتبار ضروری اور اتحاد ذات حروف اور اتحاد معین حرکات کی ضرورت علم صرف کے مطابق کچھ نہیں ہوتی۔ مثلاً یہ ضرور نہیں کہ فعلن میں جہان فتح وضمہ وٹوططی میں بھی اوسی جگہ وہی حرکتیں ہوں یا فعلن میں جو حرف ہیں قمری میں بھی وہی حرف وہاں ہوں۔ فقط شمار و التزام حرکات کی مطابقت واجب ہر اس میں پھر کوئی حرکت ہو۔ رہا سکون او سکی عینی موافقت ضروری ہو اس سبب سے کہ حرکات کے مثل سکانات کی کوئی قسم نہیں۔

ان بچوں سے ثابت ہوا۔ کہ کچھ حرف بڑھتے ہیں۔ کچھ گھٹتے ہیں۔ کچھ ساکن تحرک ہو جاتے ہیں۔ کچھ ساکن بحال رہتے ہیں۔ رہا تحرک کا ساکن کرنا جیسے وَهُوَ سَ وَهُوَ كَمَا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لَئِنَّ النَّاسَ لَكُمْ لَآئِسٌ وَعَظْمَانٌ وَهُوَ سَاقِي يُرِي وَلَا يَسْقِي ۖ وَهُوَ سَاقِي فَاعْلَمْتُمْ سَ لَا مَافَعْلَمْنِ يَسْقِي فَعْلَمْنِ۔ مگر اس لفظ کے سوا اور کمین یہ تسکین کیا ہے پس اس قاعدے کو شاذ میں شمار کرنا اولیٰ ہے۔ لہذا معمولاً انھیں حروف اربعہ کا بیان قطع میں کیا جاتا ہے۔ عربی فارسی کی کتابیں اسے بھری ہوئی ہیں۔ حدائق السحر و مفتاح و تلخیص و معیار الاشعار و رسالہ شمس قیس و سلمان ساوجی و جامی و فقیر و سیفی وغیرہ کی تصانیف حاضر ہیں اگرچہ کیا ہے مگر کسی نے ان حروف اربعہ کے اقسام میں سے زیادہ نہیں لکھے۔ صاحب تقویۃ اشعر کو دیکھیے کہ کتاب زبان اردو میں تالیف کی اور دعویٰ یہ کہ انھیں سے ٹکری ہے اور طرہ یہ کہ حروف ہندیہ کا ذکر تک نہ کیا۔ جب فقیر مؤلف نے بحجت شاذ زبان عربی و فارسی وارد و میں غور کا مل کیا تو حروف اربعہ مذکور کے اقسام کل ترانوے حرف ہاتھ لگے۔ بدین حساب ہم نے ستر او تین تہتر حروف سب سے زیادہ ڈھونڈ نکالے۔ یہیں تفاوت رہا کجاست تا کجا ہے لہذا ان حروف اربعہ کی قسموں کا بیان جو کہ مجموعہ ترانوے میں بیان چار قاعدوں میں کیا جاتا ہے۔ و باللہ التوفیق۔

قاعدہ دوازدہم حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ
جو حرف کہ لفظ میں آتے ہیں اور رسم کتابت میں لکھے نہیں جاتے مگر حالت قطع میں محفوظ

ہوتے ہیں اور مکتوب وہ سب چھ قسم کے ہیں حسب تفصیل ذیل۔

الف مدہ

(۱) الف کا فتح کھینچنے سے دھڑا الف پیدا ہوتا ہے۔ رسم میں ایک الف اوپر مد لکھتے ہیں جیسے
آہ چھائی آسان پر آجکل پھٹھ میں یہ دو الف لکھے جاتے ہیں اول متحرک دوم ساکن
یون۔ اہ چائی فاعلاتن اسما پر فاعلاتن ال ج کل فاعلن۔

واو مدہ

(۲) واو کا ضمہ کھینچنے سے دوسرا واو نکلتا ہے۔ کتابت میں ایک واو اوپر ہمزہ ہوتا ہے یون
بتاؤ کوئی بات عبدالرؤف پھٹھ میں یہ دو واو لکھے جاتے ہیں اول متحرک دوم ساکن
اسطح۔ بتاؤ وفعولن کی یا فاعلن تعبد وفعولن ر ووف فاعلن۔

یاے بطنی

(۳) یاے تختانی حرف کی اضافت کھینچنے سے نکلتی ہے رسم میں اس کے عوض حرف کے نیچے کسرہ
لکھ سکتے ہیں جیسے کہ ہتم اسیر کند ہوا پھٹھ میں اس کسرہ اضافی کے عوض تختانی لکھنی ہوگی
جیسے کہ ہتم فاعلن اسیر فاعلن کند ہوا فعل۔ یہ تختانی حرف کے پیٹ سے نکلتی ہے
اسیے اسکا نام یاے بطنی ہے۔ اس سطح یاے اضافی کے بطن سے کھینچتے وقت دوسری یاے
تختانی پیدا ہوتی ہے اسطح وصال یار کا وعدہ ہو فرداے قیامت پر پھٹھ میں یہاں
دو تختانی لکھی جائیں گی اول یاے اضافی اصلی متحرک دوم یاے مولدہ تختانی ساکن یون۔ ہفردا
مفاعیلن۔ ہندی میں اضافت کی علامتیں یہ نو ہیں۔ کے۔ کی۔ کا۔ نے۔ نی۔ نا۔ رے۔
ری۔ را۔ بدین باعث الفاظ ہندیہ میں یاے بطنی نہیں آتی۔

حروف علت بطنی عبثہ

(۴) زبان عربی میں اکثر حروف کے بطن سے الف اور واو اور یے پیدا ہو کر رسم کتابت میں
لکھے نہیں جاتے لیکن بوجہ لفظ و لفظ تقطیع میں محسوب و مکتوب کرتے ہیں جیسے جامی شکر کل

چمن بین کہ جرٹن درست ہے کرچمن غلط نشان آورست پیمان حزن کا الف ملفوظہ مکتوب التقطیع ہو جائیگا یون۔ شکل چمن متعلل بیک برج مفتعلن اورست فاعلات۔

اسی طرح واو بھی ضمہ شباعی کے عوض حرف مضموم کے لطن سے منکرہ تقطیع میں بوجہ تلفظ محو ہوتا ہیون۔ عجل اگجد اگہ خواا۔ دیکھو ضمہ لہ کے عوض واو مکتوب ہو گا یون۔ عجلن ج مضعول سدن لمو مفاعلن خوارن فعولن۔

اسی طرح یاے تختانی بھی کسرہ شباعی کے بدلے حرف کسور کے لطن سے منکرہ محسوب التقطیع ہوگی۔ سعدی۔ لقد سعد الدنيا به دام سعده۔ واكيداه المولى بالويرة النصيب۔ یہ اور نصر کے آخر یاے لطنی عوض کسرہ لکھی جائیگی اس طرح۔ لقدس فعول عددو دنیا مفاعیلن ہیوا فعولن مسعد ہو مفاعلن۔ وایمی می فعول دہل مولی مفاعیلن بالو فعول تین نصری مفاعیلن۔ مؤلف نے ان حروف شد گاہ شباعی کا نام بھی حروف لطنی رکھا ہوا یہ عربی کے واسطے مخصوص ہیں۔ عربی و فارسی اور اردو کی زبان میں ایسے حروف لطنی کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہو ماضیہ سکیمی منحلکت بالعراب۔ الا قافی فی ہواھا انا الا قافی۔ جوانی باز آرو بیا دم۔ صد کچنگک و فشا نوش ساقی۔

حروف مشدو

(۵) حروف مشدو۔ تشدید و الحرف۔ تشدید اصطلاحاً ایک حرف کا دو مرتبہ پڑھا جانا۔ پہلے تلفظ میں وہی حرف مشدو زبان سے ساکن نکلتا ہے اور دوسرے تلفظ میں متحرک دہوتا ہے اور ہر زبان میں آتا ہے اس طرح۔ محلے میں غرندہ بلی پئی ہو۔ تقطیع میں دونوں حرف لکھے جاتے ہیں اگرچہ رسم میں ایک ہی لکھا جائے یون۔ محلے فعولن مفران فعولن دہل لی فعولن۔ ان حرفوں کا قافیہ بھی حروف اصلی کے ساتھ جائز ہے جیسے خبر اؤ کہ لک کے ساتھ مبرا اور فتح کے قافیہ میں قرخ۔ یا جطر جناب میر بر علی صاحبہ

اس سب کے مصرع چار میں فرماتے ہیں	مرے پرے اگر خود ہٹاؤ جو چچک کر	تھے بال بڑے کھل گئے پھرے پرے پرے
قاسم نے لپٹا انھیں پیچھے میں لپکے	مرے ہوا اونچا تو دیا گھوڑا پیچکر	سمجھا تھا وہ کچھ چرخ نے کچھ اور دکھا
گردش نے زمانے کی بنیاد ور دکھایا	ایسے قافیہ کو معمول ترکیبی کہتے ہیں۔	

حروف منون

(۶) حروف منون وہ حرف ہیں جنہیں تنوین ہو۔ تنوین کے اصطلاحی معنی نون پیدا کرنا۔ یہ نون کسی حرف میں دو فتح یا دو کسرہ یا دو ضمہ لگانے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب ہائے مختفی کو منون کرتے ہیں تو اسکو ملنظ منیٰ کہتے ہیں قرشت ادا کرتے ہیں اور کتابت میں صرف اوپر دو حرکات لگا دیتے ہیں اور جب ہمزہ کو منون کرتے ہیں تو صرف ہمزہ پر دو حرکتیں لکھتے ہیں۔ جیسے دفعۃً و بناؤ علیہ۔ ان دونوں کے سوا جہاں کہیں تنوین دیجاتی ہو وہاں ایک الف اور رسم کتابت میں بڑھاتے ہیں۔ بہر صورت سہ گانہ مذکورہ ملفظ میں نون آخر لفظ زبان سے نکلتا ہے۔ یہ نون تنوین حالت تقطیع میں لکھ لیا جاتا ہے اس طرح ۱ دفعۃً آئے وہ سہوٰنا اوھر مصلحاً ۲ دفعۃً ۱۱ فاعلاتن یوسفون فاعلاتن اور مص فاعلاتن یکتن فعلن۔ ایسے حروف منون کے ساتھ حروف اصلی کا قافیہ درست ہو گا قال الحافظ فی المثنوی ۱ مگر وقت عطا پر ورون آمد ۲ کہ فالملائک فی فردا آمد ۳ یہ حرف زبان عربی کا ہے۔

قاعدہ سیر دوم حروف مکتوبہ غیر ملفوظہ

جو حرف کہ رسم الخط میں مکتوب اور تلفظ نہ ہونے سے تقطیع میں غیر مکتوب وغیر محسوب ہوتے ہیں وہ چھ حروف ہیں اور ہر حرف کی قسمیں ملا کر سب تینتالیس طرح پر حساب لیتے ہیں۔

الف

(۱) الف وصل۔ یہ الفاظ کے شروع پر خود متحرک کسی لفظ آخر الساکن کے بعد آتا ہے اس الف کو اگر اسکی حرکت اسکے حرف ماقبل کو لگا کر ماقبل الف کو مابعد الف سے ملا دینا درست ہے جیسے ۱ روز اگر چھوڑو تم اشتراکی ہمارا اسکندر ۲ اس الف کو تقطیع میں مکتوب نہیں کرتے یوں روز گر جو فاعلاتن ۳ متشتر فاعلاتن کنہا رس فاعلاتن کنہا فعلن۔ یا حبطی سعدی ۴ ہرگز امین زیار نشستم ۵ بیان امین کا الف حالت تقطیع میں گر جایا گیا یوں۔ ہرگز امین فاعلاتن یا جیسے ۱۰ ۱۱ ابے حکم شرع آب خوردن خطاست ۲ وگر خون بغتوی بریزی رواست ۳

اے حک فعلوں مشرعا فعلوں بخردن فعلوں۔ یا جیسے حزن اصفہانی سے ہوئے یارین اربین
ست و فامے آید و گلم از دست بگیرد کہ از کارشدم ہوئے یارے فاعلاتن منزلی سس
فعلاتن + گلمزدس فعلاتن۔

الف وصل خواہ اصلی ہو جیسے مثال دوم میں خواہ محدود ہو جیسے مثال سوم میں خواہ
وصلی ہو جیسے مثال چارم میں اگر ملفوظ ہوگا تو ضرور گر جائیگا اور بہر حالت اصطلاح عروض
میں الف وصل کہلائیگا۔

لوگ الف وصل کے دھوکے میں عین کو گرا دیتے ہیں اور یہ عین خطائے فاحش ہو
جسطرح میر حسن دہلوی سے اس عمدے سے کوئی بھی نکلا نہیں پدیدان عمدے کا عین
ساقط ہو گیا اور (اس) کا سین ہائے ملفوظ سے جا ملا یوں۔ اس عمدے فعلوں۔ کبھی استادان
ہندی زائے فارسی گونے بھی اس عین میں غوطہ کھایا ہو ہر درخان عاقل شاہجہان آبادی
تا توانی تختہ بندیک مقام عاقل مباحش خاک بر سر سینکند درخانہ آئینہ آب پدیدان مقام
کا سیم آخر عاقل کے الف سے وصل ہو گیا اور عین پنج سے نکل گیا یوں۔ یک مقام فاعلاتن
قل مباحش فاعلات۔ مگر کیا عجب کہ مقام کے عوض مکان دراصل ہو بدین توجیہ عاقل خان یہاں
تو پنج جائیگے لیکن میں او کو کمان کمان بچاؤں اے لیجیے پھر عین کی آنکھ پھوڑ ڈالی ولہ سے
او نقاب عارضت شعلہ بال نگاہ پدکس تو در آئینہ یوسف مصری بچاہ پدیدان نقاب کی بے
عارضت کے الف سے جا ملی اور عین ساقط ہو گیا یوں۔ او نقاب منقطن بارضت فاعلن۔
یا جیسے ناصر علی علی سرہندی سے اور گرجان بہارین ہمہ بحریمی جیست خاک از مقدم تو
خون شدن عادت دارد پدیدان شدن کا فون عادت کے الف سے وصل ہو گیا اور
عین نکل بجا گیا یوں۔ شد نادت فعلاتن۔ کبھی اہل فارس کا پاؤں بھی اس گلابے میں
پھسلا ہو جیسے خواجہ باقر عزت شیرازی سے مرا پند خرد مندان بجال خود نے آرد پدیدان
افسانہا مجنون عشق عاقل نمیکرد پدیدان عشق کا قاف الف عاقل سے پیوند ہو گیا اور

عین درسیانی ندارد یون۔ نقش تماقل مفاعیلن۔ اصل یہ کہ عین کا ملفظ الف کے مثل ہوا بل عرب ہی اسکے خارج کے بخوبی خوگر و مشاق ہوتے ہیں غیر ملک کے لوگ نظم کی رواروی میں دھوکا کھا جاتے ہیں لیکن معاف نہیں ہو سکتے۔

کبھی اس الف کی جگہ لوگ ہاے ملفوظ کو ساقط کرتے ہیں اور یہ توقیاست ہر قیتل نے مثلاً یون ایک مصبح کھا دے ہر چند دلی ہر خط زبید او تو خون ست پیمان دل کا لام راے مہلے سے گھل مل گیا اور ہاے ملفوظ تشریف لگئی یون۔ دلر لطف مفاعیل۔ یا جیسے ہاے گھلور میں آیا کر صیاد ہمراہ پیمان صیاد کی وال ہمراہ کے ہم سے جاملی اور ہاے منہرہ گر گئی یون۔ و نراہ فعلان۔ اسی طرح سیکڑوں نے دھوکے کھائے ہیں اور عین و ہاے ملفوظ کے سوا اور اور حرف بھی گرائے ہیں اور یہ توقیاست کہ لے ہو جیسے خوشدل سے نچاج جب تک نہیں ہوتا مرے ساتھ پ لگانا ہو مناسب کب تھیں ہاتھ پیمان نچاج کی حالے حلی جب کی ہاے موحده سے گٹھ گئی اور جیم تازی نے چشم پوشی کی یون۔ نکاح تک مفاعیلن۔ اگر کوئی ایسے حروف کے سقوط پر از پوے جواز اشعار سند جہنم رکوشا لا حرف کرے تو معتبر نہ ہو گئے کیونکہ یہ سب معترض علیہ ہیں اور ان اشعار پر کیا منحصر کسی کا شعر ہوا اس سقوط کی مثال میں غیر معتبر اور بیکار خواہ فردوسی ہوں خواہ شیخ عطاء شمس الدین فقیر کہتے ہیں کہ مولانا ظہوری نیتے ازین باب آوردہ و مورد طعن شدہ بیت مذکور انیسٹ سے بدستمد وہ آن رشک یا قوت را پد کہ سازم علاج عقل فروت را پد علایق فعولن دیکھو عین عقل ساقط ہوا۔ مؤلف کہتا ہے کہ اس شعر میں علاج کے مقام پر دراصل جو ان کا لفظ ہے۔ کذا فی خزائن علمہ۔ ظاہر ہے کہ فروت کے مقابل میں جو ان مناسب بھی ہو نہ علاج۔ الغرض الف وصل کے سوا ایسے مقام پر دوسرے حرف کا سقوط ہرگز ہرگز جائز نہیں۔

(۲) الف ہندی۔ یہ الفاظ ہندیہ کے آخر اور مصرعیکے درمیان واقع ہوتا ہے۔ اس الف کے ماقبل ہمیشہ فتح ہوتا ہے جب الف گرا تا ہو تو فتح بحال رہتا ہے اس طرح سے طبع ہے انصاف دوستان سے کہ آنا فرمائیں سب زبان سے پد کیا ہوا ناخن نے آسمان سے بلند تر رتبہ اس زمین کا پیمان

اتنا کا الف دوم گرا ہی یون۔ کہ تن فعلوں فرما فعلن۔ دیکھو اتنا کے نون کا فتح بجال ہے۔ یا جیسے ۵
آتش خدا نے چاہا تو دریا کے عشق میں ۶ کو دے جو ابکی بارور سے پرے ہوئے ۷ پیمان
چاہا کا دوسرا الف ساقط ہوا اور فتحہ ماقبل بجال ہی یون۔ آتش نفعول دان چاہ فاعلات۔
یہ الف نظم فارسی و عربی میں نہیں گرتا اگرچہ کوئی لفظ ہندی آخر الالف اس زبان میں
ہوں اور کسی لفظ عربی و فارسی میں نہیں گرتا اگرچہ نظم اردو میں اس کو لائے ہوں۔ ہاں الفاظ
ترکی کے آخر سے یہ الف ساقط ہو جاتا ہے اگرچہ کسی زبان میں ہو جیسے سعدی ۸ عمل بر سر درکار
برابر دان ۹ دیکھو سر کا لفظ ترکی ہے اس کے آخر سے الف گرا ہی اور یہ درست ہے کیونکہ ان کے ہاں الف
اظهار فتحہ اور و او اظہار ضمہ اور تختانی اظہار کسرہ کے واسطے آتی ہی یون۔ عمل بر فاعولن سر و سر
فعلولن کہ اب فاعولن۔

الف وصل اور الف ہندی کا سقوط واجب نہیں بلکہ جائز ہے اگر تقطیع میں بجال رہتے ہوں
تو بجال کھو یون ۱۰ تم اگر اشتہ کو اسکندر کے ہاتھوں نہ پختے ۱۱ تم اگر اش فاعلاتن ترک سکون
فاعلاتن۔ یا جسطح ۱۲ وزد از خانہ سفلس نخل آید بیرون ۱۳ یہاں از کا الف بجال ہی یون
وزد از خا فاعلاتن۔ یا جیسے ۱۴ ہم نے اتنا اس کو چاہا ہو گیا مغرور وہ ۱۵ یہاں سب الف
ہندی بجال میں یون۔ ہم اتنا فاعلاتن اس کا چاہا فاعلاتن ہو گیا مغ فاعلاتن۔ ہم انکو
الف اظہار حرکت کہتے ہیں۔

(۳) الف جمع افعال عربی۔ صرف زبان عربی میں صیغہ جمع کے بعد جنکے آخر و ہوتا ہے
آتا ہے اور تقطیع میں کھا نہیں جاتا ہی یون ۱۶ صد اہر طرف طر قوا طر قوا ۱۷ صد اہر فاعولن
طرف طرف فاعولن ر قو طرف فاعولن ر قو ۱۸ فاعولن۔ دیکھو طر قوا کے بعد کے الف اوڑ گئے۔ یہ الف
اس واسطے آتا ہے کہ و او عطف اور و او جمع میں اکثر التباس نہ ہو جیسے فاصید و اصدی لجن بل
میں اگر الف جمع نہ ہوتا تو فاصید صیغہ واحد حاضر اور و او جمع عطف کا و او معلوم ہوتا
اس لیے یہ جمع کی نشانی ہے۔

(۴) الف آخر اللفظ عربی۔ یہ بھی لفظ کے آخر لکھا جاتا ہے جب ملفوظ نہ ہوتا تو تقطیع میں مکتوب نہیں ہوتا ابونصر فرمائی ہے۔ انا چون اثنی والی من ۱۰ بیان نامین الف دوم نہ لکھا جائیگا یونہی ان چوان فعلاتن۔ یا جیسے فیضی فیاضی سے کام آنا ملح از تو شیرین ۱۰ کامے امفعول ان المعجز مفاعلن۔ جب ملفوظ ہوتا ہے تو بحال رہتا ہے یونہی۔ ۱۰ انا عبدہ ضعیف انت معبود ۱۰ انا عبدہ مفاعیلن۔ یہ الف شاذ آتا ہے۔

(۵) الف ماقبل حروف قمری۔ اس الف کے بعد ہمیشہ لام ہوتا ہے اور لام کے بعد ان سترہ حروف میں سے کوئی حرف ۱۰ الف ۱۰ باے موحده ۱۰ جیم تازی ۱۰ مکھائے حطی ۱۰ خاے معجمہ ۱۰ ظاے منقوطہ ۱۰ عین مہملہ ۱۰ عین معجمہ ۱۰ فالت قاف ۱۰ کاف تازی ۱۰ لام ۱۰ میم ۱۰ نون ۱۰ واو ۱۰ ہاے ہوز ۱۰ ایاءے تختانی۔ یہی حروف قمری کہلاتے ہیں۔ ان حروف کے ساتھ لام کے پیشہ جو الف ہوتا ہے وہ ملفظ میں نہیں آتا بلکہ الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام مابعد الف سے جاملتا ہے اور الف تقطیع میں لکھا نہیں جاتا اس طرح سے او خداوند واحد القہار ۱۰ او خداوند فاعلاتن دو اصل مفاعلن۔ دیکھو واحد کے بعد کا الف گر گیا اور ضم مع وال لام القہار سے مل گیا۔ یہ الف مخصوص عربی کا ہے۔

(۶) الف ولام ماقبل حروف شمسی۔ اس الف کے بعد بھی لام ہوتا ہے اور لام کے بعد ان حروف آئندہ یا زوہگانہ میں سے کوئی حرف ۱۰ تاءے فوقانی ۱۰ ثاءے مشکشہ ۱۰ ذال مہملہ ۱۰ ذال معجمہ ۱۰ راءے مہملہ ۱۰ زاءے معجمہ ۱۰ سین مہملہ ۱۰ شین معجمہ ۱۰ صاد مہملہ ۱۰ ضا مہملہ ۱۰ ظاے مطبقہ۔ یہی حروف شمسی کہلاتے ہیں ان حروف کے ماقبل ہر دو الف ولام ملفظ میں نہیں آتے اور الف کے ماقبل کا حرف اپنی حرکت سمیت لام کے مابعد والے حرف سے دو حرف درمیانی چھوڑ کر جاملتا ہے اور تقطیع میں وہ ہر دو الف ولام نہیں لکھے جاتے یونہی ۱۰ دم صبح ضیا اللہ احمد ۱۰ دیکھو بیان ضیا کے بعد الف ولام گر گئے اور ضم مع ہمزہ وال دین سے وصل ہو گیا۔ ۱۰ دم صبح مفاعیلن ضیا ۱۰ دودی مفاعیلن۔ یہ الف ولام عربی کے لیے مخصوص ہیں۔

حروف مذکور کے قمری و شمسی کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ چاند میں کشش کم ہے۔ حرف قمری کے ماقبل ایک حرف چھوٹا وصل ہوتا ہے بدین وجہ گویا کم جذب ہوا وہ قمری کہلائے یون ہیں آفتاب کشش زیادہ رکھتا ہے حروف شمسی میں دو حرف چھوٹا وصل ہوتا ہے بدین برہان گویا زیادہ انجذاب ہوا وہ شمسی سے سمی ہوئے۔ سبحان اللہ حرف کیا ہوئے جبرئیل ہوئے یا نظام شمسی کا مرحلہ شہرا یہ کیون نہیں کہتے کہ جب القمر پر کچھ ملاؤ تو اس میں حرف الف چھوٹیکا پس جب کامیل مثل والقمر کے ہو وہ الف و لام کے بائیں طرف کے حرف قمری ہیں یون ہیں جب اشس پر کوئی لفظ لاؤ تو اس کے الف و لام دونوں چھوٹ جائیگے پس جب کا وصل و اشس کا سا ہو تو الف و لام کے بائیں طرف کے حروف شمسی ہیں چلیے فراغت پائی۔

(۷) الف تنوین۔ یہ الف حروف منون کے بعد زبان عربی میں واقع ہوتا ہے اسکے قبل کا نون تنوین تلفظ میں بحالت سکون قائم رہتا ہے اور وہ الف ملفوظ نہیں ہوتا اس طرح غالباً مرد و نخت خفہ ماچہ ورنہ خواب اینقدر نے باشندہ او سوقت تقطیع میں یہ الف مکتوب نہیں ہوتا یون۔ غالبین مرقا علان۔

(۸) الف عربی ماقبل الف و لام۔ یہ الف لفظ عربی کے آخر میں ہوتا ہے اور اسکے بعد الف و لام بعدہ حروف قمری یا شمسی۔ یہ الف وہاں ملفوظ نہیں ہوتا جیسے وَلَا الضَّالِّينَ۔ یا حبس طو۔ براق از قدم خار در راہ سوخت پیہمیز دم ماسوا اللہ سوخت بیہان۔ سوا کا الف تقطیع میں غیر مکتوب رہیگا یون۔ پیہم فاعولن زدوم مفعولن سول لا فاعولن۔

(۹) الف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ الفاظ ہندی میں نون غنہ سے پیشتر آتا ہے اسکو بعض لوگوں نے اُردو میں گرا بھی دیا ہے۔ فقیر کے نزدیک اسکا سقوط مکروہ طبع سلیم ہو جیسے زند بے بہا جنس ہے تو اہل جہان بے مقدور ہے میرے یوسف نہ ٹپکیا یہاں سودا تیرا ہے جب یہ الف گرتا ہے تو اسکے ماقبل کا حرف مفتوح فقط بحال رہتا ہے اور یہ الف و نون تقطیع میں مکس نہیں جاتے یون۔ سی ہ سودا فعلاتن۔ یہاں کی ہاے ہو زبجائے عین فعلاتن کے متحرک گئی اور اس کے

بعد الف و نون ساقط ہو گئے۔ یا جس طرح امانت سے یہاں گرہ کھل گئی دل کی وہاں لگی سکی
سب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی پڑیہاں بھی وہاں کے الف و نون و نون گر گئے
یون۔ وہ اگیا فعلاتن۔

۱۹

(۱) واو عاطفہ۔ وہ دو عربی یا فارسی کلموں کے درمیان آتا ہو دو کلمہ ہندی یا ایک کلمہ ہندی
اور ایک کلمہ زبان دیگر کے مابین اسکا لانا قواعد دو سے جاہل بن جاتا ہے۔ اس واو کے ماقبل ہمیشہ
ضمہ ہوتا ہے جب یہ ضمہ خوب کھینچا نہیں جاتا تو واو عاطفہ ملفوظ نہیں ہوتا میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی
سے من و این رتبہ از کجا لیکن پڑ مور پروردہ سلیمان ست پڑا سو وقت تقطیع میں بھی کھینچا
جاتا۔ یون۔ من ہی رت فعلاتن۔ اور جب ضمہ کا اشباع ہوتا ہو تو وہ ملفوظ اور تقطیع میں مکتوب
ہوتا ہے یون سے من و سحر و دامن و آتش پڑ منوچ فعلون ریو دا فعلون منوا فعلون تشر
فعلن۔

(۲) واو بیان ضمہ۔ یہ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے اسکے ماقبل ہمیشہ ضمہ اور فارسی وار دو دونوں
زبانوں میں اور معروف و مجہول دونوں طرح آتا ہے۔ جب اسکے ماقبل کا ضمہ کھینچا جائے تو سمجھو
کہ واو ساقط ہو گیا جیسے سیفی سے چچو تو کو در و سدا دیگرے پڑیہاں۔ چو۔ تو۔ دو۔ تینوں
کے واو گر گئے یون۔ چچ کو فعلن در و سدا فعلن۔ یا جیسے سے مکو ہم سے ہو محبت تو وہاں
یار و چلو پڑیہاں۔ کو۔ ہو۔ تو۔ یار و کے چاروں واو گر گئے جب کہ مصرعے کو دل مجہول
میں پڑھا یون۔ تم کہ سے فاعلاتن بحسب بت فعلاتن تو ہا یا فاعلاتن رچلو فعلن۔ اور جب اسکا
ضمہ ماقبل اشباع کیا جائے تو جانو کہ واو کا سقوط نہیں ہوا جیسے سے بد و گفتم کہ مشکلی یا عبیری پڑ
کہ از بوسے دلا ویز تو ستم پڑیہاں بد و کا واو مجہول در بو کا واو معروف دونوں تقطیع میں ساقط
رہے اور نگرے یون۔ بد و گفتم مفاعیلن۔ کہ از بویے مفاعیلن۔ یا جیسے بحر سے آب کی
شکل دل کو چاہیے ضبط بکا پڑ قلب میں دریا بھرا ہو آکھ میں آسٹونین پڑیہاں۔ کو کا واو مجہول

اور آئسو کا واو معروف بسبب شباع ضمہ ماقبل و دونوں تقطیع میں بحال رہے یوں - شکل دل کو فاعلاتن اک سے ۱۱ فاعلاتن سونہیں فاعلات -

(۳) واو مصرع ضمہ - یہ واو تصریح کرتا ہے کہ اسکے ماقبل ضمہ ہے بعضوں نے اسکو معدولہ کہا ہے - یہ لفظ کے درمیان میں اور ہر تہ زبان میں آتا ہے اور اکثر ملفوظ نہیں ہوتا جب طح سے او و صرین انگوڑہ والے اولو العزم کے اسکے ماقبل کا حرف بحرکت ضمہ متحرک ہو کر واو تقطیع میں لکھا جائیگا یوں - اور ہر ان مفاعیلن گزہ والے مفاعیلن ال عزم مفاعیل - یا جیسے مکر لکھنوی سے آخر تو کبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا کہ ہر بار یہ کیا کہتے ہیں فریاد کریں آپ کے بیان کوئی کا واو تقطیع میں نہ لکھا جائیگا یوں - آخرت مفعول کہی پوچ مفاعیل نوالاک مفاعیل می ہوگا فاعلن - اور جب ملفوظ ہوتا ہے تو ساقط نہیں ہوتا اسطرح سے آج بھی کل کی طرح برق نہ آیا کوئی کے بیان کوئی کا واو سلامت ہے یوں - کوئی فعلن -

(۴) واو مخلوطی - یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہے - درمیان لفظ حرف مضوم کے بعد آتا ہے بعد اس واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہے اسکے ماقبل تھوڑی ضمہ کی اور زیادہ فتح کی ہوتی ہے بلکہ اہل علی العموم اسکو فتح کے بعد بولتے ہیں - الغرض یہ واو ضمہ اور فتح کو چھوٹا ہوا مفتوح زبان کے ادا ہوتا ہے اور خود ملفوظ نہیں ہوتا جیسے بحرے معشوق کیا بیگنا ہاٹ سے خشک مغز کے ایک سوا ہے جو کاٹ کی پتلی سنو گئی ہے برین صورت اسکے ماقبل کا حرف متحرک اور مابعد کا الف ساکن تقطیع میں لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا غیر مکتوب ہوگا یوں - اک ساگ مفعول - یونہیں انگوڑی میں گواڈرو پڑ بمعنی چار پایہ -

(۵) واو اشام ضمہ - یہ واو صرف زبان فارسی میں خدے مفتوح یا مکسور کے بعد آتا ہے اور ہر حال اس میں ضمہ کی پورستی ہے جیسے خوش بود خواب و خور خواہ خویش کے تقطیع میں یہ واو مکتوب و محسوب نہیں ہوتے اور واو مخلوطی کی طرح اسکے ادھر ادھر کے حروف مکتوب تقطیع ہوتے ہیں یوں - خش بود و فاعلاتن بحرے خافعاتن پر خیش فاعلات - نصیر المحققین نے معیار میں

دو مقام پاس واو کو اور بھی بتایا ہے۔ اول غین کمسور کے بعد جیسے درغوش بقافیہ درویش
ومعنی درویش۔ دوم کاف عربی مفتوح کے بعد جیسے کوس بمعنی شخص واحد بقافیہ بس۔ مگر زبان
باستانی میں مین اور نادر مین۔ اور ان پر حکم واوا شام ضمہ ہوگا۔

(۶) واولین۔ اس واو کے ماقبل ہمیشہ فتح ہوتا ہے اور درمیان لفظ اور آخر لفظ اور ہر تہ زبانی

میں آتا ہے۔ عربی و فارسی میں تو کبھی یہ واو ساقط نہیں ہوتا جیسے ۱ لاحول ولا قوۃ الاباۃ

میں لاحول مفعول۔ اور جیسے ۲ گندم از گندم پر وید جو جو ۳ از مکافات عمل غافل مشیو ۴

میں جو جو فاعل۔ اردو میں جب درمیان لفظیہ واو آتا ہے تو اکثر یہ ہے کہ ملفوظ ہر ساقط نہیں ہوتا

جیسے ۵ یہ کوشلا کا ہر سب مکر اور فن ۶ کہ بیشک سوت کی ہو سوت دشمن ۷ یہاں کوشلا اور

سوت کے واو درمیانی بحال ہیں یون۔ یکوشل لاسفاعیلن ۸ کہے شک سومفاعیلن مکی ہو سو

مفاعیلن دشمن فاعل۔ لیکن کبھی اس واو درمیانی کو بغیر ملفوظ کیے ہوئے بھی کہنا جائز تھا اور

اب بھی خال خال نظر آتا ہے بصورت تقطیع میں مکتوب نہ ہوگا جیسے نشی امیر سلمہ ۹ لم یلیدہ واو

ولم یولد کلام اللہ کا ۱۰ بیان اور کا واو درمیانی نہ لکھا جائیگا یون۔ لم یلیدہ فاعلاتن ارو لم یو

فاعلاتن۔ یا جناب غالب ۱۱ محکو دیکھو تو ہوں بقید حیات ۱۲ اور چہ ماہی ہو سال میں

دوبارہ ۱۳ اچھا ہی فاعلاتن۔ یا خواجہ وزیر ۱۴ مصطفیٰ کے واسطے اور مرتضیٰ کے واسطے ۱۵

واسطے ارفاعلاتن۔ یا مرزا ممدی قبول ۱۶ اجل ایسا ڈر ہے اور نہ کچھ خطرہ فنا کا ہے ۱۷ جسے سب

نہیستی سمجھے ہوئے ہیں عین ہستی ہے ۱۸ اجل انے مفاعیلن کڈ رہا مفاعیلن۔ اب اکثر یہ بھی ہے

کہ اس واو کو ملفوظ کرتے ہیں (اور) کو بردن طور کہتے ہیں ناسخ ۱۹ منہ کے سامان کرتی

ہو پیدا ۲۰ اور باران کرتی ہو پیدا ۲۱ او سوقت تقطیع میں ساقط نہیں ہوتا یون۔ اور بار ارفاعلاتن

جب لفظ کے آخر میں یہ واو آتا ہے تو اردو میں اکثر ملفوظ ہی ہوتا ہے جیسے ۲۲ آٹھ نو دس ہوئے

بس انشا بس ۲۳ او سوقت تقطیع میں بھی بحال رہتا ہے یون۔ اٹھ نو دس فاعلاتن۔ اور کبھی ملفوظ

نہیں کرتے یون ۲۴ سات سو کل آئے سوار سرف ۲۵ او سوقت تقطیع میں بھی مکتوب

نہیں ہوتا یون۔ سات سکل مفعلن۔ چ تو یہ ہے کہ ایسا سقوط قیبح ہے۔

(۷) واو ماقبل الف ولام عربی۔ اس واو کے بعد الف ولام ہوتا ہے اور ان دونوں کے بعد حرف قمری یا شمسی جیسے دبیر سے بس ذوا بجل صاف دھوئیں سے نکل گیا ہے یہ واو ملفظ میں نہیں آتا اور اسکے ماقبل کا حرف مضموم واو والف کو چھوڑ کر لام سے جا ملتا ہے اور واو والف دونوں تقطیع میں غیر مکتوب ہوتے ہیں یون بس فاعل مفعول فاعل صاف فاعلات۔ یا جس طرح سعدی شنیدم کہ ذوالنون ہمدین گریخت ہے یہاں بھی واو غیر ملفوظ ہے اور اس کے ماقبل کے حرف مضموم نے واو اور الف اور لام تینوں حروف چھوڑ دیئے اور نون سے جا ملا ایسے کہ یہاں الف ونون حرف شمسی کے ماقبل تھے۔ الغرض یہ غیر ملفوظ ثلثہ تقطیع میں لکھے جائینگے یون۔ شنیدم فعلن کذن نو فعلن۔ یہ الفاظ عربیہ کے واسطے خاص ہے۔

(۸) واو معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہے اس واو کا سقوط ہندی الفاظ میں جاتا ہے۔ جب ساقط ہوتا ہے تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم کرن کے حرف تھوک کے مقابل بحال رہتا ہے جیسے میر وزیر صباے تو سن طبع کو کرتا ہوں میں کوڑا کیا کیا ہے اس وقت یہ واو مکتوب التقطیع نہیں ہوتا یون۔ تو سنے طب فاعلاتن عک کرتا فاعلاتن کوڑا فاعلاتن۔ دیکھو ہون کا واو تقطیع سے اوڑ گیا۔ اور جب ملفوظ ہوتا ہے تو ساقط نہیں ہوتا جیسے ناسخ میں ہون غلام شاہ رسل کے وزیر کا ہے یہ واو یہاں تقطیع میں بحال ہے یون۔ محو مفعول۔ یہ واو الفاظ ہندیہ ہی میں گر گیا۔

(۹) واو مجهول ماقبل نون غنہ۔ فقط زبان ہندی میں نون غنہ کے ماقبل واو مجهول آتا ہے کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہیں۔ جب ملفوظ نہیں ہوتے تو تقطیع میں مکتوب نہیں ہوتے جیسے رندے بھر بھر دیا ہے موتیوں سے منہ دوات کا ہے یہاں موتیوں کے واو اور نون دونوں اوڑ گئے یون۔ بربر مفعول یا ہ موت فاعلاتن یسے مہد فاعیل۔ اور کبھی علامت جمع فعل بنکر بھی گرتا ہے جیسے ناسخ ہد لائل ہوا ہے ثابت یون ہے متضرر ہون آپ

غیر بچی ہون چہ بیان پہلے (ہون) کا واو اور نون غیر ملفوظ ہو کر تقطیع میں لکھا جائیگا یون۔
متضرر فعلاتن ۱۱۰ اپ غی مفاعلن جب یہ واو ملفوظ رہتا ہے تو اسکا نون تقطیع میں لکھا
نہیں جاتا اور حکیم درمیان مصرع کے واسطے ہوا واو وہ در حالت تقطیع بحال رہتا ہے جیسے شیخ
امان علی سحر کھنوی ۱۱۰ تم کو جی بھر کے نہیں دیکھنے پاتے عاشق ۱۱۰ آنکھ گالوں پہ پھسلتی ہو
نظر رانوں پر چہ بیان گالوں اور رانوں کے واو سلامت رہیں گے یون۔ ۱۱۰ گالوں فاعلاتن
پہ پھلتی فعلاتن ہنظر فاعلاتن نو پر فعلن۔ یا جسطرح نلخ کے شعر کے دوسرے (ہون) کا واو
قائم التقطیع ہو۔

(۱۰) داو لین ماقبل نون غنہ۔ یہ الفاظ ہندیہ کے واسطے خاص ہوا اس واو کے پیشتر فتح
ہوتا ہوا اور واو کے بعد نون غنہ۔ بعض الفاظ میں اقل یہ واو ملفوظ نہیں ہوتا اور اس کے
بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہے اور واو کے ماقبل کا فتح بحال رہتا ہے ہج حرف جسطرح ۱۱۰
یونین پونچتے ہی پونچیکا ہاتھ پونچتے تک ۱۰ ابھی تو اونگلی سی پکڑی ہواستین کے عوض ۱۰
بیان پونچتے اور پونچیکا اور پونچتے کے واو و نون ساقط ہو گئے یون۔ یہی بیج مفاعلن
تہ پیچے فعلاتن گات پہ مفاعلن چہ تک فعلن۔ لیکن اکثر یہ واو ملفوظ رہتا ہے اور نون
درمیان مصرع غیر ملفوظ جیسے رنگین ۱۰ گون پر اپنی دوست ہو جاتے ہیں سب ۱۰ او سو
تقطیع میں بھی لکھا جاتا ہے یون۔ گو پر سنی فاعلاتن۔ یا جیسے سحر ۱۰ اب دیکھنے کی گون ۱۰
نہ دکھلانے کے قابل ۱۰ اب دیک مفعول نکی گوہ مفاعیل۔ الفاظ عربی و فارسی میں اس
واو کے بعد نون غنہ ہر گونین آتا آتش نے اس تعدی کا ارتکاب کیا ہے یون ۱۰ خال
مشکین دل فرعون یدر بیضا ہے وہ رخ ۱۰ یہاں لفظ فرعون کا نون باوجودیکہ عربی ہے غنہ ہو کر
تقطیع میں ساقط ہو گیا یون۔ خال مشکى فاعلاتن دل فرعون فعلاتن یدر بیضا فعلاتن ہو
رخ فعلن۔ مگر بنے ایسا رسالہ عبد الواسع ہانسوی میں ایک جگہ بیان سیاقۃ الاعداد میں
ہا یا ہو نکما قال ۱۰ اگر زہفت زمین سوے ہشت خلد آید ۱۰ زہ نہ سپہر بہ وہ کون خبر ہند

بیان کچی فرعون آتشی کی طرح کون کا نون غنہ ہو گیا ہوا و تقطیع میں غیر مکتوب ہر یون۔ زہ
سپہر مفاعیل رب وہ کو فعلاتن۔ وَفِیْہِ ذَکْرٌ

(۱۱) واو تینز یہ واو لسان عربی میں ہمیشہ اسم عمر مسکن الاوسط کے آخرین آتا ہوتا کہ عمر متحرک
الاوسط سے میسر رہے۔ نظم بلکہ شعر عربی میں یہ واو غیر ملفوظ رہتا ہے جیسے حارث بن حلزہ شکاری
عَنْ عَمْرِو بْنِ لَدَاءٍ خَلَّالٍ بِغَدْرٍ شَاكٍ فِي كَاهِلِ الْبَلَاءِ بِدِشَاعٍ۔ تقطیع میں یہ
واو لکھا جائیگا یون۔ ان نعمن فاعلاتن لنادی مفاعیلن ہ خلاصن فاعلاتن غیر شک
فاعلاتن فی کل من مس تفع لن نل بلا یو فاعلاتن۔ دیکھو واو عمر و غیر مکتوب ہوا۔

(۱۲) واو اصلی فارسی مستعملہ اردو۔ واو اصلی آخر اللفظ فارسی کو بعضوں نے نظم اردو میں
غیر ملفوظ کیا ہوا و یہ خطائے فاش ہے جیسے عاشق لکھنویؒ مجھ کو حبی بھر کے مرہ درد کا
حاصل ہو جائے۔ دوسرے پہلو میں بھی چاہتا ہوں دل ہو جائے۔ یہ بیان پہلو کا
واو غیر ملفوظ ہو کر تقطیع میں لکھا جائیگا یون۔ دوسرے یہ فاعلاتن ل م بی چا فاعلاتن۔
اسی طرح نیلو فر کا واو درسیانی۔ لیکن یہ اصلی نہیں اس لیے اسکا سقوط جائز ہے۔

یائے تحتانی

(۱) یائے تحتانی ساکن۔ قدما کہتے تھے کہ تحتانی کا سقوط درست ہوا و اسکی مثال کہ چوڑا لکھا
تھے اور کسیت و حبیت و نیت کی ترکیب سے انکے اواخر یائے تحتانی کا دھوکا کھاتے تھے۔
پھر اسکے ساتھ یہ بھی کہتے تھے کہ انکے سوا اور جہان جہان تحتانی گرتی ہوا اسکے بعد الف ہوتا ہے۔
اقول۔ ظاہر ہے کہ تقطیع کا اعتبار رسم کتابت اور تلفظ پر ہے جب لفاظ کے آخر یائے تحتانی لکھی تو
ہم اسکو بلا اشباع یائے تحتانی کیون جائیں اور اسکا سقوط کیون مانیں۔ اب رہی دوسری
شک پس وہاں الف وصل تو موجود ہے ہم اسی کو گرا دیں گے اور تحتانی کو بچا دیں گے۔ بہر صورت
یائے ساکن کا سقوط بے اصل ٹھہرا۔ ہاں قتیل نے نہر الفصاحت میں ذکر کیا ہے کہ شعراے
توران یائے تحتانی کو بدون الف وصل بھی ساقط کرتے ہیں کقولہ ۱۰۰ تان آذریٰ

بالتو بیج نسبت نیست پدیمان آذری کی تختانی بغیر الف مابعد گری ہریون۔ بتان ا! مفاعلن
 دزرا با فعلاتن۔ ایسا ہی ہمنے ایک شعر میں اور پایا ہر خاقانی سے خاقانی عیداً خاقان
 بہرین جو د پد ہر کار کر خدا کے بنجواہد روا شود پد یہ شعر شاہ توران کی مح میں ہر اس لیے
 یا سے خاقانی کا سقوط ہوا ہریون۔ خاقان مفعول عیدام فاعلات۔ والنائد مکرکلعنم۔
 (۲) یا سے عربی ماقبل الف ولام۔ یہ لے لفظ عربی کے آخر میں واقع ہوتی ہر اسکے بعد ہمیشہ
 الف ولام بعدہ حرف قمری یا شمس آتی ہن اور تختانی ملفوظ نہیں ہوتی بلکہ اسکے ماقبل کا حرف
 مکسور قمری یں لام سے اور شمس میں مابعد لام سے جاملتا ہوا وریا سے مذکور ساقط ہو جاتی ہر
 جیسے واقع محروم بلگرامی سے سرور بدشتہ انگشت شہادت در بلخ پد میکند سید ادا سجدہ ربی
 الاعلی پدیمان ربی کی تختانی نہکھی جاگی یون۔ میکند بے فاعلاتن دادا سج فعلاتن دے ربی
 فعلاتن یا جیسے نادر علیا مظہر العجائب ہجند عونا لک فی التوائب پد ماعلی مفتعلن بن مغل
 مستفعلن عجایی مفاعلن + تجده عومفاعلن نل لک فن مفتعلن نوایی مفاعلن پیمان فی کی تختانی سا
 ہوئی۔ یہ شعر جزمندس مخبول طوسی میں ہر اور ایک ہی شعر ہر۔ یونین سقوط الف مقصورہ کا بھی سمجھ لو جیسے عالی
 شیرازی سے وزجالات بہت فتح الیال صدی لڑتین۔ پیمان اکہ کا الف مقصورہ ساقط ہو گیا یون۔ یا اس احد فاعلا
 (۳) یا سے آخر الالفاظ ہندی۔ یہ تختانی الفاظ ہندیہ کے آخر معروف و مجہول نظم اردو میں
 آتی ہر۔ جب ملفوظ نہیں ہوتی تو اسکے ماقبل کا کسرہ بحال رہتا ہر جیسے جناب بجرے کشا ہون
 کا سرخراج ہر باؤن کی جوتی تاج ہر پد عشق میں کسکا راج ہر کو سایہ دیا ہر پدیمان (کی) اور (جوتی)
 کی تختانی معروف ساقط ہوگی یون۔ پاؤن جو مفتعلن تاج ہر مفاعلن۔ یا جیسے سحر حرم سے
 ستر ملک کاٹ کے ساقی کے قدم پر رکھ دین پد رہن ہو جانے دو کیا ہر بہن و تار کا خوف پد
 بیان (کے) اور (ہو جانے) کی یا سے مجہولہ ساقط ہوگی یون۔ ستر ملک کا فاعلاتن ٹک ساقی
 فعلاتن + رہن ہو جا فاعلاتن نہکا ہر فعلاتن۔ اگر یہ دونوں تختانیاں ملفوظ ہوں تو ساقط
 نہوگی جیسے ذوق سے پدین محو آشکارا ہکو کسی ساقیا چوری پد خدا کی گرینین چوری تو بھر

بندے کی کیا چوری پڑیہاں ایک یا بے معروف کے سوا سب معروف تختانیان تقطیع میں بحال ہیں یون۔ پیسے میرا مفاعیلن شکارا ہم مفاعیلن ک کسکی سامفاعیلن قیا چوری مفاعیلن خدا کی گر مفاعیلن نہی چوری مفاعیلن ت پر بندے مفاعیلن ککا چوری مفاعیلن۔ یا جیسے سحر م حوم سے وہ کھڑے ہیں چین میں نرگس کے پڑ ایک پتلی ہوا در ہزار آکھین پڑ وہ کھڑے فاعلاتن۔ دیکھو بیان یا بے مجبول تقطیع میں بحال ہو۔

(۴) یا بے لین ہندی۔ یہ الفاظ ہندی کے آخر اردو زبان میں آتی ہوا اسکے ماقبل ہمیشہ فتح ہوتا ہو جب ملفوظ نہیں ہوتی تو تقطیع میں غیر مکتوب رہتی جیسے سید محمد خان زندے شان ارفع ہو تری مرتبہ علی تیرا پڑ تو ہو کیتا کوئی ثانی نہیں تھا تیرا پڑ یہاں ہو کی تختانی دونوں مصرعون میں لکھی بنجائیگی یون۔ شان ارفع فاعلاتن ہ تری مفعلاتن + توہ کیتا فاعلاتن۔ اور جب ملفوظ میں آئیگی تو تقطیع میں سلامت رہ جائیگی جیسے صغر علی خان نسیم دہلوی سے آپ پنہاں ہو اگر جلوے دکھاتی ہو بہار پڑ یہاں ہو کی تختانی دو جگہ بحال ہو یون۔ آپ پنہا فاعلاتن ہو اگر جل فاعلاتن سے دکھاتی فاعلاتن ہو بہار فاعلاتن۔

(۵) دو یا بے ہندی۔ تختانی بعد تختانی جب اردو میں آتی ہو تو پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہو جاتی ہو۔ یا بے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہو اور رسم میں کبھی و سکے عوض ہنرہ لکھا پڑھا جاتا ہو جیسے کوئی اور کبھی یا بے تختانی جیسے دوڑیے۔ رہی یا بے دوم وہ کبھی کبھی ملفوظ نہیں ہوتی ہو اور سوقت تقطیع میں بھی مکتوب نہیں ہوتی جیسے زندے حفا شریک کوئی نہیں تیری ذات کا پڑ یہاں کوئی کی تختانی دوم ساقط ہوگی اور اول بشکل و تلفظ تختانی متحرک قائم رہیگی یون۔ حق قاش مفعول ریک کوئی فاعلاتن نہی تیر مفاعیلن ذات کا فاعلن۔ یا جیسے سحر کھنوی م حوم سے دل جلنے آپ جانے ہنرے اوٹھایا ہاتھ پڑ اپنا قدم تو بیچ سے جاننا نکل گیا پڑ یہاں جانے کی تختانی دوم سبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور اول بحالت حرکت قائم رہیگی یون۔ دل جان مفعول آپ جان فاعلاتن ہی ہم نے مفاعیلن ٹا بے بات فاعلاتن

اگر یہ دے دوم مفلوظ ہوگی تو سا قطن ہوگی جیسے حرم حوم سے سب زمینیں ہیں نئی شہر نے لفظ نئے کا اور سحر جو نئی انداز کا دیوان نیا بیان مصرع اول میں سب جگہ (نئے) کی تختانی دوم بحال رہیگی بحالت سکون اور اول شکل و مفلوظ تختانی متحرک کھسی جاسیگی یوں۔ سب زمی نے فاعلاتن ہیں بی شیع فاعلاتن رن یے لف فاعلاتن ظن یے فعلن۔ یا جیسے استاد سے پھر کس جرات دل کو چلا ہر عشق کا سامان صد ہزار نکدان کیے ہوئے کا بیان کیے کی تختانی دوم بحالت سکون قائم التلفظ ہو اور اول بحالت حرکت بحال یوں۔ سامان مفعول صد ہزار فاعلاتن نکدان مفاعیل یے ہئیے فاعلن۔ کبھی بطور شاؤ اس تختانی دوم کو الفاظ عربیہ میں بھی گرایا ہو جیسے جناب بجر سے کھوٹے ہیں طلانی رنگ کا اس سوئے کو بار بار کسا ہو یہ بیان طلانی کی تختانی دوم تقطیع میں غیر مکتوب ہوگی یوں۔ گوئیہ مفعول طلانی مفاعیلن گوالے فعلن۔ رشیدی میں طلا کو ہندی سے عرب بتایا ہو بد حجت ہم طلانی کو اردو کہیں گے اور شاؤ میں یہ تختانی داخل نہ رہیگی۔

(۴) شہ یائے تختانی ہندی۔ کبھی ہندی میں متوالی تین تختانیاں آتی ہیں۔ اول لف یا دا و ساکن کے بعد آتی ہو اور متحرک رہتی ہو اور پہلے ہمزہ بولی جاتی ہو۔ دوم فقط متحرک سوم ساکن جیسے سنائیے اور دکھائیے بروزن مفاعیلن یا کھوئیے اور سوئیے بروزن فاعلن اول و دوم تختانی ہمیشہ بحال خود متحرک و مفلوظ رہتی ہو۔ رہی یائے آخر یعنی سوم وہ اکثر مفلوظ نہیں ہوتی جیسے خواجہ وزیر سے سرم کاٹ کے پچا دیگا کا کسی پھر جھوٹی قلم کھا دیگا کا اس وقت تقطیع میں نہیں لکھی جاتی یوں۔ یگا فعلن یا جیسے روئیے کیوں کھوئیے کیوں جان کو کا بجر سرچ میں اسکی تقطیع کرو تو بیان بھی تختانی سوم سا قطن ہوگی یوں۔ روئیے کیوں مفعولن کوئی کیوں مفعولن جان کو فاعلن۔ اور اکثر مفلوظ رہتی ہو جیسے میر وزیر صبا سے طا شون کی پھٹ پھٹ کہ پھٹائیے کا یہ جہانجون کی جہن جہن کہ جھٹائیے کا بیان تختانی سوم بھی مفلوظ رہیگی اور تقطیع میں مکتوب یوں۔ کپٹ مفعولن سی لے فعل کا کچن مفعولن

می یے فعل۔ یا جیسے اطرح جائیے جائیے خدایا فط چ جائیے جافا علالتن می یے خدایا علالتن
یا جیسے مثال دوم کورل مین تقطیع کرو یون۔ روی یے کو فاعلالتن کو می یے کو فاعلالتن
جان کو فاعلن۔

(۷) یاے تختانی مخلوطی۔ یہ تختانی الفاظ ہندیہ کے مابین حرف کسور کے بعد آتی ہے۔ اس
تختانی کے بعد ہمیشہ یا الف ساکن ہوتا ہے اور اس صورت میں اسکے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو
اور ما بعد بہت فتح کی بو ہوتی ہے اور دونوں فتح و کسرہ کے درمیان یہ تختانی مخلوط ہو کر نکلتی ہے
اور خود ملفوظ نہیں ہوتی اس طرح کیا کیا نہ میرے دھیان میں تھا پیاس کا خیال ہے
حالت میں اسکے ماقبل کا حرف متحرک و ما بعد کا الف ساکن تقطیع میں لکھا جاتا ہے اور یہ تختانی
غیر مکتوب رہتی ہے یون۔ کا کان مفعول میر دان فاعلاتن متا پیاس مفاعیل کا خیال فاعلاتن
ہیان کیا کیا اور دھیان اور پیاس چارون کی تختانیان ساقط ہوئیں۔ یا اس تختانی کے
بعد وا ساکن ہوتا ہے اس صورت میں یاے مذکور کے ماقبل تھوڑی کسرے کی بو اور ما بعد
بجاو رہے پہلی ضمہ معروف کی بو اور بجاو رہے کھنڈ ضمہ مجہول کی بو ہوتی ہے اور درمیان میں یہ
تختانی کسرے اور ضمے کو چھوٹی ہوئی نکلتی ہے اور خود وہاں ملفوظ نہیں ہوتی اس طرح میں
کیون کہون وہ غیر سے کیونکہ ظاہر ہوئے ہے اس صورت میں اسکے اول کا حرف متحرک و آخر
کا حرف ساکن یعنی وا لکھا جاتا ہے اور خود یہ تختانی تقطیع میں مکتوب نہیں ہوتی یون۔ کو کو
مفعول ہو وغیر فاعلاتن سکو کرخ مفاعیل فایے فاعلن۔

(۸) یاے عربی و فارسی مستعملہ اردو۔ زمانہ شیخ ناسخ و خواجہ آتش تک لفاظ عربیہ و فارسیہ کے
آخر کی تختانی کو بغیر الف و صل بھی گرا دیا جائز تھا بلکہ اب بھی خال خال جائز ہے جس طرح ناسخ
سے قمری ہر تیرے گھر کے گرد اے سرو و دوسرے طوق حلقہ ہر در کا ہے یہاں قمری کی تختانی
تقطیع میں ساقط ہوگی اور کسرہ ماقبل یا بحال رہے گی یون۔ قمری ہوتے فاعلاتن رگر گرو فاعلن
دے سرو فاعلن۔ یا جیسے آتش سے خونریزی جس قدر کہ ہو اس سے عجب نہیں ہے آتش

فراق یار پر ہر یزید کا پیہان بھی خوریزی کی یاے آخر ساقط التقطیع ہوا و کسرہ ماقبل بحال یون
خوریز مفعول جسد رک فاعلات ہ اس سبب مفاعیل جب نہیں فاعلات - اب اکثر فصحا
یاے معروف کے سقوط سے احتراز کرتے ہیں اور حق پر ہیں - کیونکہ یہ تختانیان جبر زبان کی ہیں
وہاں تو گری نہیں بھر ہم اسکے گرانے والے کون -

(۹) یاے معروف ماقبل نون غنہ ہندی - یہ تختانی ہندی الفاظ میں نون غنہ سے
ماقبل آتی ہر اسکا سقوط جائز ہے - جب یہ گرتی ہو تو اسکے ماقبل حرف کسور بحال رہتا ہو جیسے ناخ
نہیں رہتی تری کسی برین + خشک کرتی ہو کپڑے دم بھر میں + عدم تلفظ کے سبب
تقطیع میں (نہیں) کی تختانی لکھی بنائگی یون - ن ہ رہتی فعلات تری کسی مفاعیل برین
فعلان - جب ملفوظ ہوتی ہو تو تقطیع میں بھی بحال رہتی ہو جیسے بحر + وصل نہیں نہیں سی
بوسہ ہی دیکھنے کوئی + پھول نہیں تو نکپڑی صدقہ گلے کے مار کا + یہاں ہر نہیں کی یاے
معروف تقطیع میں سلامت ریگی یون - وصل نہیں مفعول نہیں سی مفاعیل + بول نہیں مفعول
یہی حال یونین اور کین اور ہین تمھیں وغیرہ کا ہو کہ جب انکی تختانی ملفوظ ہوگی تو ساقط التقطیع ہوگی
جیسے یہیں رہ جائیے چھائی ہو گھٹا ساون کی + بیان بین کی تختانی دوم سبب عدم تلفظ
ساقط ہوئی یون - سی ہ رہا فعلات - اور جب ملفوظ ہوگی تو تقطیع سے نکلے گی جیسے اساول
ہر ایک بات میں کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو + تمھیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہو + یہاں تمھیں کی تختانی
ملفوظ میں آکر تقطیع میں ساقط ہوئی یون - تمی کہو مفاعیل کی انداز فعلات گفتگو مفاعیل
کا ہو فعلان -

(۱۰) یاے لین ماقبل نون غنہ - یہ بھی خاص الفاظ ہندی میں آتی ہر اس تختانی کے بیشتر
فتح ہوتا ہو - جب یہ یاے لینہ ملفوظ نہیں ہوتی تو تقطیع میں لکھی نہیں جاتی اور اسکے ماقبل کا
حرف مفتوح بحال رہتا ہو + نون غنہ وہ بھی غیر مکتوب ہوتا ہو جیسا کہ آئندہ نون غنہ کے
بیان میں اسکا ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جیسے آتش + حباب آسائیں دم بھر تاجون

تیری آشنائی کا بد نہایت غم ہو اس قطرے کو دریا کی جدائی کا بد یہاں (میں) کی تختانی مع نون
تقطیع سے ساقط ہوگی اور میم مفتوح ماقبل بحال رہیگی یون۔ جبا یا سا مفاعیلن م دم ترا مفاعیلن
یا جسطح اسیرے مہر وہہ کرتے ہیں سجدہ صبح و شام اللہ کا بد یہاں (ہیں) کا وہی حال ہو جو میں کا
ہوا تھا یون۔ مہر وہہ کرنا فعلاتن تے ہ سجدہ فاعلاتن۔ دیکھو یہاں ہاے مفتوح ماقبل صرف
بحال رہی۔ اور جب یہ یاے ملینہ ملفوظ ہوتی ہو تو بحالت سکون بحال رہتی ہو اور اسکے بعد نون
غنے درمیان مصرع اور جاتا ہے جیسے خواجہ وزیرے ہوں وہ پیاسا اشک بھر کر اپنی آنکھوں میں
پیون بد تاہم پھیلاؤں نہ میں آپ بقا کے واسطے بد یہاں میں کی تختانی مصرع دوم میں
ملفوظ ہو کر مع حرف مفتوح قبل تقطیع میں قائم ہو اور نون غنے غیر مکتوب یون۔ ہاے پولا فاعلاتن
دونوں فاعلاتن۔ یا جیسے جناب بحرے کسی کے منہ سے نہ نکلا یہ میرے دفن کے وقت بد
کہ خاک ڈالو نہ اپریہ میں نہائے ہوئے بد یہاں ہیں کی تختانی بحال رہیگی یون۔ کہ خاک ڈالو اسٹان
لن رائے فاعلاتن ہی ہونا مفاعیلن۔

(۱۱) یاے مجہول ماقبل نون غنے۔ اس تختانی کو بھی زبان اردو سے خصوصیت ہو۔ اسکے ماقبل
ہمیشہ کسرۃ مجہولہ ہوتا ہو اور بعدہ نون غنے۔ مابین مصرع اسکا نون زبان پر نہیں آتا اور یہ تختانی
کئی قسم کی ہوتی ہو اور جب ملفوظ نہیں ہوتی تو تقطیع میں بھی مکتوب نہیں ہوتی جیسے جمع اسکا
مؤنث کی علامت۔ اسیرے آنکھیں پکار ہیں دیکھیں جو نہ صورت تیری بد یہاں (آنکھیں)
کی تختانی غیر ملفوظ ہو کر ساقط ہوگئی اور جب معمول نون غنے بھی یون۔ اک بکا فاعلاتن۔
یا جیسے جمع افعال کی علامت۔ شرف کھنویے وہ اگر جھانکین جھروکے سے تو اتنا چوچو
بستر اپنا پس دیوار کروں یا نہ کروں بد یہاں جھانکین کی تختانی تقطیع میں سبب عدم تلفظ
غیر محسوب ہوگی یون۔ وہ اگر جبا فاعلاتن کہ جروکے فعلاتن۔ یا جیسے نسخے نگلیں تا
ماندگی سے جسکے بدن بد پائین قوت حواس مردوزن بد یہاں نگلیں اور پائین کی یاے
تختانی و نون غنے غیر ملفوظ ہو کر ساقط ہیں یون۔ نخل تا ما فاعلاتن۔ پاے قوت فاعلاتن

یا جیسے یا ونون نسبتی سے آتے ہیں وہ چودھویں پندرھویں دن و بروزن مقلعین
 مقلعین فاعلن۔ یہاں چودھویں اور پندرھویں کی تختانی و ونون غیر مقلوب و غنہ ہونے سے
 تقطیع میں غیر مقلوب ہونگے یون۔ اات ہ وہ مقلعین چودھویں مقلعین ورون فاعلن کبھی
 وہ تختانی و ونون دونوں اصلی ہوتے ہیں اور غیر مقلوب ہو کر تقطیع میں غیر محسوب ہوتے ہیں جیسے اات
 صحرا میں کہ دریا میں زمین پر کہ فلک پر و موجود ہر پانچویں تیرے نشان کا بیان
 میں کی تختانیان ہر جگہ لکھی جائیگی یون۔ صحرا م مفعول کدریام مفاعیل۔ کبھی یہاں
 تختانی و ونون مجرور کے آخر میں جہاں کام کرتے ہیں اور غیر مقلوب ہو کر محسوب تقطیع نہیں ہوتے
 جیسے نسیم کشمیری محمودہ وائین بائین دلبر و بیان وائین بائین کی یاے دوم ونون
 سمیت لکھی جائیگی اور دونوں کی یاے اول مقلوب ہوگی یون۔ محمودہ مفعولن وائی با
 فاعلن می دلبر فاعولن۔ اور جب اس طرح کی تختانیان مقلوب ہوتی ہیں تو تقطیع میں محسوب ہوتی
 ہیں جیسے میر وزیر صباے اوشق تری عنایتین میں و بیان تختانی جمع مؤنث کی علامت
 بحال ہوا ورون غنہ سا قویون۔ اوشق مفعول تری عنام فاعلن۔ تے میں مفاعیل۔ یاے
 کیا کرین کیا نہ کرین عشق میں جی چھوٹا ہی و بیان تختانی جمع افعال کی علامت بحال وہ
 جگہ بحالت سکون ہوا ورون غنہ غیر مقلوب یون۔ کا کرے کا فاعلاتن مکرے عرش فاعلاتن۔
 یا جیسے بارھویں تیرھویں برس میں میں و بیان یاے نسبتی سلامت اور ونون غنہ
 نسبتی غیر مقلوب ہو یون۔ باروے تے فاعلاتن روے برس مفاعلن۔ یا جیسے شیخ محمد جان
 شادے برگ گل ہو کہ بوے گل اوشاد و جو ہر اس باغ میں پریشان ہی و بیان (ین)
 کی تختانی اصلی بحالت سکون بحال اور ونون غنہ غیر مقلوب ہو گا یون۔ جوہ اس با فاعلاتن
 غنہ پرے مفاعلن شاہ فاعلن۔ یا جیسے آتا ہر چین دہنے نہ بائین کسی طرح و بیان بائین
 کی تختانی جہاں علامت بحال ہو یون۔ آتاہ مفعول چین وین فاعلاتن نبایے ک مفاعیل۔
 العرض جس لفظ میں یاے مجہول مع ونون غنہ ہوگی اگر مقلوب ہوگی تو سا قہ ہو جائیگی اور بحالت

تلفظ تقطیع میں مگر نے پائگی۔

نون

(۱) نون غنہ بعد حروف مدہ۔ یہ نون زبان عربی و فارسی وارد و میں آتا ہے۔ اس نون کے ماقبل الف و واو و معروف اور یاء معروف میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔ جب تک نون میں اضافت نہ ہو یا اسکے بعد واو و عاطفہ نہ ہو یا خود موصول نہ ہو تو ناک میں بولا جاتا ہے اور زبان پر ملفوظ نہیں ہوتا اسی کو غنہ کہتے ہیں جیسے طالب علمی سے غنچہ سامان یک جہان چین بر جبین پد پچید از غیرت بخود چون خیزران پد یہاں سب نون آخر غنہ میں اور غیر ملفوظ بدین وجہ تقطیع میں دریا مصرع محسوب نہونگے یون۔ غنچہ سامان فاعلاتن کچماچی فاعلاتن بر جبین فاعلاتن + پچید ز غو فاعلاتن رت بخد چو فاعلاتن خیزران فاعلاتن۔ یا جیسے نہیں کچہ ترے مہنہ میں ہاں ہون نہیں پد یہاں سب نون ہندیہ مابین مصرع غیر ملفوظ ہو کر غیر مکتوب میں تقطیع میں یون۔ نہی ج فاعلاتن ترے مہ فاعلاتن ہما ہو فاعلاتن نہیں فاعلاتن۔ اس طرح یہ نون در میان الفاظ آتا ہے تو تقطیع میں لکھا نہیں جاتا جیسے ماند چاند کو بروزن فاع لکھیں گے یون نہیں گونگا اور جھینکا کا نون بھی بحالت تقطیع غیر مکتوب ہوگا۔

(۲) نون غنہ بعد یاء مملوٹی و واو۔ یہ نون زبان ہندی میں ایسی یاء مملوٹی کے بعد آتا ہے جسکے مابعد واو ہو۔ اس تختانی کا بیان پیشتر ہو چکا۔ یہاں اس قدر کافی ہے کہ یہ نون ملفوظ و مکتوب تقطیع نہیں ہوتا اور واو اکثر بحال رہتا ہے اور تختانی کے ماقبل کا حرف کسور بقابلہ متحرک تقطیع قائم رہتا ہے جیسے ظفر یہ بھلا چکا گرفتار بلا کیونکر ہوا پد یہاں کیونکر کا کاف اور واو بحال رہیگا اور نون غنہ کھانچا کیون۔ یہ بلاچن فاعلاتن گا گرفتار فاعلاتن رے بلا کو فاعلاتن۔ واو کے باعث سے کاف ماقبل تقطیع میں مضموم ادا ہوگا۔ یا جیسے ذوق رہے ہر چرخ پہ ہر صبح جیون صبحی کش پد یہاں جیون کا وہی حال ہو گا جو کیون کا ابھی ہو چکا یون۔ رہے ہر صبح مغلن خپ ہر صبح فاعلاتن جو صبح مغلن جی کش فاعلاتن۔ جب ایسے نون کے بعد

حرف تخصیص وغیرہ ملتے ہیں تو اکثر تینوں حروف یعنی نون اور او کے ماقبل کا و او اور واو کے ماقبل کی تختانی سب کے سب تقطیع میں بحال اور ملفوظ نہیں رہتے جیسے نسخہ جھونکا نسیم کا جو نہیں سن سے نکل گیا ۛ دم مبل سیر کاتن سے نکل گیا ۛ بیان جیون مین مین سے صرف جیم باقی رہ گیا یون۔ جو کان مفعول سیم کاج فاعلات ہن سین مفاعیل کل گیا فاعلن یا جسطح ۛ جیسے آج آئے بس یونین آنا ۛ بیان اگر چہ یاے مخلوطی نہیں مگر واو و نون کا وہی حال ہوگا جو جیون مین ہو یا یون۔ جیسا جانا فاعلاتن ی بس ہی مفاعیلن۔ اسکی تقطیع مین آج کا الف محدودہ سبب یاے ہندیہ ماقبل کے قائم بھی رہ سکتا ہے۔ اس طرح۔ جیس ۛ جانا فاعلاتن فافہم۔

(۳) نون غنہ بعد حرف مفتوح۔ اس نون کے ماقبل فتح آتا ہے اور غنہ بولا جاتا ہے آتش ۛ سرخ وزلف پر جان کھو گیا کیا ۛ اندھیرے او جالے مین رو یا کیا ۛ او سوقت یہ نون تقطیع میں غیر مکتوب ہوتا ہے یون۔ اویرے فاعلن جالے فاعلن۔ یا جیسے ولہ ۛ بے رنگ زمین ہو تو آ کیا کہے شاعر ۛ رہی ہو تو رگرگز کی تدبیر سے چپکے ۛ بیان رگرگز کا نون تقطیع سے اوڑ جائیگا یون۔ رہی ہ مفعول ترگز مفاعیل۔ بعض فصحا کو ایسے غنہ مین حجتیں ہیں وہ رنگنا کو بروز فعلن نہیں سمجھتے بلکہ برابر چند جاب یعنی بروزن فاعلن کہتے ہیں یونین انگریز کے لفظ کو بھی جیسے نسخہ ۛ دل ملک انگریز مین جینے سے تنگ ہو ۛ قید حیات بھی مجھے قید قنگ ہو ۛ دل ملک مفعول انگ ریز فاعلات۔ ہمارے استاد مرحوم جناب نجم الدولہ دبیر الملک مرزا محمد اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب دہلوی نور اللہ مرقدہ کا اعتبار رنگنا کے لفظ مین وہی تھا جو آتش کا لہجہ رگرز کے لفظ مین ہو وہ ہمارے سوال کے جواب مین تحریر فرماتے ہیں کہ رنگنا کو بروزن چند جاب سمجھنا چاہیے بلکہ بروزن ہر جا جاتو۔ اس سے سی مراد ہو کہ اسکا نون عنبر ہو۔ رگرگز کا لفظ وہ فقیر مولف کے نزدیک ویسا ہی صحیح ہے جیسا آتش نے کہا اسکو ہندی ترکیب سمجھنا چاہیے ورنہ معنی مین فتور پڑ گیا کیونکہ رختن پھینکنا اور گرانا ہو رنگنا نہیں ہوا ہل ایران اسکو

رنگ رزغیر تھانی بولتے ہیں اور یہ البتہ رزیدن کا اسم فاعل سماعی ہے جس کے معنی رنگنا کما کال کالجاً
 فی تحفۃ الکحرا دے رنگر باغ توئی باغ ماہ کار گر صنعت صباغ ماہ یا جیسے ولدہ کارہ
 رنگرزان شد رزان ہے یا جیسے طغراے مشہدی ہے کہ آری انجم قرمزی بادہ پیش ہے در انگرز
 خوانداسا و خوش ہے یا جیسے سیفی مازندرانی ہے گلغذار رنگرز کا رسیا میکند ہے کشتار ارباب
 جان بخش احیا میکند ہے الغرض فقیر کی یہ رائے ہے کہ جیسا کہ ایسے الفاظ بمعنی اصلی ترکیب فارسی سے
 مرکب و مسموع ہوں یا ہندی کے سوا کسی اور زبان کا اسم خاص ہو تو اسکو غنہ نہ کہو بلکہ
 نون ظاہر کرو ورنہ غنہ۔ ہم نے مرزا فرخ وصال شیرازی کی غلووی بزم وصال میں انگرز کا
 نون دو جگہ ملفوظ اور ظاہر کیا ہے کما کال ہے وراز دولت انگریزی نژند ہے بہ تن زار و
 لاغر بول درمند ہے ولدہ ہے ازیر کہ از انگریزان ہے ہے بایران زمین دیدم از ہر کسے ہے
 بیان انگریز کا نون ملفوظ اور شعرناخ کے مثل ہے۔ ایسا ہی خجری کا لفظ ہے جسکو بازاریان مکتوب
 بنون غنہ بولتے ہیں لیکن خواص بنون ملفوظ و ظاہر ادا کرتے ہیں جیسے سید محمد خان رند دیوان
 دومین ہوتا ہے جو نزاکت اوسمین ہو کب ہو کسی انسان میں ہے خجری نے گلبدن کی چکیا
 لین ران میں ہے لمولفہ ہے کرتا ہو قتل تیرا یا جامہ گلبدن کا ہے خجراے حق میں ہر خجری
 ہوئی ہے۔

(۴) نون غنہ بعد حرف مکسور۔ اس نون کے ماقبل کسرہ ہوتا ہو اور اکثر زبان پر ملفوظ
 نہیں ہوتا اور غنہ بولا جاتا ہے جیسے استاد ہے چون کر دپا و ہند در ہند ہے با انگلیشان ستیز
 بیجا ہے تلخ و قویع این و قلیح ہے واقع شدہ رتخیز بیجا ہے بیان انگلیشان کا نون اول غیر ملفوظ
 ہو کر قطعی میں محسوب و مکتوب ہو گا یوں۔ با اگل مفعول شیاستے مفاعلن ز بیجا فعلن۔ یا
 جیسے ناسخ ہے ابر سے منہ جو ہر برس چلتا ہے کرتی ہو گڑے ابر کے یہ جدا ہے یہاں منہ کا نون
 مکتوب القطیع ہو گا یوں۔ ابر سے بہ فاعلاتن۔ یا جیسے سحر کھنوی ہے اوترو کوٹھے سے تو عالم
 تہ و بالا ہو جائے ہے آسمان اور زمین ایک ہنڈ ولا ہو جائے ہے یہاں ہنڈ ولا کا نون

تقطع میں نہ لکھا جائیگا یون۔ اسماء و فاعلاتن رزمی اسے فعلاتن کٹ دلا فعلاتن ہو جائے فعلان۔ یونین اندرائن بمعنی خطمل وغیرہ۔

(۵) نون غنہ بعد حرف مضموم۔ اس نون کے ماقبل ضمہ ہوتا ہے جب نون غنہ ہو جاتا ہے تو وہ حرف مضموم بحال رہتا ہے اور نون ملفوظ نہیں ہوتا جیسے جناب بحرے منہ دیکھ کر اوٹھے تھے کسی خوش نصیب کا بچہ اور سو وقت تقطیع میں بھی لکھا نہیں جاتا جیسے یہاں منہ کا نون یون۔ نہ ویک مفعول کراٹے ت فاعلات۔ یا جیسے خواجہ وزیر رہے جب ملین جھک کر بیٹھیں پانچون برابر اونگلیاں بچہ یہاں اونگلیاں کا نون اول تقطیع میں غیر مکتوب ہو گا یون حبلی جب فاعلاتن کرہی پافاعلاتن چو برابر فاعلاتن اگلیاں فاعلات بچہ یا جیسے صبا آمد و رفت سے اندسے کی کنواں دور رہے بچہ یہاں کنواں کا نون اول اور نیز دوم غیر مکتوب ہونگے یون۔ امد ورف فاعلاتن تفس اندے فعلاتن ک کواد و فعلاتن۔ اگرچہ مرزا رفیع نے کوابقافینہ ہوا کہا یون۔ اپنے نزدیک وہ کبھی نہ موا بچہ کا نون نکلایا اسطرح کا کواد بچہ لیکن فی زمانہ کنواں بد و نون کہتے ہیں۔

ہائے ہوز

(۱) ہائے بیان حرکت۔ یہ ہائے ہوز متقی ہوتی ہے اور الفاظ کے آخرین ملتی ہے۔ اسکے ماقبل کسی قسمی فتح ہوتا ہے اور کبھی کسرہ۔ عربی میں ایسی ہائے ماقبل مفتوح اکثر علامت تانیث ہے جیسے حاملہ وغیرہ۔ جب درمیان مصراع اسکی حرکت ماقبل کا اشباع نہ ہو تو سمجھو کہ ہائے مذکورہ سا قح ہو گئی جیسے استادے بسکہ زخویش آئندہ پیش وشت بچہ جلوہ ہم از خویش فراخویش وشت یہاں کہ اور آئندہ اور جلوہ کے آخر سے ہر ایک ہائے مخفی گر گئی اور کسرہ و فتح ماقبل بحال رہا یون بسکہ زخے مفتعلن شاین و زفتعلن جلوہ ہز مفتعلن۔ یا جیسے بحرے وہ شخ جس پہ کہ رکھا تھا آشیان ہم نے بچہ شانہ بگئی آفات آسانی کی بچہ یہاں پہ اور کہ اور شانہ سے ہائے مخفی اگر کر تقطیع میں انکا فتح و کسرہ ماقبل بحال رہا یون۔ و شخ جس مفاعن پک رک کا فعلاتن

است اشیا مفاعیلن ہم نے فعلن + نشان بن مفاعیلن جب اسکی حرکت ماقبل خوب کھنچے تو ہا کے
 مذکورہ ساقط ہونگی جیسے مولوی معنوی سے چون خدا خواہ کہ پروردہ کس دروہ چون خدا
 فاعلاتن بدکیر وہ فاعلاتن۔ یا جیسے سے آسنہ عرض کر گیا مری حیرانی کو ۛ زلف کچھ کان مین
 کہ مدگی پریشانی کو ۛ بیان آسنہ کی ہا کے مخفی بحال ہویون۔ ۛ ۛ ۛ عر فاعلاتن۔ یا جیسے مولوی
 معنوی سے تابہ انی کزبان جسم و مال ۛ سود جان آمد رہا نذا و بال ۛ بیان کسرو ماقبل کا
 اشباع ہو کر کاف بیانہ کی ہا کے مخفی سلامتہ تقطیع ہوگی یون۔ تابہ انی فاعلاتن کہ زیانے فاعلا
 جسم مال فاعلات۔ یا جیسے سودا سے بالفرض اگر آپ ہوے سفہ ہزاری ۛ ۛ شکل بھی مت
 سمجھو کہ راحت جان ہو ۛ بیان بھی کاف بیانہ کی ہا کے مخفی کا وہی حال ہو جو ابھی گزرا یون
 یہ شکل مفعول مبتدئ مفاعیل ہو کہ لاج مفاعیل تجا ہو فعلن۔ یا جیسے ابو نصر فرمایا سفہ
 لب لسان چہ زبان فم و بان ۛ بیان چہ کی ہا کے مخفی آخر ہا کے (کہ) کے مثل یون سفہ
 لب فعلن لساچہ فعلن۔ بعض کے نزدیک جب ایسے کسرے کا اشباع ہو تو ہا کے مخفی کے
 عوض یا سے تختانی لکھتے مین حالت تقطیع مین یون۔ تابہ انی فاعلاتن کہ زیانے فاعلاتن
 جسم مال فاعلات۔ لیکن اردو مین ایسا اشباع ہی کمال باہر ہو اور تبرا کہ فارسی مین بھی اسکا
 استعمال نکرین کیونکہ مذکور اور الٹاؤں کا لعدوہم۔ کبھی ایسا ہوتا ہو کہ اس ہا کے مخفی کے بعد
 حرف وصل ہوتا ہو اور اسکے ماقبل کا حرف متحرک حرف بعد الوصل سے جالتا ہو اور ہا کے مذکور
 غیر ملفوظ ہوتی ہو جیسے بساطی سمرقندی سے غزلما سے بساطی را کمال از خود مدان کمتر ۛ کہ
 پروردہ است چون خواہو آب ویدہ سلمانش ۛ بیان پروردہ کی ہا کے ہوز ساقط ہوئی اور
 دال ماقبل سین است سے جامی یون۔ کپروردس مفاعیلن تجو جا جو مفاعیلن۔ یا جیسے
 جامی سے ہا کہ چو حلقہ است پئے صید دل ۛ گشتہ ازان طرہ ہم متصل ۛ بیان ہا کے حلقہ ساقط
 ہوئی اور حرکت قاف سین است سے جامی یون۔ ہا کہ حل مفعولن قست پئے مفعولن صید
 دل فاعلن۔ اور حیا لفظ وصل بحال خود قائم رہتا ہو تو ہا کے مخفی کی حرکت ماقبل بھی بحال ہو

رہتی ہو جیسے استاد سے روئے عوض کئے کو سے بارسل نشانکر دہستہ بیان است کا الف قائم
ہو اسلئے وال کی حرکت بجا آئے خود سلاستی سے ہو لین۔ کردہست فاعلات۔ گراے مستغنی
بیان ہر حال میں گرجائیگی۔

(۲) ہائے مخفی متحرک۔ ہا۔ بیان حرکت میں جب اضافت لگاتے ہیں تو وہ ساکن نہیں
رہتی بلکہ متحرک بکرت کسر ہو جاتی ہر اور وہ کسریا تو کم اشباع ہوتا ہوا اس صورت میں ہا ہے
مذکورہ کے عوض تقطیع میں ایک ہی ایسے تختانی لکھتے ہیں جیسے جامی سے روضہ جان کشا
جان آفریدہ باغچہ کون و مکان آفریدہ بیان ہاے روضہ کے عوض ایک تختانی لکھ جائیگی
یون۔ روضہ بجا مفتعلن۔ اور جب اس ہاے غیر شباعی کے بعد واء ہو جب بھی اسکا یہی
حال ہو گا جیسے جامی سے مرغ سبز زردہ و تو مردہ ہا اوز نو اگر م و تو افسردہ ہا مرغ مفتعلن
زندہ تو مفتعلن مردہ فی فاعلن۔ یا اوس کسرے کا زیادہ اشباع ہوتا ہوا اس صورت میں ا کے
عوض دو تختانی تقطیع میں لکھتے ہیں جیسے سعدی سے تامل و آئینہ دل کنی ہا بیان ہاے
آئینہ کے بدلے دو ہاے تختانی لکھی جائیگی ایک ہائے مخفی کے عوض دوسری یاے عوض
کے بطن سے پیدا ہوگی یون۔ تام مل فعولن درائی فعولن ن بی دل فعولن۔ کبھی ٹاے
اشباعی نکرہ اور وحدت کی ہوتی ہر اور وہ کبھی اسی حال میں رہتی ہو جیسے استاد سے آریہ
و ہیر روزے چار ہا خستہ را بسایہ دیوار ہا بیان ہاے خستہ کے عوض دو تختانی لکھی جائیگی
یون۔ خستہ یے را فاعلاتن بسایہ یے مفاعلن دیوار فعلاتن۔ کبھی اسی ہائے مخفی میں
کی ہوتی ہر اور وہ بھی یونین لکھی جاتی ہو جیسے نظامی سے میاخی نہ بلکہ شہزادہ ہا بیان نہ
کی ہائے مخفی کے بدلے تقطیع میں دو تختانی لکھی جائیگی یون۔ میاخی فعولن ن یے مل فعولن
کشہز فعولن دبی فعل۔ کبھی یہ ہاے اشباعی نسبتی ہوتی ہر اور اسکی حالت بھی یہی کیجائیگی
جیسے صائب سے سرو من طرح نوا نراختہ یعنی چہ ہا جامہ را فاختہ ساتھ یعنی چہ ہا بیان فاختہ
میں دو تختانی مکتوب التقطیع ہوگی یون۔ جام را فاعلاتن خت بی سا فعلاتن خت بی یے فعلاتن

نی چہ فعلن۔ لیکن جب ایسی ہائے اشباعی کے بعد حرف عطف آتا ہو تو وہاں بحالت تقطیع ایک ہی تختانی محسوب ہوتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یائے لٹنی کے قائم مقام واو ہو جاتا ہے جیسے شانہ و آئینہ و زلف نگار سیمبر و بیان شانہ و آئینہ کی ہائے اشباعی کے عوض ایک ہی یائے تختانی لکھی جائیگی یون۔ شان یوا افاعلاتن نی نیوزل فاعلاتن فہ نگارے فاعلاتن سیمبر فاعلن۔ رسم الخط میں ایسی ہر جگہ میں ہائے مخفی پر ایک ہمزہ لکھا جاتا ہے خواہ اشباع ہو خواہ نہ ہو۔ یونین کہ وچہ بمعنی کہ امی و جیستی کا بھی حال تقطیع میں ہوگا۔ یہ ہائے مخفی الفاظ ہندیہ میں مفقود ہیں۔

(۲) ہائے مخلوطی اسکو ہائے ثقیلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ صرف الفاظ ہندیہ میں آتی ہے اگر خال خال زبان درمی میں بھی ہے جیسے بہرام کے تازہ کن قصہ زرہ و دھشت و بنظم درمی و بخت و دشت زبان ہندی میں ہمیشہ ہائے مخلوطی شترہ حروف کے بعد ہوتی ہے اور اپنے حرف ماقبل کے ساتھ لہجے میں اسی مختلط ہو جاتی ہے کہ وہ اوریہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں اور ایک ہی آواز نکلتی ہے وہ شترہ حروف یہ ہیں اے اے موصدہ ہائے فارسی ہائے فوقانی ہائے ہندی ہائے جیم عربی ہائے جیم فارسی ہائے دال مملہ ہائے دال ہندی ہائے راء مملہ ہائے راء ہندی ہائے کاف تازی ہائے کاف فارسی ہائے لام ہائے لام میم ہائے انون ہائے واو ہائے یائے تختانی انھین حروفون کے بعد ہائے مخلوطی آتی ہے۔ جب یہ ہائے ہوز حرف متحرک کے ساتھ ملفوظ ہوتی ہے تو اس کے ساتھ کا متحرک وزن و تقطیع میں محسوب ہوتا ہے اور یہ ہائے مخلوطی مکتوب نہیں ہوتی جیسے نسخہ ہے چھٹھا سراج سنبہ بے کد و دیکھو بیان چھٹھا میں جیم اور تاء ہندی کے بعد ہائے مذکورہ تقطیع میں لکھی جائیگی فقط اس کے ساتھ والے متحرک یعنی وہی جیم و تا مکتوب ہونگے یون۔ ہے چٹا بر فاعلاتن۔ یا جیسے بہرام کا شعر مذکور۔ یکے تا فاعلن زر کن قص فاعلن ص یے زر فاعلن ردشت فاعلن۔ بیان دھشت کی ہائے مخلوطی دال متحرک کے بعد تھی لندا وہ ہے اور گئی اور دال تقطیع میں باقی رہ گئی۔ جب ہائے مخلوطی حرف ساکن کے ساتھ تلفظ میں آتی ہے تو اس کے ساتھ کا حرف ساکن حساب میں آتا ہے اور وہ خود غیر محسوب

یعنی غیر مکتوب ہوتی ہر جیسے ۵ اور مجرورہ موصوبین ہمیں زانفون نے دکھائیں ہے آگے نہ بڑھے
 مانگ کو منجھد حار جھکڑ چہ بیان منجھد حار اور سمجھ کی ہائے مخلوطی اور گئی اور دونوں جگہ ہم ساکن
 بحال رہا یون۔ (اگین مفعول بڑے مانگ مفاعیل کج دار مفاعیل سچ کر فحولن۔ اسی طرح
 دو وطن دو لھا سو لھوان بارھوان وغیرہ کی ہائے مخلوطی مکتوب لقطع نہوگی۔

قائدہ شہد حروف مخلوطی مذکورہ کی اصل ہندی باستانی میں دس ہی حرف تھے کثرت
 استعمال سے دس کے شہد ہو گئے۔ وہ بڑھائے ہوئے سات حرف یہ ہیں۔ اول ہائے
 مخلوطی بارے حملہ جیسے ناسخ ۵ گیارھوان دلو بارھوان ہر حوت ۵ نہین انہیں کسکو باسکو
 دوم بارے ہندی جیسے صباب ۵ تقریر اختلاف میں کیونکر بڑھے نہین ۵ ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھتا ہے
 سوم بالام جیسے میٹریس ۵ دو لھا کے منہ کو دیکھو یہ کما کر آہ کی ۵ صورت بتاتے جاؤ ہمارے
 نباہ کی ۵ چارم باسیم جیسے ناسخ ۵ تم ہمیں بھول گئے ہو صاحب ۵ ہم تمہیں یاد کیا کرتے ہیں
 پنجم بانون جیسے آتش ۵ کف افسوس ملواتی ہر تیری پاکہ امانی ۵ پنجا کر شاہ عصمت کو جامہ
 پارسائی کا ۵ ششم باو او ہفتم بابا ۵ تھانی جیسے آتش ۵ چال ہر مجھ ناتوان کی مرغ سبل
 کی تڑپ ۵ ہر قدم پر ہر یقین تھیان رگھیا دھان رگھیا ۵ لیکن اخیر کے دو حرفون میں اکثر
 کو کلام ہر اور حق پر ہیں وہ لوگ بھیان و جان کا لہجہ بے ہائے مخلوطی کے بتاتے ہیں یعنی یا
 وان اور سچ تو یہ کہ یہ تخفیف ہی کسال ہر ہوان دونوں الفاظ میں ہائے ہوز متحرک بولنا چاہا
 جیسے ناسخ ۵ شب فرق میں ہیں جھولتے تیرا عشاق ۵ وہاں رقبہ میں طیار بان ہیں
 جھولون کی ۵ اس صورت میں شہد کے عوض پندرہ حروف کے ساتھ ہائے مخلوطی
 صحیح جانو۔

(۴) ہائے ملفوظ ساکن۔ اسکو ہائے منظرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ ساکن ہوتی ہر اور اسکے اقبل فقہ
 جب یہ ملفوظ نہین ہوتی تو ہائے مخفی کا حکم اس پر جاری ہوتا ہے۔ الفاظ عربی و فارسی و ہندی میں
 یہ ہائے منظرہ آتی ہر جیسے ۵ تو بہ زمرہ کر دم و آمد بہار ۵ ساتی تو بہ شکم آرزو دست ۵ بیان

توبہ کی ہائے آخر ایک جگہ تقطیع میں مکتوب ہوگی اور ایک جگہ ہوگی یون۔ توب زمو منفعلن کر دم
 منفعلن در بہار فاعلات + ساقی تو منفعلن بہ شکم منفعلن ار زوس فاعلات۔ یا جیسے جامی
 ۷ نوزدہ حرف است بوقت شور ۷ فیض رسانندہ بہرہ ہزار ۷ نوزدہ منفعلن۔ یہاں ۷
 کی ہائے گری فیض رسانندہ منفعلن نہ بہرہ منفعلن وہ ہزار فاعلات۔ یہاں ہائے وہ سلامت
 ہو۔ یا جیسے آتش ۷ گرفتار آہنی زنجیر کا یہ وہ طلانی کا ۷ بیان یہ وہ کی ہائے منظرہ بحال
 ہو یون۔ گرفتار اسفاحیلین ہنی زنجی مفاعیلین رکابہ وہ مفاعیلین۔ یا جیسے اسیر ۷ ہون
 و غنمش ۷ چنگے ۷ جب نخل آہنی ۷ اسیر ۷ مین یہ سمجھا باغ مین فرش مشجر ہو گیا ۷ ہو و غمش
 فاعلات ۷ یہاں وہ کی ہائے آخر ساقط ہوئی۔ موم سجا فاعلات ۷ یہاں یہ کی ہائے آخر مکتوب
 ہی۔ یا جیسے عرفی شیرازی ۷ پیش عرفی مدہ از دست عنان کین استاد ۷ خوش را ابلہ نمودہ است
 و لے ابلہ نیست ۷ یہاں ابلہ کی ہائے اصلی بمقام اول بقول جمہور گری یون۔ خیش را اب
 فاعلات ۷ ل نمودس فعلاتن تو لے اب فعلاتن لہ نیس فعلان۔ کذا فی خزائن عامرہ لیکن مؤلف کی
 رائے میں ہائے ابلہ اول سقوط سے کچی ہوئی ہو اس طرح کہ یہ صرح رمل شمن منجون مین ہو اسکے کرن دم
 کو بھی سالم یعنی فاعلاتن کہو یون۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلان۔ اور تقطیع اس طرح کرو خیش
 را اب فاعلاتن لہ نمودس فاعلاتن تو لے اب فعلاتن لہ نیس فعلان۔ دیکھو دو نون جگہ ہائے
 ابلہ سلامت ہو۔ اب رہا یہ جگہ کہ در میان مین رکن سالم جائزہ یا نہیں مین کتاب ہون کہ ہاں ہاں
 جائزہ کوئی امر کا مانع نہیں سعدی شیرازی ۷ نہ را شتر ہوارم نہ چوا شتر زیر بارم ۷ نہ خداؤ
 رعیت نہ غلام شہ یارم ۷ نہ بر شتر فعلاتن بر سوارم فاعلاتن پنج شتر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن۔
 اگر کہو کہ التزام عرفی باطل ہوتا ہو تو سعدی کے اسی قطعے کا دوسرا شعر التزام شکن موجود ہے یہ
 ۷ غم موجود و پریشانی معدوم ندارم ۷ نفسی می زخم آسودہ و عمرے سیکڑارم۔ دیکھو قطعہ
 مذکور کے شعر اول مین فاعلاتن درمیانی موجود تھے اور اس شعر دوم مین فاعلاتن درمیانی عدم
 مین پس اور نکاح التزام باطل ہو گیا ایسا ہی اگر عرفی نے التزام شکن کی تو کوئی عیب نہیں پھر ایک

شیرازی کو ماننا اور ایک شیرازی کو نہ ماننا انصاف کا کلیہ چھانڈا ہوا اور سپر طرہ یہ کہ عرفی اسے اس مرکب اشارہ بھی اسی شعر میں کیا ہے یون۔ یعنی ثانیہ میں عرفی اہلہ ساختہ ہو اور باطناً علم عرب میں اہلہ نہیں پس ایسے استاد کے سامنے گھٹ بجائیے اپنی داسے اہلہ قطع سے نگرائیے۔ اس صورت میں یہ شعر سقوط ہے ملفوظی کی مثال نہوسکیگا اور فی الحقیقت زبان پارس میں ہمارے ملفوظی کا سقوط و اسے اعداد و بہت کم اور نادر بلکہ منقود و ناجائز ہو۔

ہمزہ

(۱) ہمزہ متحرک۔ یہ حرف اشکال صحیح میں نہیں۔ اکثر ہائے مخفی اور واو اور یا کے تحتانی کے مرکز پر ہوتا ہے اور کبھی بعد حروف علت کے اور کبھی بحالت تنوین آتا ہے۔ اول کی مثالین ہائے مخفی کے بیان میں موجود ہیں۔ رہا واو وہ ہم قاعدہ دو از دہم کے نمبر دوم میں لکھ چکے یہاں اتنا اور سمجھ لو کہ واو میں کبھی اشباع ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ جب نہیں ہوتا تو اس کے مرکز کے ہمزہ کے عوض صرف ایک واو مرکز بال رہتا ہے جیسے حافظ سے تو طوطی و ماؤ قاست یار پند فکر کمرس بقدر مہبت اوست بدیہاں صرف (ماؤ) کا واو لکھا جائیگا اور ہمزہ غیر مکتوب ہوگا یون۔ تو طوطی فعلاتن و ماؤ قما فاعلن مت یار فعلیات۔ جب واو کے ہمزہ کا اشباع ہوتا ہے تو قطع میں دو واو لکھے جاتے ہیں جیسے سعدی مر اور رسد کہ باؤ منی بد کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی بدیہاں (کہر یا و) میں بحالت تقطیع دو واو لکھے جائینگے ایک ہمزہ کے عوض دوسرا اصلی یون۔ مر اور افعولن رسد کہب فاعولن رہا و فاعولن۔ یا جیسے سحر حرم بزم جانان میں شاید آنے کے سحر ہر طرف سے جو آؤں ہو یہاں پہلے آؤ سے صرف ہمزہ گر کر ایک واو رہ جائیگا اور دوسرے میں بعد اسقاط ہمزہ دو واو مکتوب ہو گئے یون۔ ہر طرف سے فاعلاتن ج او ا افعالین و ہر فاعلن۔ اب رہی تختانی معروف اسکے مرکز پر بھی ہمزہ اگر اشباع کہہ دیا جائے اور کبھی اس کا اشباع نہیں ہوتا جب ہوتا ہے تو اس کے عوض دو تختانیان لکھی جاتی ہیں جیسے خسرو دل کہ باخوبان بدخو

آشنائی بیگنہ و شیشہ باخارہ زور آزمائی میکند بہ بیان آشنائی اور آزمائی میں دو تہائی
مکتوب ہو گئی اور ہمزہ غیر مکتوب یون۔ اشنائی فاعلاتن + ازمائی فاعلاتن۔ یا جیسے
سیری نظر دین میں ہیں اب تک آپ وہ ہی نازنین پچھیرے رستم کا بیچہ یا کلانی کیجیے
بیان کلانی میں دو تہائی لکھی جائیگی اور ہمزہ غیر مکتوب ہو گا یون۔ یا کلانی فاعلاتن۔ اب
رہی اسکی حالت غیر شاعری وہ فارسی میں منقوہ ہوا اور دو میں موجود یعنی جب مہندہ
شاعری لکھا جائے تو صرف ایک تہائی اس کے مرکز کی لکھتے ہیں جیسے کچھ آن طبیعت مری
کجائی ہوئی ہو بہ بیان گھرائی کو ایک ہی تہائی سے لکھینگے یون۔ کج الج مفعول طبیعت م
مفاعیل رگبری مفاعیل ہ یی ہر مفعولن۔ اب رہا ہمزہ بعد حرف علت۔ وہ خاص زبان
عربی کے واسطے ہر جب ہمزہ الف کے بعد آتا تو تقطیع میں اس کے بدلے یاے تہائی متحرک
لکھتے ہیں جیسے قَالَتْ اَلْحَنَسَاءُ لَمَّا جَلَسَتْ قَاتِلَ خَن فاعلاتن سائی لم فاعلاتن
جی تہا فاعلن۔ یونین سوء اور ہنی کو سمجھو۔ اب رہی تنوین۔ اس حالت میں بھی ہمزہ پاک
تہائی سے تقطیع میں بدل جاتا ہے جیسے اَعْطَى عَطَاءً کَافِلًا کَوَکَبًا کَافًا عَطَى فاعلن
عطاین لامفاعیلن قلی لوفعلون ولا نذر امفاعیلن۔ بیان عطاء کا ہمزہ منون تہائی ہو گیا
زبان اردو میں یاے مجملہ کا حکم بھی یاے معروف کے مثل سمجھو۔

(۲) ہمزہ ساکن یہ حاصل لفاظ عربی میں ہوتا ہے اور الف اور واو اور یاے تہائی کے مرکز
پر لکھا جاتا ہے اور بہ تشخیص ساکن بولا جاتا ہے جیسے جامی بحر بقیائی تو و عالم برآب
المُبْدَأُ أَوَّلُ الْيَتَامَى المُنَابُہُ تقطیع میں یہ ہمزہ کھانہ میں جاتا ہے اور صرف الف لکھتے ہیں جو کہ اسکا
مرکز ہو یون۔ شکل سب مفعولن داو الی مفتعلن۔ بیان مبدأ میں فقط الف لکھا گیا اور ہمزہ
اڑ گیا۔ اسی طور پر یہ ہمزہ جب واو ساکن کو اپنا مرکز بناتا ہے تو بحالت تقطیع صرف واو لکھ دیتے
ہیں جیسے حاسہ یَا بُنَّسَ لِحَرْبِ الْبَنِي وَصَعَبَ أَرْهَطَ فَاَسْدَرَا حَوْا بہ بیان بونس
صرف واو لکھا جائیگا اور ہمزہ تقطیع میں غیر مکتوب ہو گا یون۔ یا بوس لستفعلن جزل لستفعلن

وضعت الاستفعلن بطرف ترا حو متفاعلاتن۔ اسی طرح جب یائے تحتانی کے مرکز پر ہمزہ آتا ہو تو فقط تحتانی محسوب القطع ہوتی ہو اور ہمزہ غیر مکتوب جیسے سعدی سے کہ گرا بسن آید فَبَسَّ الْقَرْيَتِنی بیان میں صرف ہمزہ کے مرکز کی یائے ساکن ترقیم ہوگی اور ہمزہ ندارد دیون۔ کہ گرا بمعولن منایہ فَعُولن فِی سَل فَعُولن قَرین فَعُول۔

قاعدہ چار دہم قیام حروف ساکن

جو حروف کہ رسم کتابت میں لکھے جاتے ہیں اور تلفظ میں بھی آتے ہیں اور بحالت یقطع ساکن بحال رہتے ہیں وہ سات حرف ہیں اور سب کے اقسام ملا کر مجموع تالیس حروف ہیں حسب تفصیل ذیل

نون غنہ

(۱) نون شبہ غنہ۔ یہ نام عجیب الخلق کیونکہ اس کا تلفظ بھی عجیب و غریب ہے۔ ہر چند کہ یہ نون ساکن ہوتا ہو مگر تلفظ میں نہ تو نون کے مانند زبان پر آتا ہو اور نہ غنہ کا مل پڑھا جاتا ہو ایسے کہ قطع میں قائم رہتا ہو۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہو کہ نون ابدال جیسے اَنْبَتَهُ اللہ اور نون یرملون جیسے اِنْ یُکَادُ کے قریب قریب ہو مگر ان دونوں میں ایک جگہ سیم ایک جگہ یائے تحتانی اور اسکے قائم مقام ہوتی ہو اور شبہ غنہ میں کوئی حرف اس کی چوٹ نہیں جھیلتا۔ اکثر یہ نون کاف عربی و فارسی کے ماقبل خاص زبان فارسی و اردو میں آتا ہو اسکے ماقبل فتح و کسرہ و ضمہ سب حرکتیں ہوتی ہیں جیسے۔ بَہْکَام یا بَکْہَا اور خَنَک یا بَارِہ سَنَکَا اور گَنَک یا لَنَکِ وغیرہ۔ الغرض یہ اور اسکے حرف بعدہ دونوں قطع میں بحال رہتے ہیں جیسے ظہوری ترشیری سے بہرہ و چند گردی لَنَکِ می باش* بمن بنا کر یہی را کہ شل نیست* و دیکھو میان لَنَکِ کا نون چند کے مثل زبان پر نہیں آتا مگر قطع میں دونوں قائم ہیں یون۔ بہرہ و چند مفاعیلن و گردی لن مفاعیلن گمی باش مفاعیلن یا جیسے جناب بحر سے پڑا گوختا ہو جو صحر اہمالا* ہو قلم و حشمت میں دُکھا ہمارا* و دیکھو گوختما کے قریب قریب دُکھا کا نون بھی ہو مگر اول پورا غنہ ہو کر غیر محسوب ہوگا اور دوم نصف غنہ ہو کر قطع کے حرف ساکن کے مقابل مکتوب ہوگا یون۔ پڑا گو فَعُولن جتا ہو فَعُولن* ہ اقلی فَعُولن

موحشت فحولن مڑنکا فحولن۔

(۲) نون غنہ بعد الف۔ جب مصرعے کا حرف آخر نون غنہ بعد الف ہو تو بمقامہ ساکن رکن قائم تقطیع رہتا ہے جیسے استاد سے قیامت قاستان مرگان درازان پد زمزگان برصیف دل تیزہ بادان پیمان درازان اور بازان کے نون بحال رہینگے یون۔ درازان مفاعیل ہز بازان مفاعیل۔ یا جیسے سحر حوم سے ضد ہم جمع ہوئے گردش گردون سے سحر پد مرد درویش کمان صحبت نواب کمان پد کمان فعلات۔

(۳) نون غنہ بعد واو معروف۔ یہ بھی فارسی وار دو مین آخر مصرع قائم رہ کر تقطیع میں لکھا جاتا ہے جیسے خسرو سے سوادشام در پیش مہ نو پد گر لیلی ست در سپلوے مجنون پد پیمان مجنون کانون دوم سلامت رہینگا یون۔ گر لیلی مفاعیلن سد رہیلو مفاعیلن می مجنون مفاعیل۔ یا جیسے ذوق سے زاہد گمراہ کے کس طرح میں ہمراہ ہوں پد وہ کہے اللہ ہواور میں کمون اللہ ہوں پد۔ راہ ہوں فاعلات + لاہ ہوں فاعلات۔

(۴) نون غنہ بعد واو مجہول۔ یہ صرف زبان ہندی میں مصرعے کے آخر قائم رہ کر لکھا جاتا ہے جیسے تقطیع جیسے آتش سے بلبل کو خار خار دبستان ہراند نون پد ہر طفل کی بغل میں گلستان ہراند نون پد پیمان اندنوں کانون سوم دونوں جگہ بحال رہینگا یون۔ اندنوں فاعلات۔

(۵) نون غنہ بعد واو لین۔ اس نون کے پیشتر واو ساکن یا قبل مفتوح ہوتا ہے اور نون ناک میں بولا جاتا ہے اور حالت تقطیع میں جب مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہے تو قائم رہتا ہے جیسے ہم سے کیلے ہیں آپ اچھی گون پد ہم سے کیلے فاعلاتن ہ اپچ مفاعلن جی گون فعلان۔ یونین بھون بمعنی ابرو اور بون پھیلا ہوا درخت وغیرہ۔ یہ الفاظ ہندیہ سے مخصوص ہیں۔

(۶) نون غنہ بعد واو ویائے غلطی۔ یہ بھی زبان ہندی سے خصوصیت رکھتا ہے اور آخر مصرع بحال رہتا ہے جیسے استاد سے دل ہی تو ہر نہ سنگ وخت درو سے بھرنا آئے کیون پد روہنگے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستاے کیون پد پیمان کیون کانون بحال رہینگا یون۔ درو سہر فعلن ای کیون

مفاعلان + کوئی ہے متعلق تسائے کون مفاعلان -

(۷) نون غنہ بعد یاء معروف - یہ نون فارسی وار دو و و نون زبانوں میں آتا ہے اور مصرعے کے آخر قائم رکھ کر قطع میں لکھا جاتا ہے جیسے قدسی مشہدی سے نیش صنعت بہار آفرین بد قلمہا نخلش نگار آفرین پیمان نون آفرین ہر دو جابجاں رنگا یون - نون فعلول - یا جیسے آتش سے یہی اشارہ ہوا نون کالی کالی آنکھوں کا پشکار شیر نہ کھیلین تو ہم غزال نہیں پیمان نہیں کا دوسرا نون جبال رنگا یون - شکار شے مفاعلن رنگیلے فعلاتن ہم غزال مفاعلن انہیں فعلات - (۸) نون غنہ بعد یاء مجہول - یہ نون خاص زبان ہندی میں مصرعے کے آخر قطع میں جگا رکھ کر لکھا جاتا ہے جیسے ذوق سے وقت پیری شباب کی باتیں پڑ اسی ہن جیسے خواب کی باتیں پیمان (باتیں) کا نون قائم رنگا یون - وقت پیری فاعلاتن شباب کی مفاعلن باتیں فعلان - (۹) نون غنہ بعد یاء لین - یہ نون زبان ہندی میں آتا ہے اور اسکے ماقبل تختانی اور تختانی سے پیشتر فتح ہوتا ہے - جب ایسا نون مصرعے کے آخر واقع ہوتا ہے تو قطع میں جگا رہتا ہے جیسے سے اک بندہ ذلیل تر یا غفور میں پڑ میرا یہ منہ کہ قابلِ حورو و قصور میں پیمان و نون جگا میں کا نون جبال رنگا یون - فور میں فاعلات - صورت میں فاعلات -

نون محسن

(۱) نون محسن بعد الف ساکن - زبان اردو میں اس نون کا اعلان کرنا درست ہے یعنی جب اسکے ماقبل عطف یا اضافت نہ ہو تو اسکو زبان پر لانا جائز ہے - جب آخر مصرع واقع ہوتا ہے تو جگا ساکن جگا رہتا ہے جیسے حکیم نواب مرزا سے کوئی کتا تھا ہاے بجائی جان پڑ کسکے بچھے کہو گنوائی جان پڑ قطع میں یہ نون لکھا جاتا ہے یون - کوئی کتا فاعلاتن تہاے یا مفاعلن بی جان فعلان - یہاں جان کا نون جگا ہے اور مصرع دوم میں بھی یون نہیں سمجھو - ایسے نون کو نون غنہ کے ساتھ مقفی کرنا نہایت ثقیل ہے جیسے کوئی بجائی جان کو گمان اور بیان سے ہم قافیہ کرے -

(۲) نون معلن بعد واو معروف - یہ زبان اردو زبان پر ملفوظ ہو کر آخر مصراع قائم رہتا ہے جیسے شفق سے آجکل آپ کو ہر وقت سمائی ہو دون چہ تقطیع میں دون کا نون نہ گر گیا یون - ا ج کل ا فاعلاتن یک ہر وق فعلاتن تسمائی فعلاتن ہر دون فعلان - اس نون کے ماقبل عطف و اضافت ناجائز ہے۔

(۳) نون معلن بعد واو مجہول - یہ نعت ہندی میں واو مجہول کے بعد ملفوظ اللسان ہوتا ہے جب آخر مصراع آتا ہے تو ساقط نہیں ہوتا جیسے لمحہ تازی نمک ہر فارسی ہندی ہو لون دھیا لون کا نون آخر بحال رہ گیا یون - دی لون فاعلات - یا جیسے شل مشورے بیل نہ کو دا کو دی گون چہ بیل فاع کو دا فعلن کو دی فعلن گون فاع۔

(۴) نون معلن بعد واو لین - اس نون کے ماقبل واو ساکن اور واو کے ماقبل فتح ہوتا ہے اور ہر سہ زبان میں پایا جاتا ہے۔ جب آخر مصراع واقع ہوتا ہے تو تقطیع سے ساقط نہیں ہوتا جیسے چہ شداد وچہ ہامان وچہ فرعون دھیان فرعون کا نون معلن بحال رہ گیا یون - چہ شداد و مفاعیلن چہ امانو مفاعیلن جہ فرعون مفاعیلن - یا جیسے سحر مرموم سے آنکھ کس پر پڑے نشانہ ہو کون چہ سفت زخمی ہوئے شکار میں ہم دھیان مصرع اول میں کون کا نون بحال یون - اک کسپر فاعلاتن پڑے نشانہ معلن ن کون فعلات۔

(۵) نون معلن بعد یائے معروف - یہ نون یائے معروف کے بعد نظم اردو میں بلا تکرار ماقبل واقع ہوتا ہے جب آخر مصراع آتا ہے تو ساکن بحال رہتا ہے جیسے قیامت کی جو گن بجاتی ہو بین دھسان بندھ گیا اہل رہی ہو زمین دھیان بین اور زمین کے نون معلن قیامت تقطیع ہو گئے یون - قیامت فعلن کی جو گن فعلن بجاتی فعلن ہ بین فعلن + سہا بد فعلن گیا اہل فعلن رہی ہو فعلن زمین فعلن۔

(۶) نون معلن بعد یائے مجہول - یہ نون زبان ہندی میں مخصوص ہوا اور یائے مجہول کے بعد واقع ہوتا ہے جب آخر مصراع آتا ہے تو اسکو ساکن باعلان بحال رکھتے ہیں جیسے

کبھی ہم سے کرتے نہیں لیں دین + بیان + یون کا نون بحال رہیگا یون۔ کبھی ہم فعلوں سے کرتے فعلوں نہیں لے فعلوں ندرین فعل۔

(۷) نون معلن بعد یاء لیں۔ یاے تختانی یا قبل مفتوح کے بعد یہ نون آتا ہو اور کبھی نہیں گرتا آخر مصرع ساکن بحال رہتا ہو جیسے جامی ۵ ہست و چشمش ز شعاش و وعین + مبنی سین الف بن بن + بیان عین و بین کے نون بحال رہینگے یون۔ عش و عین فاعلات + بین بین فاعلات۔ یا جیسے شاد ۵ تربت میں کیلے ہون جو بے چین + یارون کے یار ہون نکیرین + بیان چین اور نکیرین کے نون معلن ساکن بحال بین یون۔ جے چین مفاعیل + نکیرین مفاعیل۔

ہمزہ

(۱) ہمزہ ساکن بعد حرف علت۔ زبان عربی میں یہ ہمزہ بعد الف و واو یا تختانی ساکن کے جب آخر مصرع بجائے حرف ساکن تقطیع کے واقع ہوتا ہو تو بحالت سکون قائم رہتا ہو جیسے ۵ ہاتف غیم گفت یورشا من یشاء + بیان یشاء کا ہمزہ بحال خود قائم رہیگا یون۔ ہاتف و غم فاعلتین ہم گفت فاعلات یورشا من فاعلتین یشاء فاعلات۔ یہ مادہ تاریخی ہو اور ہمزہ کو بضرورت علامہ واسطی نے اعداد میں شمار کر لیا اگرچہ خالی از تعدی نہیں۔ یونین سورا ورنہی کے ہمزے کا حکم جانو جب کہ آخر مصرع واقع ہوں۔ لیکن یہ ہمزہ جب بلا ضرورت نظم میں آتا ہو تو آخر مصرع فارسی والے کہتے ہی نہیں۔

ساکن بعد الف و واو و تختانی

(۱) حرف ساکن عام بعد الف۔ سوائے حروف مذکور صدر جب کوئی حرف ساکن مصرع کے آخر الف کے بعد ہر تہ زبان میں آتا ہو تو بحال خود رہتا ہو جیسے سعدی ۵ گر لالہ ز بوستان برد شد + سہل بہت بقاے دوستان باو + باد کی دال بحالت تقطیع قائم رہیگی یون۔ سہلست مفعول بقاید و مفاعیلن ستا باد مفاعیل۔ یا جیسے ذوق ۵ مجھ میں کیا باقی ہو جو دیکھے ہو تو آن کے پاس + بد گمان وہم کی دار و نہیں لقمان کے پاس + بیان پاس کا سین بحال

ریگی یون۔ ن ک پاس فعلات۔

(۲) ساکن بعد واو معروف۔ یہ بھی ہر سہ زبان میں آخر مصرع بحال رہتا ہے جیسے خواجہ سہ کرانی
 ۵ گزرا زنگرش کہ نتوان دشت ۵ چشم ہمار پرسی از رنجور ۵ بیان راے رنجور تند رست ۵
 یون۔ چشم ہما فاعلاتن ر پر نیز مفاعلتن رنجور فعلاں۔ یا ۵ میری تربت پر چڑھانے ۵ وھو نہ ہٹا ۵
 کسکے پھول ۵ تیری آنکھوں کا ہون کشتہ رکھ ۵ دوز گس کے پھول ۵ بیان لام بحال ریگا
 یون۔ کس کپول فاعلات + گس کپول فاعلات۔

(۳) ساکن بعد واو مجہول۔ یہ فارسی و اردو میں آخر مصرع بحالت سکون قائم رہتا ہے جیسے
 ظہوری ۵ اگر چشم زاہد نہ بود شور ۵ بیخاندے بردم اورا بزور ۵ بیان راے شور و زور
 قائم القطع بین یون۔ و شور فعول + بزور فعول۔ یا جیسے سحر حرم ۵ گٹا اور بجلی میں ہون
 چوٹ ۵ ہوا بی دوپٹے میں لکے کی گوٹ ۵ بیان تاے ہندیہ چوٹ اور گوٹ کی بحال ہون
 ج چوٹ فعول + ک گوٹ فعول۔

(۴) ساکن بعد واو دلین۔ اس حرف کے پیشتر واو اور اسکے ماقبل فتحہ اور ہر زبان میں آتا ہے
 اور آخر مصرع ساکن بحال رہتا ہے جیسے استاد ۵ تو گوئی براہ خداوند دور ۵ سپہرا ز نمود و ثرا و
 نور ۵ گدائے ست ہندی کہ سر تابا ۵ بخر حمرہ آراستہ کا ورا ۵ بیان دور اور نور کی راے مملہ
 ساکن بحال ریگی یون۔ و دور فعول + می نور فعول۔ یا جیسے ولہ ۵ مرتا ہوں اس آواز ۵
 ہر چند سراوڑ جاے ۵ جلا د کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں اور ۵ بیان راے اور ساکن قائم
 ہی یون۔ کہا و مفاعیل۔

(۵) ساکن بعد یاے معروف۔ یہ حرف ہر سہ زبان میں یاے معروف کے بعد مصرع کے
 آخر ساکن بحال رہتا ہے جیسے بنائی ہر وی ۵ تراہیمکہ لعل ست بر لباس حریر ۵ شدہ بہت
 قطر خون منت گریبان گیر ۵ بیان راے حریر و گیر قائم القطع بین یون۔ سحرہ فعلات +
 باگیر فعلاں۔ یا جیسے ذوق ۵ دن ترے گھوڑے کو کیونکر نہ پرسی سے نسبت ۵ نہ یہ صورت

نہ یہ زفارت نہ یہ ڈول نہ ڈیل پیمان ڈیل کا لام بحال ہیون۔ ل ٹیل فعلات۔

(۶) ساکن بعد یائے مھول۔ یہ فارسی و ہندی میں مصرعے کی تہامی پر بجائے حرف ساکن رکن کے بجائے خود قائم رہتا ہے جیسے عزت شیرازی ۷ درگستانے کہ گل خون دل خود بخود باغبان ساوہ دل چشم شمر درازر سید پیمان دال سید قائم ہیون۔ رذر سید فاعلات یا جیسے جناب بحر ۷ حشر بر باکر کے لیٹا ہیون ابھی پسونے دے اوقتہ مخمتر نہ چھڑ پیمان چھیر ط کی رائے ہندی سالم ہیون۔ شرن چیر فاعلات۔

(۷) ساکن بعد یائے لین اس حرف کے ماقبل یائے تختانی اور تختانی کے پیشتر فتح ہوتا ہے اور ہر شہ زبان میں ہے جیسے سعدی ۷ احو دل عشاق بدم توصید پسن ہو مشغول تو با عمرو وزید پیمان دال آخر مصرع سلامت ریگی یون۔ مے تصید فاعلات۔ عمر زید فاعلات یا جیسے نسیم کشمیری ۷ دانا تو کرے کب سرف میل پ باراہو جوے کے نام سے میل پیمان لام آخر مصرع بحال ہیون۔ م سے ہیل مفاعیل۔

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد حرف ساکن۔ الف اور واو اور تختانی کو چھوڑ کر جب حرف ساکن کے بعد دوسرا ساکن سوائے نون غنہ وعلن آخر مصرع واقع ہوتا ہے تو وہ بھی بحالت سکون بحال رہتا ہے قطع میں۔ ساکن اول کے ماقبل حرکات ثلثہ سے ہر حرکت آسکتی ہے جیسے نقی کمرہ ۷ رحے بحال خویش نفی کاہن شکاریان پ وقتہ کشند رحم کہ تیر از کمان گزشت پ پیمان بعد فتح شین مجہد و تائے فوقانی دو ساکن بحال ہیں یون۔ ماگزشت فاعلات۔ یا جیسے طاہر وحید ۷ نباشد دروز خم دل بے سر شک پ کہ سودا نقدش دہر بوشک پ پیمان کسر کے بعد شین مجہد و کاف دو ساکن قائم ہیں یون۔ سہر شک فعول۔ یے شک فعول۔ یا جیسے جامی ۷ ساز چو نافہ شکم خویش خشک پ بو کہ و مد از نفست بوے شک پ پیمان بعد ضمہ دو ساکن یعنی شین مجہد و کاف بحال ہیں یون۔ خیش خشک فاعلات پ بوے شک

فاعلات - یا جیسے آتش سے نذیکگی زمستان میں مجھ کو اندھا ٹھنڈا پٹ کے سو گیا وہ گل رنگی
تہا ٹھنڈا یہ بیان بعد فتحہ نون و وال ہندی دوساکن بجاں میں یون - ڈانڈ فعلان + ہانڈ
فعلان - یونین مچ بمعنی فلفل اور ڈنڈ بمعنی درخت بے شلخ و برگ وغیرہ۔

ستہ ساکن

(۱) حرف ساکن بعد دوساکن - متوالی تین ساکن زبان فارسی و اردو میں اکثر اور زبان
ہندی میں نادر اور زبان تازی میں مفقود ہیں۔ جب آخر مصرع واقع ہوتے ہیں تو آخر کا
ساکن ساقط اور اوکے ماقبل کے دونوں ساکن بجاں رہ جاتے ہیں اور ضروری کہ ان میں پہلا
ساکن حرف علت ہو جیسے کلیم ہدانی سے تا شود روشن کہ مسکین کشتہ سید اکیست چ گنبد از
فانوس باید بر سر پر واند ساخت یہاں کیفیت میں تختانی کے بعد سین و تا دوساکن اور خست
میں الف کے بعد خا و تا دوساکن ہیں دونوں الفاظ کے آخر سے تاے فوقانی گر جائیگی پھر اول
میں یا وسین اور دوم میں الف خا بجاں رہینگے یون - دا دکیس فاعلات + وان ساخ فاعلا
یا جیسے شانی تھکوس اگر دشمن کشد ساغر و گردوست چ بطاق ابر و ستائہ اوست یہاں دوست
اور اوست میں واو کے بعد سین و تا دوساکن ہیں تے گر جائیگی اور داوسین دونوں بجاں
سکون قائم رہینگے یون - و گردوس مفاعیل ان یے اوس مفاعیل - یا جیسے میر وزیر سے
شاہ مقصد تحصیل بے واسطہ بجائیگا چ اوصبا چو مونہ شیخ و برہن کے ہاتھ پاؤں یہاں تیسرا
ساکن یعنی پاؤں کا نون ساقط ہو کر دوسرا ساکن یعنی واو برابر تاے فاعلات اور پہلا ساکن
یعنی الف ببقابلہ الف فاعلات تقطیع میں بجاں رہینگے یون - بات پاو فاعلات - یا جیسے
سحر موم سے خلق کے ہرن دلکشائیں جو آئیں چ سڑک و کھیر چو کڑی بھول جائیں چ فعلوں
فعلوں فعلوں - یہاں ساکن چارم یعنی آئیں جائیں کا نون آخر جو کہ اب ساکن سوم کے
قائم مقام ہے گر جائیگا اب زمین دو یاے تختانی او نہیں تختانی دوم سبب عدم تلفظ ساقط ہوگی اور
تختانی اول جو کہ اب بحساب ساکن دوم ہے ببقابلہ لام فعلوں اور ساکن اول یعنی الف بحساب

اور فعل بجال رہینگے یون حج اے فاعل + اے فاعل - یونہی کرو چھترین تختانی و فوقانی و مہلہ تین ساکن ہیں۔ آخر مصرع راے مہلہ ساقط ہو کر تختانی و فوقانی دو ساکن بجال رہینگے یون۔ سے مقام جنگ ہو اور نکا کر و چھترہ مقامے جن مفاعیلن گونگا مفاعیلن کر و حیت مفاعیل۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ پاؤں اور آئین جائیں میں ہر ایک کا نوں غنہ ہر شمار میں نہ آئیگا۔ ایسا نہیں ہو بلکہ نوں غنہ مصرعیکے آخر ہمیشہ محبوب التقطیع و کموتب التقطیع ہوتا ہو۔

چار ساکن

(۱) ساکن بعد سہ ساکن۔ تین سے زیادہ ساکن متوالی سواے سنسکرت و انگریزی کہیں اور مسموع نہیں۔ لیکن الفاظ انگریزی۔ فارسی و اردو میں مستعمل حال ہیں لہذا اونکا ذکر ضرور ہو۔ ان زبانوں میں متوالی چار ساکن بھی آتے ہیں۔ جب آخر مصرع واقع ہوتے ہیں تو ساکن چارم و سوم ساقط ہو جاتے ہیں اور دوم و اول بجال رہتے ہیں جیسے اب سول حج ہوے بیان اسپا کر س چارم یعنی سین دوم اور ساکن سوم یعنی کاف ساقط ہو گئے اور ساکن دوم یعنی راے مہلہ بتقابلہ نوں فعلان اور ساکن اول یعنی اسپا کر کا الف دوم بجائے الف فعلان بجال ہو۔ تقطیع یون ہو۔ اب سول حج فاعلان ہئیے یا مفاعیلن اسپا فعلان۔ ایسا ہی زبان سنسکرت میں ہمارا سٹر کا لفظ ہو جہین الف و سین و تاے ہندی و راے مہلہ چاروں حرف ساکن ہیں۔ الغرض جب ایسے الفاظ مصرعیکے آخر واقع ہو جائیں تو آخر کے دو حرف ساکن کو ساقط کرنا چاہیے اور باقی دوم و اول حروف کو بجال رکھنا واجب ہو۔

قاعدہ پانزدہم تحریک حروف ساکن

جو حروف کہ در اصل ساکن ہوتے ہیں اور حالت تقطیع میں متحرک ہو جائے ہیں وہ پانچ حرف ہیں اور سب کی قسمین ملا کر شترہ حروف ہیں حسب تفصیل ذیل۔

نون معلن

(۱) نون معلن بعد الف - جب اس نون کے ماقبل عطف یا اضافت نہ ہو تو اسکا اعلان درست ہو۔ جب یہ نون درمیان مصراع بحالت سکون آتا ہو اور بقابلہ حرف متحرک رکن واقع ہوتا ہو تو اسکو متحرک کر لیتے ہیں اور بہتر ہو کہ اسکو فتح کی حرکت دین تاکہ اضافت و عطف کا التباس نہ ہو جیسے ذوق سے گمہ کا دار تھا دل پر پھر طے جان لگی چلی تھی بر چھپی کسی پر کسی کے آن لگی چہ بیان جان اور آن کا نون حالت تقطیع میں متحرک کیا جائیگا یون - نگہ کو امفاعلن رت دل پر فعلتان پڑا کن جا مفاعلن ن لگی فعلن + چلیت بر مفاعلن چکی پر فعلتان کسیک امفاعلن ن لگی فعلتج یہ حرف ہندی کے لیے مخصوص ہو فارسی میں اضافت یا عطف یا بعد یا ادخال و ابط کے بغیر اس نون کو متحرک نہیں کرتے ہاں الفاظ فارسیہ متعلقہ اردو میں ایسا نون آسکتا ہو اگر ماقبل اس کے ترکیب فارسی نہ ہو - جن لوگوں نے اس قاعدے کے خلاف کیا ہو وہ خطا پر ہیں -

(۲) نون معلن بعد واو معروف - یہ نون بھی زبان اردو میں مابین مصراع متحرک ہو گا خواہ اصلی متحرک نہ ہو مگر ادھنیں شرطوں کے ساتھ جو اس قاعدے کے نمبر اول میں ہیں جیسے جناب شیخ امداد علی بھرے زرمہ کیا قارون کو ماہ عدم کی روشنی چہ بے دیے ہوتی نہیں دام و درم کی روشنی چہ بیان قارون کا نون متحرک ہو کر کت فتح ہو جائیگا تقطیع میں یون - زرمہ کا قافا علان رونگھور قافا علان ہے عدم کی فاعلاتن روشنی فاعلن -

(۳) نون معلن بعد واو مجهول - یہ نون واو مجهول کے بعد بلا عطف یا اضافت ماقبل نظم اردو میں باعلان آتا ہو اور حالت تقطیع میں متحرک ہو جاتا ہو جیسے خواجہ حیدر علی آتش سے پہنچ خار اوٹھانے کی طاقت نہیں مجھے چہ بیتا ہوں میں شراب میں بھی لون ڈال کے چہ بیان لون کا ساکن نون بعد واو مجهول لام مفاعیل کے مقابل متحرک تقطیع ہو یون - بیتا ہ مفعول محو شراب فاعلاتن مہی لون مفاعیل ڈال کے فاعلن -

(۴) نون معلن بعد واو لین - اس نون کے پیشتر واو اور واو کے ماقبل فتح ہوتا ہو - یہ نون

تینوں زبان میں آتا ہو اور باوجود سکون متحرک ہو جائے یون۔ سے ایک جلوہ دو کون از و نوشت
 یک ذرہ تہ روح از نمودش پدیمان کون کا نون عین مفاعلن کے مقابلے میں بکرت فتحہ متحرک
 ہو جائیگا اس طرح۔ یک جلو مفعول دو کون از مفاعلن وجودش فاعلن + یک ذرہ مفعول س روح از
 مفاعلن نمودش فاعلن۔ یا جیسے حکیم نواب مرزا سے کون آتا ہو کون جاتا ہو کچھ بھی سمجھا کو خیال
 آتا ہو پدیمان دونوں کون کا نون متحرک ہو جائیگا یون۔ کون آنا فاعلاتن ہ کون جانا مفاعلن
 تا ہو فعلن۔

(۵) نون معلن بعدیائے معروف۔ یہ نون جب یائے معروف کے بعد بلا عطف یا اضافت قبل
 در میان نظم اردو واقع ہوتا ہو اور آخر میں نہیں ہوتا تو متحرک بکرت فتحہ ہو جاتا ہو جیسے شیخ محمد امین
 لکنوی پر شیخ امان علی سحر محرم سے کیا دور چلا کل ساغر کا اور بینین کیا رنگین بچین پد جی چھوٹ
 گیا تھا ساقی کا جب تین پہر پرتین بچین پد بیان رنگین اور دونوں تین کے تینوں نون تقطیع میں
 متحرک بکرت فتحہ ہو جائینگے یون۔ کا دو فعلن رچلا فعلن کل سا فعلن غر کا فعلن اربی فعلن کے کا
 فعلن رنگی فعلن ن بچین فعلان + جی چو فعلن ٹ گیا فعلن تاسا فعلن تیکا فعلن جب تی فعلن
 ن پہر فعلن پرتی فعلن ن بچین فعلان۔ یہ شعر بحر غریب مثنیٰ مضاعف الارکان میں ہو کہ میں اس کے
 ارکان مجنوں اور کہیں مجنوں مسکن ہیں۔

(۶) نون معلن بعدیائے مجہول۔ جب نظم اردو میں یہ نون بحالت سکون در میان مصرع آتا ہو
 تو تقطیع کے وقت متحرک ہو جاتا ہو جیسے نواب امین الدولہ میر وزیر اعظم سے خدا کی دین کا موسیٰ
 سے پوچھیے احوال پد کہ آگ لینے کو جائیں پیر سہری ہو جائے پد بیان دین بیاے مجہولہ
 کا نون ساکن برابر فاعے فعلاتن کے متحرک تقطیع ہو جائیگا یون۔ خدا کہ سے مفاعلن کہوسی
 فعلاتن سپوچھے مفاعلن احوال فعلان پد آگ لے مفاعلن گجائیے فعلاتن پیر سہری مفاعلن
 ہو جائے فعلان۔

(۷) نون معلن بعدیائے لین۔ یہ نون ہر زبان میں ہو۔ اس کے ماقبل ایسی یا سے تختانی ہوتی

جس سے پیشتر فتح ہو۔ جب نظم میں درمیان مصرع واقع ہوتا ہو تو بمقابلہ حرف متحرک رکن کے بحر کتبہ فتحہ معمولی متحرک ہو جاتا ہے جیسے عالی شیرازی سے آن سند از جبر آورد این سند از اختیار ہے این سخن ہم در میان ماندہ است امر بن مین + بیان مین اول کا نون مفتوح لقطع ہو گا یون۔ اسناد از فاعلاتن جبر آورد فاعلاتن دی سند از فاعلاتن اختیار فاعلاتن + اسی سخن ہم فاعلاتن در میان فاعلاتن دست اسرے فاعلاتن مین مین فاعلاتن۔ یا جیسے شیخ محمد جان شاد پیر و میر سے نہ اک نفس بھی ملا چین مشتق ابرو مین + جو دم لیا وہ تہ خنجر و حسام لیا + بیان چین بیاے ملینہ کا نون قطع مین مفتوح ہو جائیگا یون۔ ن اک نفس مفاعیلن بلاچہ فاعلاتن ن عشق اب مفاعیلن رو مین فاعلاتن جدم لیا مفاعیلن تہ فن فاعلاتن جبر و حسام مفاعیلن م لیا فاعیلن۔ کبھی اہل فارس اس نون کو غنہ کر دیتے ہیں اس وقت قطع مین نہ آئیگا جیسے خاقانی سے کعبہ در تزیع همچون تخت نرد مر و ہا کعبتین ہنا و نژاد انسی و جان آمدہ + بیان کعبتین کا نون غنہ محسوب لقطع نہو گا یون۔ کعبتو تن فاعلاتن۔ مگر شاذ ہو۔

ساکن بعد الف و واو و یا تحتانی

(۱) ساکن بعد الف۔ یہ ہر شے لغت میں جب درمیان مصرع بوقف بھی واقع ہوتا ہو تو متحرک قطع شمار میں آ جاتا ہے جیسے میر معصوم کاشی سے کہے کہ گلشن کو سے تراوداع کند + اگر نہ کہمت گل بر خور و صداع کند + بیان عین و دواع و صداع برابر فاعل متحرک فعلین بحر کتبہ فتحہ متحرک ہو جائیگا یون۔ کسیک گل مفاعیلن ش کو یے فاعلاتن تراودا مفاعیلن ع کند فعلین + اگر ب نک مفاعیلن بہت گل بر فاعلاتن خرد و صداع مفاعیلن ع کند فعلین۔ یا جیسے جناب شیخ امداد علی بحر کہنو سے جینے نہ نیگی آنکھیں تری ہو فاجھے + ان کھڑکیوں سے جھانک رہی ہو قضا مجھے + بیان جھانک کا کاف تازی تاسے فاعلاتن کے مقابلے میں متحرک ہو یون۔ جینے ن مفعول لگایا فاعلاتن تری ہو مفاعیلن فاجھے فاعیلن + ان کو تک مفعول یوس جا کہ فاعلاتن رہی تری مفاعیلن ضامجے فاعیلن۔

(۲) ساکن بعد واو معروف - یہ حرف ساکن جب واو معروف کے بعد درمیان مصرع ہر زبان میں واقع ہوتا ہے تو متحرک تقطیع ہو جاتا ہے جیسے عاقل خان شاہجہان آبادی سے امتیاز کوہر مادرطن مستور بود + بادہ آبے بود تاو شیشہ انگور بود + بیہان مستور اور انگور کی رائے محلہ متحرک مفتوح ہو جائیگی یون - امتیاز سے فاعلاتن گوہر فاعلاتن دروطن مس فاعلاتن تور بود فاعلاتن + باد ا بے فاعلاتن بود تاو فاعلاتن شی شیے ان فاعلاتن گور بود فاعلاتن - یا جیسے شیخ امام بخش ناسخ سے وہ دن گئے کہ ہاتھ میں رکھتے تھے پھول ہم + ناسخ چھبے اب اس کے عوض غار پادون میں + بیان پھول کا لام ساکن متحرک ہو جائیگا یون - وہ دن گ مفعول پڑے کمات فاعلاتن مرکبت مفاعیل پو لعم فاعلن -

(۳) حرف ساکن بعد واو مجہول - جب کوئی حرف ساکن واو مجہول کے بعد آتا ہے تو سکون درمیان مصرع حرکت پاتا ہے جیسے لاادری سے کشتہ چشم تراختے کہ برا نام بود + ہم کفن ہم گور ہم تابوت چون بادام بود + بیہان گور کی رائے مملہ ساوی عین فاعلاتن متحرک ہوگی تقطیع یون ہو کشت یہ پیش فاعلاتن سے تراش فاعلاتن تے کبر ان فاعلاتن دام بود فاعلاتن + ہم کفن ہم فاعلاتن گور ہم تا فاعلاتن بوت چو با فاعلاتن دام بود فاعلاتن - یا جیسے محرم حرم سے عطر مل ملکہ او سحر شب وصل + کل تو سارا بدن ٹوٹ لیا + بیہان ٹوٹ کا لام واو مجہول کے بعد متحرک ہو جائیگا یون - عطر مل مل فاعلاتن کل او سحر مفاعیلن شب وصل فاعلاتن کل تساء فاعلاتن بدن ٹوٹ مفاعیلن ل لیا فاعلن -

(۴) ساکن بعد واولین - جب کوئی ساکن واو ماقبل مفتوح کے بعد درمیان مصرع آتا ہے تو متحرک بکرت فتح ہو جاتا ہے جیسے رباعی فائض ابہری سے گردون در کینہ سے زند جو نگر + جانان غم دل نیمخورد طور نگر + مطرب حرفے نے زرد حال سبین + ساقی قدحے نے و ہر دو نگر + بیہان جور اور طور اور دور کی رائے مملہ جو بعد واولینہ کہ تو تقطیع میں سکون سے حرکت پائیگی یون - گرد و مفعول رکین سے مفاعیلن زند جو مفاعیلن نگر فعل + جانان غ

مفعول مدل نے مفاعلن خرد طور مفاعل نکر فعل + مطرب حرف مفعولن نے فاعلن زند حال مفاعلین بدین فاعول + ساقیق مفعول وحے نے مفاعلن و ہر دور مفاعل نکر فعل - یا جیسے استاد سے یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھنے کے مری بات + دے اور دل او کو جو نہ مجھ کو زبان اور یہ بیان پہلے اور کی اسے ساکن متحرک ہو جائیگی یون - دے اور مفعول دلن کو ج مفاعلین مذ بے محک مفاعلین زبا اور مفاعلین -

(۵) ساکن بعدیائے معروف - جب یہ ساکن درمیان مصراع واقع ہو تو متحرک ہو جائے جیسے غزالی مشہدی سے رخ رانقاب زلف گر گہر میکنی + ہر ما در مشاہدہ زنجیر مے کنی + یہاں گر گہر اور زنجیر کی اسے ساکن متحرک التقطیع ہو جائیگی یون - رخ ران مفعول قاب زلف فاعلات گر گہر مفاعلین مے کنی فاعلن + ہر ما مفعول رے مشاہدہ فاعلات د زنجیر مفاعلین مے کنی فاعلن - یا جیسے جناب بحر سے ٹکے میری سرگوشٹ احباب یہ کہنے لگے + بحر کا قصہ بھی افسانہ ہو رانجھا میر کا + یہاں ہیر کی اسے مملہ ساکن متحرک ہوگی یون - بحر کا قص فاعلاتن صفیہ فاعلاتن نہ راجا فاعلاتن ہیر کا فاعلن -

(۶) ساکن بعدیائے مجهول - جب یہ ساکن حرف درمیان مصراع واقع ہوتا ہو تو متحرک ہفتہ ہو جاتا ہے جیسے عالی شیرازی سے کاہلی درکار خو و مجنون چرا کر دین قدر + مردن عاشق + آہے یا نگاہے بیش نیست + یہاں بیش کا شین معجمہ ساکن متحرک ہو جائیگا یون - مردنے فاعلاتن شوق آہے فاعلاتن یا نگاہے فاعلاتن بیش نیست فاعلات - یا جیسے محمد ابراہیم ذوق دہلوی سے مر جیا جوتیرا گرفتار دام زلف + تربت پراوسکی جال کا پایا گیا پیر تو + یہاں پیر کی اسے ہندی جو یائے مجهول کے بعد ساکن متحرک ہو جائیگی یون - تربت پ مفعول مسک جال فاعلاتن کپا یے گ مفاعلین پیر تو فاعلن

(۷) حرف ساکن بعدیائے لین - جب کوئی حرف ساکن یاے تحتانی یا قبل مفتوح کے بعد ہر سہ زبان میں آتا ہو تو درمیان مصراع متحرک ہو جاتا ہے جیسے استاد سے قانع سخن نیست و

باک ندارم + نزع خویش سپاس ہے ناز غیر مجاہد + بیان غیر کی رائے حملہ متحرک ہو جائیگی
یون - قانع ب مفعول سخن نہیں مفاعیل تم و باک مفاعیل ندارم مفعولن + نزع خویش مفعول
سپاست مفاعیلن از غیر مفاعیل مجاہد مفعولن - یا جیسے سحر مرحوم لکھنوی سے میل
اپنے ہاتھ کا سمجھے روپ پر پیسے کو ہم + کام تھیلی سے نکالا کیسہ دلاک کا + بیان میل کا لام جو
درمیان مصرع ساکن ہو تقطیع میں متحرک ہو جائیگا یون - میل اپنے فاعلاتن بات کا سم
فاعلاتن جے رُپ رُپ فاعلاتن سیک ہم فاعلن + کام تیلی فاعلاتن سے نکالا فاعلاتن کیسے
دل فاعلاتن لاک کا فاعلن -

دو ساکن

(۱) حرف ساکن بعد ساکن - الف اور واو اور یاء تثنائی کو چھوڑ کر یون معلن کے
سوا بھی جب دو ساکن متوالی ہر سہ زبان میں درمیان مصرع واقع ہوتے ہیں تو ساکن
اول بحال اور ساکن دوم متحرک ہو جاتا ہے جیسے صائب اصفہانی سے در فکر زن پیچ کہ این زن
فساد + در خون گرم غوطہ دہ جاسے مرد را + بیان گرم کا میم اور مرد کی دال جو ساکن
دوم تھے اب بمقابلہ عین فاعلات و فاعلن متحرک التقطیع ہو جائیگی یون - در فکر مفعول
زن پیچ فاعلات کی ای رخن مفاعیل یہی فساد فاعلات + در خون مفعول گرم غوطہ
فاعلات دہ جاسے مفاعیل مرد را فاعلن - یا جیسے شیخ ناسخ سے جہان میں جتنے ہیں
جن پر ہی سب تجھ پر مرتے ہیں + عبث تعویذ تو نے ڈنڈہ پر جان جان باندھا + بیان
ڈنڈہ کی دوسری دال ہندی متحرک ہو جائیگی یون - جہاں جت مفاعیلن نہو جن نو
مفاعیلن پر ہی سب تجھ مفاعیلن پر مرتے ہیں مفاعیلان + عبث تعوی مفاعیلن ڈنڈہ
ڈن مفاعیلن ڈنڈہ پر ہی مفاعیلن نجا باد مفاعیلن -

ستہ ساکن

(۱) ساکن بعد دو ساکن - جب تین ساکن متوالی ہر زبان فارسی و سنسکرت و انگریزی

وہندی در میان مصرع واقع ہوتے ہیں تو ساکن آخر ساقط اور ساکن دوم متحرک ہو جاتا ہے اور ساکن اول بحال رہتا ہے حالت تقطیع میں جیسے قاضی سیفی سے کاردبر کش گوشت بزرگشتا سب را بہ بیان کارو کی وال ساقط اور او سکی را سے عملہ بمقابلہ عین فاعلاتن متحرک ہو گئی اور او سکا الف بمقابلہ الف فاجال ہے۔ گوشت کی تا سے فوقانی ساقط اور او سکا شین مجہ بمقابلہ عین فاعلاتن متحرک اور او بمقابلہ الف فاجال ہے۔ گشتا سب کی با سے فارسی ساقط اور سین بمقابلہ عین فاعلاتن متحرک اور او سکا الف بمقابلہ الف فاجال ہے یون۔ کاردبر کش فاعلاتن گوش بزرگش فاعلاتن تاس را فاعلن۔ یا جیسے مؤلف سے نیست مشکل زسیت یا بد از لبٹ ملہورث گڑ نہیں مشکل فاعلاتن زس یا بد فاعلاتن از لبٹ طہ فاعلاتن مور گر فاعلن۔ مصرع سیفی میں یا مجولہ و معروف و و او معروف کے بعد کے ساکن کی مثال تھی وہ مصرع ہذا میں ہے۔ یا جیسے ناخ سے پھر پھر کے دائرے ہی میں رکھتا ہوں میں قدم پڑ آئی کہاں سے گردش پر کار پاؤں میں پیمان پاؤں کا نون ساقط ہو گیا اور او سکا ساکن دوم یعنی واو بمقابلہ عین فاعلاتن متحرک اور او سکا الف مقابل الف فاجال ہے یون۔ ۱۱ کی مفعول ہاں گرد فاعلاتن شہکار مفاعیل پاؤں فاعلات۔ یا جیسے استاد سے بہر کس شیوہ خاصے دریاں رست ارزانی پڑ زمین مرج وزلا رڈائن براگنجینہ افشانی پیمان لارڈ کی وال ہندی کہ ساکن سوم تھی ساقط اور را سے عملہ بمقابلہ عین مفاعیلن متحرک و الف لارڈ بمقابلہ الف مفاعیلن ہے یون۔ بہر کس شے مفاعیلن ویسے خاصے مفاعیلن درسی شارس مفاعیلن ت ارزانی مفاعیلن زمین مدحو مفاعیلن زلا رڈائن مفاعیلن براگنجی مفاعیلن ن افشانی مفاعیلن۔

اگر یونہی کسی لفظ میں متوالی تین ساکن جمع ہو جائیں اور ساکن آخر سبب ضافت یا عطف مابعد یا وصل کے مقابل حرف متحرک کرن کے ہو تو اس ساکن سوم کو بھی نہیں گرتے بلکہ مثل ساکن دوم متحرک کر دیتے ہیں جیسے عبدالرحمن جامی سے خامہ چون نظم سخت سخت و ملاتار است و خطا درست پیمان ساکن سوم یعنی تا سے تار است بمقابلہ عین مفعولن اور متحرک

دوم یعنی تائے مفتعلن کے مقابل سین رست ہو کہ ساکن دوم تھا متحرک ہو گیا اور الف رست یعنی ساکن اول بمقابلہ فائے مفتعلن بحال ہی یون۔ خام چٹ خط مفتعلن سے سنت مفتعلن سخت سست فاعلات + الملائم فاعولن راس ت خط مفتعلن نا درست فاعلات۔ بیان کین ابتدا میں تشکین کا مصاف بھی ہو۔

کبھی ان متوالی تین ساکنوں میں ساکن سوم گر جاتا ہو اور ساکن دوم کو متحرک کر کے اوکی حرکت کو اشباع کرتے ہیں جیسے صاحب محمود نامہ سے دہر ساقی پیالہ گاہ راست و گاہ چپ بیان راست کی تائے ساکن الاصل کو حرف عطف کی وجہ سے متحرک کرنا چاہا تو او کو ساقط کر دیا یون۔ مید ہر ساق فاعلاتن قی پیالہ فاعلاتن گاہ راست و فاعلاتن گاہ چپ فاعلن۔ جن لوگوں نے اس مصرعے کی تقطیع میں راست کے الف کو ساقط کر کے (گاہ رستو) بروزن فاعلاتن بتایا ہو وہ شاید ناواقف ہیں کہ متوالی تین ساکنوں میں ساکن اول نہ ساقط ہوتا ہو نہ متحرک بلکہ بحال رہتا ہو لیکن آئین بھی شک نہیں کہ ساکن سوم کو اگر ساکن دوم کو متحرک کر کے اشباع کرنا خلاف استعمال ہو اگرچہ خلاف قاعدہ نہیں۔ کیونکہ حذف ساکن سوم کے بعد دوسرے ساکن کو فقط متحرک کر دیتے ہیں اشباع میں دیکھا گیا کہ ان متحرک کا اشباع جائز ہو۔

چهار ساکن

(۱) ساکن بعد رستہ ساکن۔ تین سے زیادہ متوالی ساکن زبان سنسکرت اور انگریزی میں بہت مسموع ہیں۔ جب درمیان مصراع واقع ہوتے ہیں تو ساکن چہارم و سوم ساقط ہو جاتے ہیں اور ساکن دوم متحرک ہوتا ہو اور ساکن اول بحال خود قائم رہتا ہو مگر ایسا شاذ ہو اور خالی از کراہت نہیں۔ جیسے ہر قبضے میں ملک مہار اٹھرتو بیان مہار اٹھرتی راسے آخر جو ساکن چہارم تھی اور تائے ہندی جو ساکن سوم تھی دو نون ساقط ہو گئیں اور سین جو ساکن دوم تھا بمقابلہ فائے فاعولن متحرک ہو گیا اور الف جو ساکن اول تھا بحال ہی یون۔ ہ قبضے فاعولن م ملکہ فاعولن مہار فاعولن س اتو فاعولن۔ یا جیسے سنتا ہون اسپا کرل ب ہو کہ

سول جج ہیجان پڑ رونقین دینے لگے مسند احکام کو پڑ ہیجان اسپار کس کا سین آخر جو ساکن
چہارم تھا اور کاف جو ساکن سوم تھا دو نون ساقط ہو گئے اور راء مہملہ جو ساکن دوم تھی
بمقابلہ عین فاعلن متحرک ہو گئی اور الف جو ساکن اول تھا بحال رہا یون۔ سُنَتْ ہ اس
مفتعلن پادرب فاعلن۔ ایسے مقام پر جب ساکن چہارم کے بعد الف وصل آجائے
تو کسیقد رخت ہو جاتی ہے یعنی تین ہی ساکن محسوب ہوتے ہیں اور چوتھا الف وصل میں رہتا
جاتا ہے پھر بھی بغیر ضرورت چار ساکن متوالی کا استعمال خالی اور ثقل نہیں۔

قاعدہ شانزدہم استعمال اوزان مجور نوزدہگانہ

بیان مجور سے پیشتر ایک امر کا ذکر ضرور ہو گا اہل عرب میں ہر وزن کے واسطے ایک بیت مثال
میں لاتے ہیں۔ عروضیان عرب علی الخصوص وہی ابیات ذکر کرتے ہیں جو خلیل بن احمد
لاچکا ہو خواہ سالم خواہ مزاحف۔ عروضیان عجم میں ہر شخص جداگانہ مثالیں لاتا ہے اور اشعار
مستعملہ خلیل کی پابندی نہیں کرتا۔ لیکن مؤلف نے خوب غور کیا کہ اکثر ارکان کی اولٹ
پھیر اور افراط و تفریط سے اور زحافات کے استعمال سے ایسا کوئی نہ کوئی وزن نجاتا ہے جو
کسی تصنیف میں موجود نہ ہیں اور بخوبی جائز و درست ہے اور کبھی کبھی کسی شاعر کا ایسا کوئی
نہ کوئی شعر ملتا ہے جو کجا وزن کسی کتاب عروض میں درج نہیں اور بہر عنوان درست و جائز
ہے۔ زبان اردو میں اکثر وزن مستعملہ اکثر عربی و فارسی میں بوجہ ثقل یا ناواقفیت
فن یا اختلاف مذاق شعر ہی نہیں کہے بدین سبب ہم نے ہر بحر کے تحت میں پہلے وہ عربی
اشعار لکھے جو کہ صاحب مفتاح و معیار الاشعار و میزان الافکار نے قلمبند کیے ہیں۔ پھر فارسی
مثالوں کی ابیات بقدر یاب و داوین اساتذہ فارس و تذکرات فارسی سے نقل کیں۔
باقی صدائق المعجم و معیار الاشعار و میزان الافکار و معیار المعجم و رسالہ جامی و صدائق البلاغہ
و شجرۃ العروض و رسالہ محب دہلوی و غیرہ کتب عروض سے رقم کیں۔ زبان اردو میں
جسقدر اوزان مستندان ہند کے کلام میں رائج اور ثقات کے مذاق میں مستعمل پائے

اوشین کو استعمال اُردو ٹھہر کر دواوین اُردو سے چھانٹ کر اونکی مثالین . ج کین . جو وزن فارسی میں تھے اور اُردو میں کیا اب اونکو خالی چھوڑا اور وہاں صرف فارسی مثال لکھی . جو اُردو میں مستعمل تھے اور فارسی میں تنگیاب وہاں فقط اُردو کی نظیر تحریر کی . بہر صورت کسی زبان غیر مستعمل میں اپنی طرف سے مثال لانا زبان کو منہ چڑھانا جانا . علاوہ برین عروضیان متاخر نے اکثر بحر میں چند غوطے کھائے ہیں یا تو بحر کچھ نمی اور کچھ بتادی اور یہ دراصل تقطیع غیر حقیقی کا دھوکا ہو . یا زحافات بے موقع لاکر وزن بھرتین دھبا لگا دیا . ہم نے ہر بحر میں ان اغلاط کا پتہ دیا بلکہ اکثر بحر کے خاتمے پر تنبیہا اوزان مغالط آمیز رقم کیے اور اونکی کج قسمی کے سبب بتا دیے تاکہ طالبان راست باز بحر وان باطل کے کہنے پر نجائیں اور اونکے قریب میں آکر دھوکا نہ کھائیں . وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی .

بجز

یہ بحر عرب و عجم کے ہاں مستعمل اور اُردو زبان میں بھی مروج ہو . اسکی اصل بلسان عربی دائر میں مفاعیلن چھ بار آئی ہو اور استعمال میں ہمیشہ مجزواتی ہو یعنی چار رکن کا پورا شعر . لیکن سبیل شاذ چھ اور آٹھ رکن کی ابیات بھی دستیاب ہوئی ہیں .

اس بحر میں عروض . سالم . مکفوف . محذوف . محبق محبوب . چار قسم کے پائے ہیں اور ضرب میں بھی . سالم . مقبوض . محذوف . محبق محبوب . چار اقسام کی ملی ہیں . مربع و مستطیل و مشمن ملا کر نو اوزان پر یہ بحر مستعمل العرب ہو حسب تفصیل ذیل .

(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مفاعیلن مفاعیلن دو بار عفا من ال لیلی السکھب فاولا ملہم فالخمر با شبع . باے سبب سے مصرع دوم آغاز ہوا سیلے کہ یہ شعر معتقد ہو یوں . عفا من مفاعیلن ل لیس سہ مفاعیلن . بغل الما مفاعیلن جفل غمر و مفاعیلن . معنی شعر یہ ہیں . آلِ لیلے سے یہ تین مواضع نکل گئے اور کمنہ ہو گئے ایک سبب دوسرا الماح تیسرا غمر .

(۲) بیت چار رکعتی ضرب مخدوف باقی تین رکن سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن + مفاعیلن فعولن
و ما ظہر فی الباعی الصبیح بالظہر الذکول * باشباع۔ یہ شعر بھی معقد ہوا اور اسے ضخیم پر
صرع اول ختم ہو یوں۔ و ما ظہری مفاعیلن لباغض ضوم مفاعیلن + مبسط ظہر مفاعیلن
ذلولی فعولن۔ طالب غلم کے واسطے میری پشت نرم نہیں۔ یعنی ظالم میری پیٹ نہیں
لگا سکتا۔

(۳) شعر مربع صدر وابتدا مقبوض عروض و ضرب سالم مفاعِلن مفاعِلین دو بارے
فَقُلْتُ لَا تَخَفْ شَيْئًا ۖ فَمَا عَلَيْكَ مِنْ بَأْسٍ ۖ بِدِ بَاشِعَ - فَقُلْتُ لَا مَفاعِلن تخف شئین مفاعِلن
فَمَا لَوْ مَفاعِلن کہن باسی مفاعِلین - پس مین نے کہا خوف نہ کر تجھ کو کچھ باک نہیں -

(۴) چار رکن کی میت ضرب سالم باقی کفوف - مفاعیل مفاعیل + مفاعیل مفاعیلن
 ۵۵ فہذا ینذو دکان + وذا ین کتب یونی + فہاذان مفاعیل نذو دکان مفاعیل +
 وذا ینک مفاعیل ثبن یرمی مفاعیلن - پس یہ دونوں دفع کرتے ہیں اور وہ نزدیک
 سے تیر لگاتا ہے۔

(۵) شعر چار کنی صدر اخرم ضرب مقبوض باقی سالم مفعولن مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن
 اَذُو مَا اسْتَعَادُوْهُ بِ اَشْبَاع - كَذَلِكَ الْعَيْشُ عَارِيَةٌ ۞ اودوس مفعولن تعارو ۞
 مفاعیلن + کذا کل عم مفاعیلن شعاریہ مفاعیلن - ادا کیا لوگوں نے اوس چیز کو کہ عاریت لیا
 تھا یونہیں زندگانی بھی عاریت ہو - اگر عاریہ کی تحتانی کو مشتہ و پڑھو حبیباً کہ بقول الشاعر
 دیوان ادب میں ہو تو اوس وقت (شعاریہ) بروزن مفاعیلن ہو کر ضرب بھی سالم ہو جائیگی
 باقی مثل سابق -

(۶) بیت مریج صدر اشتر باقی تین رکن سالم - فاعلن - مفاعیلن + مفاعیلن مفاعیلن
 فِي الَّذِينَ قَدْ مَاتُوا ۚ وَفِي مَا قَدْ مَوَّاعِدُكَ ۚ فل لزمی فاعلن نقد اتو مفاعیلن +
 و فیما قد مفاعیلن و موعیدہ مفاعیلن - جو لوگ کہ تحقیق مر گئے اور جو ا و مفعول نے اپنے

اعمال سے کچھ پیشہ مجید یا اوس میں صاحبان بصیرت کو عبرت ہو۔

(۷) چار کن کا شعر صدر الخرب باقی سالم مفعول مفاعیلین + مفاعیلین مفاعیلین ۵ کو کان اَوْتُوْهُ
اَصِيْرًا مَا اَلْتَصِيْبَتَا ۶ باشاع۔ لوکان مفعول بوموسى مفاعیلین + امیرن مفاعیلین تضینا مفاعیلین
اگر ابو موسی امیر ہمارا بنے تو ہم اوس سے راضی نہیں۔ یہاں تک سات وزان مرج محزونین۔

(۸) تقدیر اس بحر کو مجزوء کے سوا کبھی استعمال میں نہیں لاتے لیکن بعض مولدین متاخر نے بفتح
عجم اسکو مسدس بھی کہا ہے۔ سب سے پہلے ہما بن زہیر نے اشعارش کئی کا یہ قطعہ طرح کیا کہ صدر و
ابتدا الخرب حشو مقبوض عروض و ضرب محذوف مفعول مفاعیلین چار بار ۵ یا مکتب کعبت
یہ شمول ۶ باشاع۔ کا الطف هذه السماء ۱ ۲ نشوان یهذه ۳ کلا ۴ ۵ کا الخصب مع التسيير
ما ۱ ۲ مالط مفعول فماد مفعول مفاعیلین شمایل مفعول۔ وقس علی هذا القطع۔ امو شخص کہ باری
کی جو اس کے ساتھ شراب نے پخصلتیں کیا لطیف ترین جو مست کہ ناز سے جھومتا ہو گو باشاع و خرت جو
کہ نسیم اوسکو جھونکے دے رہی ہے۔ پھر ہا کی تبعیت میں مالک بن مالحی اور حاتم بن اہل وغیرہ نے
اس وزن میں دست درازیاں کیں چونکہ ایسے اوزان خلاف مذاق عرب تھے اکثر انہوں نے اس میں
ماثل کیا اسنوی تو انکو موزون ہی نہیں جانتا۔ واہ ۷ مذاق۔ یہ ایک وزن وافی ہے۔

(۹) حاتم بن اہل نے ہزج کے مشمن یعنی ترانے پر بھی ہاتھ صاف کیا اول ایک رباعی کہی جبکا صدر
الخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مکفوف عروض محقق محبوب۔ مفعول مفاعیلین مفاعیلین فع + ابتدا
الخرب حشو اول مقبوض مسکن حشو دوم مکفوف ضرب محقق محبوب۔ مفعول فاعلین مفاعیلین فع۔
۵ کلا قاتلی یذا الجفا والحق ۶ یا من حلو وخسوا فی صدہری ۷ اَلْوَم جفا الجفوا ۸ اَعْنَم
عینی و کفیت حاترا فی امری ۹ لا طاق مفعول تلی بذل مفاعیلین جفا والحق مفاعیلین رمی فع + یا
من حل مفعولن لو و نحو فاعلن میونی صدر مفاعیلین رمی فع۔ باقی دو مصرعے بروزن مصرع اول۔
مجھے اس جفا اور فراق کی تاب نہیں ہے۔ احو کو گو کہ او ترے ہوا و خیمہ اسادہ کیا ہے تینے میرے سینے
میں۔ خواب نے پلکوں پر اندھیر کر رکھا ہے جب سے کہ تم سب میری نظروں سے غائب ہوئے ہو۔

اور میں باقی ہمارے مقدسے میں حیران۔ اس تہیجے کا خلاصہ یہ ہے۔ اچھو دوستو تمہاری یاد میرے دل میں ہر وقت رہتی ہے مجھے شب کو نیند نہیں آتی بلکہ میں پلک نہیں مارتا جب سے کہ تم لوگ مجھے جدا ہوئے یہ میری ہر بات ہے۔ حیران ہوں کہ یا الہی کیا کروں۔

اس سچے دل کی ایک رکن کو حکم عاقبہ دفعہ مکفوف و مقبوض نہیں کر سکتے ہاں جدا جدا کف و قبض لائے کا دور کنوڑا میں اختیار تو یعنی اسی مفاعیلین کو مفاعل نہیں کہہ سکتے مگر مفاعیلین مفاعیلین کو مفاعلین مفاعیلین یا برعکس کیسے تو کوئی ہاتھ بھی نہیں بٹھاسکتا۔

خیل اور ابوالحسن خنیش نے عروض میں قبض لانا جائز جانا مگر سکاکی کے نزدیک عروض مقبوض درست نہیں۔

وزن ترانہ کے مختصر اہل عجم ہیں اور حاتم کی رباعی مذکورہ بالا کو عجم کا متبع سمجھو۔ اس طرح اسکے مثنوی میں اکثر عربی مصرعے۔ فارسی مصاریع کی سلاک میں لوگوں نے موزون کیے ہیں وہ ملحعات میں شامل ہو کر اب گویا فارسی ہیں۔ جیسے حافظ سے الایا ایہا الساقی ادر کا سنا ونا ولہما کہ عشق آسان نمود اول مئے افتاد شکلا بہ اب صرغ اول گویا فارسی میں شامل ہے۔

فارسی وارد میں اس بحر کی اصل آٹھ رکن کا پورا شعر دائرے میں ہر محقق طوسی علیہ الرحمہ نے زبان فارسی اس بحر کے دو حصے کیے اور دوسرے حصے کی دو قسمیں۔ اس حساب سے کل کے تین جز ہو گئے سالم۔ مکفوف۔ آخرب۔ اور تقسیم بنظر صدر وابتدا قائم کی۔ بعض لوگ ان تینوں حصوں کو تین بحرین قرار دیتے ہیں۔ پہنے علیحدہ علیحدہ بیان کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ آغاز مصاریع کے ارکان مقبوض و آخر بحر آئے ہیں۔

الغرض یہ بحر وافی اور مجزوا اور مشطوری یعنی مثنوی و مسدس و مربع ملا کر اوتائی وزن پر آئی ہے اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین دو بار۔ شیخ محمد علی حزمین ہنہانی سے جو ان را یکدم اندوہ غریبی میر میا زاد بہ ہستالی بدن خون جگر ایشیہ ساز

تقطیع۔ جوار ایک مفاعیل بند ہے مفاعیلن غریبی پی مفاعیلن ریسا زومفاعیلن ۱ پر پتا ۱۱
مفاعیلن مدن خونے مفاعیلن جگر راشی مفاعیلن ریسا زومفاعیلن۔ یا جیسے خوابہ وزیر کھنکھ
۵ چلا ہوا دل رحمت طلب کیوں شادمان ہو کر پڑ زمین کوے جانان سنج دیگی آ۔ بان ہو کر
تقطیع۔ چلا ہوا مفاعیلن در رحمت مفاعیلن طلب کو شامفاعیلن دما ہو کر مفاعیلن۔ یو یو یو
تقطیع مصرع دوم۔

(۲) بیت ششم عروض و ضرب سبغ بشرطے کہ آخرین نون غنہ ہو ورنہ خارج از دائرہ ہوجائگی ثانی
سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔ دو باریون ۵ شد آن جان جهان دان
کشان چون از چمن بیرون پد روان شد جان مرغان چمن گونی زن بیرون پد شد اجاسے
مفاعیلن جہاد من مفاعیلن کشا چو از مفاعیلن چمن بیرون مفاعیلان۔ بیرون کا نون غنہ سبب
وقوع آخر بحال ہے۔ ستائیں اس وزن میں تسبیغ بلا غنہ لاتے ہیں لیکن محقق اسکو خارج از دائرہ بتاتے
ہیں اور فی الحقیقت کا نون کو ایسا حرف کھٹکتا ہے جیسے حافظ صبا خاک وجود ما بان عالیجناب
اندا ز پد بود کان شاہ خوبان را نظر بر نظر اندازیم پد چنان داز مفاعیلان ۱ نظرن داؤیم مفاعیلان
دیکھے بیان انداز کا الف دوم بمقابلہ الف دوم مفاعیلان اور نئے معجمہ بمقابلہ نون مفاعیلان بحال
ہیں اور یہی اندازیم کی تحتانی اور سیم کی کیفیت ہو کہ برقرار ہیں۔ الغرض اس وزن میں بزبان اردو
بھی تسبیغ نون غنہ کے ساتھ لانا جائز ہے جیسے خواجہ حیدر علی شش ۵ یہ کیفیت اسے ملتی ہے
ہو جسکے مقدر میں پد می الفت نہ خم میں ہونے شیشے میں نہ ساغر میں پد بیان میں کا نون غنہ بمقابلہ
نون مفاعیلان بحال رہیگا یون۔ نساغر میں مفاعیلان۔

(۳) شعر ششم عروض و ضرب مقصود باقی سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل۔ دو بار
یون ۵ بیا اوجان آب غوش رہی یکدم بصد جوش پد کہ گرد و ہر دو عالم ازل مضطر فراموش
بیا اوجا مفاعیلن ب ۱ اغوشے مفاعیلن رہی یکدم مفاعیلن بصد جوش فعولان۔ ہکو اختیار کر
خواہ مفاعیل کو مقصود خواہ فعولان کو مقصود کہیں دو نون کیساں ہیں۔ کبھی اس وزن میں کون

و ششم کو بر وزن فاعولن لاتے ہیں اور اسکو سعد الشارحین محذوف بتاتے ہیں جیسے سے من آن
مدہوش عشقم کہ از خوشش خبر نیست بد مر آتش دل از کف دیگر پرواے سر نیست بد منامد ہومفاعیلن
شعقم فاعولن کہ از محبتش مفاعیلن خبر نیست فاعولان مصرع دوم کی تقطیع یونین کرلو۔ ہم تو اسکو
مقلوب طویل مسجع کہتے ہیں و میان دو مصرع حذف لانا نئی واردات ہو اگر بالفرض و بحر نرج ہی ہیں
شمار کرنا منظور تھا تو کیوں نہ کہد یا کہ یہ ہر شمع من مضاعف المشطوبہ تاکہ فاعولن بہمنزلہ آخر واقع ہو جاتا۔
الغرض یہ اوزان بزبان اردو مستعمل نہیں۔

(۴) شعر شت کرنی عروض و ضرب مقصور باقی ارکان مکفوف۔ مفاعیل مفاعیل مفاعیل فاعولان
دوبار۔ قاضی سیفی سے زہے حسن زہے روی و زہے نور و زہے نار بد زہے خط و زہے خال زہے
مور و زہے مار بد زہے حسن مفاعیل زہے رک مفاعیل زہے نور مفاعیل زہے نار فاعولان۔ مصرع دوم علی ہذا
القیاس۔ فقیر مولف کی رائے میں بجائے خال لفظ زلف خوب ہو۔ یہ وزن بھی اردو میں غیر مستعمل
(۵) شعر شمع عروض و ضرب محذوف باقی ارکان مکفوف مفاعیل مفاعیل مفاعیل فاعولن۔ دوبار
مولوی معنوی سے زہے باغ زہے باغ کہ شکفت زبالا بد زہے صدر زہے ہر شہارک و تعالیٰ
ہے باغ مفاعیل زہے باغ مفاعیل کہ شکفت مفاعیل زبالا فاعولن بد زہے صدر مفاعیل زہے ہر
مفاعیل تبار کو مفاعیل تعالیٰ فاعولن شمس الدین فقیر دہلوی اس شعر کے وزن کا نام ہر شمع
مقصود محذوف بتا کر یہ عبارت اس کے تحت میں لکھتے ہیں کہ انجا ہمدرد مقصود آمدہ مگر عروض و ضرب
کہ محذوف و جزو اقبل ضرب مکفوف ست۔ وادہ این گل دیگر شکفت باغ اور شکفت اور صدر اور
بد رک جو اضافت یا عطف کے آنے سے غیر متحرک پایا تو حضرت سمجھے کہ بیان تقطیع میں بھی انتظام
قائم رہیگا اس لیے رکن مقصور سے اد کو نامزد کر دیا اور غور فرمایا کہ قصر عروض و ضرب کے لیے
مخصوص ہو و میان مصرع کیونکہ آسکیگا۔ حال آنگہ بیان تقطیع میں بیشتر خود ہی کھچکے کہ انتقام
ساکنین چون در وسط مصرع واقع شود پس اگر ساکن اول حرف مد و ساکن دوم نون ست فاعولان
اور تقطیع ساقط ہے نمایند اگر غیر نون ست آنرا متحرک میسازند حکیم اسدی سے ز شوق لبش خون

ما پنجہ باو اہل خاص بود اما طاعتی کہ اول شد از وہ آفرم خوانند۔ اس وزن میں اگر صحیح درمیانی لاؤ
 میں۔ پنجہ یا زمانہ کو کہلائے خوش حال بنید ہو تا جو صاحب معیار سے گفتی کہ شتم بایکے آن یا شتم کے پد کر کشہ شوم
 بارست در پاسے تو او را تر ہی یا جیسے مؤلف سے اور چرخ شتم پر در چرخ چاند ہو اچھپ کر پد تلوار تری کسی پر
 ہر ماہ گفتی جو پد ہمیں تسبیح بھی بنون غنہ آتی ہو۔ شیخ تاسخ سے ہم خواب میں وان پونچے تدیر سے کہتے ہیں
 وہ نیت سے چونکا وٹھے تقدیر سے کہتے ہیں پدس کہتے ہیں مفاعیلان۔ اسکے اواخر سالم و مسیح کا خط
 بھی درست ہو خواجہ سے کرانی سے خواب کہ منزل بر خاک درت خواجہ پد لیکن نہ بد جنت ما و انگار گان
 ۲۔ خارج مفاعیلان + گنگار ان مفاعیلان۔

(۹) سب مثل وزن سابق لیکن شواہ سے اول مسیح بلا قید غنہ۔ ملا عرفی سے ہوشم بگا ہے بر د جانان
 چنین باید پد یک جبرہ خرام کر دیا نہ چنین باید پد ہوشم مفعول بگا ہے بر د مفاعیلان جانان مفعول
 چنین باید مفاعیلان + یک جرج مفعول خرام کر دیا مفاعیلان پیمان مفعول چنین باید مفاعیلان۔ صاحب
 میزان الافکار فرماتے ہیں کہ درین صورت رکن ثانی مسیح بخیرید۔ مؤلف عرض کرتا ہوں کہ رکن ثانی یعنی شواہ
 اول ہر دو مصاریع مسیح نہیں آسکے تبسبع در میان مصرع کیونکر جائز ہوگی۔ خواجہ معیار الاشار میں ارشاد
 کرتے ہیں۔ اما تیر زیادت کہ خاص بود ہوا و اخر مصرعہ ما و آن دو نوع بود اول حرف ساکن زیادت کنند
 پس اگر آخر رکن سببہ خفیف ہو در رکن را مسیح خوانند جب تبسبع و اخر مصاریع کے واسطے خاص ہوئی
 تو رکن ثانی مسیح غلط ہو گیا۔ اب ہم سے ایک رمز سنئے کہ اس شعر کے رکن سوم و ہفتم میں فقط کف لائے
 تو وہ مفاعیل ہو جائیگا ہے رکن دوم و ششم وہ دونوں سالم رکھے اور مفعول مفاعیلان مفاعیل
 مفاعیلان دوبار سے آٹھ بند کر کے شعر بھر کی تقطیع کر جائے یوں۔ ہوشم مفعول بگا ہے بر د مفاعیلان
 د جانان مفاعیل چنین باید مفاعیلان + یک جرج مفعول خرام کر دیا مفاعیلان پیمان مفاعیل چنین باید
 مفاعیلان۔ اب دیکھئے تبسبع و درمیانی اور خرب ما بین کا جھگڑا کیسا پاک ہو گیا۔ کف کا کوئی مانع نہیں
 پہلے بھی تو خرب لاتے تھے اور وہ کف سے مرکب تھا۔

(۱۰) بیت ششمں صدر و ابتدا خرب عروض و خرب مقصور باقی چار رکن کفوف مفعول مفاعیل مفاعیل

فعلولان - دوبار حزین ہشت تہائی سے ہشت یارہ ہنگامہ محشر متوان رشت ہے اگر کاش لکڑیاں یا گندم ترشہ
 ہشتا مفعول ہنگام مفاعیل ہی محشر ہشتا مفاعیل تو اذت مفاعیل + اگر کاش لکڑیاں یا گندم ترشہ مفاعیل
 می تا گم مفاعیل زر مانند فعلولان - ہنوا ہر وزیر سے منہ آئے نظر صاف وہ ہر یار کی تلوار پہ آئینے
 کا آئینہ ہر تلوار کی تلوار پہ منہ اسے مفعول نظر صاف مفاعیل وہ ہر یار مفاعیل کتلوار فعلولان + آئین
 مفعول کا آئین مفاعیل ہ تلوار مفاعیل کتلوار فعلولان - مفاعیل تسکین آخر و فعلولان برابر ہیں -
 (۱۱) آٹھ کرن کا پورا ایک شعر عروض و ضرب محذوف صدر و ابتدا خرب باقی چار کرن مکفوف مفعول
 مفاعیل مفاعیل فعلولن - دوبار - فاضل ابہری شاگرد مرزا صاحب سے فتح از سر مرگان بود ابرو سے
 بتان را پد پیکان و ثم شیر کن پشت کمان را پد فتح من مفعول رمز گاہ مفاعیل و و ب سے مفاعیل
 بتا را فعلولن - یا جیسے سے سودا ہو تو کھر کو خفانی نہیں کیا ہی ہے او سے تو کئی بار بلایا نہیں جاتا پٹو
 مفعول سحر کوخ مفاعیل فغان مفاعیل ہ کا ہو فعلولن - یونین تقطیع مصرع دوم -
 (۱۲) بیت شمن الارکان مثل وزن دہم و یازدہم مکرہمین کوئی خوشنیل کرن سالم بھی لاتے ہیں اور
 او سکو سالم تہا تہین اور دھوکا کھاتے ہیں جیسے سعدی حوران ہشتی را دوزخ بود اعراف
 از دوزخیان پرس کہ اعراف ہشت ست ہے حوران مفعول ہشتی را مفاعیلن دوزخ مفعول و دوزخ
 مفاعیل + از دوز مفعول خیا پرس مفاعیل کہ اعراف مفاعیل ہشت ست فعلولان - یا جیسے عرفی شیر
 سے جم تہ بخان خانان کز اثر نطق ہے چون گل ہلکی گوش کند جذر صم را پد جم مرت مفعول بخان
 مفاعیلن ناگزرا مفعول ثرے نطق مفاعیل - باقی تقطیع صاف - اگر ان مثالوں کے مصارع
 اولیٰ میں مفاعیلن سالم ہو تو اس کے بعد کرن مکفوف کیون نہ آیا یعنی مفاعیل و اگر بجائے مفاعیل
 مفعول آیا ہو تو اسکو خرب کہیں گے اور خرب سوا سے صدر و ابتدا نہیں آتا - اسلئے یوں سمجھو کہ
 دونوں خوش مکفوف مفاعیل مفاعیل میں باہم تحقیق ہو کر اول مفاعیل دوم مفاعیل رہ گیا بدین سبب
 او سکو مفاعیلن اور اسکو مفعول سے تبدیل کیا - پس اس وزن کا نام ہر خرب مکفوف تحقیق مقصود
 ان تینوں اوزان آخر کا اجتماع باہمی درست ہے -

ترانہ

رباعی کو کہتے ہیں اور وہ انھیں اوزان وافی میں شامل ہوا اور یہ لفظ تر سے مشبوب ہے۔ صاحب خبائے عالم
و مینان الافکار کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ لاشہ دو سو اکاون ہجری میں سلطان یعقوب بن لیث صفار
کا لڑکا عید کے دن غزنین میں جوڑگو گولیوں کی طرح کھیل رہا تھا جوڑکے ڈھلکنے سے لڑکے کی زبان
خوشی میں یہ مصرع آگیا غلتان غلتان ہمیر و تالپ گو پد یعقوب نے فضلاء عہد کے سامنے
پیش کیا۔ او بخون نے بعد غور اس مصرع کو بحر ہزج میں پایا ایسے رودکی نے اسی وقت اس پر تین
مصرعے اور لگائے جب رودکی کی رباعی مشہور ہوئی تو زن و مرد کو سُن کر جوش آتا تھا ایسے رودکی
سوچا کہ لوگوں کی دماغی خشکی اور زہدوں کا زہن شک اس وزن نے کھو دیا بدین سبب سکوت۔ تر۔
یعنی شوکر مطوب سے نسبت کر کے ترانہ نام رکھا اس میں انہ نسبتی ہے جیسے رند سے زندانہ۔ بعدہ لوگوں نے
ہر مصرع کو ایک بیت قرار دیا اور اس کو اسید وجہ سے چہارمیتی اور رباعی کہنے لگے لیکن متاخرین نے
چار مصرعون کو دو شعر فرض کیا اور اس کا نام دوہیتی رکھا۔ پہلے رباعی کے ہر مصرعے میں قافیہ لاتے
تھے اس سبب سے کہ ہر مصرع ایک بیت سمجھا جاتا تھا اور یہاں مثال مشطورات میں ہم آئندہ بتائیں گے۔
جب سے اس کا نام دوہیتی رکھ لیا تو پہلے دو مصرعون کو مطلع فرض کیا اور دوسرے دو مصرعون کو غیر
مطلع بدین وجہ دوسرے شعر کے پہلے مصرعے سے قافیہ نکال ڈالا اور چاروں کو ملا کر اس کا نام
رباعی خصی رکھا مگر اب بھی رباعی غیر خصی کہی جاتی ہے۔ فرخی نے رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا کہ
اسی طرح ہکا اختیار ہے کہ وزن ترانہ میں ہم اقسام نظم کہ لیں۔

عروضیوں نے رباعی کے چوبیس وزن ڈھونڈ نکالے اور خواجہ حسن قطان خراسانی نے ان
سب کے دو شعر بنائے اور ہر شعرے میں بارہ وزن ٹھہرائے۔ ان تمام اوزان میں چار قسم کے
عروض و ضرب آتے ہیں۔ یعنی فعول بسکون آخر اہتم۔ فعل محبوب۔ قاع ازل۔ فع محبوب محبوب
اور انہیں تین قسم کے حشواتے ہیں۔ مکفوف۔ مقبوض۔ محبوق۔ مگر فی الحقیقت دیکھو تو وہ چاروں
عروض و ضرب اصل میں دوہی ہیں یعنی اہتم وادل۔ باقی دو انھیں کی تحقیق سے پیدا ہوئے ہیں

الغرض سبکی صدر وابتدا دو قسم کی بنائی گئی ایک اُخرب دوسری اُخرم اسی باعث سے دو شجرے قائم کیے ہیں۔ مگر درحقیقت یہاں سخت سوہو اصل میں صدر وابتدا ایک ہی ہو یعنی اُخرب۔ کیونکہ صدر وابتدا کے بعد کرن مکفوف یا مقبوض ضرور لاتے ہیں اسلئے صدر یا ابتدا کے ساتھ تحقیق ہو کر خرم کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کرن مکفوف کے ساتھ تحقیق ہوتی ہے تو وہ مفعول بن جاتا ہے اور اس کرن ثانی کو بھی گول خرب ٹھہرتے ہیں حالانکہ خرب درمیان مصرع آہی نہیں سکتا۔ جب کرن مقبوض کے ساتھ تحقیق ہوتی ہے تو اسکو اشتر کہتے ہیں باوجودیکہ اشتر سبب کیب خرم مصرعے کے مابین واقع نہیں ہو سکتا۔ پس اسی خرب و اشتر کے دھوکے میں لوگ صدر وابتدا کو اُخرم کہہ دیتے ہیں۔ یہ الجھی ثابت ہو چکا کہ اُخرب و اشتر درمیان میں نہیں آتے جب یہ درمیان میں نہ آئے بلکہ باہم کرن آغاز مصرع و کرن مابعدہ میں تحقیق ہو گئی تو صدر وابتدا کا اُخرم ہونا یا ان بے اصل ٹھہرا اور جیسا ہم نے صدر میں بیان کیا ہے وہی صدر وابتدا ایک ہی یعنی اُخرب قائم رہی۔

اب ایک نکتہ اور قابل غور ہے کہ جو چوبیّل وزن باعی کے مشہور ہیں وہ دراصل سبب قسم ششویں تین ہی وزن ہیں۔ ایک مکفوف۔ دوسرے مقبوض۔ تیسرے مجہوق۔ جب ان پر صدر وابتدا دو طرح کی آتی ہیں ایک اُخرب غیر مجہوق دوسرے اُخرب مجہوق تو ان تینوں ششویں کو ان دونوں کے ساتھ ضرب دینے سے چھ وزن پیدا ہو جاتے ہیں اور جب ان چھوں کو عروض و ضرب چپا قسمی مذکورہ بالا کے ساتھ ضرب دیتے ہیں تو چوبیّل وزن نقد کن لیتے ہیں ہم نے یہاں وہ بارہ وزن اُخرب کے لکھے جنکی صدر وابتدا مفعول ہو اور انکے ساتھ ادھکا ایک اثرہ نقل کیا۔ بعد وہ بارہ وزن اُخرب کے مذکور کیے جنکی صدر وابتدا سبب تحقیق مابعدہ کے مفعول ہو اور انکی ذیل میں اونکا بھی دائرہ دکھا دیا۔

شجرہ غیر مجہوق

(۱۳) صدر وابتدا اُخرب و دونوں ششویں مکفوف عروض و ضرب اہتم یون مفعول مفاعیل مفاعیل فحول۔ جامی سے خواہی شوی آگاہ زحال دل ریش پد تصحیح۔ خابیش مفعول ویا گاہ مفاعیل

زحالیہ مفاعیل لبریش فعول۔ یا جیسے نلخ۔ اس جشن کو لازم ہو پڑی رات کہیں پتہ قطع۔ اس جشن مفعول کلانہ مفاعیل بڑی رات مفاعیل کہیں فعول۔

(۱۴) صدر وابتدا الخرب جشوا اول مقبوض دوم کفوف عروض و ضرب بہتم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول دانش مشدی۔ دانش کن اعتماد بر عمر دراز بہ دانشتم مفعول کفوا مفاعیل دبر عمر مفاعیل دراز فعول مومن خان دہلوی۔ سودے مین کٹی بہا حسرت مین خزان بہ سودے م مفعول کٹی بہا مفاعیل حسرت م مفاعیل خزان فعول۔

(۱۵) صدر وابتدا الخرب جشوا اول کفوف جشودوم کفوف محقق عروض و ضرب بہتم مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول فعول۔ جامی۔ از جہد تو گر آرویک شہ شمال بہ از جہد مفعول ت گر آروید مفاعیل یک شہم مفعول شمال فعول۔ قدس و جرج گل بہ سنبل بہ وہ زلف بہ قدس و مفعول ہر خ گل بہ مفاعیل سنبل ہ مفعول و زلف فعول۔ ان تینوں کا عروض و ضرب ایک ہو۔

(۱۶) صدر وابتدا الخرب دونوں جشو کفوف عروض و ضرب محبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل۔ مزار روشن ضمیر۔ تو حافظ قرآن و خدا حافظ تو بہ تو حافظ مفعول ظا قرآن مفاعیل خدا حافظ مفاعیل نوا تو فعل۔ رند۔ وہ لطف و عنایت وہ لطف وہ کرم بہ وہ لطف مفعول عنایت مفاعیل تلطف مفاعیل کرم فعل۔

(۱۷) صدر وابتدا الخرب جشوا اول مقبوض جشودوم کفوف عروض و ضرب محبوب مفعول مفاعیل مفاعیل فعل۔ عبدالغنی تفرشی۔ ما این ہلہ سخاں شکستیم عبت بہ ما ای مفعول متسا مفاعیل شکستیم مفاعیل عبت فعل۔ ناسخ۔ ہر رات کبھی بڑی کبھی دن ہو پڑا بہ ہر رات مفعول کبھی بڑی مفاعیل گئی دن ہ مفاعیل بڑا فعل۔

(۱۸) صدر وابتدا الخرب جشوا اول کفوف دوم کفوف محقق عروض محبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل۔ جامی۔ بیار تو ام جانان عالم بہ نگہ بہ بیار مفعول ت ام جانان مفاعیل عالم بہ مفعول نگہ فعل۔ آنکھیں مین گل نگرین غنچہ ہر دین بہ اکیہ مفعول گل نگرین مفاعیل غنچہ مفعول دین فعل۔

ان تینوں کا عروض و ضرب واحد ہے۔

(۱۹) صدر وابتدا اُخر بحتشواول و دو دم مکفوف عروض و ضرب ازل مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔ قاسم کا ہی میاں خانی ہے ہر کس کہ زاسر ارض آگاہ ہے ہر کسک مفعول زاسر ارض مفاعیل خدا آگاہ مفاعیلن بہت فاع۔ رند میں تیری انھیں باتوں سے گجراتا ہوں ہر موی تر مفعول انی بات مفاعیل س گجراتا مفاعیلن ہوں فاع۔

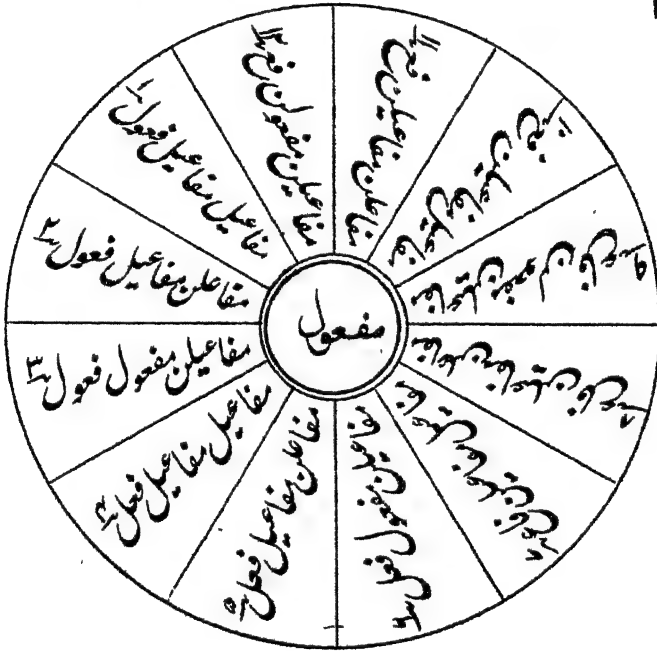
(۲۰) صدر وابتدا اُخر بحتشواول مقبوض و دو سر مکفوف عروض و ضرب ازل مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع۔ مرزا ابوتراب فطرت مشہدی اکون زرت و نفس تنگی کرد ہر اکون ز مفعول تردد و مفاعیلن نفس تنگی مفاعیلن کرد فاع۔ بھر گھنوی عاشق کو وہ منہ لگائیں یہ تین بہن ہر عاشق ک مفعول وہ لگا مفاعیلن یہ باتے مفاعیلن بہن فاع۔

(۲۱) صدر وابتدا اُخر بحتشواول مکفوف حشو دو دم مکفوف محقق عروض و ضرب ازل مفعول مفاعیلن مفعولن فاع۔ جامی چون قد تو بجز ادا و سہم نام ہر چو قد و مفعول ت بجز ادا مفاعیلن اسوین مفعولن دام فاع۔ اندیشہ پشاکر بندہ ہر وقت ہر حال لہا مفعول پشاکر ہر مفاعیلن بندہ ہر مفعولن وقت فاع۔ ان تینوں کا عروض و ضرب ایک ہے۔

(۲۲) صدر وابتدا اُخر بحتشواول و دو دم مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع۔ حشری تبریزی جان شد گرو و زری و رازق ضامن ہر جانشنگ مفعول روے روز مفاعیل رازق ضامن مفاعیلن من فاع۔ ناسخ ملتے نہیں دریا کے کنارے باہم ملتے مفعول ہر دریا ک مفاعیل کنارے با مفاعیلن ہم فاع۔

(۲۳) صدر وابتدا اُخر بحتشواول مقبوض و دو دم مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع۔ میر صیدی طہرانی من آئندہ دیا رزگستانم ہر من امی مفعولن دیا مفاعیلن رزگستان مفاعیلن نم فاع۔ بھر سب گر گئے دانت آئندہ و ن کی صورت ہر مفعول می دانت مفاعیلن سو و کی صوم مفاعیلن رت فاع۔

(۲۴) صدر وابتدا اذخرب حشواول مکفوف حشودوم مکفوف محبوق عروض وضرب محبوق محبوب۔ مفعول
مفاعیلین مفعولین فاع۔ جامی ۵ ہر خاک درت ہر دم رخ میسایم ۶ ہر خاک مفعول درت ہر دم
مفاعیلین رخ ۷ مسا مفعولین یم فاع۔ ۵ دل جو جو مرادین من مانی مانگے ۶ دل جوج مفعول
مرادے من مفاعیلین مانی مامفعولین گے فاع۔ ان تینوں کا عروض وضرب ایک ہی۔ اگر یہ بارہ
اوزان باہم ملا دیے جائیں تو رباعیان ناموزون نہونگی۔ اب دائرے میں صاف سمجھاؤ۔



شجرہ محبق

اس شجرے کے صدر وابتدا کو عروضیوں نے اذخرم کہا اور ہر سوکیا ہو جس طرح کہ بیشتر ہم نے
ذکر کیا۔ دراصل رکن اول و دوم میں ہر جگہ تحقیق ہو کر شکل مفعولین پیدا ہو گئی ہو جیسا کہ اوزان
ذیل سے ثابت ہے۔

(۲۵) صدر وابتدا اذخرب حشواول مکفوف محبوق حشودوم مکفوف عروض وضرب اہتم مفعولین
مفعول مفاعیلین فاعول۔ جامی ۵ ہر ساعت درپاے توجان بہر شمار ۶ ہر ساعت مفعول

درپائے مفعول ت جابہر مفاعیل نثار فاعول۔ شور الف ت سے جو بحر اپنا ضمیر پڑھو شورے ال مفعولن فت سے مفعول براپن مفاعیل ضمیر فاعول۔ اس وزن کے آغاز میں مفعول مفاعیل تھا لام مفعولن ویرم مفاعیل میں باہم تحقیق ہو کر کرن اول مفعولن اور دوم مفعول بن گیا ہی لوگ دھوکے سے اس رکن دوم یعنی مفعول کو آخر بکدیتے ہیں باوجودیکہ ضرب بسبب اجتماع خرم در میان مصرع نہیں یونہی باقی گیارہ میں بھی غور کر لو۔

(۲۲) صدر وابتدا ا ضرب حشوا اول مقبوض محقق دوم مکفوف عروض و ضرب اہتم مفعولن فاعلن مفاعیل فاعول۔ فاضل بہری مٹرب حمرنے نے زند حال بدین پڑھو مٹرب حمر مفعولن نے فاعلن زند حال مفاعیل بدین فاعول۔ نسخ آنتین پڑھتی ہیں قل ہوا اللہ مام پڑھتے پڑ مفعولن تی ہ قل فاعلن ہول لاء مفاعیل مام فاعول۔ اس وزن میں فاعلن کو دھوکے سے لوگ اشتہر کرتے ہیں باوجودیکہ شتر بسبب ترکیب خرم سواے صدر وابتدا کے اور کہیں نہیں آ سکتا پس رکن دوم یعنی مقبوض اول و رکن اول یعنی آخر میں تحقیق ہو کر مفعول مفاعیل سے مفعولن فاعلن ہو گیا ہی۔

(۲۳) صدر وابتدا ا ضرب دونون حشو مکفوف محقق عروض و ضرب اہتم۔ مفعولن مفعولن مفعول فاعول جامی مینخواہم تارزم امطرہ نگار پڑھو مینخواہم مفعولن تارزم مفعولن امطرہ مفعول نگار فاعول۔ دل کا اگر گن جب کو گین نکلیں یہ بول پڑھو دل کا ا مفعولن گن جب کو مفعولن کے نکل مفعول سی بول فاعول۔ لوگ لکھتے ہیں کہ بیان رکن اول و دوم آخر میں اور سوم آخر ا ضرب او صحیح چوکتے ہیں کیونکہ اسکی اصل مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول تھی۔ مفعول کے لام اور مفاعیل کے میم میں تحقیق ہوئی پھر اسی مفاعیل اول کے لام اور مفاعیل دوم کے میم میں باہم تحقیق ہو گئی تو وزن ترش کمر نکل آیا۔ ان تینوں اوزان کے عروض و ضرب ایک ہیں۔

(۲۴) صدر وابتدا ا ضرب حشوا اول مکفوف محقق حشو دوم مکفوف عروض و ضرب محبوب مفعولن مفعول مفاعیل فعل۔ جامی چون گفتہ باگل زجالت سنخے پڑھو گفتہ مفعولن باگل مفعول

جالت س مفاعیل نئے فعل۔ ۵ بنی ہر زنبق تو جین برگ سمن ۶ بنی ہر مفعولن زنبق ت مفعول
جی برگ مفاعیل سمن فعل۔

(۲۹) صدر وابتدا ا خرب جشوا اول مقبوض محقق جشود دوم مکفوف عروض و ضرب محبوب۔ مفعولن
فاعلن مفاعیل فعل۔ ۵ مرزار و شت نصیر ۶ محی الدین مصطفیٰ حافظ تو ۷ محمد دی مفعولن فی ی
مص فاعلن طقی حاف مفاعیل ظن تو فعل۔ ۵ نسخ ۶ کھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہر مثل ۷ ک
کے مو مفعولن سی پڑھے فاعلن خدا سچ ۵ مفاعیل مثل فعل۔

(۳۰) صدر وابتدا ا خرب دو نون جشوا مکفوف محقق عروض و ضرب محبوب۔ مفعولن مفعولن
مفعول فعل۔ ۵ جامی ۶ کو بارم بے علت ازدیدہ گہر ۷ کو بارم مفعولن بے علت مفعولن
از دید مفعول گہر فعل۔ ۵ زلفون مین او بھو تو روتے نہ بنے ۶ زلفو مے مفعولن ا بھو تو مفعولن
روتین مفعول بنے فعل۔ ۵ یتینون اوزان عروض ضرب ایک ہی رکھتے ہین۔

(۳۱) صدر وابتدا ا خرب جشوا اول مکفوف محقق جشود دوم مکفوف عروض و ضرب ازل مفعولن مفعول
مفاعیل فاع۔ ۵ جامی ۶ از گل آمد بوے تور فتم از ہوش ۷ از گل ۱۱ مفعولن آمد بوے مفعول
تور فتم از مفاعیلن ہوش فاع۔ ۵ چنگ و بر بڑا مین ہر کمان یہ تاثیر ۷ چنگو بر مفعولن اطن ۵
مفعولن کیا یہ مفاعیلن شیر فاع۔

(۳۲) صدر وابتدا ا خرب جشوا اول مقبوض محقق جشود دوم مکفوف عروض و ضرب ازل مفعولن
فاعلن مفاعیلن فاع۔ ۵ حیدری تبریزی ۶ آدم معلوم و قدر آدم معلوم ۷ آدم مع مفعولن
لوم قدر فاعلن آدم مع مفاعیلن لوم فاع۔ ۵ اسیر ۶ کیا او نہ ہے منہ گرا سب کے مانند ۷ کا او
مفعولن نہ گرا فاعلن سب کے مفاعیلن نہ فاع۔

(۳۳) صدر وابتدا ا خرب جشوا اول دوم مکفوف محقق عروض و ضرب ازل مفعولن مفعولن
مفعولن فاع۔ ۵ جامی ۶ در گلشن اشک افشان ۷ گشتم دوش ۸ در گلشن مفعولن اشک افشا
مفعولن میگشتم مفعولن دوش فاع۔ ۵ احمد حیدر زہرا شہر شیر ۶ احمد مفعولن در زہرا

مفعولن شب برشب مفعولن بر قاع۔ ان تینوں وزنوں کا عروض و ضرب محض ہے۔

(۳۴) صدر و ابتدا ا خرب خشا و ل مکفوف محقق خشو دوم مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب

مفعولن مفعولن مفاعیلن فع۔ جامی ۵ گاہے بخشہ لعل تو مرہم مارا پد گاہے سنج مفعولن

شد لعل مفعولن تمرہم مفاعیلن رافع۔ ۵ بوسہ جو گیسو کا وہ جانی مانگے پد بوسہ جو مفعولن

گیسو کو مفعولن وجانی مفاعیلن گے فع۔

(۳۵) صدر و ابتدا ا خرب خشا و ل مقبوض محقق خشو دوم مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب مفعولن

فاعلن مفاعیلن فع۔ ذہبی کاشی ۵ معذ ورم دارا اگر گفتیم مخزن پد معذ ورم مفعولن دارا عرفا

بگفتیم مخ مفاعیلن زن فع۔ جناب بحر ۵ بحائی سب ہین برادران یوسف پد بانی سب مفعولن

ہی و راقا فاعلن درانے یو مفاعیلن سففع۔

(۳۶) صدر و ابتدا ا خرب دونون خشو مکفوف عروض و ضرب محقق محبوب۔ مفعولن مفعولن مفعولن

فع۔ جامی ۵ گاہے دار و زلفت، درہم مارا پد گاہے دام مفعولن رد و زلفت مفعولن درہم مارا

مفعولن رافع۔ ۵ ان سانپوں کا سونگھا پانی مانگے پد ان ساپو مفعولن کا سوگا مفعولن

پانی مامفعولن گے فع۔ یہ تینوں اوزان متحد العروض و الضرب ہین

یہ بارہ اوزان شجرہ دوم کے ہین اور ان بارہوں کا خلط باہمی جائز ہو یعنی ایک مصرع

کسی وزن کا ہو اور دوسرا اور وزن کا اور تیسرا اور وزن کا اور چوتھا اور وزن کا مگر اس

شجرے سے باہر نہ تو خلافت استعمال ورنہ جائز نہیں بلکہ اوزان شجرہ اول و شجرہ

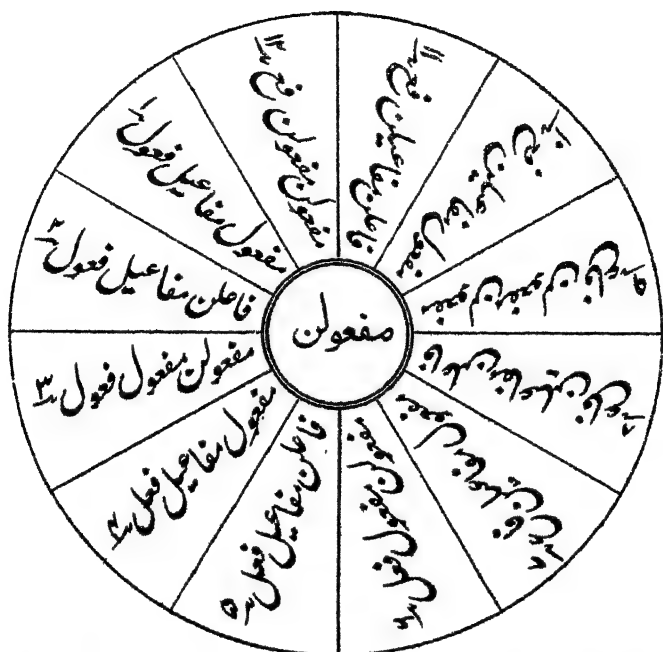
دوم کا پیوند بھی درست ہو۔

ان چوبیس وزنوں میں جہاں جہاں ہم نے اردو مثالوں کے آغاز پر اوکے مصنفین

کا نام نہیں لکھا جو وہ سب اوزان اردو میں استمدادان مستند کے ہاں قلیل الاستعمال

ہین بلکہ زبان فارسی میں بھی وہ وزن خال خال ہین۔

اب دائرے کا آئینہ ملاحظہ فرمائیے۔



(۳۷) آٹھ رکن کا پورا شعر صدر و ابتدا اشتر شاول کفوف خشود و مقبوض محقق عروض ضرب سالم۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن۔ دوبار۔ خواجہ حافظ شیرازی ۱۔ جمع کن باحسانے حافظ پریشان را ۲۔ او شکیج گیسویت مجمع پریشانی ۳۔ جمع کن فاعلن باحسانے مفاعیلن حافظ فاعلن پریشان مفاعیلن۔ الآخر۔ ناسخ ۴۔ نخل وادی امین کردے بید مجنون کو ۵۔ تیرے رنگ میں لیلی بانگ لن ترانی ۶۔ تیر زن فاعلن گے لیلی مفاعیلن باگ لن فاعلن ترانی ۷۔ مفعولن (۳۸) شعر ثبت کنی عروض و ضرب مسبق باقی سب مثل وزن سی و ہفتم ۱۔ عاشقی مدان آسمان او پس کہ جانبازی است ۲۔ ترک سر درین سودا موجب سرفرازی است ۳۔ کجا بازیس مفاعیلان سرفرازیس مفاعیلان۔ کبھی ان دونوں وزنوں میں شاول و سوم بقول اکثر مسبق بلا غنہ ہوتا ہو یوں۔ فاعلن مفاعیلان چار بار۔ حافظ ۴۔ از درم در آسرت تا زخم شبادی دست ۵۔ روشنی بایوست راستی بہ مہ مانی ۶۔ از درم فاعلن در آسرت مفاعیلان تا زخم فاعلن شبادی دست مفاعیلان۔ الخ۔ یہ صریح غلط ہے کیونکہ تسبیح درسیانی جائز نہیں۔ مؤلف سے ایک نکتہ سنئے

کہ یہاں رکن سہم و ہفتم دونوں صرف مقبوض میں یعنی مفاعلن اور رکن دوم و ششم سالم بروزن مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلان دوبارہ شعر مذکور کی تقطیع کر دیجیے یوں۔ از در مفاعلن در اسر مفاعیلن ت تا زخم مفاعلن ببادی دست مفاعیلان + روشنی مفاعلن با پیوس مفاعیلن تراستی مفاعلن بنی مفاعیلن یہاں ضرب سالم ہے۔ دیکھو تسبیغ در میانی و شترابین کا خرخشہ بالکل ایک نکتے میں کیسا رفع ہو گیا۔ وزن کو اگر مسطح چار خانہ کر دین تو خوشنما ہوتا ہے جیسا کہ حافظ کے شعر دوم میں دیکھا یا جس طرح شیخ نسخ آئندہ دوران ہوا سمیں عکس جانان ہے آپ اپنا حیران ہے آپ اپنا ثانی ہو + ائینہ مفاعلن سی دورا ہے مفاعیلن اسم حک مفاعلن سجانا ہے مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ ان دونوں وزنوں کو باوجود میں کہنے کے حکم خرم سے چشم پوشی کر کے لوگ شترابو بتا دیتے ہیں وفیہ نظر بشرطیکہ مضاعف الارکان نہ سمجھیں اور در صورت مشطو لا اصل ہونے کے خرم مابین صحیح ہو جائیگا کھائے۔

(۳۹) بیت ثمن اور رکن مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو مرتبہ حکیم قافی شیرازی درختاے بار و چو اشتران باربر ہے ز پشت یکدگر کشیدہ صنف قطار باد درخت مفاعلن سی بار و مفاعلن چ اشتر مفاعلن باربر مفاعلن + ہے زبش مفاعلن تیکدگر مفاعلن کشیدہ صنف قطار مفاعلن۔ اردو میں یہ وزن متعل نہیں۔ اگر کوئی مسطح چار خانہ اس وزن میں بزبان اردو کہے تو بیج کے باعث سے یقیناً ناگوار مذاق نہو۔ اسکو رجز مجنون اور کامل موقوف بھی کہہ سکتے ہیں مگر اولیٰ یہیں شمار کرنا ہوا اور وجہ اولویت رجز اور کامل میں بتاؤنگا۔

(۴۰) بیت ہشت کفی عروض و ضرب مقبوض مسبق باقی مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبارہ پری رخان ز عاشقان چو نقد دل ہے بربند + دگر تن ضعیف مابیک نگہ نے خرد ہے پری مفاعلن ز عاشقا مفاعلن چ نقد دل مفاعلن ہے بربند مفاعلان۔ وقس علیہ۔ وزن سبت و ہفتم چہلم کا اجتماع جائز ہے۔

(۴۱) بیت ثمن بدین ترتیب کہ ایک رکن مقبوض اور ایک سالم۔ مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن دوبارہ۔ مشور زیادتی غافل دلا بجل و نادانی + بکوش نامد آخر نباشد تیشیانی + مشور یا

مفاعیلن وحق غافل مفاعیلن ملاکجہ مفاعیلن لنادانی مفاعیلن + بکوش تامفاعیلن وے اخر مفاعیلن
نباشدت مفاعیلن شیمانی مفاعیلن - اُردو میں یہ وزن نصیب اعدا۔

(۴۲) سب مثل وزن چل ویکم کرعروض و ضرب مفاعیلن غنہ ۵ بہر طرف کہے مینی زجور فتنہ برسات
بیا بکوسے اونشین بہشت جاودان اینجاہست بہر طرف مفاعیلن کے مینی مفاعیلن زجور فتنہ مفاعیلن
نیے برپاس مفاعیلان - باقی علی ہذا القیاس - یہاں اسطر حکی تبیع کچھ نقصان نہیں کرتی کیونکہ بحر سالم
ہوتی تو خروج دائرہ کا خیال ہوتا اور بحر انتہا سے درازی پر بھی نہیں ہو پھر ایسی زیادتی ان کس
حساب میں ہیں۔

(۴۳) بیت ثمن عروض و ضرب مقصور باقی میں ترتیب وار ایک کن مقبوض ایک مکفوف - مفاعیلن
مفاعیل مفاعیلن فحولان - دوبارہ ۵ مرا غم تو احو دوست ز خانان بر آوردہ مرا فرقت ایماہ زجان
فغان بر آوردہ ۵ مرا غم مفاعیلن ت احو دوست مفاعیلن زخانان مفاعیلن بر آوردہ فحولان ۵ مرا فرقت مفاعیلن
تھے ماہ مفاعیل زخانان مفاعیلن بر آوردہ مفاعیلن - یہ دونوں وزن اُردو میں کیا ہیں - تینیتا الیس ۳
وزن وافی ہیں۔

(۴۴) بیت مسدس ورجھون رکن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبارہ ۵ کجائی احو
غزال مشکبوسے من ۵ چراہرگز نمئی بسوسے من ۵ کجائی احو مفاعیلن غزالے مش مفاعیلن کبوسے
من مفاعیلن - وعلی ہذا القیاس - یہ وزن اُردو میں نایاب آئندہ جو اوزان کہ اُردو میں بہستعل ہیں
ہم مثال میں لکھیں گے - جہاں اُردو کی مثال نہ ہو بان سمجھو کہ یہ وزن اُردو میں غیر مستعمل ہے۔

(۴۵) شعر مسدس عروض ضرب مفاعیلن باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان - دوبارہ ۵
بباغ وصل ویک لحظہ مہانیم ۵ ازان چون گل بروے یار خندانیم ۵ بباغ وصل مفاعیلن ل او
یکس لح مفاعیلن ظہانیم مفاعیلان ۵ ازا چون گل مفاعیلن بروے یار مفاعیلن خندانیم مفاعیلان -
اسکا اجتماع وزن ماقبل کے ساتھ جائز ہے۔

(۴۶) بیت شش کئی عروض و ضرب مقصور باقی سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن - دوبارہ ۵

حیرتی تونی ۵ ازان پنجو دروم سوے بہ خوش کہ خود را ہم نگویم ہم خوش ۶ ازا نجد مفاعیلن روم سوے مفاعیلن مے خیش مفاعیل ۷ کھدرا ہم مفاعیلن نھا ہم ہم مفاعیلن رہے خیش فعولان جناب بحر ۵ نہ کہ حق مین بزرگون کے کڑی بات پکینگے لوگ چھوٹا منہ بڑی بات ۶ نہ کہ حق مے مفاعیلن بزرگو کے مفاعیلن کڑی بات مفاعیل - باقی یونین -

(۴۷) بیت مسدس عروض و ضرب محذوف باقی ارکان سالم - مفاعیلن مفاعیلن فعولن ۵ زلالی خوانساری شب تار کے وصف مین فرماتے مین ۵ کو اکب مے نمودے در زمانہ ۶ چو چشم گم گورہ تار یک خانہ ۶ کو اکب مے مفاعیلن نمودے در مفاعیلن زمانہ فعولن - الی آخرہ - سید محمد خان زند ۵ جو کہتے ہونین اب تجھ کو الفت ۶ بہت اچھا بہت بہتر نین ہر ۶ جکتے ہو مفاعیلن نہی اسبج مفاعیلن کالفت فعولن - باقی یونین - قصر و حذف کا اجتماع باہمی درست -

(۴۸) چھر کن کا پورا شعر عروض و ضرب مقصور باقی چار رکن مین کوئی ایک کفوف و تین سالم یون مفاعیلن مفاعیلن فعولان + مفاعیل مفاعیلن فعولان - خواجہ حافظ شیرازی ۵ شب قدرت طو شد نامہ سحر ۶ سلام ہی کشتی مطلق الف ۶ شب قدر مفاعیلن ت طو شد نامہ مفاعیلن مے ہجر مفاعیل + سلامن مفاعیل میحت تی مط مفاعیلن لعل فجر فعولان - کسی ناواقف عروض نے یہاں ناموزونی کے وہم سے قرآن مین اصلاح دیکر بجائے (ہی) لفظ فیہ کا نسخہ بنایا اور صحیح کو غلط کیا - ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ تینوں وزن ایک مین -

(۴۹) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی چار کفوف مفاعیل مفاعیل فعولان - دو با ۵ بے شوخ دلم برد بیک ناز ۶ ستمگار جفا کار سر انداز ۶ بے شوخ مفاعیل دلم برد مفاعیل بیک ناز فعولان - باقی بھی یونین ہر -

(۵۰) شعر شش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی کفوف مفاعیل مفاعیل فعولن - دو با ۵ چو آن یار جفا کار نگارے ۶ نبودہ ست و نباشد بیدارے ۶ نبودست مفاعیل نباشد مفاعیل دیارے فعولن - باقی مصرع اول یونین ہر - اسکے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہے

(۵۱) بیت مسدس ورہرکن مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ دوبارے بدگیران تو حرفما
ہے زنی پتھلمے باچرا نمے کنی بدگیرا مفاعلن تحرفما مفاعلن ہے زنی مفاعلن۔ باقی علی فہا الیقین
(۵۲) چھررکن شعروض و ضرب مقبوض مسبغ باقی مقبوض۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلان۔ دوبارے
چلطفما بوصل یار دیدہ ایم بدچہر بنجا از جبر او کشیدہ ایم بدچ لطفما مفاعلن بوصل مفاعلن ردیدہ ایم
مفاعلان۔ وقس علیہ۔

(۵۳) بیت مسدس صدر وابتدا خرب جشو مکفوف عروض و ضرب سالم مفعول مفاعیل مفاعلین
دوبار۔ انوری خاوری۔ تاکار کس آن نیست کہ او خواہد بد کارت ہمکن باد کہ آن خواہی بد تاکا
مفعول کسانیس مفاعیل کا خواہد مفاعیلن + کارت مفعول م ا ا باد مفاعیل کا اناہی مفاعلین
(۵۴) بیت مسدس عروض و ضرب مقصور باقی مثل وزن سابق۔ مفعول مفاعیل مفعولان۔ دوبار
دلدارس آن ترک پر نیراد بد کس نیست بخوبی بچمان یار بد دلدار مفعول سنا ترک مفاعیل پر نیراد
مفعولان بد کس نیست مفعول بخوبی ب مفاعیل جہا یار مفاعیل۔

(۵۵) عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن سابق مفعول مفاعیل مفعولن۔ دوبار۔ سعدی
از دست وزبان کہ بر آید بد کہ عمدہ شکرش بد آید بد از دست مفعول زبانی مفاعیل بر آید مفعولن
کہ عمدہ مفعول شکر شب مفاعیل در آید مفعولن۔ اپنے ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہو۔

(۵۶) چھررکن کا پورا شعر صدر وابتدا خرب جشو مکفوف عروض و ضرب محبوب یا اہم مفعول مفاعیل
فعل یا مفعول۔ دوبار۔ فی المعیار۔ باتو نہ توان گفت سخن بد زیر کہ توئی شاہ تہان بد باتون
مفعول تو گفت مفاعیل سخن فعل۔ یہی محبوب ہو۔ زیر کہ مفعول ت بی شاہ مفاعیل تہان مفعول۔
یہی اہم ہو۔

(۵۷) بیت مسدس الارکان عروض ازل ضرب محبب محبوب باقی مثل بنجا و ششم مفعول مفاعلین
فعل + مفعول مفاعیلن فع۔ فی المعیار۔ دل سوختہ از زلفت مشک بد بخت زدہ از رویت
دل سوخت مفعول ت از زلفت مفاعیلن مشک فعل + بخت زدہ از رویت مفاعیلن مہر فع۔

جن لوگوں نے زلزل کو حرم سے مرکب جانا ہی وہ عروض و ضرب کے ماقبل رکن مکفوف نہیں سمجھتے بلکہ بجاے مکفوف رکن سالم بتاتے ہیں اور راہ راست پر نہیں جاتے ہم بیان زلزل میں اسکی تصریح کر چکے کہ حرم بیان نہیں چل دے سکتا۔

(۵۸) بیت شش کنی صدر وابتدا اُخرب عروض و ضرب سالم حشو مقبوض مفعول مفاعیلن مفاعیلن دوبارے ای درد تو رونق دل عاشق + داغ تو چرخ محفل عاشق + ای درد مفعول ترو نقے مفاعیلن نے عاشق مفاعیلن + داغ ت مفعول چرخ مح مفاعیلن فاعل عاشق مفاعیلن۔

(۵۹) عروض و ضرب مسبق باقی مثل پہنچاؤ ششم مفعول مفاعیلن مفاعیلان۔ دوبارہ خاقانی ہر غم کہ آسمان خستہ کر دہست + غوغا بہ درد دل میں آور دہست + ہر غم کہ مفعول در آسمان مفاعیلن خستہ کر دہست مفاعیلان + غوغا بہ مفعول درے دے مفاعیلن منا اور دست مفاعیلان۔

(۶۰) شش کنی بیت صدر وابتدا اُخرب حشو اول مقبوض حشو دوم مقبوض محقق عروض سالم ضرب مستبغ مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان۔ خاقانی شروانی بادش من ساخت و ہر آری + دانش بکراست و دہر نام دست + تقطیع۔ بادان مفعول شمن نسام مفاعیلن خد ہر آری مفاعیلن دانش بک مفعول رست دہ فاعیل نام دست مفاعیلان۔

(۶۱) بیت سدن صدر وابتدا اُخرب حشو مقبوض عروض و ضرب مقصور مفعول مفاعیلن مفاعیل۔ دوبارہ حیاتی گیلانی از بسکہ رفوز دیم و شد چاک + این سینہ ہمہ بد و ختن رفت + از بسکہ مفعول رفوز نے مفاعیلن شد چاک مفاعیل۔ باقی علی ہذا القیاس۔ میان بحر محرم کے تارے ٹوٹے ہیں + پستان کے انار چھوٹے ہیں + محرم مفعول تارے مفاعیلن تے ہیں مفاعیلن + پستان مفعول انار چھوٹے ہیں مفاعیلن۔

(۶۲) عروض و ضرب بخند و باقی مثل قبل مفعول مفاعیلن مفعولن۔ دوبارہ کمال خجند علیہ الرحمہ در خلوت دوست جان گنج + شادی و غم جہان گنج + در خلوت مفعول دوست جان مفاعیلن گنج + شادی و غم جہان گنج مفعولن۔ باقی قس علی ہذا شیخ محمد جان شاد + رونے کی یہ خون دل کے خوکی + آنکھیں ہونچن

بوٹیان لہو کی چہ رو نیک مفعل سے خون دل مفاعلن کو کی فاعلن۔ الی آخرہ۔

(۶۳) صدر وابتدا الخرب خشو مقبوض محقق عروض و ضرب مقصور مفعولن فاعلن مفاعیل۔ دوبار۔

فقیر و ہلوی شیرین کاری کند چو بنیاد۔ صدر مزدور آورد چو فرہاد۔ شیریں کا مفعولن ہی کند فاعلن چ بنیاد فاعلن۔ باقی اسطرح۔ میر علی اوسطرشک۔ میرے پر وین قیس فرہاد۔ میر اقصہ ہر نیک من مین۔ میرے پر مفعولن رو ہر فاعلن سفر ہاد مفاعیل + میر اقص مفعولن صہ ہل فاعلن وین مین مفاعیل۔

(۶۴) چھر کن کا شعر صدر وابتدا الخرب خشو مقبوض محقق عروض و ضرب محذوف مفعولن فاعلن

فعلون۔ دوبار۔ فیضی فیاضی۔ خود را در خود کنی تماشا۔ مینی ستر نہفتہ پیدا۔ خدر ادر مفعولن

خدی کنی فاعلن تماشا فاعلن + مینی ستر مفعولن رے نف فاعلن ت پیدا فاعلن۔ شیخ اما نمش ناخ

مارا برو سے سیکڑوں کو۔ قابل تلوار کا دھنی پر۔ مارا اب مفعولن روس سی فاعلن کڑو کو

فعلون + قابل تل مفعولن وارا کا فاعلن دنی ہر فعلون۔ اوزان شصت و یکم و شصت و دوم شصت و

سوم و شصت و چہارم کا اجتماع با بھی جائز ہے۔

(۶۵) بیت سدرس صدر وابتدا الخرب خشو مقبوض محقق عروض و ضرب سالم۔ مفعولن فاعلن

مفاعیلن۔ دوبار۔ خرسندم از رخت بیدارے۔ خوشنودم از لببت بگفتارے۔ پھر خندم

مفعولن از رخت فاعلن بیدارے مفاعیلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ ان اخیر تین وزنوں کو لوگ

اخرو اشترکتے ہیں اوزان معتبر کتے ہیں ہم اسکا ثبوت کئی جگہ دیکھتے۔ وزن چہل و چہارم سے لے کر

یہاں تک بائیں اوزان مجز و ہیں۔

(۶۶) بیت مرتع اور ہر کن سالم مفاعیلن مفاعیلن۔ دوبار۔ بیار آن کو کہ پنداری۔ چروا

یا قوت نابستی۔ بیار احو مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن + روا یا قو مفاعیلن ت نابستی مفاعیلن۔

(۶۷) بیت وہی چار کنی مگر عروض و ضرب مقصور۔ مفاعیلن مفاعیل۔ دوبار۔ ہا ہا ہا

غریوان۔ ہمن از بیداد ہجران۔ ہما د شتم مفاعیلن غریوان مفاعیل + ہمنز بیداد مفاعیلن ہجران فاعلن

(۶۸) سب مثل وزن فاعیل عروض و ضرب محذوف یا ایک محذوف اور ایک مقصور۔ نصیر المحققین کے نزدیک الف و نون غنہ بجائے یک ساکن جو اسلئے وہ قصر اور حذف کی مثال میں ایک ہی شعر پر اکٹھا کرتے ہیں جبکہ ہم نے وزن شصت و ہفتم میں لکھا ہے۔ بیشتر ہننے وزن سوم میں یہ شعر لکھا جبکہ ایک مصرع یوں ہے مرا تاشد دل از کف دیگر بر واسے منریت و شق دوم میں اسی سبب سے وہاں کہا تھا کہ یہ ہزج شمن مضاعف المشطوریہ کہ نصیر المحققین علیہ الرحمہ گویا اسی مصرع کو ایک شعر مان سمجھ رہے ہیں اب پھر سمجھو کہ جب ہزج مشطوریہ مقصور یا محذوف کو دوسراؤ گے تو بلا تکلف مقلوب طویل ہاتھ آئیگی پھر ہم یہ تکلف و سکو بجز ہزج کیوں ٹھہرائیں بلا تفتیح مقلوب طویل کیوں نہ کہیں۔

(۶۹) بیت چہار رکنی صدر و ابتدا مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفاعیل فَعُولان۔ دو بارے بدستان دل من برد و یکے ترک پریزا و بدستان مفاعیل لمن برد فَعُولان + یکے ترک مفاعیل پریزا و فَعُولان۔ جب یہ وزن معقد ہو جاتا ہو تو اسکا عروض بھی مکفوف آتا ہو مثلاً اسمین برد کے بعد ہائے مخفی ملا و تو ایک مصرع سامعہ ہو گا اور اسکا عروض بر وزن مفاعیل بحرکت آئیگا۔ اس وزن میں تحقیق بھی جائز ہو در حالت غیر تعقید ایک صورت یوں ہوگی۔ مفاعیلن مفعول + مفاعیلن مفعول۔ اور در حالت تعقید دو صورتیں ہو سکتی ہیں اول مفاعیلن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن۔ دوم مفاعیلن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن۔

(۷۰) چہار رکنی شعر صدر و ابتدا اعراب عروض ضرب سالم مفعول مفاعیلن۔ دو بارے کنو کہ چنین زارم + بر من کنی رحمت + انوک مفعول چنی زارم مفاعیلن۔ الی آخرہ۔ اس وزن میں تسبیح بھی روا ہو پس وزن نم کو اسی مشطوریہ مضاعف سمجھو۔

(۷۱) چار رکنی کا شعر صدر و ابتدا مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفعول فَعُولان + مفعول فَعُولان + مفعول فَعُولان۔ تو چنین زارم + تو از دور ہے خند + من بیت مفعول چنی زارم مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن۔

(۷۲) بیت مربع صدر و ابتدا اعراب عروض ضرب محذوف۔ مفعول مفاعیلن مفعول

فعلوں سے چندین چکنی تنہل + مارا چہ فریبی + چند سچ مفعول کنی تنہل مفاعیلین + مارا چ مفعول
فریبی فعلوں۔ تنہل بضم تاء فوقانی و سکون نون و بائے موحده مضموم مع لام زده مکرو حیلہ۔
(۷۳) چار کن کا شعر صدر و ابتدا الخرب عروض و ضرب محذوف۔ مفعول فعلوں۔ دو بار سے
ایا یا گرامی + آخر تو کجائی + اویا مفعول گرامی فعلوں۔ و علیٰ ہذا۔ اوزان مربع اپنے مثنیٰ کے
ایک ایک مصرعے میں بخلاف اس وزن کے محقق فرماتے ہیں کہ این در حکم یک مصرع نیست
و کوتاہ ترین وزن ہے پنج است۔ فی الحقیقت یہ ایک مصرع کیونکر ہو سکتا، اذ صنف مصرعے کے
در بیان کیونکر آسکیگا۔ پھر پہلے وزن سوم کو ٹوکا تو کیا گناہ کیا۔

(۷۴) شعر چار کنی صدر الخرب ضرب اہم عروض و ابتدائا پید برین سبب کہ شعر معقدہ۔ مفعول
مفاعیل مفاعیل فعلوں + یکبارہ جنین جاہل و خونخوارہ مباش + بیان جاہل کی ہائے
شامل مصرع اول ہوا اور اسکا لام مصرع دوم سے متعلق۔ یون۔ یکبارہ مفعول جنی جاہل مفاعیل +
نخو خا مفاعیل مباش فعلوں۔

(۷۵) سبب مثل وزن سابق مگر ضرب محبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعلوں + دانی کہ دل
از تو نشود سیر مرا بیان نشود کا نون شامل مصرع اول ہویون۔ و انیک مفعول و لہر تو ن مفاعیل +
شود سیر مفاعیل مرا فعل۔

(۷۶) سبب مثل وزن ہفتاد و چارم مگر ضرب ازل۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فاع + مشتاق
بر فتن مشتاق نختے باش + بیان ضما کا صا د مصرع اول میں شامل ہویون۔ مشتاق مفعول بر فتن
مفاعیل + ناختے مفاعیلن باش فاع۔

(۷۷) سبب مثل وزن ہفتاد و پنجم مگر ضرب محبت محبوب۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فاع + دانی
کہ دلم سیر تو کو گرد + دانیک مفعول و لم سیر مفاعیل + ز تو کو گرد مفاعیلین و دفع۔ برین وجہ کہ یہ
بھی گویا ایک مصرع ہے معقدہ کے وصف سے خارج نہیں اور ظاہر ہے کہ پہلا مصرع مرکب غیر مفید ہو
جب تک دوسرا مصرع نہ پڑھو ہرگز بات تمام نہ ہوگی پھر کیونکر معقدہ کی تعریف سے نکل سکتا ہو۔ ان

معتقدات سے واضح ہو کہ رباعی کا ایک ایک مصرع ایک ایک شعر ہے۔ یہی وعدہ ہنسنے شروع ترانہ میں کیا تھا وہ بتا دیا۔

(۷۸) بیت مرتب اور ہر کزن قبوض۔ مفاعلن مفاعلن دو بار ۷ چہ کر وہ ام بجائے تو چہ کہ نیستم منزائے تو چہ چکر و ام مفاعلن بجائے تو مفاعلن + ک نیستم مفاعلن منزائے تو مفاعلن۔

(۷۹) بیت مربع صدر و ابتدا شعر عروض و ضرب قبوض۔ فاعلن مفاعلن دو بار۔ لمولفہ ۷ یا سخن بزن بن + یا نظر فگن بن + یا سخن فاعلن بزن بن مفاعلن + یا نظر فاعلن فگن بن مفاعلن۔ اس وزن کے بھی دو وزن مصرعے ملا کر ایک مصرع نہیں ہو سکتا کیونکہ خرم در میان میں نہ لایا جا سکتا۔ یہ وزن کسی کتاب میں نہیں اور ہر عنوان جاری و خوش آئند ہے۔ وزن شصت و ششم سے لیکر ہر ایک چودہ اوزان مشطوریہ اور ان مشطورات میں جنکے اوزان نہیں آچکے ہیں اور انکو مربعات میں متاخرین مستعمل نہیں کرتے۔

تسبیح ۸۸ اس بحر میں متاخرین نے زحافات بے موقع لاکر چند وزن تراشے ہیں کہ وہ غلط ہیں اور انہیں سے کچھ بیان بیان ہوتے ہیں کچھ پیشتر بیان ہو چکے مثلاً۔

(۱) فاعلن فعولن فاعلن فعولن۔ دو بار ۷ از غم فراقش ۷ کشم المہا ۷ بیچ کس مبادا مبتلا ۷ غمہا ۷ کہتے ہیں کہ یہ ہر جہز شعر محذوف ہے۔ استغفر اللہ شعر خرم سے مرکب ہو یعنی فاعلن وہ در میان مصرع کیونکر آ سکتا ہے۔ اسی طرح فعولن محذوف خاص عروض و ضرب کا درجہ ہے وہ حشو میں کیونکر ذیل ہوگا لہذا یہ وزن غلط و درغلط ہے۔

(۲) فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن۔ دو بار ۷ دار و محباز تو صد گونہ غم و در دل ۷ انا غم چہران باشد بے مشکل ۷ کہتے ہیں کہ فعلن مسکن لا اوسطا میں ہر جگہ اخرب محذوف ہے۔ واہ یک نشد و شد خرم صدر و ابتداء کے واسطے مخصوص ہے در میان میں کیونکر آ سکتا ہے اور حذف آخر کے لیے واجب ہے اوائل و اواسط میں اسکا لانا عروض سے جاہل بنجانا ہے اور پھر وہ وزن کی ترکیب مہمل در مہمل کبھی اس شعر کی قطعاً مفعول مفعول مفعول سے کر کے کہتے ہیں کہ یہ اخرب خرم ہے۔ لا حول ولا۔ اخرب کبھی

در بیان میں اور آخر ہم بھی مابین اور آخر محض جیا اور وزن ناجائز محض اور محض ناجائز۔ مان بحر طویل مربع مضاعف کہتے تو یہ تصنع درست ہو سکتا۔

رجز

یہ بحر بھی پنج کے مثل تینوں زبانوں میں مستعمل ہے۔ اسکی اصل دائرہ عربی میں چھ بار مستعمل آئی ہے۔ لیکن استعمال میں وافی اور مجرہ اور مشطور اور زہوک لاتے ہیں۔ عروض اسکے۔ سالم۔ مخبون مقطوع۔ مخبون۔ مطوی۔ مخبول۔ نزال۔ چھ قسم کے آتے ہیں اور اسکی ضربیں ایک مقطوع اور چھ عروض والی سب ملا کر سات آتی ہیں اور سب نوع کے اوزان ملا کر بارہ اقسام پر عرب میں یہ بحر مستعمل ہے۔ یون۔

(۱) چھ کرکن کا پورا شعر اور ہر کرکن سالم مستعمل مستعمل مستعمل۔ دوبارہ دائرہ سلی ایڈ سلی ای جادہ قفر تری ایاکہ امثل الذبذہ فقطیعہ۔ دارل السل مستعمل می اذ سلو مستعمل می جارتن مستعمل + قفر تری مستعمل ایاتما مستعمل مثلہ زبر مستعمل۔ یہ سلی کا گھر جبکہ سلی ای اسکے ہمسایہ میں تھی اب خالی ہو اسکے نشانوں کو دیکھ کر مثل اون کتابوں کے ہیں جو اب کاتب کو یاد دلا میں۔ قفر زمین خالی از آب گیاہ۔ زبر جمع زبور بمعنی کتب۔

(۲) شعر مسدس الاصل ضرب مقطوع باقی پانچ کرکن سالم مستعمل مستعمل مستعمل + مستعمل مفعول۔ القلب منها مستند میر سائرہ والقلب متی جاہد جھوڈ والقلب مستعمل ہاستری مستعمل جن سالم مستعمل + ول قلب من مستعمل فی جاہد مستعمل مجہود مفعول۔ اوس معشوقہ کا دل آرام و سلامتی میں ہوا اور میرادل شدت بلالین عشق کا تلب کشیدہ (۳) شش کرکنی شعر صمد مخبون ابتدا سالم دونوں خوش مطوی عروض مخبون مقطوع ضرب مقطوع مفاعیلن مفعولن + مستعمل مفعولن مفعولن۔ وبلدہ لیس کہا انیس۔ لا الہ الا فیہ و لا الہ الا عین۔ وبلدہ مفاعیلن لیس اما مفعولن انیس مفعولن + ال لل یا مستعمل فی مفعول مفعولن لل عیسو مفعولن۔ بہت شعر ایسے ہو گئے کہ اونکا کوئی انیس ولبس نہیں مگر آجوان نرا وہ

لڑا لایگا اور وزن مخم کی مثال نہ رہیگا۔ معنی۔ اوس شخص میں کچھ خوبی نہیں جس نے اپنی بدی تو ستم باز رکھی اور نیکی کے دن اوس سے نیکی کی امید نہیں یعنی وہ شخص کس کام کا کہ ستائے نہیں اور جو کس کام پر بے نیکی کرنے سے بچ جائے۔

(۸) بیت مسدس الارکان صد مخبون ابتدا اور دونوں خسو سالم عروض وضرب مذال معا ملن مستفعّل مستفعّلان مستفعّل مستفعّلان مستفعّلان۔ سیوطی ۷۔ وَهَذَا هُوَ اُجُودَةٌ مِثْلُ اَبْجَانٍ ۷ خَسَنَتْهَا عِلْمُ الْمَعَانِي وَاللِّيَاكُنْ ۷ و ہا فہی معا ملن ارجوزن مستفعّل مثل جہان مستفعّلان + ضم من تمام مستفعّل مل مل معا مستفعّل فی وَلِیَاکُنْ مستفعّلان۔ یہ چند اشعار میں و انہا سے فقرہ کے مثل میں نے انکو علم معانی و بیان پر مثل کیا ہے۔ یہ شعر سیوطی عقود ابجانات میں اپنا لایا ہے۔ یہ آخر وزن وافی میں۔

(۹) چار رکن کا شعر یعنی دو رکن کا مصرع اور ہر رکن سالم مستفعّل مستفعّل دو بار ۷ قَدْ هَاكَا قَلْبِي مَذِلٌ ۷ مِنْ اُمِّ عَمِّ مَقْفُوفٌ ۷ قَدْ بَاجَ قَلْ مَسْتَفْعَلُنْ لِي مَنَزَلُ مَسْتَفْعَلُنْ ۷ مِنْ اُمِّ مَسْتَفْعَلُنْ رن مقفوف مستفعّل تحقیق ہیجان اور جوش میں لایا میرے دل کو ام عمر کا وہ مکان کہ خالی ہے۔ یہ ایک ہی وزن مجزوف ہے۔ یہ اصلی وزن سوم ہے۔ اس طرح سب جگہ ہم نے ظلیل کی ترتیب کا پتہ دیا ہے۔

(۱۰) تین رکن کا پورا شعر اور ہر رکن سالم مستفعّل مستفعّل مستفعّلان۔ ایک بار ۷ مَا كَا حَجَرٍ اَحْزَانَا وَتَجَبُّوْا قَدْ تَجَبُّوْا ۷ مَا بَاجَ لِح مَسْتَفْعَلُنْ زَانُ وَشَج مَسْتَفْعَلُنْ وَن قَدْ شَجَا مَسْتَفْعَلُنْ۔ کو چیز جوش میں لائی غموں کو اور حاجت و حزن کو کس نے محزون کیا۔ یہ اصلی وزن چہام ہے۔ ابن قطع کہتا ہے کہ اس میں ضرب ہو اور عروض نہیں ہو کیونکہ غیر ممکن ہے کہ شعور میں ضرب نہ ہو کس لیے کہ قافیہ وہیں اعتبار کیا جاتا ہے نہ عروض کے مقام پر۔ رہا مطلع کا مصرع اول قافیہ دار۔ وہ گویا مقلد مصرع دوم ہے۔ انقش و زباج کی رائے یہ ہے کہ نہ اس میں عروض ہو اور نہ ضرب اس لیے کہ عروض ضرب سے مقدم آتا ہے گویا ضرب کو اس کی مشابہت سے لاتے ہیں اور اس وزن میں عروض

نہیں ہر جب عروض نہوا تو مشابہت کسی ہوگی ایسے ضرب بھی ندارد۔ محقق کی تحقیق میں یہ ہر کا اس کا عرض
 بننے لہ ضرب ہر اور اس کا صدر بننے لہ ابتداء۔ یہی ایک پورا مصرع اول ہر اور یہی پورا اور اس کا مصرع ثانی کیونکہ ایک
 مصرع کا شعر نہیں کہہ سکتے۔ جہاں کہیں شطو طرح ہو کہ مثلث بن جائے وہاں یہی اختلاف بکار آمد میں۔
 (۱۱) ایک پورا شعر تین رکن کا ضرب قطع باقی دو سالم۔ یا یون کہو کہ عروض و ضرب و دونوں قطع باقی
 سالم۔ مستفعلن مستفعلن مفعولن ایک بار۔ یا صاحبی رخی اقل اعدائی یا صاحبی مستفعلن جلی اقل
 مستفعلن لا عدلی مفعولن۔ اسی میرے راجے کے ہر اہو مجھ کو ملامت کم کر دے۔ یہ دونوں وزن شطو ہیں۔
 (۱۲) دو رکن کا پورا شعر اور ہر ایک رکن سالم۔ مستفعلن مستفعلن ایک بار۔ ورنہ ابن نوفل۔ یا لکینی۔
 قیحا کج دغ قطع باقی ہر۔ کاش ہوتا میں اون دنوں جو ان تاکہ اسی محمد تیری اعانت کرتا۔ اس کا صدر
 خود ابتداء اور اس کا عرض خود ضرب یعنی پہلے رکن کو صدر و ابتداء و فاعل فرض کر لو اور دوسرے کو عرض
 و ضرب و فاعل جیسے شطو میں سمجھے تھے مگر او میں بہن صرف شطو کا فرق ہے۔ یہی ایک زن منہو ہر
 یعنی مسدس الاصل کے ایک ایک مصرعے سے دو دو تہائی نکال دو تو لامحالیہ تین تین رکن کی جگہ ہر شعر
 میں ایک ایک رکن رہ جائیگا۔ یہ اصلی وزن پنجم ہے۔

زجاج کے نزدیک ایک رکن کا بھی ایک شعر درست ہے جسکو موحہ کہتے ہیں۔ عبد الصمد بن معذل
 نے ایسے شعر کہے ہیں۔ یون۔ قانت حبیل۔ ماذا انجکل۔ هذا الذجل۔ حین احقل۔
 اھلک البصل۔ قانت حبیل مستفعلن باؤنجل مستفعلن باؤرصل مستفعلن حی نخ نفل مستفعلن اہل
 بصل مستفعلن۔ سہاہ جبل نے کہا بڑی خیالت ہو اس مرد نے جب کہ محفل کی تو پیاز بانٹی۔ لیکن
 یہ سب شعر موحہ لا کر پانچ رکن میں اس لیے تھیں تحقیق فرماتے ہیں کہ اس وزن کو اونہیں اشعار میں
 داخل کرنا چاہیے جو کہ مختلف ارکان مستعملہ سے زیادہ کہے گئے ہیں جیسے چوتھو رکن کا پورا ایک ایک
 مصرع جسکو اب عوام بحر طویل کہتے ہیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک رکن کا ایک شعر محقق نے
 نہ مانا بلکہ اس وزن کو رجز کے اوس مجزومین داخل جانا جہاں ایک رکن تعداد سے زیادہ ہر جب تو
 تعلقات زیادہ الارکان کے تحت میں اور اسکا شمار کیا۔ مؤلف کی رائے میں یہ سب پانچوں ارکان مل کر

دو شعر میں ایک مہوک یعنی دو رکن کا ایک شعر طرح سے قالکت حبک * ماذا انجل * اور دو مشطویہ یعنی تین رکن کا پورا ایک شعر یوں * هذا الرجل حين احتفل اهدى البصل * اس صورت میں باوجود قطع عبارت معنی میں کچھ فرق نہیں آتا اور موحد اور مختلف زیادت کا جگہ اٹسا جاتا ہو۔ اس طرح خاسر نے بھی موسیٰ السادی کی طرح میں کہا ہے * موسى المظفر عيث بکوک * یعنی البشیر * موسیٰ مستفعل غنین بک مستفعل یتحیل بشر مستفعل۔ موسیٰ باران ہر سحاب صبح ہر زندہ کرتا ہر بشر کو۔ یہ وزن خواہ موحد ہو خواہ زیادت جیسا ہم تو اسکو مشطویہ ہی مشطویہ پر کاربن گے۔

الغرض اسنوی نہایت الراغب میں کہتا ہے کہ اس بحر کے سب رکن میں ضمن وصل ہے اور طو حسن اور خبل جائز مگر قبیح۔ جو ضرب کہ اس بحر میں مقلوع ہوا وہ میں سوائے ضمن کے طو اور خبل کوئی جائز نہیں۔ خلیل احمد بصری نے اس میں وزن شطو کا ذکر ہی نہیں کیا کیونکہ اس کے نزدیک شعروہ ہر جسکے دو نون صغر مساوی ہوں اور عروض و ضرب رکھتا ہوا اور یہ تعریف شلث پر نہیں جمتی ہاں ثنی یعنی مہوک پر صادق آتی ہو اس لیے وہ مہوک کا قائل ہوا ہے۔ اخفش ثنی کو شعر نہیں سمجھتا اس لیے کہ وہ میں اگر عدد ہو تو ابتدا ندارد اور ابتدا کو مانو تو صدر کو نابو و جانو اس طرح عروض و ضرب میں ایک کو مٹانا اور ایک کو لانا ہوگا۔ الی اصل شلث خلیل کی رے میں اور ثنی اخفش کے قیاس میں اور موحد زجاج کے سوا جمہور کے نزدیک شعر ہی نہیں ہیں۔

ہمکو اختیار ہے کہ ضمن اور طو اور خبل سے ساکن دوم یا چہارم یا دو نون معاگر میں اور پھر بھی اختیار ہے کہ مستفعل ج کے دو نون ساکنوں کو بحال رکھیں حکم کالغہ۔

بزبان فارسی وارد و اس بحر کی اصل دائرہ مستفعل میں آٹھ بار کا پورا شعر ہوا اور محقق نے باعتبار صد و ابتدا اسکی تین قسمیں کی ہیں۔ سالم۔ مخنوں۔ مطوی۔ اور ہر ایک قسم کے مثنیٰ و مسدس و مربع وغیرہ علیحدہ علیحدہ مذکور کیے۔ ہم کل وافی اوزان ایک جگہ اور سب بحر و ایک مقام پر اور تمام مشطویہ ایک محل پر اور ہر ایک مہوک ایک موقع پر ذکر کرینگے تاکہ التزام تعدادی میں فرق نہ آئے۔
الغرض سب قسم مذکورہ ماکر و نون زبانوں میں اونچاس طرح پر یہ بحر آئی ہے۔

(۱) آٹھ کرن کا ایک شعر اور ہر کرن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن - دو بار طالب کلیم مہدانی
 ۛ ونبال شک افتادہ ام جویم دل آزرده را ۛ از خون توان برداشت ۛ پنچہر چکان خورده را ۛ نبال
 اش مستفعلن کفادام مستفعلن جویم ۛ مستفعلن اذ در راستفعلن ۛ از خون مستفعلن برداش ۛ
 مستفعلن پنچہر مستفعلن کاخ در مستفعلن - یا جیسے ناسخ ۛ دندان میں بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہو نظر ۛ
 ببل قفس میں ہو گر گلزار آتا ہو نظر ۛ زندام بی مستفعلن کوچہ ترا مستفعلن ای یار مستفعلن تا ہو نظر مستفعلن
 باقی یونہیں - اس وزن میں سہ چار خانہ نہایت خوش آئند ہوتا ہے - استاد ۛ دانش جو دربا
 خود را ز من نشناختہ ۛ رخ در کنارم ساختہ از شرم نہان در بغل ۛ دانش جو مستفعلن درباختہ
 مستفعلن - یہ ایک خانہ ہوا - خد را ز من مستفعلن نشناختہ مستفعلن - یہ دو سر خانہ - رخ در کنارم مستفعلن
 رم ساختہ مستفعلن - یہ تیسرا خانہ - از شرم بی مستفعلن با در بغل مستفعلن - یہ چوتھا خانہ ہو - یا جیسے ناسخ
 ۛ ناسخ ہو آب ٹھون پہر مشق تصور اسقدر ۛ جس سمت کرتا ہوں نظر - دلدار آتا ہو نظر ۛ

صاحب مجمع الصنائع کہتا ہے - مسطوہ وہ کہ شاعر چند مصرعے کہے کہ متفق الوزن والقافیہ ہوں
 اونکے مصرعے آخر میں قافیہ اصلی لائے جس پر پہلے شعر ہوا قفل و سکے چار مصرعے ہیں اور اکثر دس تک
 آئے ہیں اور صاحب صحاح وقاموس کا قول بھی یہی ہے - مؤلف اسکی مثال وزن بسم میں لایا گیا -
 لیکن صاحب نظر الانشا بزبان عربی یوں کہتے ہیں کہ مسطوہ کلام منظوم ہے کہ ہر ایک بیت اسکی منقسم ہو
 چار اقسام متساوی پر - تین اولین قسمیں اسکی قافیہ واحدہ رکھتی ہوں اور سمت اخیر میں وہ قافیہ
 ہو جس پر پہلے شعر ہو - محقق طوسی کی رائے بھی صاحب مناظر کے موافق ہے کہ کما قال و باشد کہ قافیہ
 دروہر ہا کا اجزائے یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسطعات چار خانہ - جیسے غالب ناسخ کے دونوں
 آخر شعر - مؤلف کے عندیے میں محقق کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسطعین چار خانہ کی قید
 صرف ایک بیت کے چار حصوں کے واسطے ہے - رہے عام مسطعات جنکے خانے چار یا چار سے کم یا
 زیادہ ہوں یا خانہ طاق ہوں وہ ایک بیت کے واسطے نہیں ہیں بلکہ بند ہائے ابیات کے
 کے لئے مستعمل ہیں پس اس تعریف سے مسط کا لفظ اجزائے یک بیت اور مصارع یک بند

آگہ شوم از بوے خوش بے آنکھ کس گوید مرا چہ گر بگزرد و نخواہد من پیش درم شکیان چہ گر بگزرد
و نخواہد من مستفعلن پیش درم مستفعلن شکیان مفعولان۔ شکیان من الف و نون حالیه یعنی حالت شکیان
من ہونے والا شخص۔ شکیان شرب۔ ایوا اسفر روز۔

(۴) شعر من عروض و ضرب مقطوع اور چو رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مفعولن۔ دوبارے
تا کو کئی ماہا ستم بر عاشق بچارہ چہ روزے بود کہ جو رتو گر دوز شہر آوازہ چہ بچارہ آوارہ کی ہاے
مختفی ساکن ہویون۔ تا کو کئی مستفعلن ماہا ستم مستفعلن بر عاشقے مستفعلن بچارہ مفعولن۔ روزے
بود مستفعلن کہ جو رتو مستفعلن گردوز شہر مستفعلن راوارہ مفعولن۔ وزن سوم و چارم میں فارسیان
متاخر نے شعر کم کے ہیں اور اردو میں مفقود۔

(۵) آٹھ رکن کا پورا شعر اور سب مخبون۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دوبارے ہم اسکی ایک
شال بحر جزمین لکھ چکے دوسرا شعر اوسی قصیدے کا یہ ہے۔ فراز خاک و ششاد میدہ سبز کشتاہ
چہ کشتاہ بشتا نہ وہ نہ صد ہزار ہا۔ فراز خامفاعلن کشتاہ مفاعلن میدہ سب مفاعلن زکشتاہ مفاعلن
باقی علیٰ ہذا القیاس۔ بہتر ہو کہ اسکو بحر جزمین نہ شمار کریں کیونکہ جب مفاعلین سے پانچواں حرف ساکن
گرائین تو باقی مفاعلین بن جائے اور وہی مقبوض ہے۔ جب مستفعلن سے دوسرا ساکن گرائین تو مستفعلن
رہے اور جب مستفعلن کو لفظ مستعل سے تبدیل کریں تو مفاعلین مخبون ہو اس صورت میں دو عمل ہو
ایک سقوط دوسرے تبدیل اور مفاعلین میں ایک ہی عمل ہوا یعنی سقوط۔ بدین سہولت اس وزن
کو بحر مقبوض ہی کہیں گے۔ فرق بتانے کے واسطے رجز کی قسم پنجم قائم کی ہو ورنہ کچھ ضرورت نہ تھی
مگر اس وزن کو مسطحا چار خانہ کہنا اولیٰ ہو جیسا کہ دونوں مثالوں سے واضح ہوا۔

(۶) آٹھ رکن کی ایک بیت ہر رکن مطوی منفعلن منفعلن منفعلن مفعولن مفعولن دوبارے۔ مرزا عبدالقادر بید
ے منفعلم بر کہ برم حاجت خویش از بر تو چہ ای قدمت بر سر من چون سر من بر در تو چہ منفعلم
بر کہ برم منفعلم حاجت خے منفعلم شہر بر تو منفعلم۔ علیٰ ہذا۔ سوا گات لے جو گن کاروپ بھر کر زبان
اُردو اکثر ایسے اشعار گاتے ہیں اور کما کما تے ہیں امام الدین طالب دہلوی ع عشق میں جو تیز ہو

مرغ سحر خیز ہوا چشم سے خون ریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا چہ عشق مجبور متعلق تیز ہوا متعلق مرغ سحر
متعلق خیز ہوا متعلق۔ یونین مصرع ثانی۔ اکثر مہند کے ناچنے والے اس وزن پر گت ناچتے ہیں
کیونکہ (ما تھسی تھی) متعلق کے ہوزن جو اور یہ ناچ کے اصول ہیں۔

(۷) بیت شمن عروض و ضرب مطوی نزال باقی مطوی متعلق متعلق متعلق۔ دوبار
سے آنکہ دل خستہ من شیفہ روے و مراست چہ قبلہ ارباب صفا گوشہ ابروے و مراست چہ اکٹ
متعلق خستہ من متعلق شیفہ متعلق روے و سیت متعلقان چہ قبلہ ارباب صفا متعلقان
گوشہ ارباب متعلقان و سیت متعلقان۔

(۸) شعر ہشت رکنی رکن سوم و ہفتم مخبون باقی مطوی متعلق متعلق متعلق دوبار حکیم ثانی
دست کے برزسد بشاخ نبوت توجہ مارگ نجبت اوزنج و بن بزکنی چہ دست کے متعلق
برزسد متعلق بشاخ نبوت متعلق و بی بیت تو متعلقان چہ مارگ نجبت متعلقان بی بیت او متعلقان بزنج بن
مفاعلن بزکنی متعلقان۔ بیان زحاف کی تبدیلی کا التزام شاعر نے برابر رکھا ہے۔

(۹) بیت شمن کچھ رکن مخبون باقی مطوی آہمن مقام و تعداد غیر مترم ہیں اور کسی قدر وزن ہشتم
برابر۔ متعلق متعلق مفاعلن مفاعلن۔ رہا مصرع دوم کا وزن وہ ہو ہو وزن ہشتم سے دردمرا
چارہ کن کہن بدرود تو خوشم چہ گر بکشی و نکشی ز حکم تو سر کشم چہ اگر تو کے واو کا اٹھا رہو اور بدرود کی
اضافت کا اشباع نہ تو یون قطع ہوگی۔ دردمر متعلق چار کن متعلق کن بدر مفاعلن و تو خوشم
مفاعلن چہ گر بکشی متعلق و نکشی متعلق ز حکم تو مفاعلن سر کشم متعلق۔ اگر بدرود کی اضافت کا اشباع
کہ وادرتو کے واو کو عدد دلہ تو شعر کا التزام درست ہو جائیگا یعنی عروض و ضرب دونوں مطوی
ہو جائینگے یون۔ دے ت ختم متعلقان۔

(۱۰) بیت ہشت رکنی ایک رکن مخبون ایک مطوی تا ضرب۔ مفاعلن متعلق مفاعلن متعلق دوبار
سے زنیکیوان لطف و کرم سزا ترا ز جو رستم چہ مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا چہ زنیکیوان
لطف کرم متعلق سزا ترا ز مفاعلن جو رستم متعلقان چہ مدار ازین بیش بغم متعلقان لطف کرم مفاعلن

ماہ رخ مفعّلن -

(۱۱) شعر شہت رکنی عروض و ضرب مطوی مذال باقی مثل وزن ماقبل مفاعلن مفعّلن مفاعلن
مفعّلان - دوبارے بکشتن از خار غم ملاتے ہر نفس است کہ بے گل روے صنم چمن بخت قسم است
بگل شہر مفاعلن خار غم مفعّلن ملاتے مفاعلن ہر نفس است مفعّلان - قوس علی رہا -

(۱۲) شعر شمن صدر سے ضرب تک پیدے مطوی پھر مخبون علی التوالی مفعّلن مفاعلن مفعّلن مفاعلن
دوبارہ خاقانی گاہ چو حال عاشقان صبح کند ملوئی گاہ چو حلّی طبران مرغ کند نو اگری
گاہ چو مفعّلن عاشقا مفاعلن صبح کند مفعّلن ملوئی مفاعلن - باقی علی ہذا القیاس بحر
واہ رے عشق و کینا باغ کی سمت اوڑ چلا پیر بھی قفس سے جو گر ابلبل سیر کار کا واہ رے
مفعّلن قد کینا مفاعلن باغ کینم مفعّلن اوڑ چلا مفاعلن - الی آخرہ -

(۱۳) بیت آٹھ رکن کی عروض و ضرب مخبون مذال باقی مثل وزن دوازدم مفعّلن مفاعلن
مفعّلن مفاعلان دوبارہ خسروے تنگ نبات چون بود لب بکشا کہ بچنین پے آپ حیات
چون رو و خیزو بیا کہ بچنین پے تنگ نبات مفعّلن تجو بود مفاعلن لب بکشا مفعّلن کن بچنین
مفاعلان - باقی اسی طرح - اُستادے دشمنہ غمہ جان ستان ناوک ناز بے پناہ پے تیرا ہی عکس
رخ سہی سامنے تیرے آئے کیوں پے دشمنی غم مفعّلن زجا ستا مفاعلن ناوک مفعّلن بے پناہ مفاعلان
تیرہ مک مفعّلن س رخ سہی مفاعلن سامنے مفعّلن ریا کیوں مفاعلان -

(۱۴) شعر شمن سب مثل دوازدم و سیزدہم مکر حشو اول و سوم بھی بقول اکثر ذال بغیر نون غنہ
مفعّلن مفاعلات مفعّلن مفاعلان یا مفاعلان دوبارہ میرزا بیدلے جوش غم و راجو شمع
حامل مقصد است و بس پے تارگ گردنے بجاست سر بقدم نیمہ سد پے جوش غم مفعّلن راجو شمع
مفاعلات حامل مق مفعّلن صد است بس مفاعلن تارگ گردنے بجاست مفاعلات سر بقدم
مفعّلن نیمہ سد مفاعلان - اُستادے جب وہ جمال و لغز صورت مہر نیمہ روز پے آپ ہی ہو
نظارہ سوز پر دے مین منہ چھپائے کیوں پے جب و جا مفعّلن ل و لغز مفاعلات صورت آ

منفعلن بنمیز و زفعالان + اپ ہہ منفعلن نظر سوز مفاعلات پر دم مہ منفعلن چیا کیون مفاعلان۔
اذا لہ سوائے عروض و ضرب اور کمین جائز نہیں پس ان مفاعلات درمیانی کو ہرگز نڈال نہیں
کہہ سکتے بلکہ یہ کہو کہ وزن مشطور یعنی مربع کو نڈال بنا کر مضاعف کر لیا ہو بدین صورت اذا لہ بمنزلہ
آخر ہو جائیگا۔

(۱۵) آٹھ کن کا ایک شعر سب ثل وزن دوازدہم گہر چارون ارکان مطوی میں سے کسی کن
میں تسکین اوسط۔ منفعلن مفاعلن منفعلن مفاعلن + مفعولن مفاعلن منفعلن مفاعلن۔ یا برعکس
حکیم قاتنی سے جس ہنر کجا بردیش تو گرنیا وردہ دانی کا نذرین بلندنگ شد ہست شاعری
جس ہنر منفعلن الخ۔ دانی کن مفعولن۔ شیخ ناسخ سے ناسخ قول ہو بجا حضرت میر درد کا چمن
بلا سے چشم ہر نغمہ و بال گوش ہر چ ناسخ تو مفعولن الخ۔ حسن بلا منفعلن منفعلن میں تین متحرک
متوالی یعنی تاوین و لام جمع تھے درمیانی متحرک یعنی عین کو ساکن کر لیا تو اسکا مبدل مفعولن
ہو گیا۔ اگر بجائے عروض و ضرب مفعولن واقع ہو تو وہ مستفعلن کا مطوی مسکن نہیں بلکہ مستفعلن
برابر مفعولن ہو۔ وزن دوازدہم سے یہاں تک سب ایک ہیں انکا خلط باہمی بلا تکلف جائز جو ان
اوزان کو اگر مسط چار خانہ کرد و تو نہایت مزہ دار ہو جاتے ہیں جیسے وزن دوازدہم و چار دہم
کی اُردو مثالیں اور وزن پانزدہم کی فارسی نظیر۔

(۱۶) شعر شمن الارکان عروض و ضرب مقطوع صدر وابتدا و ششودوم مطوی و ششوبائے اول مخبون
منفعلن مفاعلن منفعلن مفعولن دوبار۔ جامی سے سر ونگو میت کہ اویت بدین رعنائی چاہا نخواست
کہ اویت بدین زیبائی چہ سر ونگو منفعلن میت کہ و مفاعلن نیس بدی منفعلن رعنائی مفعولن +
ماہ نخواست منفعلن میت کہ و مفاعلن نیس بدی منفعلن زیبائی مفعولن۔

(۱۷) بیت شمن صدر وابتدا و ششودوم و چارم مطوی و ششواول و سوم مطوی مسکن و عروض و
ضرب مقطوع منفعلن مفعولن منفعلن مفعولن۔ دوبار سے من نہ ز خود گردیدم از دو جہان بیگانہ چہ
عشق پریر و یانم کرد چنین دیوانہ چہ من زخہ منفعلن گردیدم مفعولن از دو جہا منفعلن بیگانہ مفعولن

باقی یونین ہو۔

(۱۸) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب اعرج باقی مثل ما قبل مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن -

دو بارے یار جد گشت از سن زان بدلم حیرانی است۔ در طلبش میگردد مین همه سرگردانی است۔

یار جد مفتعلن گشت ترمین مفتعلن زان بدلم مفتعلن حیرانی مفتعلن - در طلبش میگردد مفتعلن

اسی ہم سر مفتعلن گردانی مفتعلن - جن لوگون نے ان دونوں و زنون مین مفتعلن درسیانی

کو بھی متعلق کہا جو وہ ناواقف مین کہ قطع سوائے عروض و ضرب کے اور کہیں جائز نہیں۔

(۱۹) بیت شمن مکر تکرار زحاف کے باعث سے مطوی و مخبون کے التزام مین بے ترتیبی۔ مفتعلن

مفاعلاتن مفتعلن مفاعلاتن مفتعلن مفتعلن مفاعلاتن - خاقانی کے کیسہ ہنوز فریب است

با توازن قومی دلم چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلا غمی کیس ہنو مفتعلن زفر بہت مفاعلاتن

بات از می مفتعلن قومی دلم مفاعلاتن - چارچا مفتعلن قانیگیر مفتعلن کیس رسد مفتعلن بلا غمی مفاعلاتن

جب یہ بے ترتیبی اور تکرار ہو تو اسوقت اسل مرکی اطلاع بصراحت یا کنایت واجب ہو گا مگر

انخا قانی کے گرچہ موضع لقب مفتعلن دوبارہ شد چہ بحر قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری کے لقب سے

مرا و تخلص و موضع لقب سے غرض مصرع دوم کا حشو اول۔

(۲۰) بیت شمن مضاعف سالم الارکان - سولہ مستفعلن کا ایک پورا شعر - عبد الواسع جبلی کے

یا صاحب الشی اخذ آن سر وقد سیمبر کہ عشق او گشتم سمر با کام خشک چشم تر کہ لب تشہ و خستہ جگر

برکنندہ جان افگندہ سر کردہ زغم زیر و زبر و دنیا و دین و جان و تن - یہ ایک شعر ہوا اور صاحب

شجرۃ العروض سلو ایک مصرع قرار دیکر اسکا دوسرا مصرع یہ بتائے مین - آید بچشم ہنس عالم

ز عشقش چون قفس بے او مرا فریاد رس شبہا خیال او ست بس - تا چند باشم چون جرس بے او خمش

از ہوش ہرگز بسا و احوال کس و عشق چون احوال من - فقیر شمس الدین اسی قصید کا ایک شعر

حدائق البلاغین اور لکھا کہتے مین این بیت از انجاست - دارم ز لبس نیرنگ و دل چون

دہان تنگ آہ از دل چون سنگ او و ز ناز و خشم و جنگ و چہ تا کو چو زیر چنگ و زاری کنم و چنگ او

وزعاض گزنگ و چون گل و دید و پیرین چہ مگر بقول صاحب شجرہ یہ بھی ایک مصرع ہو اخیر ہو اسی اب ہم
حیران ہیں کہ اسکا دوسرا مصرع کہاں ہو کہ میں نہیں اور اوپر یہ طرہ کہ میں کا قافیہ پیرین موجود ہو پھر اوپر
نیا شکار و فہ کہ ایک ایک بیت میں ہر مصرعے کی مستطات علیحدہ علیحدہ ہوئے جاتے ہیں یہ بھی کسی شاعر
کسی نے کہا ہی نہیں کوئی نے تو کہاں سے نئے خیر آگے بڑھے اصل بات بقول صاحب حدائق تو یہ
ہو جو ہم پہلے کہنے لگے یعنی یہ شعر شازدہ کہنی ہیں لیکن بنظر دقیق ہماری رائے میں اسکو ایک شعر شازدہ کہنی
بھی کہنا چاہیے۔ اس میں قافیہ موجود ہیں کیونکہ میں کہتے کہ تین مصاریع وافی میں ایک قسم کا قافیہ
ہو اور جو تھے مصرعے میں علیحدہ وہ قافیہ جیسے بنائے شعر ہو پس چار چار مصرعون کا ایک ایک بند
اور اسکو بھی بقول صاحب مناظر مسطر چار خانہ کہتے ہیں چاہو اسکو مربع کہ لو محیط پانچ مصرعون
مسطح کو محسن بلکہ کہتے ہیں اور ایسے مربعات فارسی میں بہت ہیں جیسے زامان نو بہار باغ
چو تہخانہ شدہ گشت رخ گل چو شمع باد چو پروانہ شدہ پیشہ بیل کنون گفتن افسانہ شدہ گل ز خوشی
پارہ کرد بر تن خود پیرین چہ بدین صورت عبدالواسع کا دہن در اومل کے داغ سے بچا ہو حکما قال
القصیدہ و اکثرین عدد سے تکرار ادا و باشد و بیشتر چار و زیادت ازیں بسبب رازی مستعمل نباشد پس
بیٹے از چار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن۔ لہذا اس قسم سیم کو قسم اول میں داخل کر کے یوں
کہنا چاہیے کہ یہ اوٹیس وزن وافی میں۔

(۲۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بارے اور ہر گزرم نارفہ از
پیش نظر چہ روز یکچشم حرمت سویم نگرہ اور ہر گزرم مستفعلن نارفہ از مستفعلن پیشہ نظر مستفعلن باقی
تقطع پڑھنے والوں کے ذمے۔

(۲۲) شعر شش رکنی عروض و ضرب نڈال باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن دو بارے تاکہ
مرا گوئی کہ از من باش دورہ گرد و باشم از تو کو باشم صبور چہ تاکہ مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن
من باش دورہ مستفعلن گرد و باشم از تو کو مستفعلن باشم صبور مستفعلن۔

(۲۳) بیت مسدس عروض سالم ضرب با عرج باقی سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مفعولات سے ہرگز گردم باتو جانان من بدی پس چونکہ از نیکی نیم برخوردار ہے ہرگز نہ مستفعل دم
بات جا مستفعل نامن بدی مستفعل + پس چونکہ از مستفعل نیکی نیم مستفعل برخوردار مفعولان -

(۲۴) بیت شش کنی عروض سالم ضرب مقطع باقی سالم مستفعل مستفعل مستفعل مستفعل مستفعل
مفعولن سے لطفے کن اسو جان من بر عاشقے + دختہ وارفتہ بیارے + لطفے کن مستفعل امر
جان من مستفعل بر عاشقے مستفعل + دختہ مستفعل وارفتہ مستفعل بیارے مستفعل مفعولن -

(۲۵) بیت سدس الارکان عروض و ضرب مقطع باقی چار کن سالم مستفعل مستفعل مستفعل مفعولن
دو بارے عاشق شدم بردلبرے عیارے + شکربے سین برے خوشوارے + عاشق شدم
مستفعل بردلبرے مستفعل عیارے مستفعل - باقی ذمہ متعلم - اسکو بحر سرج کشوف سے بھی
تقطیع کر سکتے ہیں بے شبہ عرب -

(۲۶) چو کر کن کا ایک شعر عروض و ضرب مقطع مخبون باقی سالم مستفعل مستفعل مفعولن - دو بارے
+ کرنا زمین از کوے ماگر کر کن + و مہ جہین بر روے ما نظر کن + امر نازی مستفعل از کوے
مستفعل کر کر کن مفعولن - باقی یونہی - یہی بحر سرج مخبون و کشوف العروض وال ضرب سے بھی تقطیع
ہو سیکے مگر بطریقہ عرب غیر جائز -

(۲۷) بیت شش کنی عروض و ضرب مقل باقی سالم مستفعل مستفعل مستفعلاتن - دو بارے
+ کر لبتے کر لبتان مختا گشتی + بازار خوبی فتنہ بازار گشتی + امر لبتے مستفعل کر لبتا مستفعل
مختا گشتی مستفعلاتن قوس علی ہذا -

(۲۸) بیت سدس اور بر کر کن مخبون - مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بارے کنون کہ گرد از بیا
خوش ہوا + فزون شود بہر دل اندرون صفا + کنوک گر مفاعلن ووز با مفاعلن رخس ہوا مفاعلن
فزون شود مفاعلن بہر دل مفاعلن ورو صفا مفاعلن - در اصل یہ وزن ہج مقبوض ہج بعضے اسکے
مشمں کو ہج میں شمار کرتے ہیں اور ہج کے سدس مقبوض کو اس مقام پر لاتے ہیں مگر اتم کے
نزدیک اس وزن کو اور اسکے مشمن کو ہج ہی سے فرض کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہج کے سدس ہونے

کی تخصیص صرف عربی کے لیے ہے۔

(۲۹) چکر کن کا شعر اور ہر کن مطوی منفعل مفتعل مفتعل - دوبارے امیض منزع عشق تو بجا رشم

تو کننی بیج بکارم نظرے - امیض منزع عشق تباہی مفتعل بارشم مفتعل - باقی علی ہذا القیاس

(۳۰) بیت سدس عروض و ضرب مطوی منفعل مفتعل مفتعل - دوبارے

ہاصم از حسن رخت بے خبرست - یادش از راہ وفادور ترست - ناص حمزہ مفتعل حسن رخت مفتعل

بے خبرست مفتعل - یادش مفتعل راہ وفا مفتعل دور ترست مفتعل -

(۳۱) چکر کن کی ایک بیت عروض و ضرب مقطوع محض باقی مطوی منفعل مفتعل مفتعل - دوبارے

این دل من نیست بردار زانی - بار و گزائکند نادانی - امی دل من مفتعل نیست بجز زانی

مفعول - باقی بیطرح - چاہو اس شعر کو بحر سریع مطوی مکشوف سے بھی تقطیع کرلو۔ لیکن ہاں صرف

زحاف کا تکلف ہو اور میان زحاف اور اقسام وزن کا یعنی سریع سدس لاصل ہو اور بحر سدس

اس لیے شعر مذکور کو وہین شمار کرنا اولیٰ ہے۔

(۳۲) شعر سدس صدر وابتدا مطوی دوونون مصرعون کے حشو مخبون عروض و ضرب مقطوع -

مفتعل مفاعل مفعول - دوبارے کشتہ ناز آن بت طنازم - جز لب او کہ جان بخشد بازم -

کشتہ ناز مفتعل زالبہ مفاعل طن نازم مفعول - تقطیع مصرع دوم کی بھی اسی طرح ہے۔ اس وزن

کو بحر سریع مطوی مخبون مکشوف سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں بلکہ وہین اسکا شمار کرنا اولیٰ ہے۔ فافہم۔

(۳۳) بیت سدس عروض و ضرب اعرج باقی مثل ما قبل - مفتعل مفاعل مفعولات - دوبارے بود

نبو و جان من کیسان است - ہذا ان لغزش سپردنم آسان است - بود و نبو مفتعل و جان من مفاعل

کیسانست مفعولات ہذا لغزش مفتعل سپردنم مفاعل اسانست مفعولات - اسکو بھی بحر سریع مطوی

مخبون موقوف سے شمار کرنا بہتر ہے۔

(۳۴) شعر شش کنی عروض و ضرب احد چار کن مطوی - مفتعل مفتعل فعلن سکون عین - دوبارے

تاب و توان نیست کنون درمن - چکن نظر لطف و کرم ہرمن - تاب تو مفتعل نیست کنون

درین فعلن و قس علیٰ ہذا۔ یہ شعر سرب مطوی اصل سے تقطیع ہو سکتا ہے۔ یہاں وہی عذر ہر جو وزن ہی ویکم میں ہے۔

(۳۵) بیت مسدس عروض و ضرب مرفوع باقی اربکان مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلن دوبار غزالی شہیدی
 ے بے اثر ہر چہ آب و چہ گل ے بے نمک عشق چہ سنگ و چہ دل ے بے اثر ے مفتعلن مہرچ ۱۱ مفتعلن
 بوجگل فاعلن۔ باقی یونین۔ رشک ے ویدہ ہمندرسے سوا ہو گیا ے دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا ے
 ویدہ ہمندرسے سوا مفتعلن ہو گیا فاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ یہ شعر سرب مطوی کشف
 میں تقطیع ہو سکتا ہے اور اسکا سرب میں رکھنا اولیٰ بہترین وجہوں سے اول تو رفع کا زمانہ قلیل
 الاستعمال ہے دوم اگر اسکا کوئی مصرع مطوی موقوف بحر سرب سے لاؤ تو رجز بگڑ جائے سوم سرب
 اصلی مسدس ہے اور رجز نقلی۔

(۳۶) بیت مسدس صدر وابتداء اسلم مشو مطوی عروض و ضرب مخبون نذال مستفعلن مفتعلن مفاعلان
 دوبار ے ہر چند برین و نعمت قیامت ست ے عاشق شدن جز نبویہ غرامت ست ے ہر چند بہر
 مستفعلن من و نعمت مفتعلن قیامت ست مفاعلان ے عاشق شدن مستفعلن جوبت ے ہر چند غرام
 تست مفاعلان۔

(۳۷) شعر شش کئی اول مطوی دوم مخبون علی الترتیب صدر سے ضرب تک مفتعلن مفاعلان
 مفتعلن۔ دوبار ے ہر طرفے کہ بگڑ و دلبر من ے خاک ریش ہے شود افسر من ے ہر طرفے
 مفتعلن کبگ زر و مفاعلان دلبر من مفتعلن ے خاک ریش مفتعلن ہے شود مفاعلان افسر من مفتعلن
 (۳۸) چہر کن کا شعر عروض و ضرب مطوی نذال باقی مثل ماقبل مفتعلن مفاعلان مفتعلن۔
 دوبار ے ہر کہ نظر بجار نش وخت است ے خرم صبر و طاقتش سوختہ است ے ہر کہ نظر
 بجار نش مفاعلان وخت است مفتعلن ے خرم صبر و طاقتش مفاعلان سوختہ است
 مفتعلن۔

(۳۹) شعر مسدس الارکان صدر وابتداء مطوی باقی مخبون مفتعلن مفاعلان مفاعلان۔ دوبار

۷ گریہ بدول من از ہواے تو چہ کو دگر کے کہ دل و ہم بجائے تو بگر بر مقتعلن نے منز مفاطن
ہو اتیو مفاطن و قن علیٰ ہذا۔

(۴۰) شش کنی شعر عروض و ضرب احد مقصور باقی چار رکن سالم مستفعلن مستفعلن فاع۔ دو بار
۷ مشاب چندین ای پر یزاد بگرشتن عشاق سیداد پو مشاب چہن مستفعلن دی ای پر پی مستفعلن
زاد فاع۔ بگرشتن مستفعلن عشاق بے مستفعلن و اد فاع۔ لوگ اس شعر کو مربع کی مثال میں
لا کر کہتے ہیں کہ اسکا عروض و ضرب مرقل ہو اور تر فیل میں ایک ساکن اور بڑھا کر پورے عمل کا نام
تطویل رکھا ہو گویا اجتماع تر فیل و تسبیح کا نام تطویل ہو اور اس رکن مستفعلا تا ان کا نام مطول رکھا ہو
پس یہ ارکان یک مصرع ہوئے مستفعلن مستفعلا تا ان۔ چونکہ تر فیل خود ہی ایک زیادت کامل ہو چکا ہے
اور ایک ساکن بڑھانا تطویل لاطائل ہو اسلئے چہنہ بموجب ہدایت سعد الشارحین اس وزن کو بجا
سنے نکھا کہ مسدسات میں شامل کیا۔ یہاں تک بیتل اوزان مجز و ہیں۔

(۴۱) چار رکن کا ایک شعر یعنی دو رکن کا ایک مصرع اور ہر رکن سالم مستفعلن مستفعلن۔ دو بار
۷ اولیہ آزادہ خو پو تا کو عتاب و جنگ تو پو ای و لبرے مستفعلن ازاد خو مستفعلن۔ علیٰ ہذا القیاس
(۴۲) شعر مربع ضرب مرقل باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلا تا ان۔ رد کی
۷ ای و دل بیتز آتش پری پو یازیر چنگال عقابی پو ای و دل بیتے مستفعلن زاتش پری مستفعلن + یازیر
چہن مستفعلن گائے عقابی مستفعلا تا ان۔

(۴۳) چار رکنی شعر عروض و ضرب مرقل باقی سالم مستفعلن مستفعلا تا ان۔ دو بار ۷ بے تو مرا
زمرہ نہ بنید پو من فذہ ام تو آفتابی پو بے تو مرا مستفعلن زندہ بنید مستفعلا تا ان + من فذہ رام
مستفعلن تو آفتابی مستفعلا تا ان۔ اگر تر فیل اس مستفعلن صلی میں جائز نہ سمجھو تو اس شعر کی تقطیع
رجز مسدس احد مخدوف مستفعلن مستفعلن فع۔ دو بار سے ہو سکتی ہو۔ پس جہاں تر فیل رجز نہ مانو
تو وہاں یہی درست جانو۔

(۴۴) بیت مربع ضرب عرج باقی تین رکن سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلا تا ان۔ ۷

ناخوردہ بادہ چشم تو نہ گوئی چہ باشد مخمور: ناخرد با مستفعلن، دہ چشم تو مستفعلن، گوی چہ مستفعلن
شد مخمور مفعولان۔

(۲۵) چار رکن کی ایک بیت عروض و ضرب مقطوع باقی سالم۔ مستفعلن مفعولن۔ دوبارہ گریار
دیگر داری: زان آیدم و شواری: ہد گریار و می مستفعلن گرداری مفعولن۔ باقی یونین۔

(۲۶) شعر ربیع الارکان اور ہر رکن مطوی مفعولن مفعولن۔ دوبارہ اول پ تو مہر مین: پ و م تو م
ہم مین: اول پ تو مفعولن مہر مین مفعولن۔ الی آخرہ۔ یہاں تک چہ وزن مشطوہ میں۔

(۲۷) تین رکن کا پورا ایک شعر سطح کہ عروض مابین شعر گم باقی ارکان سالم اسکے ذنون مصرعے
الگ الگ نہیں ہوتے۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔ ایک بارہ نو شد جہان زین نو بہار و سال نو
یہ پورا ایک شعر بیع لخی کا ہے۔ نو شد جہا مستفعلن زری نو بہا مستفعلن و سال نو مستفعلن۔ ایک
وزن منہوک ہے۔

(۲۸) دو رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مستفعلن دوبارہ بد خوبتے پیر کمیاب: بد خوبتے
مستفعلن۔ دوسرے مصرع بھی یونین۔ یہ ایک وزن ثانی ہے۔

(۲۹) ایک رکن کا پورا ایک شعر اور وہ رکن سالم۔ یعنی آئین ہر مصرع اپنے دوسرے مصرعے کا قائم
مقام ہوتا ہے۔ بیع لخی نے عبد الصمد کے عربی قصیدے کے جواب میں یون کہا ہے: شوہر گرد
اندر نگریا در سفر: یا در حضر: دیدی سپر: زو خوبتر: گویا یہ چہ شعر ہیں۔ یہ ایک قسم موجد ہے۔
عرض کرتا ہے اگر ایسا ہوتا تو اسکو دوسرے رکن سے تعلق نہوتا۔ ہم سے پوچھو تو یہ ایک شعر مستفعلن
اوزان رجز کے اونچا س اقسام مذکورہ بالا میں سے سات وزن یعنی ہستم و بست و ہستم و سی و یکم و
سی و دوم و سی و سوم و سی و چارم و سی و پنجم کو مؤلف مستہام خارج جا کر عرض کرتا ہے کہ رجز کے
کل اوزان فارسی میں بیالیس ہیں اور وجہ اخراج ہر ایک کے تحت میں بیان ہو چکی۔

تنبیہ: ہرگز بد رنگہ و داز جو ران شکر: مہر جالش از دل سوداے زلفش از سر: متاخرین
کتے ہیں کہ یہ رجز مخبون مقطوع ہے و بروزن۔ مستفعلن مفعولن مستفعلن مفعولن۔ دوبارہ۔ کوئی اونٹنے

پوچھے کہ مستفعلن درمیانی مین قطع کیونکر ہو گیا لہذا یہ وزن بلاتامل بحر مضارع مین شمار کیا جائیگا اور رجز مین شمار کرنا غلط ہے۔

رمل

یہ بحر تینوں زبانوں مین استعمال کی جاتی ہے۔ بزبان تازی اسکی اصل دائرے مین چھ بار فاعلاتن ہے۔ ہا مین وافی اور مجزوء و مطرح پر لاتے ہیں۔ اسکے عروض۔ سالم۔ محذوف۔ مخبون۔ محذوف۔ تین قسم آتے ہیں اور ضربین۔ سالم۔ مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ مخبون۔ مقصور۔ مخبون۔ محذوف۔ مستغ۔ مخبون۔ مستغ۔ آٹھ قسم کی لائی جاتی ہیں اور تیرہ وزن پر یہ بحر آتی ہے یوں۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ اَبْلَحَ النِّعْمَانُ عَنِّي مَا كُنَّا بِلَاكِهِ قَدْ طَالَ حَبْسِي وَأَنْتَ كَارِيٌّ بِالْبَغْنِ نَحْ فاعلاتن ان عن نی فاعلاتن ما کن فاعلن + ان ہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن و انتاری فاعلاتن۔ بعضوں نے انتظار کی تحتانی کمال کر اسکی ضرب کو مقصور رکھا ہے یوں ون تطاد فاعلاتن معنی۔ پونچھادے نعمان کو میری طرف سے یہ پیغام تحقیق کہ طول کھینچ گیا میرے حبس و انتظار کو۔ ایک بضم لام مصدر پر بمعنی ابلاغ۔ محقق فرماتے ہیں کہ اگر عروض سالم لائین تو خلیل نے اسکا نام متمم رکھا ہے مین مستعمل نہیں ہے۔

(۲) شعر شش رکنی مصرع اول کے سب رکن سالم اور مصرع دوم کے کل ارکان مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ ابو الطیب تبتی۔ اَنْسَاكَ دُرُّ بَنِ عَمَّارٍ سَحَابٌ هَطْلٌ فَبِهِ نَوَابٌ وَعَمَّابٌ + ان نا بد فاعلاتن بن عم ما فاعلاتن رن سحابو فاعلاتن + ہطلن فی فاعلاتن و نواب فاعلاتن و عابو فاعلاتن جس طرح پایا پر بستے والے ابر مین منہ اور برق ہو و سیاہی الی الحسن بدر بن عمار مین بھی منفعت دوستان اور عذاب دشمنان ہے۔ ہطل باران پر درپو بارندہ۔ صاحب میزان الافکار یہ شعر متمم کی مثال مین لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ سکا کی گویہ کہ آنچہ مبتنی درین بیت عروض سالم اور ذ قول مستحدث و جدید است یعنی مخالف قول قدماست پس اعتبار رائشا بد بعدہ ارشاد کرتے ہیں کہ رقم بحر

گوید سالم بودن عروض، و درین شعر بحجت تصریح است کہ دران عروض نہ تالیف ضرب می نمایند، و فی انفسہا
استقوت، یعنی آن نہ انداختہ باشد۔ مولف کہتا کہ محقق طوسی علیہ الرحمہ نے شعر قسم اول کی تحت میں جبکہ ضرب
سالم ہو کھایا کہ اگر عروض سالم کنند غلیل از ہر قسم خوارند اما مستعمل نیست اس عبارت کے بعد صاحب نیزان
لکھتے ہیں کہ اسکو بحجت تہامیت جملہ ارکان متمم کہتے ہیں۔ اس صورت میں متمم وہی وزن جبکہ عروض و
ضرب دونوں بلکہ تمام ارکان سالم ہوں اس شعر کی ضرب مع دیگر ارکان مصرع دوم مخبون، پھر اسکا
عروض تالیف ضرب کیونکر ہوا اور تصریح کی توجیف او سپر کب صادق آئیگی۔ جب یہ ترتیب ہوا تو یہ شعر متمم
نہیں اور طرہ یہ کہ مولف رسالہ ہذا نے ایک اور شعر بھی اوسی قصید کا دیوان قصائد متنبی میں ایسا ہی
پایا ہو و هو هذا طاعن الفرسان في الاخذاف شذوذاً و عجائب الخوب للشمس نقاب
یہاں بھی عروض سالم اور ضرب مع دیگر ارکان مخبون ہیوں۔ طاعنل فرسا علان سان فلخ فاعلان
واق شمرن فاعلان، و عجابل فعلان حرب لش شم فاعلان س نقابو فعلان۔ معنی۔ بدر نیزہ زنی
میں ایسا ماہر ہو کہ سیاہی چشم سواران میں چپ و راست نیزہ مارتا ہو حال آنکہ جنگا کا غبار آفتاب کے چہرے
پر بترقہ نقاب پر یعنی روز روشن پر تاریکی چھائی ہو۔ اب مولف ایک شعر اور نقل کرتا ہو جس میں سکا کی کایہ شبہ
قائم ہوا کہ استحدث وجدید ہو اور سعد الشارحین کا جواب اس شبے کو دفع کرتا ہو کہ شاعر نے ازرو تصریح
عروض کو تالیف ضرب کیا ہو و هو هذا۔ متنبی لکھیں بالذکر ان بوزن سبباً غیکم مذ فوہ
عن السبق العراب۔ یہاں عروض و ضرب دونوں سالم ہیں بلکہ سوائے حشواول کے باقی ارکان بھی
سالم یوں۔ لیس بل من فاعلان کران بر فعلان رزت سبقن فاعلان، غیر مدفوعا فاعلان عن سبب
فاعلان قل عرابو فاعلان۔ معنی۔ کچھ عجیب نہیں اگر تو فضیلت لے گیا ازروے سبقت کے کہ سبقت سے
دور نہیں کیے گئے ہیں اہل عرب یعنی اسپان عربی سبقت رکھتے ہیں۔ اس طویل کا اختصار یہ ہو کہ
اس وزن دوم کا شعر اول بقول سکا کی کے استحدث وجدید ہو اور نہ بقول سعد الشارحین کے اوسمین
تصریح واقع ہو بلکہ بلا وسوسہ و بلا غرض صحیح و جائز ہو۔

(۳) شعر ش کئی عروض مخدوف و ضرب مقصور۔ فاعلان فاعلان فاعلان، فاعلان فاعلان

فاعلات۔ یہ معقد ہو۔ مثل سَحَقِ الْبُرْدِ عَفَى بَعْدَكَ الْقَطْرُ مَخْنَاكَ وَتَأْوِيْبُ الشَّمَالِ بِهَلَامِ الْقَطْرِ
 مصرع دوم میں ہو۔ مثل سَحَقِ فاعلاتن بر و عَفَ فاعلاتن بعد کل فاعلن + قطر مغنی فاعلاتن ہو تو تاویبا
 فاعلاتن بش شمال فاعلات۔ بعضوں نے لام شمال کا اشباع کر کے بش شمال و بر وزن فاعلاتن کہا ہے یعنی
 ضرب کو سالم بتایا ہو۔ سَحَقِ بالفتح فرسودہ و کمنہ عَفَى تعفیفہ کا ماضی معروف یعنی نابود کیا۔ قطر باران۔ مغنی
 منزل آباد۔ تاویب بود ہوا چلنا تمام دن۔ شمال بالفتح او ترک کی ہو یعنی۔ پُرانی چادر کے مثل تیرے بعد
 اس کے مکان کو منہ اور باد شمال تمام روزہ نے برباد کیا۔ یہ اصلی وزن دوم ہو۔

(۴) بیت مستثنیٰ عروضی و ضرب و نون مخدوف باقی چار رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلین۔
 دوبارے قَالَتْ الْخَنَسَاءُ لَمَّا جُنِدَتْهَا هَمْ شَابَ نَأْيِي بَعْدَ هَذَا وَاشْتَهَبَ + قاتل خن فاعلاتن
 ساعلم فاعلاتن جے تھا فاعلن + شابر ساعلم فاعلاتن بعد باذا فاعلاتن و شتب فاعلن۔ خنسا را یک
 شاعر کا نام ہو کہ صاحب دیوان تھی۔ شاعر کہتا ہو کہ جب میں خنسا کے پاس گیا تو خنسا نے کہا کہ سپید ہو
 سر میرا اس کے بعد اور غالب ہو گئی سر کے بالوں کی سفیدی سیاہی پر۔ یہ اصلی وزن سوم ہو۔

(۵) شعر ش رکنی عروضی مخبون مخدوف باقی مخبون۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 وَلَا ذَا رَايَةٍ تُجَدِّدُ رُفِعَتْ + هَضَّ الصَّلْتُ إِلَيْهَا كَوَاكَا + واذرا فاعلاتن بیت مجہد فاعلاتن
 رفعت فاعلن کجرت دوم + ہض صل فاعلاتن ت الیہا فاعلاتن فحواہا فاعلاتن۔ جسوقت بڑا نیزہ بلند
 کیا جاتا ہو اسکی طرف صلت کو دتا ہو پس اسکو تمام لیتا ہو۔ صلت ایک مرد چالاک کا نام۔

(۶) بیت مستثنیٰ عروضی مخدوف اور ضرب سالم باقی مکفوف۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلاتن لَکِنَّ كُلَّ مَنْ أَلَادَ حَلَجَةً + تُنَجِّدُ فِي طَلَاكِهَا قَضَا هَا + لیس کل
 فاعلاتن من اراد فاعلاتن حاجتن فاعلن + ثم جد فاعلاتن فی طلب فاعلاتن باقضا با فاعلاتن
 یہ بات نامکن ہو کہ ہر شخص جو حاجت چاہے پس کوشش کرے اسکی طلب میں تمام کرے اور مراد کو پہنچا
 جائے۔ یعنی انجام کا پورا ہونا ہر فعل کے واسطے لازم نہیں ہو۔ طلب بالکسر مصدر رقالت ہو معنی طلب
 (۷) چھ رکن کا ایک شعر دونوں حشو شکول اور عروض مخدوف باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن

فاعل + فاعلاتن فعلات فاعلاتن ۛ اِنَّ سَعْدًا ابْطَلَ مُصَارِفًا ۛ صَارِفًا مَحْتَسِبًا لِمَا اَصَابَهُ
 باسکان آخر۔ ان سعدن فاعلاتن بطلن م فعلات مارسن فاعلن + صابرین مح فاعلاتن استبن ل
 فعلات ما اصابہ فاعلاتن تحقیق کہ سعد ایک مرد شجاع ہو مشاق اور صابر اور جو مصیبت کہ اوپر نازل
 ہوتی ہو اس کے اجر کا طلب کرنے والا ہو۔ یہاں رکن اول و دوم کے فون مین اور رکن دوم و سوم
 کے الف مین جو کہ ان دونوں ارکان کے فے کے گرد اگر دو معاقبہ ہو اس سبب سے ارکان صدر یا عجز
 یا طرفین یا برقی ہو جائینگے۔

(۸) بیت سدس عروض مخدوف اور ضرب مخبون مقصور باقی ارکان سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 فاعلاتن فاعلاتن فعلات ۛ اَصْبَحْتُ كَسْرًا وَاَصْبَحْتُ كَسْرًا ۛ مُعْلَقًا مِنْ دُونِهِ بَابُ حَدِيثٍ
 باسکان۔ صبحت کس فاعلاتن رمی و اسی فاعلاتن قم صرن فاعلن + معلقین من فاعلاتن دونہی با
 فاعلاتن ب حدید فعلات۔ صبح گزاری پاؤ شاہ فارس نے اور شام کاٹی پاؤ شاہ روم نے جس حال میں
 کہ بند رہا اون کے سامنے دروازہ حدید کا۔ یہ آٹھ وزن وافی ہیں۔

(۹) چار رکن کا پورا ایک شعر ضرب مستغنی باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلیان۔
 یہ وزن، سقہ ہو ۛ يَا خَلِيلِي اَذْبَعَا وَاَشْتَدَّ اَدْبَا ۛ اَسْمَا بِعُفَّانٍ ۛ باسکان نون۔ سین استخبر امر
 اول مین ہو۔ یا خلیلو فاعلاتن یربع او فاعلاتن + تجلزل فاعلاتن من بعفان فاعلیان۔ امر
 میرے دونوں رفیقو ٹھہراؤ اور عفان مین خاؤ مشوقہ کے آثار کی خبر لو۔ عفان بالضم ایک موضع کا
 نام ہو کہ مغلطہ سے دو مرحلے پر مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ اصلی چوتھا وزن ہو۔

(۱۰) شعر مربع اور چارون رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن۔ دوبارے ۛ مُقْفَرَاتٌ دَاوِسَاتٌ ۛ
 مَثَلُ اَيَاتِ الزَّبُورِ ۛ مقفرتن فاعلاتن وارساتن فاعلاتن ۛ مثل ایا فاعلاتن تزبور فاعلاتن
 یہ سب کلمہ اور خالی گھر ایسے مین جیسے کتابوں کے نقوش کے نشان یعنی جسطرح نقوش کتاب کا تب
 دال ہوتے ہیں او محیط یہ مکان سے خالی اپنے ساکنوں کی ولالت کرتے ہیں۔ زبور نام کتاب حضرت
 داؤد علی نبینا وعلیہ السلام۔ یہاں آیات الزبور مین ایہام ہو فافہم۔ یہ اصلی وزن پنجم ہو۔

(۱۱) چار رکنی بیت عروض سالم ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن۔ یہ معتد بہ سے مآلما قرأت یہ العینان من ہذا اشکن بہ عینان کے تین اول سے مصرع دوم شعر معر جو۔ مآلما قر فاعلاتن رت ہیں جو فاعلاتن۔ تان نہما فاعلاتن فاعلن۔ بعض نسخ میں ہشتم بلازم تہ رت ہر اصل عینان یون تھی مآلما قرأت یہ العینان من ہذا۔ کیا قیمت ہو اس جو کی کہ شکاک ہوین سبب کے دونوں آکھین اس معشوقہ سے۔ یہ اصلی جھٹھا وزن جو۔

(۱۲) چار رکن کا شعر عروض محذوف ضرب مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فاعلن۔ بحر کتہ دوم میں زجاج ایام جاہلیت کا یہ شعر لایا ہے۔ یا لککیر کا تنوکا لککیر ذاحین وئی یا دبکیر فاعلاتن لاتن فاعلن ہلیس ذاحی فاعلاتن وئی فاعلن۔ اس قوم کبرستی نکر وستی کا وقت نہیں جو۔ بہرائی اس شعر کو بحر مدین لایا ہے اور خلیل نے نہ مدین اسکو ذکر کیا نہ بیان۔

(۱۳) چار رکنی شعر عروض سالم ضرب مستغ مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فعلیان۔ یہ شعر معتد بہ ہے و اخجات فاریسیات و ادم عہیات ہتاسے فارسیات مصرع دوم میں ہے۔ و فحان فاعلاتن فارسی یا فاعلاتن + تن و ادم فاعلاتن عربیات فعلیان۔ شتران سفید فارسی و گندم گون عربی۔ یہاں لفظ فارسیات میں ایہام ہے۔ وزن نہم سے اس مقام تک پانچ اوزان مجزوبین۔

بزبان فارسی وارد واس بحر کی اصل فاعلاتن آٹھ بار دائرے میں ہے اور دو قسم پر ہے ایک سالم دوسرے مخبون۔ فارسی میں۔ وانی۔ وانی المضاعف۔ مجز و مشطور۔ ٹٹٹٹٹ۔ پانچ وزنوں پر لاتے ہیں اور اردو میں مشطور و ٹٹٹٹٹ ندارد۔ بغرض کل اونچاس قسم پر یہ بحر آئی ہو یوں۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ دوبار۔ سعدی سہمگین آجے کہ مرغابی درو امین نبودے کہ کترین موج آسیانگ از کنارش در ربودے کہ سہمگی ۱۱ فاعلاتن سبک مرغا فاعلاتن بی دروئے فاعلاتن من نبودے فاعلاتن + کترین مو فاعلاتن جاسیان فاعلاتن گو کنارش فاعلاتن در ربودے فاعلاتن۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سالم شمن شعر نہیں آیا مگر مقصود یا محذوف ہو کر ہم کہتے ہیں کہ اسکا استعمال اکثر ہے جیسے سیفی شکل دل بردن کہ تو داری نباشد و کبر

خواب بند یہاں چشمت کم بود جادو گر کے راہ و فی المعبود ۛ چند گریم چند نام چند ہاشمت نازد
نیست کوئی ماہ رو سے مر ازین غم ہائی ۛ یا جیسے اسیر ۛ ترک چشم او کند ساکن دل بیتاب مارا ۛ
زندگانی کشتن آتش بود سیما پ مارا ۛ

(۲) شعر ششم سب ارکان سالم مگر عرض و ضرب مبین بشرطیکہ آخرین نون غنہ ہو۔ فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان۔ دو بار۔ یعنی ۛ تاکو گریم ہزاری چچو ابرو بہاران ۛ از سر اندوہ و حسرت و فراق
گلغذاران ۛ تاکو گر فاعلاتن یک ہزاری فاعلاتن پنج ابرے فاعلاتن نو بہاران فاعلیان۔ الی آخرہ
بعضوں نے ہمیں تبسّیخ بلا غنہ بھی کی ہو یوں۔ محب ۛ گر گنی رسو اسے عالم عاشقان پروا ندارد ۛ
ورجہ ساز می سرازتن بیدلان دم بر نیارند ۛ و اندازند فاعلیان + بر نیارند فاعلیان۔ لیکن ایسی
تبسّیخ خارج از دائرہ ہے۔

(۳) شعر شہت کنی عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دو بار
شوکت بخاری ۛ صبح پیری برد مید و عید خرسندی نامدہ ۛ خندہ دندان ہمارا استخوان بند می نامدہ
صبح پیری فاعلاتن برد مید و فاعلاتن عید خرسن فاعلاتن دی نامد فاعلات۔ و علی ہذا القیاس
استاد ۛ نینداوسکی ہر دماغ اوسکا ہورائیں اوسکی ہین ۛ تیری زلفین جبکے بازو پر پریشان گمشدہ
نید اوسکی فاعلاتن ہر دماغ فاعلاتن کاہ راتے فاعلاتن اُسک ہین فاعلات۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ دو بار
ملا رفیع قزوینی ۛ گل نہان دارد بزیرد من خود خارا ۛ تانہ میند چشم بلبل صورت اغیار را ۛ
گل نہا دا فاعلاتن رد بزیرد فاعلاتن دامنے خدا فاعلاتن خدا را فاعلاتن۔ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
ۛ خط بڑھا زلفین بڑھین کا کل بڑھی گیسو بڑھے ۛ حسن کی سر کا مین جتنے بڑھے ہندو بڑھے ۛ
حسن کی سر فاعلاتن کارے جت فاعلاتن نے بڑھے ہن فاعلاتن دو بڑھے فاعلاتن۔ من اولہ
وزن سوم و چارم کا اجتماع یا ہم درست ہے۔

(۵) بیت ششم عروض و ضرب مخبون محذوف اعرج باقی سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ دو بار

۷ تاکو از سہجان بکار چند باشم بدرو بہ سنگ آہن نہیستم من چند باشم صبور بہ تاکہ کز بیج فاعلاتن
را بکار فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدر و فعلول۔

(۷) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مخبون مقطوع باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعل
دو بار ۷ باتو خوبی کرد خواہم کرد تو خوبی کنی بہ در تو زشتی کرد خواہی باتو زشتی کنم بہ باتو خوبی فاعلاتن
کرد خواہم فاعلاتن کرت خوبی فاعلاتن کنی فعل۔ یونہیں کنم کو فعل کے وزن پر بھجوا باقی تقطیع ظاہر ہو۔

(۷) شعر مثنی الارکان عروض و ضرب مخذوف مطوس باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دو بار ۷ کار خویش از چاکر خو داز چہ داری راز بہ کار خویش از راز داری از سخن چین دار بہ کار خویش

فاعلاتن چاکرے خد فاعلاتن از چہ داری فاعلاتن راد فاع۔ وقین علیٰ ہذا۔ راز بیان یعنی پوشیدہ
(۸) بیت ہشت رکنی عروض مخذوف مطوس اور ضرب مخذوف اعز۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

فاع۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع۔ مرد و دانا راز دانا یا ربا یا خوب بہ کرد و دانا می ترا ہم یار دانا
بہ مرد و دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یا ربا یا فاعلاتن خوب فاع۔ اگر ت دانا فاعلاتن بی ترا ہم فاعلاتن

یار و دانا فاعلاتن بہ فاع۔ یہاں یہ بھجوا کہ وزن ہفتم و ہشتم کا اجماع ہوا۔ اوزان پنج و ششم و ہفتم و ہشتم متاخرین
نے متروک کیے معذرا اگر کوئی کہے تو کچھ عجیب نہیں گویا متقدمین کا مقلد ہو۔

(۹) شعر مثنی صدر وابتدا سالم باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دو بار کہ تہی فیثا
۷ جان چو در وصل سپردم کچھ آید غم فرقت بہ کشتی مرد و گویا کہ جلا دنیا یہ بہ جلاچ در و ص فاعلاتن

ل سپردم فعلاتن بچ اید فعلاتن غم فرقت فعلاتن۔ باقی یونہیں۔
(۱۰) شعر ہشت رکنی صدر وابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مستغ باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلیاتن۔ دو بار یہ یعنی ۷ روز گارے است کہ در خاطر آشوب فلان ست بہ روز گار
چو سہر زلف پریشان ازین است بہ روز گارے فاعلاتن سک درخا فعلاتن طراشو فعلاتن بفلان

فعلیاتن۔ باقی علیٰ ہذا۔
(۱۱) سبب ثل وزن نہم گرا بتد ابھی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ فاعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلاتن سعدی ۛ گفتہ بودم چو بیانی غم دل باتو گویم ۛ چہ گویم کہ غم از دل برو و چون تو
بیانی ۛ چہ گویم فعلاتن کفر و دل فعلاتن برو و چو فعلاتن ث بیانی فعلاتن ۛ صرغ اول مثل وزن نیم
(۱۲) سب مثل وزن نیم مگر صدر و ابتداء و نون مخبون ۛ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ۛ دوبار
ۛ چہ کنم ہر چہ کنم باتو نمیداد چو سودم ۛ بجز آن حیلہ ندانم کہ در عشقت بگریم ۛ چہ کنم ہر فعلاتن چکنم با فعلاتن
ت نمیداد فعلاتن و چو سودم فعلاتن ۛ باقی ۛ صرغ دوم اسی طرح ۛ جن لوگوں نے اس وزن کے کل
ارکان پر بجز کمال مقطوع کا دھوکا کھایا ہو وہ قطع کے حکم سے غافل ہیں کہ وہ عروض و ضرب کے
لیے خاص ہو۔

(۱۳) شعر مثنوی عروض و ضرب مخبون مسجع باقی مثل وزن ماقبل ۛ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
دوبار ۛ بہ پناہ آمدہ ام بر درت از دہر جفا کار ۛ کہ بجز کوے تو اُم نیست و گر گشتہ ز نمار ۛ ب پناہ
فعلاتن مدام ہر فعلاتن در تنزدہ فعلاتن رجفا کا فعلیاتن ۛ باقی علیٰ ہذا القیاس۔
(۱۴) شعر شہت کرنی ضرب مشغث باقی ارکان مخبون ۛ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلاتن مفعولن ۛ بدو رخ ماہ تہامی بدو زلفک چو عبیری ۛ بدو لب شکوہ قندی بدو
چشمک بادامی ۛ بدو رخ ماہ تہامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چ عبیری فعلاتن ۛ بدو لب شکوہ
فعلاتن کر قندی فعلاتن بدو چشمک فعلاتن بادامی مفعولن۔

(۱۵) بیت مثنوی علی التوالی ایک رکن مخبون ایک سالم ۛ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۛ
دوبار ۛ سعدی ۛ نہ براشتہ بر سوارم نہ چواشتہ زیر بارم ۛ نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر یارم ۛ چن شہر
فعلاتن بر سوارم فاعلاتن پنج شہر فعلاتن زیر بارم فاعلاتن ۛ بخداون فعلاتن و ۛ عی شہر فاعلاتن
غلامے فعلاتن شہر یارم فاعلاتن۔

(۱۶) آٹھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی سات ارکان مخبون ۛ فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن ۛ سعدی ۛ غم موجود و پریشانی معدوم نہ دارم ۛ ہفتے سیر
آسودہ و عمرے میگزارم ۛ غم موجود فعلاتن و پریشا فعلاتن فی معدوم فعلاتن مندارم فعلاتن

نفس سے فعلاتن زما سو فعلاتن وی عمر سے فعلاتن میگزارم فاعلاتن۔ وزن نم سے یہاں تک آٹھ وزنوں کا اختلاط باہم جائز ہو۔

(۱۷) شعر ثمن صدر وابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مقصور باقی ارکان مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات۔ ووبار۔ حافظ دل سے خون بکف آورد و دیدہ برخت بد استند کتلف کرد کہ اندوختہ بود بد دل سے خوف فاعلاتن بکفا و فعلاتن دو لے وی فعلاتن و پنج فعلات + ال لیل فاعلاتن کتلف کرد فعلاتن و کاند و فعلاتن خت بود فعلات۔ بنشی اسیر گر چہ اگلا سانین کوچہ قاتل مین هجوم بد لوٹے مارے ہوئے آرہتے مین دو چار ہنوز بد گرج اگلا فاعلاتن س نہی کو فعلاتن قاتل فاعلاتن هجوم فعلات۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۱۸) شعر ہشت کنی صدر وابتدا سالم عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن تبرک دوم ووبار۔ طالب کلیم ہدانی ایچ جس تا کو از نالہ گلو پارہ کنی کس درین بادید ویدی کہ بفریاد رسد ایچ جس تا فاعلاتن کبیرہ فاعلاتن لگلو فاعلاتن کنی فعلن خواجہ آتش یار کو مین نے مجھے یار نے سوئے ندیا بد رات بھر طالع بیدار نے سوئے ندیا یار کو مو فاعلاتن مجھے یا فعلاتن رن سوئے فعلاتن ندیا فعلن۔ و علیٰ ہذا القیاس۔

(۱۹) بیت ثمن صدر وابتدا سالم عروض و ضرب شعث مقصور باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان بسکون دوم۔ ووبار۔ راقم شہدی میکند وعدہ دیدار فردا امروز بد پار و انستہ کہ امروز فردا نیست ہم میکند فاعلاتن دے دید فاعلاتن رفردا فاعلاتن امروز فعل و قس علیٰ ہذا جناب بحر چتون مین نرہنگے یہی سخی انداز بد چشم بیار کی ڈھو ڈھو گے و امیر بعد چتون سے فاعلاتن نرہنگے فعلاتن می سخی فعلاتن انداز فعلان۔

(۲۰) آٹھ کن کا شعر صدر وابتدا سالم عروض و ضرب شعث محذوف باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن بسکون دوم۔ ووبار۔ دانش شہدی ای ہما از سرا خاک نشینان بگزرید سایہ بال تو بدنامی دولت دارد بد ای ہما از فاعلاتن سرا فاعلاتن ک نشینا فعلاتن بگزرید فعلن۔ باقی یون

میر عباس سلیم لکھنوی شاگرد آتش سے تنگ ہوائے ہوئے دل نہ پسچا اوسکا پدہ اسی سلیم جگر کا
یہ نالہ کیسا پدہ تنگ ہوا فاعلاتن ہی جیسے دل فاعلاتن ن پسچا فاعلاتن اُسکا فعلن۔ الی آخرہ۔
(۲۱) سب مثل وزن با قبل مگر ایک آدھ رکن و میانہ مسکن۔ فاعلاتن فعلاتن مفعولن فعلن۔
اختیار ہر خواہ و دونوں مصرعون میں تسکین اوسط کرے خواہ ایک میں خواہ ایک بار خواہ ایک بار سے
زیادہ۔ سعدی سے زربہ مرد سپاہی راتا سر بدہ پدہ و گرش زر نہ ہی سر نہ در عالم پدہ زربہ مرد
فاعلاتن و سپاہی فاعلاتن راتا سر مفعولن بدہ فعلن۔ جناب بحر سے پوچھنا بھی پوچھتے حال ضربی
وطن پدہ بحر ہی جب نہ ہے کیا فیض آباد رہے پدہ بحر ہی جب فاعلاتن نہ ہے کا فاعلاتن فیض آباد مفعول
و رہے فعلن۔ شیخ امداد علی صاحب بحر کا موطن و مولد بلکہ فیض آباد آدھ رکن اور مسکن لکھنوی وزن
ہند ہم سے یہاں تک پانچ وزنوں کا غلط باہمی جائزہ اور یہ بھی اختیار کہ ان سب کا صدر یا ابتدا یا
دونوں محبوبوں کو دیکھتے جیسے و گرش زر فاعلاتن رکن ابتدا محبوب سعدی کے ہاں گورچکا۔ یا جیسے
بحر سے نہ چھٹے کشکش زلف سے بے جان دیے پدہ صدقہ دے دیتے ہیں جو رہا کرتے ہیں پدہ
یہاں صدر محبوب ہیون۔ ن چھٹے کش فاعلاتن۔ علی سر نہ ہی سے نہ پسندید کہ بے برگیم آوارہ
کنہ پدہ جگر لعل گرو چشم گہرا نرم داو پدہ یہاں صدر و ابتدا دونوں میں خبن ہیون۔ ن پسندی
فاعلاتن جگر سے فاعلاتن۔ ناسخ سے طلب آتش حسن ازلی میں ہوں وہ گرم پدہ کہ ہوا مضغہ
دل سینے میں بریاں پیدا پدہ یہاں بھی دونوں محبوب ہیں یون۔ طلبے افعال میں ہوا مضغہ فاعلاتن
(۲۲) شعر شست رکنی عروض محبوب مقصور اور ضرب محذوف مقطوع محبوب باقی محبوب۔ فاعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلات + فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلت سے اگر ائین شود سے جان من از درد
فراق پدہ ہمہ جو رمن از عشق تو خوشنود سے پدہ اگر ائین فعلاتن شود سے جا فاعلاتن منہ در فاعلاتن
د فراق فعلات + ہمہ جو فاعلاتن و منہ ریش فاعلاتن قوت خشنو فاعلاتن دے فعل۔

(۲۳) بیت شبنم عروض محذوف مقطوع محبوب اور ضرب محذوف پنج محبوب باقی محبوب فاعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعل + فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلول سے نہ ہر نیز بتو دل بشر سے تا زید پوچھ

کیے راگبشی بے گئے ایکنکار بد مذہبی فعلاتن زببول فعلاتن بشبب تا فعلاتن زببول فعل چیکر
فعلاتن کبشی بے فعلاتن گئے ایکنکار فعلاتن بکار فاعول۔

(۲۴) آٹھ رکن کا شعر حشو اول مسکن عروض محذوف بند ضرب محذوف طموس باقی مخبون فعلاتن
مفعولن فعلاتن فاع + فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاع سے وہن کو چاک چون تنگ دل عاشق
نہ کہ چون خطا گندہ بر واید بد دہنے کو فعلاتن چک چون مفعولن گندہ مفعولاتن شق فاع + چک چون فعلاتن
قیے اکن فعلاتن دبر و فعلاتن رید فاع۔

(۲۵) شعر شمن الارکان علی التوالی ایک رکن مشکول ایک سالم۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
دوبارہ شریف تبریزی سے زود ویدہ خون فشا دم کہ نظر کنی نکردی بد برہ تو خاک گشتم کہ گرد کنی نکردی
زود ویدہ فعلاتن خوفشا دم فاعلاتن کنظرک فعلاتن فی نکردی فاعلاتن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ جناب
غالب علیہ الرحمہ سے ترے وعدے پر جیسے ہم تویر جان جھوٹ جانا نہ کہ خوشی سے مرعجا تے اگر عیا
ہوتا بد تر وعدہ فعلاتن پر جیسے ہم فاعلاتن تیجان فعلاتن جھوٹ جانا فاعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر
اس وزن کو مسقط چار خانہ کر دیجیے تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لمؤلفہ سے کھلے کیسہاے مرثکان
بے اشک تابدا مان بد مری چشم گوہر افشان۔ کوئی جو ہری ہوئی ہے۔ اسین جوارکان کہ مشکول
آتے بین او کو سب جگہ مسکن کرنا با سز نہیں کیونکہ تسکین سے ہر فعلاتن مفعول ہو جائیگا اور مفعول
فاعلاتن مفعول فاعلاتن بحر مضارع ہے۔

(۲۶) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مستغ باقی مثل وزن بہت پنجم۔ فعلاتن فاعلاتن فعلاتن
فاعلیان۔ دوبارہ سے دل من گرفتہ الفت بچال نازنینان بد نبود مجال غفلت نفس زیادہ نیاٹ
دل منگ فعلاتن رفت الفت فاعلاتن بچال فعلاتن نازنینان فاعلیان۔ باقی اس طرح۔ یا سبط
وزن بہت پنجم بین شعر مؤلف کا مصرع اول۔ ۲۵ و ۲۶ کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۲۷) شعر ہشت رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخوف باقی ارکان مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فاع۔ دوبارہ سلمان ساوجی سے آن کند قہر تو با ظلم کہ با گل دی ہڈاں کند لطف تو با عدل

کہ باتن محوہ اکند قہ فاعلاتن رت باطل فاعلاتن مک باگل فاعلاتن و مرفع + اکند لطف فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن مک باتن فاعلاتن مرفع - یہ شامیس^۱ وزن وافی مبن -

(۲۸) شعر ساز وہ کنی صدر سالم باقی پندرہ مخبون - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن دوبار - خواجہ عصمت اللہ بخاری ۵ رنگ خسار و درگوش و خط و
خند و قدم و عارض و خان لبت او سر و پریر و سمن بر پر شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و
گلزار بشت ست و بلال و طرف چشمد کوثر پر رنگ خسار فاعلاتن رورسے کو فاعلاتن شخط و فاعلاتن
و قدم و فاعلاتن رض خسار فاعلاتن لبت و فاعلاتن و پریر و فاعلاتن می سمن بر فاعلاتن - باقی
اسی طرح - یہ ایک وزن وافی المضاعف ہو -

(۲۹) چھر کن کا پور شعر اور ہر کن سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن - دوبار - سیفی ۵ او
نگارین روے دلبران مائی ۵ رخ مکن نہان چو اندر جان مائی ۵ او نگاری فاعلاتن روے دلبر
فاعلاتن زان مائی فاعلاتن + رخ مکن پن فاعلاتن ہارچ اندر فاعلاتن جان مائی فاعلاتن -
(۳۰) بیت مسدس عروض و ضرب مسبغ باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلیان - دوبار ۵
گرو عاے در و مندان مستجاب ست ۵ روزگار ہجر او پا در رکاب ست ۵ گرو عاے فاعلاتن در و مندان
فاعلاتن مستجاب ست فاعلیان - و علی ہذا القیاس - وزن ماقبل کے ساتھ اسکا اجتماع جائز ہو جائیگا
نصیر المتحققین ۵ او نگار کنز تو نیکوتر نہ نیم ۵ عاجز اندر صورت صورت نگاران ۵ ترن نیم فاعلاتن
رت نگاران فاعلیان -

(۳۱) ضرب مخبون مشعث باقی مثل لبت و نیم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلاتن
مفعولن ۵ چند باشد نیک خواہست جفت اندہ ۵ چند باشد دوستدارت بازاری ۵ چند باشد
فاعلاتن نیک خواہست فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن + چند باشد فاعلاتن و دوستدارت فاعلاتن
بازاری مفعولن -

(۳۲) شعر مسدس عروض و ضرب مخبون مشعث باقی سالم - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مفعولن - دوبار

۷ چند باشم ہم بدین سان بچارہ پگشتہ شادی زین دل من آوارہ پچند باشم فاعلاتن ہم بدین
 فاعلاتن بچارہ مفعولن پگشتہ شادی فاعلاتن زین دل من فاعلاتن آوارہ مفعولن۔
 (۳۳) شعر مستزید عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات۔ دوبار۔ نظیر میشتاپو
 ۷ مے گشتہ پنہان و مے پوشد کبود و مے از فریب نرگس شہلا پیس۔ مے گشتہ پن فاعلاتن ہان
 مے پوشد فاعلاتن شد کبود فاعلات۔ و علی ہذا القیاس۔ جناب بحر ۷ پھر کا چھتا ہی دل سوراخدار ۷
 اسکی آہین نشین مین دلبر بخیر ۷ بزرگ چیت تا فاعلاتن ہر دے سو فاعلاتن راخدار فاعلات ۷ و قس
 علی ہذا۔

(۳۴) بیت شش کرنی عروض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ دوبار۔ خسرو۔
 ۷ من کجا خنیم کہ از فریاد من پچشب نخسید کسے در کوے تو پچ من کجا خن فاعلاتن ہم کجا خن
 فاعلاتن یاد من فاعلن۔ الی آخرہ۔ جناب غالب علیہ الرحمہ ۷ دیکے خط منہ دیکتا ہی نامہ بر ۷
 کچھ تو پیغام زبانی اور ہو ۷ دیک خط منہ فاعلاتن دیکتا ہی فاعلاتن نام بر فاعلن۔ الی آخرہ۔ وزن می
 وسوم و سی و چہارم کا اجتماع باہمی جائز ہو۔

اگر اس وزن میں عروض و ضرب مخبون و محذوف اعرج لگا دو تو یوں ہوگا۔ فاعلاتن فاعلاتن
 فاعلن۔ اور یہ مدید مجزوسے مقصور یعنی فاعلاتن فاعلن فاعلات سے تقطیع ہو سکتا ہے۔ اور زحافون
 کی تعداد سے بحر مدید میں آسانی ہے۔ یونین فاعلاتن فاعلاتن فعل یعنی رمل مخبون محذوف مقطوع
 فاعلاتن فاعلن فاعلن یعنی مدید مجزوسے محذوف سے آسانی تقطیع کر سکتے ہیں۔ اس طرح فاعلاتن
 فاعلاتن فاعلن یعنی رمل محذوف مطبوس کو مدید مجزوسے مقصور مخبون مشعث فاعلاتن فاعلن فاعلن
 سے تقطیع کر سکتے ہیں لیکن رمل میں زحافون کی آسانی ہے۔ اسی طور پر فاعلاتن فاعلاتن فعل رمل
 مسدس محذوف احد کو فاعلاتن فاعلن فاعلن مدید مجزوسے محذوف مشعث سے تقطیع کر سکتے ہیں
 اور رمل میں ایک زحاف کی آسانی ہے پس جس بحر میں آسانی سے جو وزن بنجائے اسی میں
 رکھنا اولیٰ ہے۔

(۳۶) بیت شش رکنی عروض و ضرب شعث سے وقف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلین مکتون دوم
دوبارے جہاز میں حریف مارا شنیہ کی بدین بلا با از سر خود دیہی بد جان میں حر فاعلاتن۔ غے
انش فاعلاتن نید می فعلین و قس علیہ۔

(۳۷) شعر سہدس اور ہر رکن مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلاتن۔ دوبارے ضرب گینڑی آور
بصبوحی بد کہ عریف ست و بہارست و جوانی بد طرنگہ فعلاتن زیادہ فعلاتن بصبوحی فعلاتن +
کرفیس فعلاتن ت بہارست فعلاتن تجوانی فعلاتن۔

(۳۸) شعر شش رکنی عروض و ضرب و وونون یا ایک مخبون مسخ باقی مخبون۔ فعلاتن فعلاتن فعلیاتن
دوبارے نظر لطف بحال دل حیران بد بنود از تو عجب ای شہ خوبان بد نظر لطف فعلاتن ف بحالے
فعلاتن دل حیران فعلیاتن۔

(۳۹) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب شعث باقی شل وزن سی و ششم۔ فعلاتن فعلاتن مفعولن
دوبارے اگر کو دون کہ ہے دانش و رزمی بد زہمہ خلق کونامی یابی بد اگر بد فعلاتن کھے دا
فعلاتن نشورزی مفعولن + زہمہ خل فعلاتن قنکو نام فعلاتن می یابی مفعولن۔

(۴۰) بیت شش رکنی صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مقصور باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن بحرکت دوم دوبار۔ شاہ آفرین صبح یعنی کہ ظہور شہمہ جاست بد شش جہت سجد
چو خورشید رواست بد صبح یعنی فاعلاتن کظہور شہمہ جاست فعلاتن۔ و علی ہذا القیاس
حکیم مومن خان کیا لگا دست و آرام سے ہاتھ بد دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ بد کا لگا
دس فاعلاتن تدارا فعلاتن م س ہاتھ فعلاتن۔ و قس علی ہذا۔

(۴۱) شعر سہدس صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مخبون مخدوف باقی مخبون۔ فاعلاتن فعلاتن
فعلین بحرکت دوم دوبار۔ سیفی گرسخن زان لب چون نوش شود ہلستہ را خندہ فراموش شود
اگر سخن زافاعلاتن لب چون فعلاتن ش شود فعلین خواجہ وزیر سے سر مرا کاٹ کے کچھا میگا +
کسکی پھر جھوٹی قسم کھا میگا بد سر مرا کا فاعلاتن ٹ ک پچھا فعلاتن می می کا فعلین۔

(۴۱) بیت شش رکنی صدر وابتدا سالم عروض و ضرب شش مقصود باقی محبوبون۔ تا آخر تری نہایت
مفعلات بسکون دوم دوبار شاہ آفرین۔ از تری بوضوح۔ بہ تجرید۔ بہ صبح شمس نماز تو میدہند
ای مومن فی فاعلاتن بوضوئے فاعلاتن تجرید فاعلاتن۔ حکیم مومن خان۔ کمد ورن میں بھی لکھنا
احوال۔ پھر کواچکا ہو کیا احوال۔ کمد موبی فاعلاتن اگر بنا فاعلاتن احوال فاعلاتن۔

(۴۲) شعر مسدس صدر وابتدا سالم عروض و ضرب شعث مخدوف باقی محبوبون۔ فاعلاتن فاعلاتن
فعلن بسکون دوم دوبار۔ ہلالی استر ابادی۔ برسن از شوخ تہما کردی۔ بارک اللہ کرما کردی
برمنی شو فاعلاتن خستم فاعلاتن کردی فعلن۔ استاد۔ کب وہ سنتے ہیں کہانی میری۔ اور
پھر وہ بھی زبانی میری۔ کب وہ سنتے فاعلاتن کہانی فاعلاتن میری فعلن۔ جو لوگ اس عروض و
ضرب کو اترتے ہیں خطا کرتے ہیں کیونکہ ضرب بیان واجب ہو اور برتین ضرب کی گنجائش کما
(۴۳) بیت مسدس صدر وابتدا محبوبون یا برسن باقی مثل اوزان ماقبل۔ فاعلاتن فاعلاتن فعلن
فاعلاتن فاعلاتن فعلن۔ درگاہ قلی خان۔ شرک محض ست گمان من و تو۔ من و تو نیست
میان من و تو۔ شرک محض فاعلاتن نگمانے فاعلاتن من تو فعلن۔ من تو نے فاعلاتن سمیائے
فاعلاتن من تو فعلن۔ میر وزیر صبا۔ نزع میں ہوں نہ ادھر آئیگا۔ ابھی کچھ سن نہیں ڈجائیگا
نزع مے ہو فاعلاتن اورا فاعلاتن می گا فعلن۔ اپکچ سن فاعلاتن نہ ڈجائے فاعلاتن می می گا
فعلن۔ کبھی صدر وابتدا دونوں محبوبون ہوتے ہیں۔ مخلص۔ بنود قابل صحبت مخلص۔ بگزار
کہ سودا دار و بنود فاعلاتن بگزارے فاعلاتن۔ مومن خان۔ ہوئے آپس میں نظائے
کیا کیا۔ کیے ابرو سے اشارے کیا کیا۔ پیے آپس فاعلاتن۔ کپے ابرو فاعلاتن۔ وزن ہی ونہم
سے یہاں تک پانچ وزنوں کا خلط باہمی جائز ہو۔ وزن بست ونہم سے یہاں تک پندرہ وزن مجز
ہیں۔

(۴۴) چار رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم فاعلاتن فاعلاتن۔ دوبار۔ خوب رویا دلربا یا
ازچہ باچا کر سادی۔ خوب رویا فاعلاتن دلربا یا فاعلاتن۔ علی ہذا القیاس۔ اس میں تسبیح بھی جائز ہو

یعنی فاعلیان۔

(۴۵) بیت چار کنی ضرب مخدوف باقی تین رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلان۔
یہ وزن معتد ہوسے ہر کہ بدخو اند ترا ازہ مرد می ہست او بری + ہر کہ بدخا فاعلاتن مذترا از فاعلاتن
مرد می ہس فاعلاتن تو بری فاعلان۔

(۴۶) شعر مربع عروض و ضرب دونوں مخدوف باقی وزن چہل و پنج کے مثل۔ فاعلاتن فاعلان
و دوبارے ہر کہ بدخو اند ترا + زاد میت او بری + ہر کہ بدخا فاعلاتن مذترا فاعلان + زاد می بیت
فاعلاتن او بری فاعلان۔ یہ ایک مصرع نہیں ہو سکتا حذف و میانی نا جائز بان بحر مدید کا ایک مصرع
البتہ ہے۔ اگر انہیں ضرب کو فاعلان ساتھ فعل یا فاع یافع کے لائن تو بیت مصرع نہو سیگی یعنی قافیہ
نہ آسکیگا اور وزن معتد ہو جائیگا۔

(۴۷) بیت مربع الارکان ضرب مجنون مستغ باقی تین رکن مجنون۔ فعلاتن فعلاتن + فعلاتن فعلیسا
سخن من کہ رساندہ بران ماہ و لارام + سخن من فعلاتن کرساند فعلاتن + برا اما فعلاتن لاز
فعلیسا۔ وزن چہل و چہارم سے یہاں تک چار وزن مشطوبین۔ یہ اوزان نصف شمن ہیں پس انہیں
چکے شمن آچکے وہ مستعمل نہیں ہوتے۔

(۴۸) دورکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن دوبارے آفتابی + مشکبوی + قیطع
سہل جو آفتابی مین تین الف لکھواور مشکبوی مین دو تختانی۔

(۴۹) شعر دورکنی اور ہر رکن مجنون۔ فعلاتن دوبارے رہ شادیم بستی + یہ وزن معتد
یون۔ رہ شادی فعلاتن + م بستی فعلاتن۔ یہ دو وزن ثنی ہیں۔ شعراخر مین شادیم کی تختانی ساکن
اوریم موقوف ہو ورنہ مصرع اول مشکول ہو جائیگا۔

اس بحر میں جہاں کہیں عروض کچھ اور ہوا و ضرب فاعلان یا فعل یا فاع یافع وہ وزن متروک ہو
تسکین اوسط سب جگہ جائیں جو جب تک کہ بحر نہ لے۔

اگر کل ارکان مسکن ہو جائیں تو بیت اسباب سے بن جائے اور ایسا سب سے بڑا مصرع بارہ سبب کا

ہو سکتا ہے اور سب سے چھوٹا تین سبب کا یعنی بہت مٹھن ہوگی یا شتی اور جب ایسا ہو تو بہت ہی مزج محقق
 یا رجز مطوی مسکن سے مشتبہ ہو جائیگی اور سوقت اگر کسی جگہ ایسا مزج پائے کہ مزج کا خاص ہو تو مزج
 کمد و اور اگر مخصوص رجز ہو تو رجز اور مخصوص رمل ہو تو رمل کمد و اور یہی قیاس اور مشترک البجور
 و وزن میں بھی کافی ہے دوسرے آسانی وضع جسکا بیان مکرر گزرا اور حمل و نقل کو بھی اس معر
 فہ میں دخل واقعی ہے۔

و انہ مشتبہ کی بحرین تمام ہوئیں۔

و ف

یہ بحر خاص تازیوں کی ہوا سکی اصل دائرے میں چھ بار مفاعلتن ہے۔ بنامین اور سکے عروض و ضرب سالم
 و معصوب و مقطوف تین تین طرح آتے ہیں۔ انکے سوا اور ارکان میں زحاف عصب و نقص و غل و غل و غل
 کرتے ہیں۔ صدر سالم و عصب و مقصم و مقصم و اجم بھی لاتے ہیں اور وافی و مجز و ملا کہ یہ بحر بارہ وزن
 پر عربی پائے آتی ہے یوں۔

(۱) چھ رکن کا پورا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی چار سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن فعلون۔ دوبارہ
 لَنَا عَمَّ سَوْفَهَا غَا رَا ۞ كَا تَ قَرُوْنَ جَلَدَهَا الْعِصْبِي ۞ لَنَا غَمْنٌ مَفَاعِلَتُنْ سَوْ قَمَا مَفَاعِلَتُنْ غَوَارِ
 فعلون ۞ ک ان قرو مفاعلتن نخل لثمل مفاعلتن عصی یو فعلون۔ معنی۔ ہمارے پاس بڑی دو دھار
 بکریاں ہیں جنکو ہم چراتے ہیں ان میں پرانی بکریوں کے سینک بطور عصا کے دراز ہیں۔ غوار کہ بکریوں کے جمع غریزہ
 بسیار شیردار۔ جلد بالکسر جمع جلیل بمعنی شتر کلان یہاں بکریوں کی صفت ہے عصی جمع عصا۔

(۲) شعر شش رکنی عروض و ضرب مقطوف باقی معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن فعلون۔ دوبارہ
 اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا قَدْ عَا ۞ وَ جَاوَزْ كَالِی مَا كَسَتْ طَيْغٌ ۞ اِذَا لَمْ تَسْ مَفَاعِلِنْ تَطْعُ شَوْنِ مَفَاعِلِنْ
 قد عو فعلون ۞ و جاوز ہو مفاعیلن الی ماتس مفاعیلن تھکعو فعلون۔ باقی اشعار سے دریافت ہو جاتا ہے
 کہ یہ وزن وافر ہے یا نہ ہے اور اگر فرد ہو تو نہ ہے میں شمار کرنا آسانی ہے قافیم۔ جو وقت تو طاقت کسی چیز کی
 نہیں رکھتا تو اسکو ترک کر اور جس چیز کی استطاعت رکھتا ہے اسکی طرف تجاوز کر۔

(۳) شعر میں عروض و ضرب مقطوف باقی ارکان محقول۔ مفاعلن مفاعلن فعولن۔ دوبارے
 مَنَازِلٌ لِّقَوْتِي قَفَاذٌ بِكَ كَنَسَا سُوْمُهُمْ سَطَوُذٌ بِمَنَازِلِن مفاعلن لفرتنی مفاعلن قفازن فعولن
 کہ ان نما مفاعلن رسو مفاعلن سطور وفعولن۔ اسکو بھی وزن دوم کے مثل پہچانو۔ فرتنی کے
 مکانات خالی ہیں علامات باقی مکانون کی اون سطرون اور نقشون کے مانند ہیں جو کاتب و نقاش
 کے حال پر دال ہوں۔ فرتنی بفتح فا و تا و الف مقصورہ ایک عورت کا نام ہے اور کنیہ کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) بیت میں الارکان عروض و ضرب مقطوف باقی ارکان منقوص۔ مفاعیل مفاعیل فعولن
 دوبارے لِسَاكُمَا ذَاكَ رَحْمَةً لِّكَ كَبَا فِي الْخَلْقِ السَّخَوِ قَفَاذٌ بِسَلَامٍ مفاعیل مفاعیل ہمدازب
 مفاعیل حیرن فعولن کہ بفتح مفاعیل نفس حق مفاعیل قفار وفعولن۔ اسکی پہچان بھی وزن دوم
 کے مانند ہو۔ سادہ سلامہ مشوقہ کا ایک گھر ہو موضع حیرن پر اُن کے پڑے کے مثل جا بجائے مسکا ہوا
 خالی اپنے ساکن سے۔ سلامہ تشدید لام ایک مغنیہ کا نام ہے جو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمار کی مشق
 تھی۔ حُفَيْرٌ بَصِيغَةٌ تصغیر ایک موضع کا نام ہے۔

(۵) چھ رکرن کا شعر صدر غضب عروض و ضرب مقطوف باقی سالم منقلبن مفاعلن فعولن مفاعلن
 مفاعلن فعولن۔ اَنْ تَزَلَ الشِّتَاءُ يَدَا رِقْوَمِهِمْ يَجْتَنِبُ جَاكَ يَتَجَرَّعُ الشِّتَاءُ بِدَانِ نَزَلَ
 منقلبن شتائی بد مفاعلن رقومن فعولن تجن نب جا مفاعلن ربیت ہش مفاعلن شتائی فعولن
 اگر جائے کا موسم خاں قوم میں آتا ہو تو آتے ہی آتے قوم کے پڑوس سے کنارہ کرتا ہے یعنی سبب و سبب
 قوم کو جاڑا اثر نہیں کرتا۔

(۶) شش رکنی بیت صدر اقصر عروض و ضرب مقطوف باقی سالم مفعولن مفاعلن فعولن مفاعلن
 مفاعلن فعولن۔ مَا قَالُوا لَنَا سَدَدٌ اَوْ لَكِنْ بِتَقَاتِمِ اَمْرِهِمْ فَاَوْكَلْهُمْ بِمَا قَالُوا مفعولن
 لئلا سد دن مفاعلن ولاکن فعولن۔ تقاتم امر مفاعلن ہم فاعول مفاعلن بھری فعولن۔ ہمارے
 حق میں کلمہ صواب اور بخون نے کہا اگر درست نہوا او نکا کام پس فحش کہنے لگے۔ ہجر بضم لول سخن
 بیہودہ ہجرا فحش و بیہودہ گفتن ۱۲ صلیح۔

[illegible]

(۸) ایک شعر جو کہن کا صدر اجماع میں ضرب مقلوب باقی رکھا گیا۔
 اے اے پند میں لکھنے والا کہ ہم آباؤ احماء کا پند خفا علیٰ من کرہل عفا
 مٹا دینا ہے۔ اور اگر ہم مفا علیٰ من ابن و اخن مفا علیٰ من وام ما فعلوں۔ تو اون سب میں عمدہ شخص کو
 جو کہ سوار ہوئے ہیں سوار یوں پر اور اون کا بزرگ ہزار رو سے پدر و بہادر و مادر کے۔ یہ آٹھ وزن
 وافی ہیں۔

(۹) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن دو بار۔ یہ معقد ہرے لَقَدْ عَلِمْتُمْ
كَبِيرَةَ اَنْ حَبْلَكَ وَ اِهْنُ خَلْقِي بِذِ اَنْ مَشَدَّ دِهْرَا سَاكُنُوْنَ اَوَّلِ سَاكُنِ مِصْرَ اَوَّلِ مِثْنِ شَامِلِ
اور نون دوم متحرک مصرع دوم مین اسطر۔ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مفاعلتن رباعی اَنْ مفاعلتن پنجہک وا
مفاعلتن ہن خلقو مفاعلتن تحقیق جانا ہر قوم ربیعہ نے کہ رسی تیری کہنہ اور فرسودہ ہو یعنی غمزد
پہان تیر است اور یوح ہر۔ یہ اصلی وزن دوم ہر۔

(۱۰) شعر مرتب صدر و ابتدا سالم عروض و ضرب مقصوب۔ مفاعلتن مفاعیلن۔ دو بار
اَعَارِبَهَا وَاَهْرُهَا ۞ فَتَقْصِيْنِي وَتَعْصِيْنِي ۞ اُعَاتِبَهَا مَفاعِلْتَن وَاَهْرُهَا مَفاعِلْن ۞ فَتَقْصِيْنِي مَفاعِلْتَن
وَتَعْصِيْنِي مَفاعِلْن۔ مین اوس عورت پر حجب عتاب کرتا ہوں اور حکم کرتا ہوں تو وہ غضب کرتی ہے
مجھ پر اور میری نافرمانی کرتی ہے۔ یہ اصلی تیسرا وزن ہے۔

(۱۱) بیت چہار کنی ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن + مفاعلتن فعولن ۛ بگیت
و ما یردک الک الکاء علی حذین ۛ یہ وزن معقب ہوا اور باے بکاسے مصرع دوم شروع ہوتا ہے

آبیت و مفاعلتین پر دو کلمہ مفاعلتین + بکامی علی مفاعلتین حمزہ فی فعلولن - تو سنے گریہ کیا اور
جھکھورو نہیں کرتا تیرا رونا اوس شخص پر جس پر تیرا رونا -

(۱۲) شعر مریع عروض و ضرب و دونون مقطوف اور ابتدا معصوب باقی ایک رکن سالم - مفاعلتین
فعلولن + مفاعیلین فعلولن ع عکیک ؤ اَنْتَ هَیْیَ + وَاَنْتَ الذَّهْوُ ذِکْرُی + عبیدہ
ان مفاعلتین تہم می فعلولن + وَاَنْتَ دہ مفاعیلین ر ذِکْرُی فعلولن - اے عبیدہ تو میری مقصود
اور تو زمانے میں میری شہرت ہے - وزن نم سے یہاں تک چار اوزان مجزو ہیں -

زبان پارسی میں عرب کا متبع کر کے اس بحر کو تکلف استعمال کیا ہے اور آٹھ مفاعلتین کا ایک شعر
دائرے میں لائے ہیں اور وافی اور مجز و اور مشطور ملا کر چودہ وزن پر یہ بحر لائی ہے اس طرح -

(۱) شعر ثمن اور ہر رکن سالم - مفاعلتین مفاعلتین مفاعلتین مفاعلتین - دوبار - جامی
چہ شد صنما کہ سوے کسے بچشم رضا نغمے نگری + ز زم جفا نغمے گزری طوق و فائے سپری + چہ شد صنما
مفاعلتین کسو کیسے مفاعلتین بچشم رضا مفاعلتین نغمے نگری مفاعلتین -

(۲) بیت بہشت رکنی عروض ضرب مستیع باقی سالم - مفاعلتین مفاعلتین مفاعلتین مفاعلتین مفاعلتین
محب + محبت حق مجوز کسے کہ عاشقِ نفسِ خوشین بہت + کہ اولِ شمر طعشق خدا ز حرصِ ہلو
بری شدن است + محبت حق مفاعلتین مجوز کسے مفاعلتین کہ عاشقِ نف مفاعلتین سخی شت
نست مفاعلتین و قس علیہ - شعر خود مہنامی زن میں لکھا ہے پس صاف لفظ اول محل تامل ہے معنًا -

(۳) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن معصوب علی الترتیب تا ضرب - مفاعلتین مفاعلتین
مفاعلتین مفاعیلین - دوبار محب + اسیر غش درین بستان بحسن گلے نمیسازد + مقیم درش
زاستغنا بخلد برین نہ پروازد + اسیر غش مفاعلتین درمی بستا مفاعیلین بحسن گلے مفاعلتین
نمیسازد مفاعیلین - باقی علیٰ هذا القیاس -

(۴) شعر ثمن عروض و ضرب معصوب مستیع باقی مثل وزن آقبل - مفاعلتین مفاعیلین مفاعلتین
مفاعیلان - دوبار محب + بدور لبش زشتا قان صلیح مجوکہ دشوار ست + بہر یک ازان کہ

مے بینی قلعہ کش دوست و سرشارست ہندو ریش مفاعلتن زمشتا قافا عیلم صلیٰ محبوب مفاعلتن
 کہ شوارست مفاعلتان - باقی یونہیں ہر - لیکن سالم اور مصوب کا ساتھ شمنات میں نادر ہر -
 (۵) بیت ہشت کنی ایک رکن سالم ایک رکن معقول تا ضرب ترتیب وار - مفاعلتن مفاعلتن
 مفاعلتن مفاعلتن - دوبارہ محب سے کہ بجی شدا شاز خلق جہان شود جدا ہر فریقہ رخ پری
 نظر کند بشیشہا کہ یک بجی مفاعلتن شدا شامفاعلتن رخلق جہا شامفاعلتن شود جدا مفاعلتن -
 باقی علی ہذا القیاس -

(۶) شعر شمن عروض و ضرب معقول مسبح بنظر اصل باقی مثل وزن پنج - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
 مفاعلتن - دوبارہ محب و ملوی براہ طلب عبث ترا خیال رفیق در سرست ہر کہ بدرقہ محبتش
 بمقصد خویش رہبرست ہر براہ طلب مفاعلتن عبث ترا مفاعلتن خیال رنی مفاعلتن قدر سرست
 مفاعلتن - وقس علی ہذا - یہ چھ اوزان وافی المثنیٰ ہیں -

(۷) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن دوبارہ سیفی سے بتا غم
 برین دل من بزد علی ہر چنانکہ از و بگرد جہان شدم علی ہر بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن
 بزد علی مفاعلتن - علم اول یعنی نیزہ و دوم یعنی مشہور -

(۸) بیت مسدس عروض و ضرب مستفیع باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتان - دوبارہ
 رسیدہ سحر بیللم این ترانہ بگوش ہر کہ بہت دلم و صحت گل بجوش و خروش ہر رسیدہ سحر مفاعلتن ز
 بیللمی مفاعلتن تران بگوش مفاعلتان - باقی علی ہذا القیاس -

(۹) بیت شش کنی عروض و ضرب مقطوف صدر و ابتدا معصوب باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن
 فعولن - دوبارہ زدست آن صنم بعد استرازم ہر دل من مے تپد بہ برم چہ سازم ہر زدست
 مفاعلتن صنم بھن مفاعلتن ترازم فعولن - وقس علیہ -

(۱۰) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مقطوف باقی سالم - مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن فعولن - دوبارہ
 چو برگری ہے نگرم برویت ہر چہ را کنی بتا نظر بکارم ہر چہ برگری مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن ہر برویت

(۱۱) شعر مسدس عروض و ضرب مقطوف باقی معصوب۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ دو بارے
نگارینا بصحر اشوکہ عالم پہ چورے خوب تو گشت بہت خرم پنہا گارینا مفاعیلن بصحر اشو مفاعیلن کجالم
فعولن۔ و علیٰ ہذا القیاس۔ اسکو وزن ہزج مسدس محذوف کہنا اولیٰ ہر ملکہ واجب ہر بشر طیکہ
کوئی زحاف خاص وافر کا اسکے ساتھ والے اشعار میں نہ آیا ہو مگر یہ بھی ضرور ہو کہ اس زحاف کا تواتر
ہو ورنہ التزام میں فرق آئیگا۔ ہمارے زمانے میں ایک بزرگ نے ثنوی تصنیف فرمائی جسکا مطلع
یہ ہے۔ لوایم فامہ ولفطاست لشکر بہمیدان آدم اللہ اکبر۔ ہمیں یوں بھی کہا ہے۔ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ
اَوْ سَازِدُ تَوَكَّلْ۔ ومن يتوکل مفاعلتن کلو ساز و مفاعیلن توک کل فعولن۔ اگرچہ تمام ثنوی وزن
ہزج یعنی۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔ میں ہر جیسے مطلع لیکن جابجا رکن مفاعلتن مثل مصرع مذکور
آگیا ہوا سیلے ومن يتوکل کو متحرک پاکر اور باقی ارکان ساکن لکھ کر غلطی کا اشتباہ نہ کر کے کل ثنوی کو
بصر وافر معصوب مقطوف میں شمار کرنا چاہیے کہ تواتر ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بہتر نہیں۔

(۱۲) بیت شش رکنی صدر وابتد معقول عروض و ضرب مقطوف باقی دو رکن سالم۔ مفاعیلن
فعولن۔ دو بارے۔ بؤ ولبت حیات و لم نگارا۔ بد و زغم نجات و لم خدارا۔ بود بیت مفاعیلن جیا ندلم
مفاعلتن نگارا فعولن۔ بد و زغم مفاعیلن نجات لم مفاعلتن خدارا فعولن۔ اس شعر میں حاجب بین القافیہ
(۱۳) شعر مسدس عروض و ضرب مقطوف باقی مقصود۔ مفاعیل مفاعیل فعولن۔ دو بارے
اگر بار مرا باز نواز دے۔ دلم باغم سو دواش نسا زد۔ اگر بار مفاعیل مرا باز مفاعیل نواز دفعولن۔ اس
وزن میں بھی وہی شق ہر جو وزن یا زوہم میں مذکور ہوئی۔ وزن ہفتم سے بیان تک سات اوزان
مجسمہ وہیں۔

(۱۴) چار رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم۔ مفاعلتن مفاعلتن۔ دو بارے۔ بدی چہ کنی بجائے
کسے کہ او نکند بجائے تو بد۔ بدی چکنی مفاعلتن بجائے کسے مفاعلتن۔ یہ ایک وزن مشطور ہے۔
اگر اس بحر کے سب ارکان معصوب کرو یا ایسا زحاف لاؤ کہ فرع مفاعیلن سے مشتبه کر دے
جیسا کہ وزن سیزدہم میں ہر تو ہزج میں اور ہمیں کچھ امتیاز نہ ہے ایسے سب ارکان اس قسم کے ایک

نظم میں کہنے بہترین کچھ محیر ضرور چاہیے۔

فارسی میں عصب و قطف کے سوا اور زحاف کم مستعمل ہیں اگرچہ جتہ جتہ آئے ہیں جیسطح مذکور ہوئے۔

سالم و معصوب کا اختلاط جائز ہو لیکن پھر بھی ضرور ہو کہ نظام ارکان سب جگہ محفوظ رہے تاکہ دو تکلف ایک زحاف کا دوسرے متبع عربی کا ہونے پائے۔

تنبیہ۔ متاخرین نے اس بحر میں بھی خوب خوب غوطے کھائے ہیں اور زحافات غلط اور بے موقع سے اوزان گھر گھر دکھائے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) مفاعلتن فاعلن مفاعلتن فاعلن۔ دو بارے شکستہ دلی درین رہ مقصد دل رساندہ۔
تبختر مال دنیا بجاک سیہ نشانہ کہتے ہیں کہ فاعلن اسمین ہر جگہ مقطوف ہو۔ واہ قطف عصب حد
سے مرکب ہو پھر حذف حشو میں کیونکر آسکے لہذا وزن غلط ہو۔

(۲) مفاعلتن مفعولن مفاعلتن مفعولن۔ دو بارے زغیرت حسن تو گہر نہان شدہ در گوش و فہ
ز شرم خست گشتہ عیان بعارض نہہ داغ کلف بہ زغیرت حسن مفاعلتن نے تگہ مفعولن نہا شدہ در
مفاعلتن گوش صدق مفعولن۔ وقس علیہ کہتے ہیں کہ مفعولن اسمین ہر جگہ عصب ہو۔ ہم کہتے ہیں
کہ ہر ایک جگہ اس وزن میں عصب کا زحاف غلط یعنی بے موقع واقع ہو کیونکہ عصب در اصل خرم
ہو اور خرم صدر وابتدائے سوا اور مقام پر نادرست ہو۔ لہذا یہ وزن نکمال باہر۔

(۳) مفاعلتن مفعولن مفاعلتن مفعولن۔ دو بارے بیاد قد و جوبیش زلفت سرو آزادم۔
بشوق گل رخسارش ز سیر چین بر بادم کہتے ہیں کہ مفعولن اسمین قصم ہو چشمہ و دو قصم کا زحاف
عصب و خرم سے مرکب ہو اور خرم خاص بر باد اہل ہو پھر واسطہ و اواخر اسکا لانا نائی واردات ہو یہ
توجیہ وزن نہا مہمل۔

(۴) مفاعلتن فاعلن مفاعلتن فاعلن۔ دو بارے منم کہ لمطف و کرم محب خودم خواندہ۔
و گز بجفا از چہرہ برون درم راندہ کہ منم کہ لمطف مفاعلتن فاعلن محب بخدم مفاعلتن فاعلن

ارشاد ہوتا ہے کہ فاعلن واسطوا و اخرہمین اجمہ ہو۔ استغفر اللہ جہم کا زحاف عصب قبض و عصب تینوں سے مرکب ہے اور عصب دراصل خرم ہونے کے سبب سے سوائے صدر و ابتدا کے اور کین آسکیگا۔ ہرگز نہ آسکیگا جب آیا تو وزن غلط ٹھہرا۔ ایسی ہی دست درازیاں مسدسات میں بھی کی ہیں چنانچہ گہر گہر گزرنے والا لطف صنم بہ خاک ریش بدیدہ دل سہرہ کنم بہ گہر گہر مفتعلن گزرنے والا مفاعلتن لطف صنم مفتعلن۔ وقس علیہ۔ کہتے ہیں کہ اسے آخر بھی عضبہ ہو۔ عضب کیا خدا کا غضب ٹھہرا کہ جہاں چاہا نازل ہو گیا۔ اور ایسے ایسے مسدسات محل بہت آئے ہیں جنکے ثمنات غلط ہم نے بتائے ہیں۔

کامل

یہ بحر بھی وافر کے مثال ہل عرب کے ساتھ مشہور ہے۔ اسکی اصل دائرے میں متفاعلن چھ بار ہے۔ اسکے عروض۔ سالم مضمر۔ مضمر مرقل۔ اُخذ۔ موقوف۔ مخزول۔ چھ قسم کے آئے ہیں اور ضربین۔ سالم مضمر۔ مرقل۔ نزال۔ مقطوع۔ اُخذ۔ مخزول۔ مضمر مرقل۔ مضمر نزال۔ مضمر اُخذ۔ مخزول۔ مرقل۔ مرقل موقوف۔ مضمر مقطوع۔ مخزول۔ نزال۔ چوتھ اقسام کی آئی ہیں۔ بنامین اس بحر کو وافی اور مجزود طرح پر لاتے ہیں اور دونوں قسمیں ملا کر چوبیس اوزان اسکے استعمال میں یوں۔

(۱) چہ زکن کا پورا ایک شعراور ہر کن سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دوبارے ولذا
 حَكُونَتْ فَمَا أَقْصَرَ عَنْ نَدَائِهِ وَكَمَا عَلِمَتْ سَمَائِهِ وَتَكَرَّرَ فِي ۞ واذ اَصْحُوْا متفاعلن تفاعلن
 متفاعلن صر عن ندی متفاعلن ۞ وکما علم متفاعلن تفاعلی متفاعلن وکمر می متفاعلن جب مستی
 ہوش میں آتا ہوں تو میں بخشش میں کوتاہی نہیں کرتا اور جیسا کہ تو جانتا ہو میری عادت اور کریم
 اوسی طرح باقی ہے۔

(۲) بیت شش کہی ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
 فَعَلَاتِنْ ۞ وَلَا ذَاكَ حَكُونَتْ حَكُونَتْ فَاَذَا ۞ لَسَبَّ بِهِنَّ لَكِ عَيْدَهُنَّ خَبَا ۞ واذ اَصْحُوْا
 متفاعلن تک عم من متفاعلن نف ان نہو متفاعلن ۞ نسبن یزی متفاعلن وک عند بن متفاعلن

ان خبالا فاعلان۔ سعد الشارحین فرماتے ہیں کہ اگر لفظ عہد میں اخفاقت جمع جانبین ہو تو یہ معنی
ہیں۔ اگر تھکنا اور عورتوں نے اپنا چچا کہا تو یہ ایک نسبت ہے جس سے تیرا نقصان اور ہلاک بڑا ہوگا
کیونکہ جب تجھے اپنا عم کہا تو گویا بڑا تھکین اور تھکین کہ تو اونکے کام کا نہیں یا یہ کہ عورت اپنے چچا پر
حرام ہوتی ہے ہر صورت تجھ کو قبول نہ کرے گی۔ اگر عہد صیغہ امر و تعیہ کا جسکے معنی نابینا کرنا اور دھنکا
مفعول تو یہ معنی ہونگے۔ جب تھکنا بلا میں وہ عورتیں تو اونکو تو نابینا کر دے یعنی اونکے پاس نہ چلا۔
نما کہ تجھے نہ دیکھیں کیونکہ اونکا یہ بلانا ایک نسبت ہے جس سے تیرا نقصان بڑھ گیا یعنی تیری خرابی کا نتیجہ
(۳) شعر سدس الارکان ضرب فصر اخذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
فعلن بسکون دوم۔ لَحْنِ الدِّيَارِ يَدْعُو بِأَمْتِكُنْ فَعَا قِلْ ۞ دَرَسَتْ وَعَدَّ لِجَاءِ الْقَطْرِ ۞ لَمْنَدُ
متفاعلن رباعی متفاعلن ن فاعلن متفاعلن + درست وغو متفاعلن رباعی اہل متفاعلن قطرو
فعلن۔ رامہ ایک موضع ہے بادیہ عرب میں شعرا و سکوت منہ لاتے ہیں۔ ہذا فی القاموس۔ عاقل بھی
ایک موضع ہے۔ کما صرح فی المیزان یعنی۔ یہ کسکے گھر میں موضع رامہ اور عاقل میں کہ پرانے ہو گئے ہیں
اور پائش نے اونکی علامتوں کو بدل دیا ہے۔

(۴) چھرکن کا شعر عروض و ضرب دونوں اخذ باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
دو بار۔ لَحْنِ الدِّيَارِ يَدْعُو بِأَمْتِكُنْ ۞ هَطْلُ أَجَشَّ وَبَارِدٌ تَرَبْ ۞ لَمْنَدُ وَيَا مُتَفَاعِلْنِ عَفَا
متفاعلن بعہا فعلن + مطلقن جس متفاعلن ش و باحن متفاعلن تر بو فعلن۔ بعض نسخ میں بجا
بارد کے بارق یعنی برق انداز ہو۔ مطلقن کسر دوم باران بزرگ قطرہ۔ اجش باران بارعد۔ باج
ریح گرم۔ تر بفتح اول و کسر دوم خاک اوڑانے والی ہو یعنی آندھی۔ یہ کسکے گھر میں کہ اونکے درجن
کو منہ کی جھڑی اور برق اور آندھی نے دور کر دیا ہے۔

(۵) بیت شش کنی عروض اخذ و ضرب اخذ مضمر باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بحرکت دوم
متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم۔ وَلَا كَمَتْ أَشْجَعُ مِنْ أَسَامَةِ إِذْ ۞ دُعِيَتْ نَزَالِ
وَجَّحْ فِي الدُّعْرِ ۞ وَلِأَنْتَ أَشْ ۞ متفاعلن جج من اس متفاعلن مت اذ فعلن + دعیت نزال

لوح جہ: متفاعِلن ذعری فَعَلن۔ بیشک تو اوس شیر سے زیادہ شجاع ہو جو کہ بلایا جاے یہ کہہ کر کہ نازل ہو
اور محل خوف میں جنگ کر۔ اُسامہ بضم اول سدسچ ہر وزن مد امر ہو معنی جنگ و خصمیت کن۔ و غر
بضم ذال جیمہ سکون عین مملہ معنی خوف۔

(۶) شعر سدس ضرب احد باقی سالم متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن + متفاعِلن متفاعِلن فَعَلن سَجَرَت
ووم + وَاذْ اَحْرَزْتَ عَلٰی الدِّیَا اِفْعَلْ لَهَا + جَاذَتْ مَعَالِمَ رَبِّكَ الَّذِیْ + وَاذْ اَمْرُ تَغْلَن
تعلد و یا متفاعِلن رفعل لما متفاعِلن + ج اوت معا متفاعِلن لم ربکد متفاعِلن و یو فَعَلن۔ جب تو
گزرے اوس طرف اوس معشوق سے کہ کہ تیرے گھروں کے نشانوں پر ہمیشہ برسنے والے بنہ بہت بڑے
جو دالفتح پانی کا بہت برنا جادت اوسی سے ہو۔ ویم بکسر اول وفتح دوم جمع دیمت و اُمی بلکہ پانی
جہین رعد و برق نہو۔ یہ وزن اخفش و خلیل لائے ہیں محقق نے ترک کیا۔

(۷) بیت شش کہنی اور سب بضم مستفعِلن مستفعِلن مستفعِلن۔ دوبارہ اِاقِ اَصْرًا مِّنْ خَیْبٍ
عَبَسَ مَنْصَبًا + شَطْرِيْ وَاَحْمِيْ سَاكِرِيْ بِالْمُصْلٰ + اِنْ نَزَعْنِ مِنْ خَیْرِ عِبْ مُسْتَفْعِلن
سِنْ مَضْبِنِ مُسْتَفْعِلن + شَطْرِيْ وَاَحْمِيْ مُسْتَفْعِلن می سائر می مُسْتَفْعِلن بل منصلو مُسْتَفْعِلن۔ میں از رو
مرتبہ عیب قبیلے کا ایک بہتر مرد ہوں پس میری آدمی مد کرتا ہو یہ قبیلہ اور میں اپنی آدمی مد کرتا ہو
تلموار سے۔ مُنْصَل بضم اول و ثالث تلموار۔ اگر اسکے ساتھ کے کسی شعر میں کوئی فرع متفاعِلن کی نہو تو
اس وزن کو بحر جہ سے شمار کرو۔

(۸) چھر کن کا ایک شعر اور ہر کن موقوف۔ متفاعِلن متفاعِلن متفاعِلن۔ دوبارہ یَذْبُ عَن
حَرَبِیْہِ بِسَیْفِہِ + وَدَحِیْہِ وَنَبْکِہِ وَیَحْتَبِیْ + یَذْبُ بَعْنِ متفاعِلن حَرَبِیْہِ متفاعِلن بِسَیْفِہِ متفاعِلن
و دحی متفاعِلن و نبلہ متفاعِلن و یحیی متفاعِلن۔ دفع کرتا ہو عدا کو اپنے گھر سے اپنی تلوار اور نیزہ اور
تیر سے اور حفظ آبرو کرتا ہو۔ بشرط وزن ہفتم اسکو بحر رجز منجون میں شمار کرنا اولیٰ ہو۔

(۹) شعر سدس الارکان اور ہر کن مخزول مُنْقَطِعُنْ مُنْقَطِعُنْ۔ دوبارہ مَنَزَلَةٌ صَمَّ
صَدَاہَا وَعَقَّتْ + اَنْ سَمِعَا اَنْ سَمِعْتُ لَمْ تَجِبْ + مَنَزَلَتْ مِّنْ مُنْقَطِعُنْ صَمَّ مَصْدَ مُنْقَطِعُنْ ہَا عَقَّتْ
مُنْقَطِعُنْ

ارسمہا مفتعلن ان سیلت مفتعلن لم تجب مفتعلن - صداوہ آواز جو پہاڑ وغیرہ سے پھرے - ارسمہم بستم جمع رسم - یہ ایسا مکان ہو کہ وہاں گنگ ہو گئی آواز کہ جواب نہیں دیتا اور اس مکان کی علامتیں نیست ہو گئیں اگر ان علامتوں سے پوچھا جائے تو وہ جواب نہیں دیتی ہیں یعنی ایسا خراب اور بے نشان ہو گیا ہو کہ اگر شخص بھی کرتے ہیں تو معلوم نہیں ہوتا - اس وزن کو بھی رجز مطوی کہہ دو بشرط وزن ہنقم -

(۱۰) بیت شش کنی ابتدا مضمر اور ضرب مطلق باقی ارکان سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
 متفاعلن مفعولن ۵ وَلَا إِذَا انْفَقَرَتْ إِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ يَجِدْ ۖ ذُخْرًا يَكُونُ لِمَصَالِحِ الْأَعْمَالِ
 واذا انقصر متفاعلن ت الذ ذوات متفاعلن یر لم تجب متفاعلن + ذخرن یکو مستفعلن نکصا حل متفاعلن
 اعمالی مفعولن - اور جب وقت تو ذخیروں کا محتاج ہو گا کوئی ذخیرہ نہ پائے گا کہ مثل اعمال نیک کے ہو
 (۱۱) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مضمر فل باقی مضمر مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
 وف ۵ ذُو الْجَاوِیْعِ جَادَا ۖ فَاحْضِیْ جَوَادَا ۖ لَا تَكُنْ فِی قَبْضَةٍ لَا سَوَاءَ
 جَادَا ۖ ذُو الْجَاوِیْعِ مستفعلن می جار ہو مستفعلن فحی جوارک متفعلاتن + لا تکرکن مستفعلن فی قبضت
 مستفعلن اسوامی بارک متفعلاتن - صاحب جاہ حمایت کرتا ہوا اپنے ہمساے کی پسند و عورت
 تو حمایت کر اپنے ہمساے کی پنچھوڑ بون کے قبضے میں اپنے ہمساے کو - یہ ترفیل موافق ہن
 ابو الحسن خفش کے ہر - بحر جزمین یہ وزن نہ آئے گا کیونکہ وہاں ترفیل جائز نہیں پس کامل میں بیگا
 (۱۲) شش کنی بیت صدر و ابتدا و حشو ثانی مضمر اور ضرب نال باقی سالم مستفعلن متفاعلن متفاعلن
 مستفعلن مستفعلن متفاعلن ۵ طَابَتْ خَلَائِكَ الْكَرَامُ لَا تَقْطَا
 مِنْ طِبِّهَا طَابَ السَّيْمُ مِنَ السَّيْمِ ۖ طَابَتْ خَلَائِكَ الْكَرَامُ لِكَمْ تَقَالُنْ مَلْ ان نہا
 متفاعلن + من طیبہا مستفعلن طابش شمی مستفعلن بمنن نسیم متفاعلن - خلائل جمع خلیلہ بمعنی صفت
 تیری محبوب عورتین پاکیزہ ہیں کیونکہ اوکی بوسے خوش سے ہوا خوشبو دار ہو گئی - یہ بارہ وزن
 وافی ہیں -

(۱۳) حسان بن ثابت ایک وزن وافی اور بھی لایا ہوا اور وہ پنج گنی ہویوں۔ پنج گنی کا ایک شعر گنی اول و دوم سالم و سوم و چارم مضمر و پنجم احد مضمر۔ متفاعلن متفاعلن مستفعلن فعلن سکون دوم۔ یہ وزن معقد ہوا طرح ۵ لَمَنِ الصَّبِيُّ بِجَانِبِ الْفُطْحَاءِ مُلْقًى غَيْرُ ذِي مَفْذٍ لَمَنْصُ صَبِيٍّ متفاعلن سی بجانب متفاعلن ۴ بطحا ۳ مستفعلن قن غیر ذی مستفعلن مدن فعلن۔ یہ کسکا لڑکا چھید کا گیا جانب باویہ بطحا کے دران حالیکہ بلاگوارہ ہو۔ زمخشری نے اس وزن کا نام مخذوف الصدر رکھا ہوا اس سبب سے کہ صدر کا گنی گویا مخذوف ہو گیا۔ بدینوجہ مؤلف نے بطحا کا لام پر مصرع اول تمام کیا اور باے بطحا سے مصرع ثانی شروع کیا۔ اس حساب سے وافی کے تیرے وزن ہیں۔

(۱۴) چار گنی کا ایک شعر ضرب مرفل باقی تین گنی سالم متفاعلن متفاعلن ۴ متفاعلن متفاعلن ۵ وَلَقَدْ سَبَقَتْهُمْ أَلِيَّتٌ فَكَمْ تَرَعَةً وَأَنْتَ أَخْرَجْتَهُ يَوْمَ تَحْرُكُ سَمْعُكَ سَمْعُكَ دَوْمَ آفَازِهِ اسلئے کہ الی تین یاے مشد و بمنزلہ دو تختانی کے ہوا زور و تقطیع یوں۔ ولقد سبق متفاعلن تمواو متفاعلن ۴ می فلم ترع متفاعلن ۴ ہوانت ۱۱ آخر متفاعلاتن ۱۱ آخر بفتح خاے معجمہ معنی دیگر۔ تحقیق تو سبقت لیگا اون لوگوں پر میری طرف کو آنے میں پس خوف نہ کیا تو نے اوس سبقت سے باوجود دیکھ تو دیکھ و تنہا شخص ہو گیا تو خوف رکھتا ہی نہیں۔ یہ اصلی وزن ششم ہو۔

(۱۵) شعر چار گنی ضرب ممال باقی تین گنی سالم۔ متفاعلن متفاعلن ۴ متفاعلن متفاعلاتن ۵ جَدَثٌ يَكُونُ مَقَامَهُ ۶ اَبَدًا اَلْمُتَخَلِّفُ اَلْيَاخِرُ ۷ جَدَثٌ يَكُونُ مَقَامَهُ ۸ متفاعلاتن ۹ متفاعلاتن ۱۰ ابدن مخ متفاعلن تلفر راج متفاعلاتن ۱۱ جدث بفتح تین گور۔ یہ ایک قبر ہوا اور ایسے مقام پر ہو کہ وہاں باداے مخالف چلتی ہیں۔ یہ اصلی وزن ہفتم ہو۔

(۱۶) شعر مریج اور ہر گنی سالم متفاعلن متفاعلن ۴ ووا ۵ وَلَا ذَا اَفْتَقَرْتُ فَلَا تَكُنْ ۶ مَخْشَعًا وَتَجْتَلَّ ۷ واذ فقير متفاعلن تفاعلن متفاعلاتن ۸ متخش شعن متفاعلن ۹ و تجم لم متفاعلاتن

جسوقت تو محتاج ہو جائے تو مشعور اور تکلف کا اظہار نہ کر اور تجمل اور خوبی ظاہر کر یا صبر جمیل کر۔ بقول بعض تمل یہاں بجائے حلی ہو اور سوقت یہ معنی ہوئے کہ تو جسوقت محتاج ہو جائے تو جبرج و فرج نہ کر اور صبر و تحمل کر۔ بہر صورت لفظ آخر شعر صبیغہ امر ہو۔ یہ اصلی وزن ہستم ہو۔

(۱۷) ایک شعر میں چار رکن ضرب مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن فعلاتن۔ یہ وزن معقد ہو۔ **وَاِذَا هُمْ ذُكِّرُوا لَا يَسْمَعُونَ الْكُفْرَ وَالْمُحْسِنَاتِ**۔ واذا ہم و متفاعلن ذکر ال سا متفاعلن + بیت اکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن۔ اور جسوقت وہ لوگ یاد کرتے ہیں بری کو تو اکثر نیکی کا ذکر کرتے ہیں یعنی ذکر خیر اکثر اونکی زبان پر جاری ہو اور ذکر بد کمتر۔ یہ اصلی نوان وزن ہو۔ (۱۸) بیت چار رکنی ضرب مضمطر مقطوع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مفعولن شعر معقد ہو۔ **وَاَبُو نُجَيْشٍ وَدَّتْ مَكَّةَ فَارْتَحَلَ مَشْغُولٌ**۔ کاف اول ساکن مکہ مصرع اول میں اور کاف دوم متحرک مصرع دوم میں شامل ہو۔ اور ابو الجلیس قسم ہو پروردگار مکہ کی فارغ ہو۔ اور مشغول ہو بکسبم۔

(۱۹) چار رکنی شعر ضرب مرفل مضمطر باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ شعر معقد ہو۔ **وَعَدَدْتُ نَجِيٍّ وَزَعَمْتُ اَنَّكَ لَا يَمُنُّ فِي الصَّيْفِ تَا هُوَ**۔ انک کا نون اول ساکن مصرع اول میں شامل ہو۔ و غدر تنی متفاعلن وزعمت ان متفاعلن + ہنک لابن متفاعلن فص صیف نام مستفعلاتن۔ اور تو نے غدر اور خلاف وفا کیا اور میں نے گمان کیا کہ تحقیق تو شیر فروش ہو موسم گرما میں اور خرافا فروش ہو یعنی توارا ذل اور بازیوں میں سے ہو۔ بعض اس میں بجائے غدر تنی غر کہ بتی آیا ہو غرور سے اس کے معنی فریب دیا تو نے۔

(۲۰) شعر مربع الارکان ضرب مضمطر ذال باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن مستفعلاتن۔ یہ معقد ہو۔ **وَإِذَا اخْتَلَطْتُ أَوَابَتًا سَتُّتُ حِجْدَتُ رَبِّ الْعَالَمِينَ**۔ ابتاست کی تلمے دوم مصرع دوم میں شامل ہو یون۔ واذع تبط متفاعلن ت اوبت اس متفاعلن + تحجرت متفاعلن بل فالین مستفعلاتن۔ اور جسوقت فرج کرتا ہوں میں اونٹوں کو یا محتاج محزون ہوں تا ہوں

نوپہ در دگار عالمین کی ستائش کرتا ہوں۔ بعض رسائل میں شروع شعر پر غلطی بتیغین معجزہ
 غلط سے بمعنی حسن و مسرت حال۔ یعنی جس وقت میں تو اگر موتا ہوں یا محتاج شکر خدا کرتا ہوں۔
 (۲۱) شعر چار رکنی ضرب موقوف مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
 وَلَقَدْ شَهِدْتُ وَقَاتِلَهُمْ ۖ وَنَقَلْتُهُمْ إِلَى الْمَقَابِرِ ۖ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَفَاعِلَن تَوْفَاتِمْ مَفَاعِلَن
 نقلتم متفاعلن الل مقابر مفاعلاتن بتحقیق کہ حاضر ہوا میں اونکی وفات میں اور اونکو اتار میں
 اونکی قبروں میں۔

(۲۲) بیت مربع الارکان ضرب مخزول مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
 یہ معتد ہے ۖ صَحْوًا عَنِ ابْنِكَ اِنَّ فِي ابْنِكَ حِدَةً تَحِيْنَ كَكَلَمٍ ۖ ابْنِكَ دَوْمِ كِي بَا مَوْجِدُ
 مصرع اول میں شامل ہوں۔ صغریٰ متفاعلن تک ان نفب متفاعلن + تک حد متن متفاعلن
 حین تک لم منفعلاتن۔ اونھوں نے اعراض کیا تیرے لڑکے سے کیونکہ تیرے لڑکے میں حد
 کلام کے وقت کہ سخن تیز اور سخت کہتا ہے۔

(۲۳) شعر مربع الارکان ضرب موقوف مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن
 ۖ كَتَبَ الشَّقَاءُ عَلَيْهِمَا ۖ فَهَبَا لَهُ مُدَيَّرًا ۖ كَتَبَ شَقَاتُهَا عَلَيَّوْهُمَا شَقَاتُهَا
 دیران مفاعلاتن۔ اولی دونوں کے واسطے بدبختی لکھی گئی پس وہ دونوں اوس بدبختی کو
 آسان جاننے والے ہیں۔

(۲۴) چار رکنی ضرب مخزول مرفل باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن + متفاعلن متفاعلن۔ یہ شعر
 معتد ہے ۖ وَاجِبَ آخَاكَ اِذَا عَاثَلَ مَعَا لِيَا غَيْرَ خَفَا ۖ دَمَاكَ كَا كَا فِ مَصْرَعِ دَوْمِ
 میں ہی طرح۔ واجب نام متفاعلن تک اذا دما متفاعلن تک معا لیں متفاعلن غیر مخزول متفاعلن
 اور قبول کر اپنے بھائی کی دعوت معالی کی طرف بغیر خوف کے یعنی اگر تیرا بھائی علو کی طرف
 بھگوا بہایت کرے تو بلا دفعہ اوپر کار بند ہو۔ معالی جمع معالہ بمعنی رفعت و شرف۔ وزن
 چار دہم سے بیان تک گیارہ اوزان مجوز ہیں۔

زبان فارسی وارد وین اس بحر کی اصل دائرے میں آئے بار متفاعلین آئی جز اور وائی و بحر و شطو
لگا کر یہ تیس طرح متفاعلین ہوں۔

(۱) آٹھ کن کا پورا شعر اور ہر کن سالم متفاعلین متفاعلین متفاعلین متفاعلین۔ دوبار جلال
سلطان ساوچی سے بصنوبر قد و کوشش اگر ہو صبا گزرے کنی بد ہو اسے جان حنین من بل
راخبر سے کنی بد بصنوبر سے متفاعلین قد و کوشش متفاعلین اگر ہو صبا متفاعلین گزرے کنی
متفاعلین۔ باقی علیٰ هذا القیاس۔ مولفہ سے وہ تو دل تھارلف سیاہ میں جسے یوں سنائی
جلی کٹی بد وہ اندھیرے گھر کا چراغ تھا جسے منہ سے تم نے بجھا دیا بد و ت دل تزل متفاعلین
فسیاد سے متفاعلین جس یوں سا متفاعلین جلی کٹی متفاعلین۔ وقس علیٰ هذا۔ اگر اس وزن کو وسط
چهارخانه لائیں تو زیادہ لطیف ہو جاتا ہے۔ بیدل سے نہ دماغ ویدہ کشودنی نہ سرفسائے شنودنی
ہمہ مار بودہ غنودنی بکنار رحمت عالم او بد نہ دماغ دی متفاعلین و کشودنی متفاعلین نہ سرفسائے قسا
متفاعلین نشنودنی متفاعلین ہم مار بود متفاعلین و غنودنی متفاعلین۔ بکنار رحمت عالم متفاعلین عالم
متفاعلین۔ مومن خان سے سنو ذکر کو کئی سال کا کہ کیا آگ اپنے وعدہ تھا بد سونیا ہنے کا
تو ذکر کیا۔ تحمین یاد ہو کہ نہ یاد ہو بد۔

(۲) شعر ثبت کنی عروض و ضرب مذال باقی سالم متفاعلین متفاعلین متفاعلین متفاعلین
دوبار۔ جامی سے زخند نگاہے جفا سے اوچہ قدر خوشم کہ بہنو زان بد زولم نکر دہ یکے گور
بقفا سے آن دگرے رسید بد کنوز زان متفاعلان + دگرے رسید متفاعلان۔ بعض نسخ میں
بجائے رسید صیغہ ماضی لفظ رسید بصیغہ مضارع دیکھا ہے بد بصورت ضرب سالم ہوگی اور فی حقیقت
اذالہ بیان بغیر نون غنہ خارج از دائرہ ہے اگرچہ فارسیوں نے اسکا ارتکاب بہت کیا ہے جیسے
شب فرقت تو دو چشم من مژدہ ترا بہر بار داشت بد گہر شکام آستین گز سے مجیب کنار شوت
ربار دوش متفاعلان بکنار دوش متفاعلان۔ اذالہ باغضارد وین بھی ہے جیسے خواہ آتش
عجب سا کیا نہ ساون میں جو خیال دشمن و دوست میں بد وہ مقام ہوں کہ گز نہیں

مکان ہوں کہ پتانہیں بد من و وس من متفاعلان + یک پتانہیں متفاعلان - باقی تعقیب کے
(۳) شعر شمن متوالی ایک رکن سالم ایک مضمر متفاعلن متفاعلن متفاعلن - دوبار
میر شمس الدین فقیر دہلوی سے عنہا خیالت راجہ شد کہ بماندار دانتے بد خجلم زد غت کز وفا بسر گرم گزار
منفتہ بد عنہا خیالت متفاعلن لت راجہ شد متفاعلن کہاندا متفاعلن روافتے متفاعلن + خجلم زد وفا متفاعلن
غت کز وفا متفاعلن بسر گرم گزار متفاعلن رد من نیت متفاعلن -

(۴) شعر شبت کرنی عروض و ضرب ذال باقی ایک رکن مضمر ایک سالم علی الترتیب متفاعلن
متفاعلن متفاعلن متفاعلان - دوبار عنہا نری رازی سے امر دوستانہ بر خدا بر حال من نظر
کنید بد زین در دول کہ بود مردار دل را خبر کے کنید بد امر دوستا متفاعلن بر خدا متفاعلن
بر حال من متفاعلن نظر کے کنید متفاعلان + زنی در دول متفاعلن ک بود مردار دل را
متفاعلن خبر کے کنید متفاعلان - یہ وزن سوم کا عکس ہے۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن موقوف - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن - دوبار حکیم
قآنی سے نیم خلدے وزد مگر جو یار با کہ بے مشک میدہ ہوا سے مر غزارا بد نیم خلدے
و میوزد متفاعلن مگر جو متفاعلن سے بار با متفاعلن - وقس علی ہذا - اولی یہ کہ بحر کامل میں اس
وزن کو ترکیبیں ایسے کہ متفاعلن میں تین عمل سے متفاعلن حاصل ہوگا - اول تسکین کے متفاعلن
جس سے متفاعلن بنے - دوم سقوط سین متفاعلن جس سے متفاعلن رہے - سوم تبدیل متفاعلن
متفاعلن کے ساتھ - رہا متفاعلن میں ایک ہی عمل ہوگا یعنی سقوط حرف پنجم - بدین آسانی اس
وزن کو ہر ج مقبوض ہی سے شمار کرنا انسب ہے - صرف تمیز کے واسطے یہ وزن پنجم قائم کیا -
(۶) بیت شمن ایک رکن سالم ایک موقوف علی الترتیب - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
دوبار - سلمان ساوجی سے تو بہر کجا کہ جلوہ ز جمال خود نمودہ بد بکمند زلف پریشان دل عالی
ر بودہ بدت بہر کجا متفاعلن کجلوے متفاعلن ز جمال خود نمودہ بد بکمند زلف پریشان دل عالی
و علی ہذا القیاس -

(۷) بیت ہشت کرنی عروض و ضرب موقوفہ نزال باقی مثل ما قبل۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دو بارے پنجیاں چشم مست تو قبح جنون کشیدہ اکم بد دل فایغ از غم جان ہوا کہ او گزیدہ ایم بد پنجیاں چشم متفاعلن ہم مست تو متفاعلن قدرے جنو متفاعلن کشیدہ ایم متفاعلن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔

(۸) شعر آخر کرن کا ایک سالم ایک مخزول تا ضرب متفاعلن مفتعلن چار بارے من مضطرب تا کجا بجفاے او صبر کنم بد لب آمدہ جان حزین بروداگر جبر کنم بد من مضطرب متفاعلن تا کجا مفتعلن بجفاے او متفاعلن صبر کنم مفتعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۹) بیت ہشت کرنی عروض و ضرب مضمر مطلق حشا اول و سوم مخزول مسکن باقی سالم متفاعلن مفعولن متفاعلن مفعولن۔ دو بارے نہ پر دول یارائے نہ ہا کسے غمخوارے بد چکنم گجا ہوا صبح شدہ زنگی آوارے بد بندر دول متفاعلن یارایے مفعولن نہا کسے متفاعلن غمخوارے مفعولن۔ وقس علیٰ ہذا جو لوگ یہاں مفعولن و سیانی کو بھی مضمر مطلق سمجھے ہین سو کرتے ہین۔ یہ نو وزن افنی اشعار ہیں (۱۰) چھ کرن کا شعر اور ہر کرن سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ دو بارے ککنم بیا کسان طبع کہ جفا بود بد نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود بد ککنم بیا متفاعلن رکسا طبع متفاعلن کجفا بود متفاعلن۔ (۱۱) بیت سدس عروض و ضرب مطلق باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلاتن۔ دو بارے چکنم کہ جز بمراد خود نرود دول بد چکنم کہ جز بتو دل ہے نگرایہ بد چکنم کہ جز متفاعلن بمراد خود متفاعلن نرود دول فعلاتن۔ الی آخرہ۔

(۱۲) شش کرنی شعر صدر وابتدا مضمر حشوین موقوفہ عروض و ضرب سالم۔ مستفعلن متفاعلن متفاعلن۔ دو بارے روزے بود کہ عشق تو بے آری سے بد یا آن دلت بمرہن بگرایہ سے بد روزے بود مستفعلن کہ عشق تو متفاعلن بسراہے متفاعلن۔ وقس علیٰ ہذا۔

(۱۳) بیت سدس صدر وابتدا سالم دون حشو مضمر عروض و ضرب مضمر نزال۔ متفاعلن مستفعلن۔ دو بارے چو میان شوی آساید مروح و روان بد چو نہاں شوی از جان من خیز و فغا

چسبایشوی متفاعلمن اسایدستم متفاعلمن و حوروان مستفاعلمان - و قس علیہ -

(۱۴) شعرشش کنی عروض سالم ضرب مقطوع باقی سالم - متفاعلمن متفاعلمن متفاعلمن + متفاعلمن متفاعلمن فعلاتن - همه دم بود صفا خیال تو در دم بدنگم ز سینه برون چو جان شب و روزش * هم دم بود متفاعلمن صفا خیال متفاعلمن ل ت در دم متفاعلمن + نگم زسی متفاعلمن ن بروج جاستفان شب و روزش فعلاتن -

(۱۵) بیت مسدس صدر و ابتدا سالم و دونون حشو موقوف عروض ضرب مضمر مقطوع - متفاعلمن متفاعلمن مفعولن - دوباره تو بهر طرف که چشم خود اندازی بد دل مالے زیر زخمی سازی بدت بهر متفاعلمن چشم خود متفاعلمن اندازی مفعولن + دل مالے متفاعلمن زیر زخم متفاعلمن می سازی مفعولن (۱۶) چهر کن کا پورا ایک شعر ضرب اخذ باقی صدر و ابتدا عروض و شونین سب سالم متفاعلمن متفاعلمن متفاعلمن + متفاعلمن متفاعلمن فعلن بکرت دوم سحر دم و چو صبا خبر ز گل خست * به نثار و دل و دین خود سپرم * سحر دم و متفاعلمن چو صبا خبر متفاعلمن ز گل خست متفاعلمن + بنثار و متفاعلمن دل دین خود متفاعلمن سپرم فعلن -

(۱۷) بیت مسدس عروض سالم ضرب مضمر اخذ باقی سالم - متفاعلمن متفاعلمن متفاعلمن + متفاعلمن متفاعلمن فعلن بسکون دوم سبگل خش دل و جان من شده مبتلا * چو نسیم صبح دلم پیارم * سبگل خش متفاعلمن دل جان من متفاعلمن شده مبتلا متفاعلمن + چو نسیم صبح دلم پیارم بی متفاعلمن مارم فعلن -

(۱۸) چهر کن کا شعر عروض مقطوع ضرب اخذ باقی سالم - متفاعلمن متفاعلمن فعلاتن + متفاعلمن متفاعلمن فعلن بکرت دوم سبچو دلم مرغ من آمده به اسیری * بد کند زلف تبان بود دل من * چو دلم مرغ من غنایه متفاعلمن باسیری فعلاتن + بکند زلف متفاعلمن فبتا بود متفاعلمن دل من فعلن -

(۱۹) بیت شش کنی عروض مضمر اخذ متفاعلمن متفاعلمن فعلاتن + متفاعلمن متفاعلمن

فعلین یکون دوم سے نرو و ہی برہ کہتے ہیں یا لم چہ ہو ہی رو و نہ ہو و است یکس چہ نرو و ہی
متفاعلین بربہ کے متفاعلین بنیالم فعلاتین + بہدی رو و متفاعلین خبرا من متفاعلین یکس
(۲۰) شعر سدس عروض و مضرع اخذ باقی سالم۔ متفاعلین متفاعلین فعلین بربہ حرکت دوم
دو بار سے رخ چشم من بہ سے تست نگرہ بہم چشم دل سر کو سے تست نگرہ رخ چشم من متفاعلین
بہم سو کے نس متفاعلین نگرہ فعلین بہم چشم دل متفاعلین سر کو سے تس متفاعلین نگرہ فعلین۔
(۲۱) شعر سدس الارکان عروض اخذ مضرع اخذ باقی سالم۔ متفاعلین متفاعلین فعلین بربہ حرکت
دوم + متفاعلین متفاعلین فعلین یکون دوم سے شب ہجر ماچہ دراز گشت صنم چہ شدہ رو و حشر
نمود در عالم چہ شب ہجر ما متفاعلین چدراز گشت متفاعلین تضنم فعلین + شدہ رو و حشر متفاعلین بنمود
متفاعلین عالم فعلین۔

(۲۲) بیت شش کنی عروض و ضرب دونوں ضمیر اخذ۔ متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون دوم دوبارہ شب و روز شکرو دعائے تو گویم + شب و روز حمد و ثنائے تو گویم + شب و روز شک و متفاعلن ردعائے تو متفاعلن گویم فعلن + شب و روز حم متفاعلن و ثنائے تو متفاعلن گویم فعلن وزن دہم سے یہاں تک تیرہ اوزان مجز و بین۔ محقق ان سب مسدسات کو وافی کہتے ہیں اس سبب سے کہ وزن مشمن اونکے زمانے میں معتبر نہ تھا لہذا وہ دائرۃ فارسی کی بنیاد مسدس پر جانتے ہیں عربی کے مثل۔ ہمارے عہد میں ثمنات کی کثرت ہو بدنیوجہ ہم نے بموجب ارشاد سعد الشارحین اور ون کے مانند شعر پشت کرنی کو مشمن الاصل قرار دیا ہو اسیلئے دائرۃ فارسی کی بنیاد مشمن پر رکھ کر اسکو وافی ٹھہرایا۔ جب مشمن وافی ٹھہر تو وزن مسدس لامحالہ اسکا مجز و ہوگا اور وزن مربع مشمن کا مشطور قرار پائیگا۔

(۲۳) چار رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ متفاعلن متفاعلن۔ دو بارے نہرو ابود
 کہ جفا کنی چہ بکے کہ باتو وفا کند چہ نہرو ابود متفاعلن کجفا کنی متفاعلن۔ الی آخر۔
 (۲۴) شعر مریع عروض و ضرب مرقع باقی سالم۔ متفاعلن متفاعلاتن۔ دو بارے بہ بہ ہما

تو کی نه بینی ، چو نگار من بسفید کاری ، بهمه جهامتا علن ت کیکن بینی متفاعلاتن چو چکار سن
متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن -

(۲۵) بیت چهار رکنی عروض و ضرب اضد باقی سالم - متفاعلن فعلین بجز کت دوم - و دوباره
نگو بود که کنی ، تو بهیج رو سے بدی بهنگو بود متفاعلن ک کنی فعلین - متبسیج رو متفاعلن
می بدی فعلین -

(۲۶) چهار رکنی بیت عروض سالم ضرب مقل باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
به در امید هستی رسم به چو در آید از در من نگارم به بدر سه - متفاعلن و چه رسم متفاعلن
چو در آید متفاعلن در من نگارم متفاعلاتن -

(۲۷) بیت مربع الارکان عروض سالم ضرب نذال باقی سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن
متفاعلاتن سه تو تیغ و خنجر باز تو به صفا نیم گلو سه جان به تو تیغ خن متفاعلن جرن باز متفاعلاتن
صفا نیم متفاعلن مگلو سه جان متفاعلاتن -

(۲۸) بیت بحر چهار رکنی عروض نذال ضرب مقل باقی سالم - متفاعلن متفاعلاتن متفاعلاتن
متفاعلاتن سه سوغا شقان تو شدی روان به که درآمده بخزان بهار سه به سوغا شقا
متفاعلن تشدی روان متفاعلاتن که درآمده متفاعلن بخزان بهار سه متفاعلاتن -

(۲۹) شعر مربع الارکان عروض و ضرب و نون نذال باقی سالم - متفاعلن متفاعلاتن - و دوباره
من و ذکر تست بصدر زبان به دل و یاد تست بهر زبان به من و ذکر تست متفاعلن تبصدر زبان
متفاعلاتن به دل یاد تست متفاعلاتن بهر زبان متفاعلاتن -

(۳۰) بیت چهار رکنی عروض سالم ضرب مقلوع باقی سالم - متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلاتن
سوغا و باغ و دیده ام به چو ندیده ام رخ خوبت به سوغا را متفاعلن غدوید ام متفاعلاتن
چند دید ام متفاعلن رخ خوبت متفاعلاتن -

(۳۱) شعر چار رکنی کا عروض و ضرب و نون مضمر اضد باقی دور کن سالم - متفاعلن متفاعلاتن

بسنکات دوم دوبار سے روئے نشان پویم ۛ چو نشان او جویم ۛ روئے نشا سفا علن پویم
فعلن ۛ چنشان او سفا علن جویم فعلن۔

(۳۲) بیت چہار کنی عروض احد ضرب مضر احد باقی سالم۔ سفا علن فعلن بکرت دوم ۛ سفا علن
فعلن بسکون دوم ۛ چوشنیدہ ام خبرش ۛ ہمہ میروم در خود ۛ چوشنیدہ ام سفا علن خبرش
فعلن ۛ ہمہ میروم سفا علن در ضد فعلن۔

وزن بست سہم سے یہاں تک دتل اوزان مشطوریں اور محقق اگو مجز و کہتے ہیں اوس سبب
جو کہ مؤلف نے وزن بست و دوم میں مذکور کیا۔

الغرض اس بحر کے سب مزاحفات میں مضر سب سے بہتر ہو لیکن اگر ایک پوری نظم میں جملہ
ارکان مضر لاؤ تو اوسکو بحر جز میں شمار کرنا پڑیگا اور یہ بھی مناسب ہو کہ جس نظم کے ایک شعر میں
جو التزام مزاحف یا غیر مزاحف کا رکھا جائے وہ اوس نظم میں آخر تک کیساں رکھنا چاہیے اور اگر
التزام شکنی کرے تو تواتر ضرور علی الخصوص اسکی پابندی عروض و ضرب میں لازم ہو۔

تنبیہ ۛۛ۔ اس تنبیہ کو جب تمام و کمال دیکھ جاؤ گے تو اوزان کی غلطیاں معلوم ہونگی۔

(۱) متفاعلاتن متفاعلاتن متفاعلاتن۔ دوبارے بشب فراقت نگر شبنہ دزل
کہ بجان عاشق چہ رسیدہ باشد ۛ دل در بندش الہی کہ دارد ز جفا سے ہجرت چہ کشیدہ باشد ۛ
بشبنہ فراقت متفاعلاتن نگر شبنہ در دل متفاعلاتن کبجان عاشق متفاعلاتن چہ رسیدہ باشد متفاعلاتن
وقس علیہ۔ تاخرین کہتے ہیں کہ اس میں ہر رکن مرفعل ہو۔

(۲) مستفعلاتن مستفعلاتن مستفعلاتن۔ دوبارے ہیا عشم در دل من غیر
از وصالش درمان ندارد ۛ اما زین غم جان برب آمد کا یا ہم ہجرش یا پان ندارد ۛ ہیا عشم
مستفعلاتن دروے وے من مستفعلاتن غیر وصالش مستفعلاتن درما نذر و مستفعلاتن۔ ہانی
علی ۛ القیاس۔ کہتے ہیں کہ ہر رکن مضر مرفعل ہو۔ ہم تو اسکو بحر تقاب شازیم کہیں کہیں گے
جو کہ مقاب کے وزن پنچا ہم میں ذکر کریں گے۔

(۳) مفتعلات مفتعلات مفتعلات مفتعلیات - دوبارے اویصباحت خسرو خوبان و کو بلطاف
مایہ ایمان بہ سبزو خط خضر علی اللہ بان چشمہ حیوان بہ اویصباحت مفتعلات خسرو مفتعلات
و کو بلطاف مفتعلات مایہ ایمان مفتعلیات کہتے ہیں کہ ہر کن کامل مخزول مفل اور عروص
و ضرب مسبق بھی ہو۔ ہم تو اسکو وہ وزن کیلئے جو مقارب کے وزن پنجاہ و دوم میں لائی گئے۔

(۴) مفتعلات مفتعلات مفتعلات - دوبارے اویدل مسکین باش جفاکش در غم یار بہ
رسم وفا از زہرہ جبینان چشم مدار بہ اویدل مسکی مفتعلات باش جفاکش مفتعلات در غم یار
مفتعلات + رسم وفا از مفتعلات زہرہ جبی نامفتعلات چشم مدار مفتعلات -

کہتے ہیں کہ مسدس کامل ہو اسکا ہر کن مخزول مفل ہو اور عروص و ضرب مخزول مفل - اب
سینے کہ تر فیل سواعروض و ضرب کے اور رکن میں نابائز اور غلط ہو بدین وجہ یہ چاروں وزن
محض نادرست ہیں اور شمن تو غلط و غلط - نصیر الحقین فرماتے ہیں کہ سبب خفیف زیادت کنندہ
در آخر متغایں بیفتد و خاص ہو و بوزن مجز و بآخر بیت و رکن اور امر فل خوانند - دائرہ مؤلفہ
کی بحرین تمام ہوئیں -

مقارب

اس بحر کی اصل زبان تادی دائرے میں فعلوں آٹھ بارہو - اسکے عروض - سالم - مقبوض -
مخزوف - مقصور - اثتر - پانچ قسم کے آتے ہیں اور ضربین - سالم - مقصور - مخزوف - اثتر -
چار طرح کی آتی ہیں - وافی و مجز و مشطور ملا کر چودہ وزن پر یہ بحر مستعمل ہو یوں -

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر کن سالم - فعلون فعلون فعلون فعلون - دوبارے قائماتیم
تسیرین مویہ فالفاہم القوم مروی نیامآ - فام مافعلون تہی من فعلون تہی سبب فعلون
نمرن فعلون + فالفا فعلون ہل تو فعلون مروی فعلون نیامافعلون - پس لیکن وہ تیسرے کہ ہم
بن مرہ ہو پس پایا قوم نے انکو مست سونے والے مروی بالفتح راب کی جمع ہو یعنی مست سونے
و بقولے مروی بضم اول وہ شخص کہ رواروی کی کثرت سے تھک گیا ہو - نیام جمع نام بھی

(۲) شعر شمن ضرب بقصور باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن
 فعل ۷ ویا وئی الی نِسْوَةٍ یَا نِسَاکَ ۞ وَشَعْنٌ مَرَا ضِیعٌ مِثْلُ السَّعَالِ ۞ تبسکین آخر
 ویا وئی فعولن الی نس فعولن وتن یا فعولن یساتن فعولن + وشعنن فعولن مرضی فعولن
 ع مثلث فعولن سعال فعول۔ اسکی ضرب مین بزبان تازی ردف لازم ہو پس حروف علت
 مین سے چاہے کوئی حرف ہو۔ اور جگہ قبول کرتا ہو اور ن عورتوں کی طرف جو کہ منقطع بحیض
 مین اور پریشان بال گرد آلودہ رکھنے والی اور شیرداز مین اور غول بیابانی کے مانند۔ یا نِسَاکَ
 آساک کا مبدل ہو آسک کی جمع وہ عورت کہ سن ایاس مین پونہچی ہو اور حیض و سکا بند ہو
 ہو۔ صاحب نہایت الراغب نے بائسات باے موصدہ کے ساتھ صحیح جانا ہو جسکے معنی محتاج
 عورتین شعث بالضم شعثا بالفتح کی جمع ہو وہ عورت جسکے موے سر پراندرہ و گرد آلود ہوں۔
 مرضی جمع مضع زن شیر و بندہ۔ سعال سعالی کا مخفف جو کہ سعالۃ بالکسر کی جمع ہو یعنی غول
 بیابانی جیسے القاضی سے القاض۔

(۳) ہشت رکنی شعر ضرب مخدوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن
 فعولن فعل ۷ وَاذْوِی مِیْن الشَّعْرِ شَعْرًا عَوِیصًا ۞ یُنْسِی الرِّوَاةَ الذِّی قَد رَوَوْہُ ۞
 واروی فعولن منش شع فعولن رشنن فعولن عویصن فعولن + ینس سر فعولن رواہ فعولن
 لذی قد فعولن رو و فعل۔ مین روایت کرتا ہوں شعر مین سے ایک شعر شکل کہ بھلا دے
 راویوں کو جنھوں نے اسکی روایت کی ہو۔ بعض نسخوں مین ارومی کے عوض آبنی دیکھا
 یعنی بنا کرتا اور انشا کرتا ہوں۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر ضرب ابتر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن + فعولن فعولن فعولن
 فع ۷ خَلِیْلٍ عَوَّجًا عَلٰی رَسْمٍ کَا یَدِیْ خَلَّتْ مِنْ سُلَیْمٍ وَ مِنْ مَیْکَ ۞ خَلِیْلٍ مَعْلُومٍ
 یعوجن فعولن علی رس فعولن مارن فعولن + خلت من فعولن سلیمی فعولن ومن مفعولن
 یہ فع۔ سلیمی ایک معشوقہ اور مہیہ ایک عورت کا نام۔ ای میرے دونوں دوستو سلیمی اور مہیہ

مشوقہ کے خاندہ خالی کے نشان پر ٹھہرو۔

(۵) شعر ثمن ضرب سالم باقی سات کرن مقبوض۔ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ + فَعُولُ
فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ ۛ اَفَادَ فَجَادَ وَ سَادَ فَرَادَ ۛ وَ قَادَ فَنَادَ وَ عَادَ وَ اَفْضَلَ ۛ
افاد فَعُولُ فَعُولُ و ساد فَعُولُ فَراد فَعُولُ + وقاد فَعُولُ فَناد فَعُولُ و عاد فَعُولُ فَا فَعُولُ
فَعُولُ۔ وہ لشکر پر ایسے ہو گیا تو جو انہر دی کی اور سردار ہو گیا تو عزت بڑھائی اور لشکر کشی کی تو روا
ہوا اور عود کیا تو بخشش کی۔ ذُو و بالفتح روان کرنا۔

(۶) شعر ہشت کرنی صدر اور حشو سوم مقبوض عروض محذوف باقی سالم۔ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ
فَعُولُ + فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ ۛ كَتَبْتُ اَنَا سَا فَافْنِي فَعُولُ ۛ وَ كَانَ اِلَالَهُ هُوَ
الْمُسْتَسَا ۛ كَتَبْتُ فَعُولُ اَنَا سَن فَعُولُ فَا فَنِي فَعُولُ تَم فَعُولُ + وَ كَانِ فَعُولُ اِلَالَهُ فَعُولُ
ہول مس فَعُولُ ت ۛ سا فَعُولُ۔ میں نے لوگوں کو حج کیا پس او کو فنا کیا اور تھاوی سیا ہی
خدا استعانت طلب کیا گیا۔

(۷) بیت ثمن حشوا اول مقبوض عروض مقصور باقی سالم۔ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ
آخر + فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ۔ یہ مقدر ہے فَرَمْنَا الْقِصَاصَ وَ كَانَ التَّقَاصُ ۛ
عَدَلًا وَ حَقًّا عَلَي الْمُسْلِمِينَ ۛ التقاص کا صا و مشدہ صا و اول سا کن مصرع اول میں اور
متحرک دوم مصرع دوم میں شامل ہے۔ فَرَمْنَا فَعُولُ قِصَاصَ فَعُولُ وَ كَانِ فَعُولُ تَقَاصُ فَعُولُ
صعد لن فَعُولُ وَ حَقَّقْنِ فَعُولُ طلل مس فَعُولُ لَمِينَا فَعُولُ۔ ہم نے قصد کیا قصاص کا اور
قصاص انصاف و حق ہے مسلمانوں پر۔ التقاص کے عوض بعضوں نے القصاص پڑھا،
بدین صورت یہ شعر محذوف العروض ہو جائیگا کیونکہ اسکا صا دوم مشدہ نہیں لیکن خلیل نے
التقاص ہی پڑھا ہے اور مقصور العروض صحیح جانا ہے۔

(۸) شعر ہشت کرنی صدر اٹھ حشو دوم مقبوض باقی سالم۔ فَعْلَانُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ +
فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ ۛ لَوْ اَخَذَ اَشْ اَخَذْتُ جَا لَا بِتِ سَعْدٍ وَ لَمْ اَعْطِ ۛ

مَا عَلَيَّهَا ۞ یہ شعر بھی معتد ہے اور تائے جمالات سے مصرع دوم شروع ہے۔ لولا فعلن خدش فعلن
اخذت فعلن جالا فعلن + تسعدن فعلن ولم اع فعلن طمی فاعولن علیہا فعلن۔ اگر
خرائش اور زخم نمواتو میں سعد کے اونٹوں کو لے لیتا اور جو کچھ اونپر تھا وہ بھی اوسکو نہ دیتا۔ خدا
بالکسر کی اصل خدش بالفتح ہے جسکے معنی چھیلنا اور پوست کھینچنا۔ جمالات بالکسر جملہ کی جمع اور
وہ جمع جبل بمعنی شتر۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر اثر م عروض محذوف باقی سالم۔ فَعْل فَعُولُن فَعُولُن فَعْل ۞ فَعُولُن
فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن ۞ قُلْتُ سَدَا اَدَّ اَلْمَنْ جَاءَنِي ۞ فَاَحْسَنْتُ قَوْلًا وَاَحْسَنْتُ
رَايَا ۞ قُلْتُ فَعْل سداون فَعُولُن لَمِنْ جَا فَعُولُن مِی نِی فَعْل ۞ فَاَحْسَن فَعُولُن تَقُولُن فَعُولُن
وَاَحْسَن فَعُولُن تَرَا یَا فَعُولُن۔ میں نے سچ بات کہی اوس سے جو کہ میرے پاس آیا پس میں نے
تحسین کی قول اور رائے کی۔

(۱۰) شعر ثمن ابتدا الم عروض و ضرب محذوف۔ فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعْل ۞ فَعْلُن فَعُولُن
فَعُولُن فَعْل ۞ وَعَيْنٌ لَهَا حَذْرٌ كَبَدْرٌ ۞ شَقَّتْ مَلَأَ قِيَوْمًا مِنْ اُخْرٍ ۞ وَعَزَّزَ فَعُولُن
لَمَّا حَذَّ فَعُولُن رَنَ بَدَّ فَعُولُن رَنَ فَعْل ۞ شَقَّ قَتَّ فَعْلُن مِ اَتَمِی فَعُولُن ہما سن فَعُولُن اَخْرَ فَعْل
حَذْر کسر جائے طمی و سکون ذال بجمہ بارائے مہملہ بیدار رہنا۔ اوس عورت کے واسطے آنکھ
کھلی ہوئی بالکل مثل بدر کے ہو اور دونوں آنکھوں کے گوشے پھیلے ہوئے ہیں یعنی سوتیلیاں
یہ دین سن وافی ہیں۔

(۱۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فَعُولُن فَعُولُن فَعْل۔ دو بارے
اَمِنْ دَمْنَةً اَفْقَرْتُ ۞ لِسْلَمْلَى بَدَا تِ الْغَضَا ۞ اَمِنْ دَم فَعُولُن مَن اَق فَعُولُن فَرَّتْ
لِسْلَمْلَى فَعُولُن بَدَا تِل فَعُولُن غَضَا فَعْل۔ درختاے غضاۃ والی زمین میں کیا یہ نشان سلمیٰ کے
خانہ خالی کے ہیں۔ غضاۃ بروزن حیات ایک صحرائی درخت کنار دشتی کے برابر کہ اوسکی لکڑی
کی آگ دیر تک رہتی ہے۔ اور یہ غضا کی جمع ہو مگر بجائے واحد متعل ہے۔ یہ اصلی وزن پنجم ہے۔

(۱۲) شش کنی شعر عروض محذوف ضرب ابرہائی سالم۔ فعولن فعولن فعل + فعولن فعولن
 فع ے تعفف ولا تبتئس + فما یقض یا یتکا + تعف فف فعولن ولا تب فعولن
 تیس فعل + فماتق فعولن ض یاتی فعولن کافع۔ تو پاک دامن ہو جا اور غم نہ کر کیونکہ تقدیر میں
 جو کچھ حکم کیا گیا ہے وہ تیری طرف آئیگا۔ یہ اصلی وزن ششم ہے۔

(۱۳) بیت مستدس صدر مقبوض ابتدا اثرم دونون حشوسالم عروض ابرہ ضرب محذوف۔
 فعول فعولن فع + فعل فعولن فعل ے و ز وجات فی التادی یعلکم ما فی غدا +
 وزوج فعول کفن نا فعولن دی فع + یعل فاع مانی فعولن غدی فعل۔ امی عورت تیرا
 شوہر جانتا ہے مجلس میں جو کچھ کہل واقع ہوگا۔ وزن یازدہم سے یہاں تک تین اوزان
 مجزو ہیں۔

(۱۴) مولدین متاخر نے اس بحر کا مرع بھی کہا ہے۔ چار رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم فعولن
 فعولن۔ دوبارے شریف السلام ہر من السدھام + علی خیر خلق + رفیع المقام
 حمید السجایا + لطیف الکلام + شرفس فعولن سلامی فعولن + مثل مس فعولن تہامی
 فعولن۔ یہ ایک شعر ہے۔ علی خیر فعولن رخلقن فعولن + رفیع فعولن مقامی فعولن۔ یہ دوسرا
 شعر ہے۔ حمیدس فعولن سجایا فعولن + لطیف فعولن کلامی فعولن۔ یہ تیسرا شعر ہے۔ بزرگ سلام
 بندہ عاجز کی طرف سے۔ بہترین خلق کی طرف جو کہ بلند مقام ہے۔ نیک عادت رکھنے والا
 نازک وعمدہ کلام رکھنے والا۔ یہ ایک وزن مشطوری ہے۔

بزبان فارسی وارد اس بحر کی اصل آٹھ بار فعولن وارے میں ہے۔ وافی اور وافی المضاعف
 اور مجزوا اور مشطورا اور معشر لما کر سکے اوزان نوٹے قسم پر متعل ہیں۔ اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعراور ہر رکن سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔ دوبارے میر صیدی
 طہرانی ے درین فصل گل ہر چہ داری بخود + سبا دا کہ دیگر بہارے نیاید + درمی فص
 فعولن لکل ہر فعولن چداری فعولن بخودہ فعولن + سبا دا فعولن کہ گیر فعولن بہارے فعولن

نیا یہ فعلوں۔ میر علی اوسط رشک لکنوی سے لب و چشم کا جس کو بیار دیکھا کہ کسی بار پوچھا
 کسی بار دیکھا کہ لب و چشم فعلوں کا جس فعلوں کی یا فعلوں رد کا فعلوں۔ باقی علیٰ ہذا القیاس
 (۲) شعر شمن عروض و ضرب مسبق باقی ارکان سالم۔ فعلوں فعلوں فعلوں فعلوں۔ دوبار
 جناب غالب علیہ الرحمہ سے درین شب روا باشد اچرخ گردان کہ کند گنج انجم شمار چرخان
 درمی شب فعلوں روا با فعلوں شد چرخ فعلوں حکم گردان فعلوں۔ و علیٰ ہذا القیاس۔ شیخ
 ناسخ سے وہ کہتا ہوں کہ میں کہتا ہوں کہ ہوں کہ و کرتا فعلوں ہیاتے فعلوں کہتا فعلوں
 ۱۱ میں فعلوں۔ و قس علیٰ ہذا۔ فارسی وار و میں اکثر ہوں نے تسبیح بلا غنہ کا بھی استعمال
 کیا ہو مگر محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ خارج است۔
 جیسے حافظ شیرازی سے اگرچہ دلم رفت لیکن غمش نیست کہ بجز آن خم زلف جائے ندارد
 غمش نہیں فعلوں۔ یا جس طرح ناسخ سے لب گنگ بے تابی ایسی ہو بے یار کہ کبھی وار میں
 ہوں کبھی پار میں ہوں کہ بے یار فعلوں۔

(۳) شعر شست رکب عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فعلوں فعلوں فعلوں فعلوں۔ دوبار
 میر محمد جان قدسی مشہدی سے سگ نفس رازفتہ از کار چشم کہ تواذ عینکش کردہ چشم
 سگے نف فعلوں سراف فعلوں ت از کا فعلوں چشم فعلوں۔ سحر مرحوم سے زمر کی بوتل
 ہو ہیرے کا کاگ کہ نظر آئے یا قوت احمر شراب کہ زمر رد فعلوں کہ بوتل فعلوں ہ ہیرے
 فعلوں کہ کاگ فعلوں۔ و قس علیٰ ہذا۔

(۴) شعر شمن عروض و ضرب مخذوف باقی سالم۔ فعلوں فعلوں فعلوں فعلوں۔ دوبار
 خواجہ کرمانی سے بگر تشنہ و غرق آب آمدہ کہ زبان بستہ و در خطاب آمدہ کہ بگر تشنہ
 فعلوں نیو غر فعلوں ق ابا فعلوں مدہ فعلوں۔ سحر مرحوم سے ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہے
 یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے کہ ہمے کا فعلوں جبریت فعلوں پہیلے فعلوں رہے فعلوں۔
 و علیٰ ہذا القیاس۔ وزن سوم و چہارم کا اجتماع باہمی جائز ہے۔ اہل فارس وزن اول و سوم

وچہارم کو (راہِ اُغشی) کہتے ہیں اس سبب سے کہ لسانِ عربی میں اُغشی شاعر کے اشعار ان
اوزان پر بہت آئے ہیں جیسے ۷ وکامیں شَبَّیْتُ عَلٰی لَدَاۓ ۶ وَاُخْرٰی تَدَاوِیْتُ مِنْهَا
بَہَا ۶۔

(۵) شعرِ ثمن عروض و ضربِ ابر باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فع۔ دوبار ۷ گنا ہے
کہ بودش بمن گاہے ۶ کنون نیست آن ہم من و آہے ۶ بنگاہے فعولن کہ بودش فعولن
بس گافعلون ہے فع ۶ کنون نے فعولن س ۱۱ ہم فعولن منوا فعولن ہے فع۔ ہم اس وزن
کو مقبوض محذوف محقق بھی کہہ سکتے ہیں۔ فافہم۔

(۶) بیتِ ثمن اثلّم الابتداء عرض و ضرب محذوف باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن فعل ۶
فعلا ۶ فعولن فعولن فعل۔ رو کی سمرقندی ۷ بہارست ہر روزہ در روز نم ۶ منکر فواوا
و معروف کم ۶ بہار س فعولن تہر و فعولن ز درر و فعولن ز نم فعل ۶ منکر فعولن فوا و فعولن
نعر و فعولن فکرم فعل۔ نم کے دن سے مراد روز بارش۔

(۷) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اثلّم جشواول و سوم مقبوض حشو دوم و چہارم محقق باقی سالم
فعولن فعولن فعولن۔ دوبار۔ واقف ببالوی ۷ ہر غنچہ شبکفت الادل من ۶ ہا
وادل من احوادل من ۶ ہر غن فعولن شبکفت فعولن تل لافعلن و لے من فعولن۔
الی آخرہ۔ آتش ۷ بتخانہ چھوڑا باز آئے بت سے ۶ وہ شہر بھولا وہ شاہ بھولا ۶ بتخانہ
فعولن نجوڑا فعولن باز افعولن ی بت سے فعولن۔ وقس علی ہذا۔

(۸) شعرِ ثمن عروض و ضربِ سبع باقی مثل وزن ہفتم۔ فعولن فعولن فعولن فعولان۔ دو بار
حافظ ۷ گریخ بار و در کوے آن ماہ ۶ گردن نہادیم اَحْکَمُ دِلَّة ۶ گرتے فعولن غبار و
فعولن در کو فعلن ہی ۱۱ ماہ فعولان ۶ گردن فعولن نہادے فعولن مل حک فعولن مل لاہ
فعولان۔ میر تقی میر ۷ اب مال اپنا اسکے ہو و خواہ ۶ کیا پوچھتے ہوا کھد ۶ اب جا
فعولن ل اپنا فعولن اسکے فعولن ہر ناہ فعولان۔ وقس علی ہذا۔

(۹) سب مثل وزن ہفتم و ہشتم مگر رکن و سیانی بقول اکثر مسیح۔ فعلن فعولان فعلن فعولان
 دوبارہ حافطہ چند اگلیہ غم با طیبیان + در مان نکر وند مسکین غریبان + چند فعلن
 ک گفتیم فعولان غم با فعلن طیبیان فعولان + در ما فعلن نکر وند فعولان مسکی فعلن غریبان فعولان
 لیکن بیان تبسین و سیانی نکمال با ہر ہر بلکہ یہ کہو کہ حشا اول و سوم سالمین - یون - چند ان
 کہ گفتے فعلن مغم با فعلن طیبیان فعولان + در ما فعلن نکر وند فعلن مسکی فعلن غریبان فعولان
 و کھو تبسین نا جائز کا قصد کیسا پاک ہوا اگر ان زان کو وسط چار خانہ لاؤ تو خوش آئند ہو جاتے ہیں
 جیسے حافطہ اگر نخت سرکش نیکش برکش + کہ جام زرش - کہ لعل دلخواہ + ہفتم و ہشتم
 ونم تینوں اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہو۔

(۱۰) بیت شمن صدر وابتدا و حشو دوم و چارم مقبوض عروض و ضرب و حشا اول و سوم
 محقق - فعلون فعلن فعولن فعلن - دوبارہ دعاے دارم سحر گہ برب + سراسر جرم ہلکن
 یارب + دعاے فعلون دارم فعلن سحر گہ فعلن برب فعلن + سراسر فعلون جرم فعلن بل کن
 فعلون یارب فعلن - یہ وزن گویا وزن ہفتم کا کس ہو۔

(۱۱) آٹھ رکن کا شعرا س ترتیب سے کہ رکن اول مقبوض اور دوم محقق پھر وہی رکن اول
 دوبارہ مقبوض اس طرح رکن سوم مقبوض رکن چارم محقق پھر وہی رکن سوم دوبارہ مقبوض
 تاکہ ایک مصرع ہر وزن فعلون فعلن فعلن فعلن نکل آئے یہی عمل مصرع دوم میں بھی سمجھو
 اور اسکو مقبوض متین محقق کہو جیسے حافطہ گرم بخوانی ورم برانی + دل حزین راجا
 جانی + گرب فعلون غانی فعلن و ریب فعلون رانی فعلن + دلج فعلون زیر فعلن بجائے
 فعلون جانی فعلن - اکثر رسائل عروض میں اسکا نام مقبوض اٹلم لکھا ہوا ہے صریح غلط ہے کیونکہ ٹلم
 در اصل خرم ہے اور وہ حشو و عروض و ضرب میں جائز نہیں - محقق طوسی کے عہد میں یہ وزن
 مستعار سے مستخرج ہی نہیں ہوا تھا اس سبب کہ قبض او سوقت تک بزبان فارسی استعمال تھا
 نہ تھا بلکہ ٹلم بھی غیر مستعمل تھا یہاں تک کہ اسکو صدر وابتدا میں بندرت لاتے تھے فی المعنی

قد اثلّم و در صدر یا ابتدا بنا در بکار داشته اند و استعمال قبض در فارسی رو نیست بیچ وجه یعنی او سکا
 بعد تحقیق کرن جب بھی رو انہیں اس سے ثابت ہوا کہ اثلّم بھی اس بحرین غیر مستعمل تھا
 مگر متاخرین نے قبض کا استعمال بکثرت کیا ہوا اور فی الحقیقت اسکا کوئی مقام خاص نہیں ہو سکتا
 جو جان چاہیں قبض لائین کوئی چیز اسکی مانع نہیں ہاثلّم و ثرم صدر و ابتدا میں بلا تکلف اسکا
 ہو محقق نے آخر معیار میں ایک شعرا سی وزن پر یوں لکھا ہے اگر یہ انی کہ بے تو چونم ہوا
 درین غم روانداری ہوا و بسبب عدم استعمال قبض اسکی تقطیع چار مفاعلاتن ثنائی سے سمجھکر
 فرمایا ہو کہ از مستفعلن مخبون مفل برین وزن باشد و از مفاعلن موقوف مفل ہجین۔ طرہ یہ
 کہ شعر مذکور نہ ایسے مستفعلن سے سمجھا جاسکتا ہو نہ ایسے مفاعلن سے کیونکہ تر فیل کو وہ خود آخر
 بیت یعنی عروض ضرب کے لیے مفاعلن یعنی بحر کامل میں خاص کرتے ہیں اور بیان صدر
 ابتدا بھی مفل ہوا جاتا ہو۔ اب رہی بحر جز یعنی مستفعلن کو مخبون کر کے مفل بنانا وہ جائز
 ہی نہیں کیونکہ تر فیل بحر کامل کے لیے خاص ہو چکا قال التصیّد ببغیہ خفیف زیادت کنند
 الا در آخر مفاعلن بیفتد و خاص بود بوزن مجز و وہ آخر بیت و رکن اور مفل خوانند شاع
 و مترجم معیار اس چوٹ کو صاف بچا گئے ہیں اصل یہ ہو کہ اس کے ارکان و زام وہی ہیں جو پہلے پیشتر ذکر کیے
 (۱۲) عروض و ضرب ستیغ باقی مثل وزن یا زدم۔ فعول فعلمن فعول فعلمان۔ دو بابے
 غم تو تا در دلم نہان است ہر شکر از دید ہار و است ہر غمت فعول تا در فعلمن دلم فعول
 ہا است فعلمان ہر شکر فعول مزدی فعلمن دہا ر فعول و است فعلمان۔
فائدہ۔ ممکن ہو کہ اس بحرین میں قسم کے صدر و ابتدا اور چار قسم کے خوا و آخر قسم کے خوا
 و ضرب آسکین مثلاً فعلمن اثلّم یا فاع اثلّم یا فعول مقبوض کو صدر و ابتدا بنا سکتے ہیں
 فعولن سالم اور فعلمن محق اور فاع مقبوض محق اور فعول مقبوض کو خوا و آخر بنا سکتے ہیں
 سالم یا فعولان ستیغ یا فعول مقصور یا فعل مخدوف یا فاع مقصور محق یا فاع مخدوف محق خوا
 ابرا یا فعلمن محق یا فعلمان محق ستیغ کو عروض و ضرب مقرر کیجیے تو ان عروض و ضرب بنائے گا

صدر و ابتدا سے گانہ میں ضرب دینے سے چوبیس وزن پیدا ہونگے بعدہ اول چوبیس کو چھوٹا
 چار گانہ مذکورہ میں ضرب دینے سے چھیا نوے اوزان حاصل ہو سکتے ہیں لیکن اکثر مقام تحقیق
 نا جائز یا نیم جائز ہو کر وزن غلط ہو جائینگے اور یہ بات عمل سے آئینہ ہو سکتی ہے۔ اسلئے راقم اسطور
 کے نزدیک صدر و ابتدا صرف اثرم اور حشو مقبوض اور عرض و ضرب سالم یا سبغ یا مقصور
 یا مخدوف لانے سے چار وزن پیدا ہونگے۔ اول فاعِ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُن۔ دوم فاعِ فَعُولُ
 فَعُولُ فَعُولَان۔ سوم فاعِ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ۔ چہارم فاعِ فَعُولُ فَعُولُ فَعُولُ۔ بعدہ ہر ایک
 وزن میں آٹھ قسم کے عمل کرنے سے کل تیس اوزان صاف نکل آئینگے اور وہ اعمال شیش گانہ
 مؤلف نے اس طرح استخراج کیے (۱) رکن دوم میں اس کے ماقبل تحقیق کر دو باقی ارکان کو بحال
 خود رہنے دو (ب) دوم و سوم ارکان میں تحقیق کر دو باقی بحال خود (ج) دوم و سوم و چہارم
 میں تحقیق کر دو (د) بیچ میں تحقیق کر دو باقی سب میں (۴) دوم رکن میں تحقیق کر دو باقی
 سب میں تحقیق کر دو (۵) دوم و سوم رکن میں تحقیق کر دو باقی میں تحقیق کر دو (۶) کسی رکن
 میں تحقیق کر دو اس سے اصلی وزن نکلیگا (ح) صرف بیچ میں تحقیق کر دو باقی حالت اصلی پر
 رکھو۔ اب میں ترتیب وار سب وزان کی مثالیں بتاتا ہوں۔ یوں۔

(۱۳) آٹھ رکن کی ایک بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم سالم۔ فعلن
 فاعِ فَعُولُ فَعُولُن جناب بحر سے عرض یہ ہر نقاش ازل سے جب کے نقش میں یا کر
 گھر دو جب کے فعل نقش فاعِ میاں فَعُولُ کُ گرد و فَعُولُن۔ باقی مصرع اول بروزن بستیم
 آئندہ ہم نے ان اوزان میں محبق مقبوض کا رکن فاعِ لکھا ہے اس کے عوض فَعُولُ بسکون او
 بھی آسکتا ہے۔

(۱۴) شعر شمن رکن اول اثرم پھر دوم مقبوض محبق چہارم سالم۔ فعلن فعلن فاعِ فَعُولُن بحر
 سے جی جلتا ہے آہ کے جھوکو جب شمع محبت کو گل کر دو جب جی جل فعلن تاہر فعلن ۱۱ فاعِ
 کج کو فَعُولُن۔ باقی شمل وزن ہفہم آئندہ۔

(۱۵) بیت ہشت رکنی اول رکن اشرم ہجر دوم تیر مقبوض محبق چوتھا محبق۔ فعلن فعلن فعلن فعلن۔ دوبار۔ رندے گزے جسم ہم دنیا سے ہم نے جانا دنیا گزری ہے دونوں مصرعے ایک ہی وزن پر ہیں۔ گزے فعلن جسم فعلن ہم دن فعلن یا سے فعلن۔ باقی علی ہذا القیاس اس وزن میں یا اسکے ساتھ والے وزن میں اگر کوئی رکن مزاحف بحر متقارب کا خاص نہ ہو تو اسکو متدارک شمن مجنون مسکن سے سمجھنا اولیٰ ہو لیکن اس شعر والی غزل میں زحافا خاص متقارب آئے ہیں۔

(۱۶) شعر شمن رکن اول اشرم دوم محبق مقبوض سوم مقبوض چہارم محبق۔ فعلن فاع فعلون فعلن۔ مصرع دوم بھی یونہی رندے کا فر پہی نگزے ایسی ہے ہم پر جو بیت ترسا گزری ہے کا فر فعلن پر فاع نگزے فعولن ایسی فعلن، ہر فعلن جو فاع ت ترسا فعولن گزری فعلن۔

(۱۷) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اشرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم محبق۔ فاع فعولن فعلن فعلن۔ ہر دو مصرعے کیساں۔ رندے آئے نہیں تم عرصہ گورا ہے شمع کیا کس نے کیا گزری ہے اے فاع نہی تم فعولن عرصہ فعلن گزرا فعلن۔ وقس علی ہذا۔

(۱۸) شعر ہشت رکنی اول اشرم دوم وسوم مقبوض چہارم محبق۔ فاع فعولن فعلن فعلن۔ جناب بحرے اپنا گلا خود کاٹتے ہیں ہم ہے دم لوچھری کے تلے بید روو ہے دم ل فاع چریک فعول تلے بے فعولن درو و فعلن۔ مصرع اول بر وزن بستم آئندہ۔

(۱۹) بیت شمن رکن اول اشرم دوم وسوم مقبوض چہارم سالم۔ فاع فعول فعول فعولن۔ بحرے دم کی آمد شد کیا کیسے ہے ضعف کی راہ سے ہیں یہ سفر و ہے ضعف فاع کراہ فعولن سومے فعول سفر و فعولن۔ مصرع اول بر وزن بانو دہم۔

(۲۰) شعر ہشت رکنی اول اشرم دوم مقبوض سوم مقبوض چہارم سالم فاع فعولن فاع فعولن سے تیر نگاہت بردل عاشق ہے کار گر آمد صورت ناوک ہے تیر فاع نگاہت فعولن

بروز فاعل عاشق فعلون۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ بحرے جان اون آنکھوں سے نہ بچسکی۔
 ہی یہ ادھر تھا وہ او دھر دو۔ بحرے جان فاعل آنکھوں سے نہ بچسکی فعلون وقس علیٰ ہذا۔
 (۲۱ و ۲۲) شعر آٹھ رکن کا رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مسبق۔
 فعلن فعلن فاعل فعلون۔ پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم
 مسبق۔ فعلن فعلن فاعل فعلون۔ چھپکے آنکھ لڑا تو جانین۔ دل میں ڈالو گھا تو جانین
 چپکے فعلن اک فاعل لڑا و فعل تجانین فعلون۔ دلے فعلن ڈالو فعلن گا و فاعل تجانین
 فعلون۔ اس شعر میں دو وزن غیر مشترک جمع ہیں۔

(۲۳) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مسبق۔ فعلن فعلن
 فعلن فعلان۔ سر در بزم غم ہم ہیں۔ گویا نخل ہاتھ ہم ہیں۔ سر دا فعلن رے فعلن
 مے غم فعلن ہم ہیں فعلان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ اگر اس وزن کے ساتھ والے شعر میں
 کوئی زحاف مقارب کا مخصوص نہ ہو تو اسکو متدارک جانو۔

(۲۴) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مسبق۔ فعلن
 فاعل فعلون فعلان۔ جناب بحرے جان وال فدا کرنے میں۔ فکر و تردد احوال نامر دو۔
 جانو فعلن ال فاعل فدا کر فعلون نے میں فعلان۔ مصرع دوم مثل وزن ہفد ہم۔

(۲۵) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مسبق۔ فاعل
 فعلون فعلن فعلان۔ حکیم موسیٰ خان۔ چشم تر و شورابہ غم میں۔ سو شکر الی ایک اک
 دم میں۔ سو ش فاعل کر الی فعلون ایک فعلن دم میں فعلان۔ مصرع اول مثل وزن
 بستم۔

(۲۶) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مسبق۔ فاعل فعلون
 فعلان۔ جناب بحرے شکر گزار بر صورت میں۔ زہرہ میں دیا شکر دو۔ شکر فاعل گزار
 بر صورت فعلون رت میں فعلان۔ مصرع دوم مثل وزن ہفد ہم۔

(۲۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم سبغ۔ فاع فعل فعل فعل
 ۵ آب حیات وصال ہر آسان بہ عشق مین پہلے لڑاؤ تو جانین ۶ اب فاع حیات فعل
 وصال فعل ۵ آسان فعل اولان۔ وقس علی ہذا۔

(۲۸) شعر شمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم سبغ۔ فاع فعل اول فاع
 فعل اولان۔ جناب بحر ۵ آہ یہ دونوں آفت جان مین ۶ ناز واز لعنت برہر دو ۶ فاع
 یہ دونوں فعل اولان ۱۱ فاع فاع تباہین فعل اولان۔ دوم مصرع بروزن ہفتم۔

(۲۹ و ۳۰) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق۔ سوم مقبوض چہارم مقصور۔ فعل
 فاع فعل فعل۔ پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مقصور۔ فعل فعل فعل فاع
 فعل ۵ ساتی باغ چہ چائی بہار ۶ لانا ساغرائی بہار ۶ ساتی فعل باغ فاع پچامی فعل بہار
 فعل ۶ لانا فعل ساغرائی ۱۱ اسی فاع بہار فعل۔ اسین دو وزن غیر مشترک مجتمع ہیں۔

(۳۱ و ۳۲) بیت شمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم مقصور محبق۔ فعل فعل
 فعل فاع۔ پھر رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم مقصور محبق۔ فعل فاع
 فعل اول فاع ۵ میرے ساتی بھر کر جام ۶ جامون پر دے برابر جام۔ میرے فعل ساتی
 فعل بر کر فعل جام فاع ۶ جامو فعل پر د فاع برابر فعل جام فاع ۶ اس شعر مین بھی دو
 وزن غیر مشترک شریک ہیں۔

(۳۳) شعر شمن رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مقصور محبق۔ فاع فعل
 فعل فاع۔ خسرو ۵ رائے تہو را پورے داشت ۶ پورنگویم جو رے داشت ۶ رائے فاع
 تہو را فعل پورے فعل فعل فاع۔ وقس علی ہذا۔ اسیرے سوے عدم ہم جاتے ہیں ۶
 آگے سے سرگورسا دو ۶ سوے فاع عدم ہم فعل جاتے فعل ہم فاع۔ دوم مصرع بروزن
 چیل ویکم آئیدہ۔

(۳۴ و ۳۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور محبق۔ فاع فعل فعل

فَاع - پھر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مقصور۔ فاع فعول فعول سے مست
است اوٹھین سبب مست بہ تجھ کو دعائیں دین بارہ پرست بہ مست فاع است فعول اٹھے
فعولن مست فاع بہ تجھ فاع دعائے فعول دبا و فعول پرست فعول۔ اسمین دو وزن غیر مشترک
شامل ہیں۔

(۳۶) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مقصور۔ فاع فعولن
فاع فعول۔ جامی سے اسٹپ زلفت غالیہ سائے بہ و کمرہ رویت غالیہ پوش بہ ایش فاع
بیزلفت فعولن فاع فاع یسائے فعول۔ باقی علیٰ ہذا التیاس۔ عاشق سے دل میں سمایا اوکا
خیال بہ آنکھوں میں چھایا اوکا جمال بہ دل م فاع سمایا فعولن اسک فاع خیال فعول۔
وقس علیٰ ہذا۔

(۳۷) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم محذوف۔ فعولن فاع فعول
فعل سے جب تک ہو کا نشان رہے بہ جاری تیری دکان رہے بہ جب تک فعولن میک فاع
نشان فعول رہے فعل۔ باقی اسی طرح۔

(۳۸) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم محذوف۔ فعولن فعولن
فاع فعل۔ شاد سے دو میں سے اک کام کرو بہ شاد کا بوسہ لویا دو بہ دوسے فعولن
سے اک فعولن کام فاع کرو فعل۔ مصرع دوم مثل وزن چل کوکیم آئندہ۔

(۳۹) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم محذوف محبق۔ فعولن
فعولن فعولن فع۔ اسیر سے تل مارض کا دکھلا دو بہ مرغ نگہ کو دانا دو بہ تل عا فعولن خن کا
فعولن دکھلا فعولن دو فع۔ مصرع دوم بروزن چل کوکیم آئندہ۔

(۴۰) شعر ثمن رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم محذوف محبق۔ فعولن
فاع فعولن فع۔ اسیر سے بحث بڑھی ہو بوسوں میں بہ لینا ایک نہ دینا دو بہ لینا فعولن
ایک فاع لینا فعولن دو فع۔ مصرع اول بروزن ہی وسوم۔

(۴۱) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مخذوف محبق۔ فاع
فعولن فعلن فع۔ اسیرے گیسو ورنج کا بوسا دو + چاند گسن ہر صد فادو + گیس فاع ورنج کا
فعولن ہوسا فعلن دوفن فع۔ مصرع دوم اس طرح۔

(۴۲) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مخذوف محبق۔ فاع فعلن
فعولن فع۔ اسیرے تیغ نگہ جو پڑے اوسکی + مہر ہو صورت جو زادو + تیغ فاع نگہ ج
فعول پڑے اس فعلن کی فع + مہر فاع ہ صورت فعلن تجوزا فعلن دوفن۔

(۴۳) شعر شمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم مخذوف فاع فعلن فعلن فعل۔
شادے روتے ہن دیدہ ترے لہو + بتے ہن خون کے دریا دو + روت فاع ہرید فعلن
می ترس فعلن لہو فعلن۔ مصرع دوم شمل چہل گو دوم۔

(۴۴) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم مخذوف۔ فاع
فعولن فاع فعلن۔ روے تو دیدم احوگل تر + نخل اُسیدم داد شمر + روے فاع تدیدم
فعولن ایک فاع لہر فعلن۔ وقس علی ہذا۔ اسیرے دیکھ اسیرا عجائبی + سب نے قمر کو دیکھا
دو + دیک فاع اسیرے فعلن جاز فاع نبی فعلن۔ مصرع دوم بروزن چہل گویم۔ وزن سیزگ
سے یہاں تک وہ بتیسیل اوزان ہن جو اعمال ہستگانہ مذکورہ سے پیدا ہوئے ہن۔ اس
بتیسی کا احتلاط باہمی بلاتامل جائز ہو۔

جناب شیخ امداد علی صاحب بھرتے اسکی تصحیح کے امتحان کے واسطے ایک قاعدہ خوب
استخراج کیا ہو کہ ایسے اوزان میں ہمیشہ سبب خفیف کے بعد سبب خفیف یا دو سبب خفیف کے
درمیان ایک سبب ثقیل ہو گا کہ وہ ثقیل ایک رکن کے آخر کا ایک متحرک اور ایک رکن کے
آغاز کا ایک متحرک ملا کر آٹھ آئینکا بشرطہ کہ اگر عروض و ضرب میں التقایا ساکنین ہو تو ساکن
آخر سے چشم پوشی کرو مثلاً فعلن فعلن فعلن فع۔ یہاں سبب خفیف کے بعد سبب خفیف ہو گیا۔
فاع فعلن فاع فعلن۔ یہاں فاع فعلن میں فاع کا عین اور فعلن کی فے دونوں ملا کر

ایک سبب ثقیل و سبب خفیف کے درمیان میں ہوا اور بوجہ اجتماع ساکنین لام فعل سے
آٹھ رکنی ہوگی۔ اس امتحان کے علاوہ ان بتیس وزان میں جہاں رکن سوم مقبوض ہو
اوسکے بعد رکن چہارم یعنی عروض یا ضربا تبر بھی آسکتے ہیں اور ایسے عروض یا ضرب لانے سے
چار وزن اور پیدا ہونگے اگرچہ قاعدے سے غلط نہیں لیکن دو تین تو انہیں بالکل خوش
نہیں شدا۔

(۴۵) آٹھ رکن کا شعر رکن اول اثرم دوم مقبوض محبق سوم مقبوض چہارم ابر۔ فعلن فاع
فعل فاع ساتی ریخت بجام مہ مارا دادم مہ ساتی فعلن ریخ فاع بجام فعل
مفع۔ مصرع دوم بھی اسطرح۔

(۴۶) بیت ثمن رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض چہارم ابر۔ فاع فعلن فاع
نالہ شنید و صد آہ ہم یار نکرو نگاہ ہم ہمال فاع شنید فعل صد آہ فعل ہم فاع۔ مصرع
دوم علی ہذا القیاس۔

(۴۷) بیت ہشت رکنی رکن اول اثرم دوم وسوم مقبوض محبق چہارم ابر۔ فعلن فعلن
فاع فاع ست برین یار ہم کام جانم بازہ ہمن نت فعلن ہمن فعلن یار فاع
ہم فاع۔ وقس علی ہذا۔

(۴۸) آٹھ رکن کی بیت رکن اول اثرم دوم مقبوض سوم مقبوض محبق چہارم ابر۔ فاع
فعلن فاع فاع ہوسہ رویت کام دل ہد عشق لببت درآب گل ہوس فاع یرویت
فعلن کام فاع دل فاع۔ مصرع دوم بھی یونہی۔ یہ اڑتالیں وزان وانی ہیں۔ ان وزن
کا ایک کلیہ اور بھی ہو کہ جہاں کہیں صدر وابتدا کے سوا فاع یا فعلن بسکون دوم واقع ہو
اور اوسکے ماقبل کوئی ساکن نہ ہو تو وہ وزن غلط ہے۔ غافم۔

ان اڑتالیسوں میں اکثر وزن مضاعف ہو کر سولہ رکن کا شعر بنتے ہیں اور خوش آئند
ہوتے ہیں۔ وہ تضعیف پانچ صورتوں سے ہوتی ہے۔ یا تو ایک نئے وزن کو چار بار کر لیا

شازدہ کنی شعر بناتے ہیں۔ یاد دہائی وزن کو ایک ایک بار اور دو پڑانے وزن کو ایک ایک بار یا تین نئے وزن کو ایک ایک بار اور ایک پڑانے وزن کو ایک بار۔ یا تین پڑانے وزن کو ایک ایک بار اور ایک نئے وزن کو ایک بار۔ یا چار نئے وزن کو ایک ایک بار۔ لیکر سولہ رکن کا شعر لاتے ہیں۔ الغرض ہر بیت میں مشترک یا غیر مشترک چار چار وزن شامل ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ہر شعر شازدہ کنی چار خانہ ہو جاتا ہے۔ ہم نے مضاعف خانہ کے غیر مختلف کے آغاز پر اس کے مشن وافی کا وزن ازوے شمار بتا دیا اور مختلف خانوں کے مضاعفات میں خانے خانے کے ساتھ اس کے مشن وافی کے شمار کا پتا دیا۔ تاکہ ہر خانے کے وزن کا نام آسانی مل سکے اور ہر بیت میں جس قدر وزن غیر مشترک آئے ہیں ان میں سے حساب سے نمبر شمار ہیں۔ ہند سے دیے ہیں۔ وہاں واو عاطفہ کے فرق سے دریافت ہو سکتا ہے کہ ایک ایک شعر میں کتنے اوزان وافی غیر مشترک شریک ہیں مثلاً۔

(۴۹) سولہ کن کا پورا شعر وزن اول کا مضاعف۔ محمد ابراہیم ذوق دہلوی سے یہ کشتوں کا اوس مانگ کے یہاں پتا ہے کہ اون تیرہ بختوں کے مرقد پہ کوئی ہے اگر سنگ موسیٰ کا تعویذ کھدے تو رکھتے ہی بس درمیان سے وہ شق ہو۔ یہ کشتوں فعلوں کے یا مفعولن پتا ہو فعلوں کے انقی فعلوں رنجتو فعلوں کے مرقد فعلوں پہلی فعلوں۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ اس وزن کو سہل کر دینے سے دراز مل کا عیب کی قدر نہ کرنا چاہیے کہ وزن سالم الارکان ہے۔ جیسے وہ سے مری زندگی تھی ابھی اسی سنگ مسیحائی جو گر گئی تیری ٹھوکر ہے کہ ٹھکرایا تو نے تو یوں تھا سمجھ کر۔ نکلجائے جان کچھ جو سدرت حق ہو۔ اس میں تسبیح باغہ بھی آئی ہو یوں سے یہ بحر و قوافی غزل کے بد لکھ رقم اک غزل کر کہ اے ذوق حسین۔ نہ نولفظ غفلت نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو معنی اوق ہو۔ کہ اے ذوق فعلوں فہمین فعولان۔ الغرض یہ وزن شازدہ۔

(۵۰) بیت شازدہ کنی۔ وزن ہفتم کا مضاعف۔ محب سے بیار عشق در دل من غیر از وصالش در مان ندارد۔ اما ازین غم جان برب آید کا یا م بحر ش پایان ندارد۔ یا مفعولن

عشق فعلوں و ردے فعلوں کے من فعلوں غیر زفعلن و صالشن فعلوں و رما فعلن ندارد و فعلوں
اسی طرح تقطیع مصرع دوم بھی ہو۔ مؤلف مستہام نے اس وزن میں اُردو اشعار لکھے اور وہ
مسمط چار خانہ لانے سے ناگوار مذاق نہیں یوں ے کب تک سیگا تیری جفا دل نالش کریگا
روز جزا دل بہ پھر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار رہنا خالق ہو عادل بہ کب تک فعلن سیگا فعلوں
تیری فعلن جفا دل فعلوں نالش فعلن کریگا فعلوں روزے فعلن جزا دل فعلوں۔ و قس
علیٰ ہذا۔ اس میں ہم نے تسبیح باغنے کا بھی استعمال کیا ہے یوں ے دل سے الگ چل تو کچھ تائیں
دیتا ہو بھگو نگین صدائیں بہ سہتا ہو دن بھر تیری جفا میں کرتا ہو شب بھر تیرا گلا دل بہ غمگی
فعلن صدائیں فعلوں۔ لوگ اس کو بجز کامل سے بتاتے ہیں اور دھوکا کھاتے ہیں ہم نے
یہی فارسی شعر وہاں لکھ کر وجہ مبالغہ بتا دی ہے۔

(۵۱) شعر شازدہ رکنی وزن یازدہم کا مضاعف۔ خواجہ عصمتہ اللہ بخاری ے زہنت
بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر بہ رخ چو ماہیت صباہ دولت خط سیاہت شب معبر بہ زبید
فعلوں شیمت فعلن بخون فعلوں مردم فعلن کشادہ فعلوں تیر و فعلن کشیدہ فعلوں خنجر فعلن۔ باقی
علیٰ ہذا القیاس۔ میرعباس سلیم لکھنوی ے تمام شب یہ رہا ہو عالم ادھر کی دنیا او دھر ہوئی
ہر بہ اخیر وقت آئے دیکھنے کو بھلے کو اب بھی خبر ہوئی ہو بہ تمام فعلوں شب یہ فعلن رہا ہو
عالم فعلن ادھر فعلوں دنیا فعلن ادھر فعلوں یہ فعلن۔ باقی اس طرح۔ اس وزن میں
مسمط بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے جناب بحرے چمک رہے ہیں چمن میں بیل۔ مک
رہے ہیں کملے ہوئے گل بہ چمک رہے ہیں پیالہ لعل۔ خوشی ہو ابر بہار آیا بہ اسکے تین غانے
ذوالقافیتین بھی ہیں۔ اس میں تسبیح باغنے بھی جائز ہے۔ اسیر ے بجا ہو آنکھوں سے گرم نسو
جوشع کی طرح ڈھل رہے ہیں بہ لگی ہو ایک آگ اپنے دل میں بدن سے شعلے نکل رہے ہیں
ح ڈھل رہے ہیں فعلان۔ مکر فعلوں ہے میں فعلان۔

(۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵) شعر شازدہ رکنی خانہ اول بروزن نستم خانہ دوم بروزن چلم

خانہ سوم بروزن جہاں خانہ چہارم بروزن سنی و شہتم۔ جناب میر تقی علیہ الرحمہ حال
 نہیں ہو عشق سے مجھ میں گس سے میرا حال کمون ہے آپ ہی چاکر اوس ظالم کو اپنا ایسا
 حال کیا ہے حال فاع نمی ہو فاعولن عشق فاع سمجھے فاعولن۔ کس سے فعلن میرا فعلن
 حال فاع کمون فاعول + اپ فاع بچاہ فاعول کرس ظا فاعولن کم کو فعلن۔ اپنا فعلن ایسا
 فعلن حال فاع کیا فعل۔ اسمین چارون خانے غیر مشترک ہیں۔ اسکے خانہ اول کے وزن پر
 فارسی میں شمس الدین فیر نے شعر مضاعف یوں کہا ہے زلف معنبر بر بہ رویت تیر شب
 است و وادی موسیٰ جامہ صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا زلف فاع
 معنبر فاعولن بر فاع ہر رویت فاعولن تیر فاع شبستو فاعولن واد فاع موسیٰ فاعولن۔ اسمین ایک
 ہی وزن چار بار کتر آیا ہے۔

(۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سنی و چہارم
 سوم بروزن پانزدہم۔ چہارم بروزن سنی و شہتم۔ میر سے سارے رندا و باش جہان کے
 تجھے سجو دین رہتے ہیں۔ بانکے ٹیرے ترچھے تیکھے سبکا تجھ کو امام کیا ہے سارے فعلن بندو
 فعلن باش فاع جہا کے فاعولن۔ تجس فاع سجو و فاعول مرہتے فاعولن میں فاع۔ با کے فعلن
 ٹیرے فعلن ترچے فعلن تیکھے فعلن۔ سب کا فعلن تجک فاع امام فاعول کیا فعل۔ اس شعر میں
 ہر چار خانہ غیر مشترک آیا ہے۔

(۶۰ و ۶۱) بیت شازدہ رکنی۔ خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سی و دوم۔ سوم بروزن
 ہشتم۔ چہارم بروزن چہل و سوم۔ جناب بجر سے کیسی پیری کیسی جوانی ہم سب لوگ مسافر ہیں
 صبح ہوئی تو کوچ کی ٹھہری شام ہوئی تو مقام کیا ہے کیسی فعلن پیری فعلن کیسی فاع جوانی
 فاعولن۔ ہم سب فعلن لوگ فاع مسافر فاعولن میں فاع + صبح فاع یہی تو فاعولن کوچ فاع
 ک ٹھہری فاعولن۔ شام فاع یہی تو فاعول مقام فاعول کیا فعل۔ اسمین خانہ دوم و خانہ
 چہارم دونوں غیر مشترک ہیں۔

(۶۳ و ۶۲) "سولہ کن کا شعر- خانہ اول بروزن چار دہم- دوم بروزن سی و سوم- سوم بروزن چار دہم- چہارم بروزن چہل و یکم- جناب بحرے شربت ہو! خون ہمارا کاش بتو کے مشربین^۱ شکر کے مانند ہمارے دل کی کدورت بیٹ جاتی ہے شربت فعلن ہوتا فعلن خون فاع ہمارا فعلن کاش فاع بتو کے فعلن مشرب فعلن مین فاع + شک کر فعلن کے مافعلن نند فاع ہمارے فعلن دل ک فاع کدورت فعلن بجا فعلن تی فاع- اسمین خانہ دوم و چہارم غیر مشترک دونین (۶۴ و ۶۵ و ۶۶) شعر شازدہ رکنی- خانہ اول بروزن شازدہم- دوم بروزن چہل و چہارم سوم بروزن سجدہم- چہارم بروزن سی و نہم- بحرے صدقے اپنی قناعت کے کیا فقرمین اپنا فخر باہ دست سوال جو اپنا بڑھتا ہاتھوں عزت گھٹ جاتی ہے صدقے فعلن اپن فاع قناعت فعلن کے کا فعلن- فقر فاع م اپنا فعلن فخر فاع رہا فعل + دست فاع سوال فعل ج اپنا فعلن بڑھا فعلن- ہا تو فعلن عزت فعلن گھٹا فعلن تی فاع- اسمین خانہ اول و دوم و چہارم غیر مشترک مین-

(۶۷ و ۶۸) "سولہ کن کی بیت- خانہ اول بروزن چار دہم- دوم بروزن سی و پنجم- سوم بروزن سبستم- چہارم بروزن چہل و دو سوم- بحرے اوٹھو کپڑے بدلو جلو کیا بیٹھے ہو بھرا و اداس^۲ دس سیر کے دن مین پھول کھلے مین جوش پہ فصل بہاری ہو ہے اٹ ٹو فعلن کپڑے فعلن بدل فاع جلو کا فعلن- بیٹ فاع بھر فعلن اداس فعلن اداس فعلن + سیر فاع کدن ہو فعلن پول فاع کھلے ہو فعلن- جوش فاع بفصل فعلن بہاری فعلن ہو فعل- اسمین خانہ دوم و خانہ چہارم غیر مشترک مین-

(۶۹ و ۷۰ و ۷۱) بیت شازدہ رکنی خانہ اول بروزن سہدہم- دوم بروزن سبست و نہم- سوم بروزن شازدہم- خانہ چہارم بروزن سی و ششم- میرے آج ہمارے گھر آیا تو کیا ہو یاں جو نثار کریں ہے الا کھینچ بغل مین تجھ کو دیر ملک ہم سپا کرین ہے ال فاع ہمارے فعلن اگر افععلن یا تو فعلن- کا ہو فعلن یا ج فاع نثار فعلن کرین فعلن + ال لا فعلن کیج فاع

نجل مے فعلوں تک جو فعلن۔ ویر فاعل ملک ہم فعلوں پار فاعل کرن فعل۔ اس شعر میں خانہ^۱
اول و دوم و چہارم غیر مشترک ہیں۔

(۷۲) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن ہفتہم۔ دوم بروزن چہلم۔ سوم بروزن
ہفتہم۔ چہارم بروزن سہی و نہم۔ میرے آج غزال اک رہبر ہو کر لایا تربت مجنون پر
قصد زیارت رکھتے تھے ہم جب سے وحشت رکھتے تھے۔ الچ فاعل غزال اک فعلوں رہبر فعلن
ہو کر فعلن۔ لایا فعلن ترب فاعل تجنو فعلوں پر فاعل + قصد فاعل زیارت فعلوں رکے فعلن
تے ہم فعلن۔ جب سے فعلن وحشت فعلن رکے فعلن تے فاعل۔ اس میں صرف خانہ دوم
غیر مشترک ہو۔

(۷۳ و ۷۴) بیت شازدہ رکنی۔ خانہ اول بروزن ہستم۔ دوم بروزن چہلم و یکم۔ سوم
بروزن نوزدہم۔ چہارم بروزن سہی و یکم۔ میرے کی ہو عمارت دل کی جنہوں نے اونگی
بنا کچھ رکتی ہو۔ اور تو خانہ خراب ہی دیکھے اس بستی کے معماران۔ کیا یہ فاعل عمارت فعلوں
دلک فاعل جنہوں نے فعلوں۔ انک فاعل بنا کچھ فعلوں رکتی فعلن ہو فاعل۔ اور فاعل تھان فعلوں
خراب فعلوں ہدیکے فعلوں۔ اس میں فعلن تیکے فعلن معما فعلن ران فاعل۔ اس میں خانہ
سوم و چہارم غیر مشترک۔

(۷۵ و ۷۶) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن ہفتہم۔ دوم بروزن ہست و یکم۔ سوم
بروزن نوزدہم۔ خانہ چہارم بروزن ہست و دوم۔ آج گلابی کپڑے پہنے گلشن میں
ہو وہ سر و خرامان۔ طوق میں قید ہو قمری وحشی پرزے پرزے گل کا ہو دامان۔ الچ
فاعل گلابی فعلوں کپڑے فعلن پہنے فعلن۔ گلشن فعلن میں فاعل و سر و فعلوں خرامان^۲ فعلوں
طوق فاعل مقید فعلوں ہر قمری فعلوں۔ پرزے فعلن پرزے فعلن گلک فاعل
ہر دامان فعلوں۔ خانہ دوم و چہارم غیر مشترک۔

(۷۷ و ۷۸) شعر شازدہ رکنی۔ خانہ اول بروزن ہستم۔ خانہ دوم بروزن ہست و سوم۔

سوم بروزن نہتم چہارم بروزن سبت و چہارم سے وقت مدد ہو جلد خبر لے سوتی ہو کیا چشم گریان ہو گھر میں ہمارے آگ لگی ہو سینہ غم سے ہو اپنا بریان ہو وقت فاع مدد ہو فعلین جلد فاع خبر لے فعلین۔ سوتی فعلین ہو کا فعلین چشمے فعلین گریان فعلان ہو گرم فاع ہمارے فعلون اک فاع لگی ہو فعلون۔ سینہ فعلین غم سے فاع ہ اپنا فعلون بریان فعلان۔ اس میں خاتہ دوم و خانہ چہارم دونوں غیر مشترک ہیں۔

(۹ و ۸۰ و ۸۱) سولہ رکن کا شعر۔ خانہ اول بروزن چار دہم۔ دوم بروزن سبت و پنجم۔ سوم بروزن سیر دہم۔ چہارم بروزن سبت و ششم۔ گھر ہو خالی آئے اکیلے خوب سے ہو میرے بس میں ہو جوئے سارے زمانے کے ہو تم اب تو نا تو نگا جھوٹی قسمیں ہو گر ہو فعلین خالی فعلین اک فاع اکیلے فعلون۔ خوب فاع پسے ہو فعلون میرے فعلین بس میں فعلان ہو جوئے فعلین سار فاع زمان فعلون۔ اب فاع نہان فعلون گجوٹی فعلون قسمیں فعلان۔ خانہ دوم و سوم و چہارم غیر مشترک ہیں۔

(۸۲ و ۸۳) بیت شاد دہ رکنی۔ خانہ اول بروزن نہتم۔ خانہ دوم بروزن سبت و ششم۔ سوم بروزن نہتم۔ چہارم بروزن سبت و ششم۔ کوئی تماشا دید کا دیکھے پردہ چشم میں سیرے نہان ہیں ہو آنکھ بھی ہو اک بھول بھلیان ڈھونڈھ پھر میں اونکو کہاں ہیں ہو کوئے فاع تماشا فعلون دید فاع کہ یکے فعلون۔ پرد فاع پچشم فعلون میرے فعلون نہا میں فعلون اک فاع ہو اک فعلون بول فاع بلو یا فعلون۔ دو دو فاع پرانم فعلون اک فاع کہا میں فعلون اس میں خانہ دوم و خانہ چہارم دونوں غیر مشترک ہیں۔ وزن چہل او نہم سے بیان کیا گیا ہے۔ اوزان وافی المضاعف ہیں۔

(۸۴) چھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فعلون فعلون فعلون۔ دو بار۔ سیفی سے زور و جدائی چنانہم ہو کہ از زندگانی بجا نہم ہو زور و فعلون جدائی فعلون چنانہم فعلون باقی تقطیع علیٰ ہذا القیاس۔

(۸۵) شعر شش رکنی عروض و ضرب بسنخ باقی مثل ہشتاد و چارم۔ فعولن فعولن فعولان۔
دو بارے منم عاشق رند بدنام پندار و دلم بے تو آرام پندم مافعولن شقے رن فعولن
و بدنام فعولان و قس علیہ۔

(۸۶) شعر سدس عروض و ضرب مقصور باقی ارکان سالم۔ فعولن فعولن فعول۔ دو بار
از ان خط مشکین یا رہ شدہ ماہش اندر محاق پد از اخط فعولن طشکی فعولن نیا فعول
شدہ مافعولن ہند فعولن محاق فعول۔

(۸۷) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتاد و ششم۔ فعولن فعولن
فعل۔ دو بارے بیا در برم اس صتم پد کہ شد بتو جان از تنم پد بیا در فعولن برم اس
فعولن صتم فعل۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔

(۸۸) شعر سدس صدر و ابتدا اٹلم باقی سالم۔ فعولن فعولن فعولن۔ دو بارے پیش قد
ناز دلبر پد بیچ ست سر و صنوبر پد پیشے فعولن قدے مافعولن ز دلبر فعولن۔ و قس علیہ۔
(۸۹) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب بسنخ باقی مثل وزن ہشتاد و ششم۔ فعولن فعولن فعولان۔
دو بارے رفتم در کوے جانان پد کر دیم سیر گلستان پد رفتے فعولن مدر کو فعولن می جانان
فعولان۔ و علیٰ ہذا القیاس۔ یہ چھ اوزان مجز و ہیں۔

(۹۰) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فعولن فعولن۔ دو بارے عیان شد نہانم پد
زرنگ رخانم پد عیا شد فعولن نہانم فعولن + زرنگے فعولن رخانم فعولن۔

(۹۱) بیت مربع عروض و ضرب مقصور باقی سالم۔ فعولن فعول۔ دو بارے تولی و لگداز
منم دل سپار پد تپی دل فعولن گداز فعول + منم دل فعولن سپار فعول۔ اس وزن میں
بھی عروض یا ضرب یا دونوں محذوف لا سکتے ہیں۔ یہ دو وزن مشطوریٰ ہیں۔ متاخرین کے
نزدیک مجز و مشطوریٰ متروک ہیں۔ اگر کوئی کہے تو مضائقہ نہیں۔

(۹۲) شعر معشر۔ خلاف قرار و اہل فن مسکین مرثیہ گوے اردو نے دس رکن کا مثلث

بحر تقارب میں یوں کہا ہو۔ فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن فَعُولُن۔ تہ بارے عزیزان حسین ابن حیدر کے ماتم میں آؤ پڑ غریبون یتیموں اسیروں کا دکھ سنتے جاؤ پڑ جواون سب کو مظلوم جانو تو آنسو بہاؤ پڑ غریز فَعُولُن جنوب فَعُولُن ن حیدر فَعُولُن کما تم فَعُولُن م ۱۱ و و فَعُولُن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ لیکن اس وزن کو دراز مل میں شامل کرنا لازم ہو۔

غریب

یہ بحر بزبان عربی قلیل الاستعمال ہو۔ اسکی اصل دائرے میں بزبان تازی آٹھ بار فاعلن ہو۔ اسکے عروض و ضرب چھ قسم کے آئے ہیں۔ سالم۔ مخبون۔ مَذَالِ مِقطوع۔ مخبون مسکن۔ مخبون مرفل۔ مگر فی الواقع مخبون مسکن و مقطوع او اخر ابیات میں ایک کام کرتے ہیں بدین سبب اسکے عروض و ضرب پانچ ہی رکھنا اولیٰ ہو۔ وافی و مجز و مشطور ملا کر یہ بحر دس وزنوں پر مشتمل ہو یوں۔

(۱) آٹھ رکن کا شعراور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دو بارے حَادُّوْا قَوْمَهُمْ ثُمَّ كَمُرُّوْا ۞ لِلصَّلَاحِ الَّذِیْ خَيْرٌ لَّكَ دَاهِنٌ ۞ حاربو فاعلن قومم فاعلن ثم ثم فاعلن یرو فاعلن ۞ لص صلا فاعلن حل لذی فاعلن خیر ہو فاعلن راہنو فاعلن۔ اون لوگون نے اپنی قوم سے جنگ کی پھر نہ باز آئے بدی سے اور اوس نیکی کی طرف میل نکلیا جسکی خیر ثابت ہو۔

(۲) بیت مثنیٰ اور ہر رکن مخبون۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ بحر کات دوم۔ دو بارے ۵ وَ آتَتْ جَمِیْعَ مَوَاطِنَہَا ۞ فَاسْقَتْ بِغِیْبَۃٍ سَآرَ لَہَا ۞ وَ اَوَّ فاعلن تحس فاعلن عمو فاعلن طہما فاعلن ۞ فاسق فاعلن بغیر فاعلن بت سا فاعلن کنہا فاعلن۔ مین اوسکے تمام مکانوں میں پھرا تو مین نے اون مقاموں کے ساکنوں کے قابو ہونے پر افسوس کیا۔

(۳) شعر شہت رکنی اور سب ارکان مخبون مسکن۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ سکناات دوم دو بارے یَا حَبُوْنِیْ اَدْرِکْ لَوْحِیْ ۞ وَ اَرْحَمْ قَلْبِیْ فَاَجْلِسْ عِنْدِیْ ۞ یاج فاعلن بولی

فعلن اور فعلن روحی فعلن + ورحم فعلن قلبی فعلن فعلن فعلن عندی فعلن - او میرے دوست میری
روح کو تازہ کر اور میرے دل پر رحم کر کہ میرے پاس بیٹھ۔ جو لوگ اس وزن بھر کو قطع کتے ہیں خطا کرتے
ہیں کیونکہ قطع عروض و ضرب کے واسطے خاص ہوا وریان آٹھوں رکن اسی قطع کے ہیں پھر باقی
چھ ارکان میں قطع کیونکر ہو سکے۔ اسی وزن کا نام صوت الناقوس بھی ہے جس سبب کہ حضرت جابر
عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ ملک شام میں صدر اہل بیت کرام جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب
علیہ السلام کے ہمردیف تھے ایک کلیسا سے ناقوس کی آواز آئی جو کہ اس وزن کے ارکان سے
مکنتی تھی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ناقوس یہی کہتا ہے ۛ حَقَّاقًا حَقَّاقًا ۛ ۛ صَدَقًا صَدَقًا
ۛ ۛ صَدَقًا صَدَقًا ۛ اسی بنیاد پر سمجھو کہ لوگوں نے علم عروض کا استخراج کو یہ قضا کی آواز پر سمجھا جو حکما ذکر
بیع العروض مؤلفہ قاضی جہان سیفی میں موجود ہے اور فی الواقع شعر کی بنا تخمیلات پر ہے۔ لیکن
سعد الشارحین کہتے ہیں تعجب ہو کہ خلیل نے صوت الناقوس کا ذکر نہیں کیا اگرچہ اس کا زمانہ حضرت
کے زمانے کے بعد ہے۔

مولف عرض کرتا ہے کہ حضرت نے بھی تو یہی فرمایا تھا کہ ناقوس سے یہ صدا آرہی ہو یہ نہیں اُٹھا
کیا کہ ناقوس سے یہ اشعار نکلتے ہیں یا اس وزن کا نام صوت الناقوس ہو۔ فتاکمل۔

(۴) چار رکن کا شعر مخبون و سکن باہم مخلوط آئین اختیار ہو جہاں چاہے رکن مخبون لائے جہاں
چاہے مخبون سکن۔ اگر عروض و ضرب کو مخبون سکن لائے تو اونکو مقطع بھی کہہ سکتے ہیں مثلاً
صدر و خشو اول مخبون سکن۔ خشو دوم و عروض مخبون۔ پھر ابتدا مخبون و خشو سوم مخبون سکن
اور خشو چارم و ضرب مخبون۔ فعلن فعلن فعلن۔ دو رکن اول بسکنات دوم و دو رکن
آخر بحرکات دوم۔ فعلن فعلن فعلن۔ رکن دوم بتسکین دوم باقی بحرکات دوم۔
یا لیل اللّٰی مَتٰی عِدُّهُ ۞ اَیَّامُ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُ ۞ یا لیل فعلن لص صب فعلن بمجر فعلن
عد ہو فعلن + اَیَّامُ فعلن مس سا فعلن عت موفعلن عد ہو فعلن۔ اس شب عاشق او کا وعدہ
کس وقت ہو کیا اوس کا وقت وعدہ قیام قیامت پر ہو۔ یہ چار وزن وافی ہیں۔

(۵) چھ کرکن کا شعر اور ہر کرکن سالم - فاعلن فاعلن فاعلن - دو بار سے قف علی د اہم وکین
بائن اطلاقا والد مت قف علی فاعلن دارہم فاعلن وکین فاعلن + بین اط فاعلن لالما فاعلن وکین
فاعلن - توقف کرونگے گھرون پر اور اون گھرون اور آوسیوں کے نشانوں پر گریہ کر - طلال بالتحریک
پرانی بنیادین کہ گھڑو بھی جانے کے بعد باقی رہیں اطلال بفتح اول او سکی جمع - ومنہ بالکسر نشان اور
آوسیوں کے نشان دس ہفتجین او سکی جمع ہو -

(۶) بیت سدس صدر وابتاد وحتوا اول وثانی وعروض سالم وضرب نزال - فاعلن فاعلن
فاعلن + فاعلن فاعلن فاعلان سے ھذہ د اھم اقفرت + ام زبو فاعلن رمحت فاعلن ہر دو ہو فاعلان - اونکے خالی
فاعلن دارہم فاعلن اقفرت فاعلن + ام زبو فاعلن رمحت فاعلن ہر دو ہو فاعلان - اونکے خالی
گھر میں یا کتاب لئی سطرین جنکو زمانوں نے مٹا دیا ہو - زبور بضم اول بقول اسنوی زبر کبیر اول
کی جمع ہو جسکے معنی سطر -

(۷) شعر شش کنی عروض وضرب پنجون مرفل باقی سالم - فاعلن فاعلن فعلاتن سے د اڈ
سعدای لشجر عمان + قد کساھا الیل الملوآن + ہر دو مصرع با شباع آخر - وارسع فاعلن دی لشج
فاعلن رعمانی فعلاتن + قد کسا فاعلن بل بلیل فاعلن لموانی فعلاتن - سعدی معشوقہ کا گھر سا
عمان پر شجر میں ہو حسیہ و نزات کی کنگلی چھا گئی ہو - شجر بفتح و کسر شین مجھ و سکون جیم تازی عمان اور
عدن کے امین کا ساحل و کنارہ کنڈانی منتخب و بقول سعد الشارصین ایک بندر مشہور اوسی
جگہ - وزن پنجم سے بیان تک تین اوزان مجز و ہیں -

(۸) بعض مولدین نے اسکے مربع میں بھی شعر کے ہیں جیسے - چار کرکن کی ایک بیت اور ہر کرکن
سالم - فاعلن فاعلن - دو بار سے این اھل اھم + ان شوقی نمتا + یہ ایک شعری عین
ولھا ینہم + دمنھا فاذھا + یہ دوسرا شعر ہو - این اھ فاعلن لل حمی فاعلن + ان نشو فاعلن
قی نما فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - صاحبان چراگاہ کمان میں تحقیق کہ میرا شوق ترقی پزیر
اونکے عاشقوں کی آنکھ کے اشک زور شور سے جاری ہیں - ہی بالفتح جاے بلند سے آب روا

کا گزنا۔ کذافی لختنب۔

(۹) شعر مربع صدر سالم ابتدا مجنون عروض و ضرب نزال۔ فاعلن فاعلان + فعلن فاعلان۔
 غمزدی یا حکام نہ یطیب الہیام + غمزدی فاعلن یا حام فاعلان + لیطی فاعلن بل ہیام
 فاعلان۔

(۱۰) شعر چار کئی ضرب نزال باقی تین رکن سالم۔ فاعلن فاعلن + فاعلن فاعلان۔
 للذی قلبہ + بینک الہیام + للذی فاعلن قل ہو فاعلن + بین تل فاعلن کل خیام
 فاعلان۔ وزن نم و وہم کے یہی معنی ہیں۔ اکو کہو ترو گوئج تاکہ بہلار ہے عشق اوس شخص کا جسکا
 دل وابستہ ان غیموں کے اندر ہے۔ وزن شہتم سے یہاں تک تین اوزان مشطو ہیں۔

بزبان فارسی وارد واس بجر کی اصل آٹھ بار فاعلن دائرے میں آئی ہے۔ وافی اور وافی
 المضاعف و مرجز و اور مجسر و المضاعف و مشطو رملاکو پچیس اوزان پر یہ بحر مستعمل ہے۔

(۱) آٹھ رکن کا پورا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارہ یعنی
 حسن و لطف ترابندہ شد مہر و مہ + خط و خال ترا مشک چین خاک رہ + حسن لطف فاعلن نے ترا
 فاعلن بند شد فاعلن مہر مہ فاعلن + خط و خال فاعلن لے ترا فاعلن شک جی فاعلن خاک رہ فاعلن
 بزبان اردو اس وزن میں بتکلف و ضرورت اشعار آئے ہیں جیسے طالب دہلوی کے کیا کروں
 میں گلہ یار نے کیا کیا + دل مرا چین گرفت ہی لے لیا + کا کرو فاعلن ہو گلہ فاعلن یار نے فاعلن
 کا کیا فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس یا جسطح میر علی اوسط رشک + مرگ ناسخ کا غل چار سو سے
 اوٹھا + لطف تحقیق کا گفتگو سے گیا + رشک نے مصرع سال حلت کہا + شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے
 ولا + مرگنا فاعلن خنک غل فاعلن چار سو فاعلن سے اٹا فاعلن + لطف تیج فاعلن قیق کا فاعلن
 گفتگو فاعلن سے گیا فاعلن۔

(۲) شعر شبنم عروض و ضرب بغنہ نزال باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلان۔ دوبارہ
 سے آن صنم کز غمش جان و دل گشتہ خنن + زو عجیب گر چکد اشک من لالہ گون + صنم فاعلن

کرو غمش فاعلن جان دل فاعلن گشت خون فاعلان - وقس علیٰ ہذا کبھی اس وزن میں اذالہ بغیر نون غنہ بھی آتا ہے یوں سے دل بدر و آمدہ است آہ از بحر یار ہے دیدہ ام شد سفید از غم انتظار ہے جبر یار فاعلان انتظار فاعلان - باقی معلوم -

(۳) آٹھ رکرن کا شعر اور ہر رکن منجوں - فعلن فعلن فعلن بجرکات دوم دوبار - سلمان حاجی سے چو رخت نبود گل باغ ارم ہے چو قدرت نبود قدس و چمن ہے چرخست فعلن نبود فعلن گل با فعلن غ ارم فعلن - باقی علیٰ ہذا - طالب دہلوی سے تری آنکھ سے آنکھ لڑی جو صنم ہے نہیں آنکھ سے آنکھ لگی کوئی دم ہے ترا فعلن کس ان فعلن کلڑی فعلن جسنم فعلن - وقس علیٰ ہذا -

(۴) بیت بہشت کنی عروض و ضرب منجوں مذال باقی مثل وزن سوم - فعلن فعلن فعلن فعلن فعلان بحرکات دوم دوبارے اگر او دہم بجا بیا مان ہے سخنے ست بدل کشمش نیربان ہے اگر فعلن دہم فعلن بجا فعلن بیا مان فعلان - و علیٰ ہذا القیاس - ہونس سے غم دل کی کسیکو خبر ہی نہیں ہے اسے حال پہ میرے نظر ہی نہیں ہے غم دل فعلن ک کسی فعلن ک خبر فعلن نہیں فعلان (۵) آٹھ رکرن کا شعر اور ہر رکن منجوں سکون - فعلن فعلن فعلن فعلن - بسکناات دوم دوبار - سیفی سے ہر دم پیشت دارم زاری ہے کرو غم تا کو زارم داری ہے ہر دم فعلن پیشت فعلن دارم فعلن زاری فعلن - باقی یونہی - طالب سے ہر دم کرتا ہوں مین زاری ہے دیکھی بس بس تیری یا پائی ہر دم فعلن کرتا فعلن ہر دم فعلن زاری فعلن - اسکے عروض و ضرب کا نام تقطوع بھی کہہ سکتے ہیں - اس وزن کو ہر ج سدس اخرج مکفوف محقق مخذوف اور تل سدس منجوں مخذوف سکون اور متقارب مشن اشرم مقبوض محقق بھی کہہ سکتے ہیں بشرطیکہ اسکے باقی اشعار میں کوئی رکن خاص مثل منجوں کے نہ ہو -

(۶) شعر بہشت کنی عروض و ضرب اعرج باقی منجوں سکون - فعلن فعلن فعلن فعلان بسکناات دوم - دوبارے دردے دارم درد دل پہنان ہے شاید بخشی زان لب در مان ہے دردے فعلن دارم فعلن درد دل فعلن پہنان فعلان - وقس علیہ -

(۷) بیت ششم عروض و ضرب بطوس باقی ارکان منجوں مسکن۔ فعلن فعلن فعلن فاع۔ بسکناات دوم۔ دوبار سے رخ پوشید از من و لدار بد زان سے ناالم ہر دم زار پرخ پو فعلن شید ز فعلن مندل فعلن دار فاع۔ و قس علیہ۔

(۸) شعر ششم ایک رکن منجوں مسکن اور ایک منجوں علی الترتیب تا ضرب فعلن فعلن فعلن فعلن دوبار ایک بتسکین دوم ایک بتحرک دوم ہر سے ہم تاج برت ہر شاہ و گدا پ محتاج ورت ہر صبح و مساء ہمتا فعلن جبرت فعلن ہر شاہ فعلن و گدا فعلن۔ الی آخرہ۔ اس میں عروض و ضرب مذال بھی آسکتا ہو یوں سے جب آنکھوں سے آنکھیں چار ہوئیں پ سینے سے سنائیں پار ہوئیں پ جب ا فعلن کس ا فعلن کے چا فعلن رہیں فعلان۔ و قس علی ہ وزن سوم سے یہاں تک سب کا اجتماع جائز اور یہی مجموعہ گویا وزن نہم ہو۔

(۹) بیت ششم منجوں منجوں مسکن و ربم و ربم اس میں عروض و ضرب کو مذال لایکا اختیار بھی ہوا اور منجوں بھی اور مقطوع بھی جیسے۔ فعلن فعلن فعلن فعلان + فعلن فعلن فعلن فعلان اول و دوم و پنجم و ششم ارکان بسکناات دوم باقی بحر کات دوم۔ شیخ بہاء الدین آملی سے یاد ہے یارب بہ بھالی زار پد آن نامہ سیاہ خطا کردار پد یارب فعلن یارب فعلن ب بہا فعلن سی زنی فعلان + انا فعلن نیسا فعلن خطا فعلن کردار فعلان۔ یا جیسے۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن۔ ارکان چہارم و ہفتم و ششم بسکناات دوم باقی بحر کات دوم۔ کاش سے کوئی او کو کپارے باہر سے پ مری جان چلی ہو اندر سے پ گئے ان فعلن کچا فعلن رل با فعلن ہر سے فعلن + مر جا فعلن شجلی فعلن ہوا ان فعلن در سے فعلن۔

(۱۰) شعر ششم الارکان ایک رکن سالم ایک رکن منجوں علی الترتیب تا ضرب۔ فاعلن فعلن فاعلن فعلن۔ دوبار محب و بلوسی سے گشتہ ام صنما مبتلا سے غمت پ سو سے من نظر باید از کرم پ گشتہ ام فاعلن صنما فعلن مبتلا فاعلن نعمت فعلن۔ باقی علی ہ القیاس مگر نصیر المحققین سالم و منجوں کا غلط قیاس بتاتے ہیں۔

(۱۱) شعر شست رکنی صدر وابتدا و خشود و دم و چہارم سالم باقی بقول اکثر مخبون مقطوع۔ فاعلن
فعل فاعلن فعل۔ دو بار۔ جامی سے سنبل سید برہمن مزن۔ ہذا لشکر حبش بر ختن مزن۔
سنبل فاعلن سید فعل برہمن فاعلن مزن فعل۔ وقس علی ہذا۔ محمد حیات بیتاب سے شاہ
مرگنے ظلم یہ ہوا۔ ہخیم جل گیا گھر بھی لٹ گیا۔ شاہمر فاعلن گئے فعل غل سید فاعلن ہوا
فعل۔ الآخر۔ لیکن یہ صریح غلط ہو کیونکہ خشا اول و سوم بیان مقطوع ہیں اور قطع درسیانی اصل
جائز نہیں۔ اس لیے مؤلف کی رائے میں اس وزن کو بحر تہ ارکین سمجھنا ہی بچا ہے بلکہ
یہ کہو کہ اشعار مذکور بحر قریب سہدس الاصل شتر مکفوف محذوف مین مین۔ فاعلن مفاعیل
فعل لن سے اسکی تقطیع کر لو یون۔ سنبل فاعلن سید برس مفاعیل من مزن فاعلن ہذا لشکر
فاعلن حبش بر خ مفاعیل تن مزن فاعلن۔ یونین شعرا دو کی تقطیع۔ شاہمر فاعلن گئے
ظلم مفاعیل یہ ہوا فعل لن ہخیم جل فاعلن گیا گرب مفاعیل لٹ گیا فعل لن۔

(۱۲) سب مثل وزن یا زدم فقط عروض و ضرب بقول اکثر مخبون مقطوع نڈال۔ فاعلن فعل
فاعلن فعول۔ دو بار۔ ملا محمد خطا سے شد سر حسین بر سر نین۔ ہوا محمد اکشتہ شد حسین۔
شد سرے فاعلن جسو فعل بر سرے فاعلن نین فعول۔ باقی اسید طرح۔ مؤلف کی رائے
میں یہ بھی وہی بحر قریب جو عروض و ضرب مقصور بر وزن۔ فاعلن مفاعیل فاعل لات۔ یون
شد سرے فاعلن جسو برس مفاعیل رے نین فاعل لات۔ ہوا محمد فاعلن اکشت مفاعیل
شد حسین فاعل لات۔ حسین کا نون مصرع اول میں بہر تقطیع غنہ ہو جائیگا۔ کبھی عجم از روے
لہجہ ایسا بھی کہتے ہیں۔ حکیم قاضی سے نامش چہ بد حسین ز نرزا کہ از علی ہوا ماش کہ بود فاعل
جدش کہ مصطفیٰ۔

(۱۳) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب مٹھوس باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعل فاعل۔ دو بار
گیسو ان وقت شب کرد و یار پہ کف زوہر دلہم تا سحر مار پہ گیسو فاعلن وقت شب فاعلن
کرد و فاعلن یار فاعل۔ وقس علیہ۔ یا جیسے جناب بحر کا یہ مصرع اول سے جام مل ہاتھ میں وہ

بغل میں ہے بحرانی یہ قسمت کمان ہے چہ جاہل فاعلن ہات سے فاعلن وہ بغل فاعلن میں فاع-
 (۱۴) شعر شمن عروض وضرب احزابی سالم- فاعلن فاعلن فاعلن فع- دوبار- جناب بحر
 سے آنسو بننے لگے دیکھتے ہی چہ زلف محبوب ہو یا دھوان ہے چہ اس ہے فاعلن نے لگے فاعلن
 دیکھتے فاعلن ہی فع + زلف مح فاعلن بوب ہے فاعلن یا دوا فاعلن ہے فع- وزن ماقبل کے
 ساتھ اسکا اجتماع درست ہے- اس وزن میں ہر رکن مخبون بھی جائز ہے بروزن فعلن فعلن فعلن
 فع- اور مخبون سکن بھی درست ہے بروزن فعلن فعلن فعلن فع- وزن آخر بحر متعارف سے بھی
 بن سکتا ہے مگر آسانی یہیں ہے- یہ چودہ اوزان وافی ہیں-

(۱۵) سولہ رکن کا شعر وزن سوم کا مضاعف- فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
 بحرکات دوم دوبار میرزا بیدل سے چہ بود سرو کا رغلط سبقان در علم و عمل بفساد زدن ہے ز
 غرور و لائل بخبری سہمہ تیر خطابہ نشانہ زدن ہے چہ و فعلن ہر کا فعلن رغلط فعلن سبقا فعلن رعل
 فعلن محل فعلن بفساد فعلن نزون فعلن- وقس علیہ- ابو ظفر شاہ دہلی سے ظفر آدمی او سکو
 بنجانیکا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا ہے جسے عیش میں یا د خدا تر ہی جسے طیش میں خوف
 خدا تر ہے ظفر فعلن و میں فعلن کنجا فعلن نیگا فعلن و کہو فعلن سہ صا فعلن حب فہ فعلن
 مذکا فعلن- و علیٰ ہذا القیاس- اس وزن کو اگر مسط چار خانہ لائین تو خوش آئند ہو جاتا ہے
 لمؤلفہ سے رہی صبر و ستم میں ذرا نہ کمی- ہوئی خوب فراغت تازہ دمی ہے رہا سنا لگا تو چھری نہ
 تھمی- وہ چھری جو تھمی تو گلزار ہے چہ اس وزن میں اذالہ بھی جائز ہے یعنی فعلان اور
 دونوں کا غلط بھی-

(۱۶) شعر شازدہ رکنی وزن پنجم کا مضاعف- فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
 بسکنا ت دوم دوبار لمؤلفہ تم ہو جا رہم میں صابر یہ تو اپنا اپنا دل ہے چہ جگر اکیا پھر اسہین آخر یہ تو
 اپنا اپنا دل ہے چہ تم ہو فعلن جاہر فعلن ہم ہو فعلن صابر فعلن یہ تو فعلن اپنا فعلن اپنا فعلن
 دل ہے فعلن- وقس علیہ- اسہین اذالہ بھی درست ہے-

جیسا کہ مذکور ہوا اور صرف مخبون بھی۔ گویا نہ اجل آئی نہ وہ یار آیا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا نہ تو وصل ہوا نہ وصال ہوا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا چن اجل فعلن ای فعلن ن ویا فعلن رایا فعلن یہ بی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن + نت وص فعلن لہوا فعلن نوصا فعلن لہوا فعلن لی فعلن نہوا فعلن وہ بی فعلن نہوا فعلن۔ وزن پانزدہم سے یہاں تک پہنچا وزن وافی المضاعفت (۲۰) چھ رکن کا شعراور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارے سرخ گل بردورخ گشتہ لاجرم فتنہ گشتہ پد سرخ گل فاعلن بردورخ فاعلن کش تہی فاعلن + لاجر م فاعلن فیتہ فاعلن گشتہ فاعلن (۲۱) بیت سدس عروض و ضرب نڈال باقی سالم۔ فاعلن فاعلن فاعلن۔ دوبارے تانظر بر رخشا وقتادہ صبر و آرام دل شد بباوہ تانظر فاعلن بر رخشا فاعلن او قتادہ فاعلن + باقی یونین سچلو۔

(۲۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن مخبون۔ فعلن فعلن فعلن بحکات دوم۔ دوبارے یفداے قوم صنما پد رخ خویش بمن بنما پد رخ خے فعلن شہن فعلن بنا فعلن۔ باقی صرغ اول اسی قیاس پر پڑا (۲۳) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مخبون سکن یا عروض و ضرب مقطوع۔ فعلن فعلن فعلن۔ بسکنا دوم۔ دوبارے تاشد بختم یاوردہ دلبر آمد در بر پد تاشد فعلن بختم فعلن یاوردہ فعلن + دلبر فعلن ۱۱ مفعولن در بر فعلن۔ وزن ہستم سے یہاں تک چار اوزان مجز و ہین۔

(۲۴) بارہ رکن کا ایک شعراور ہر رکن مخبون سکن۔ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن۔ دوبارے حب دہومی دوراز جانان ہر دم چون مجنونم مضطر پد درو پد ہریش در دل شور عشقش در سر پد درو فعلن جاننا فعلن ہر دم فعلن چوچ فعلن نوئم فعلن مضطر فعلن + یہ ایک زن وزن بیت وسوم کا مجز و المضاعف ہوا و رشاؤ۔

(۲۵) چار رکن کا شعراور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلن۔ دوبارے سجدہ کردت بتا پد آفتاب از فلک پد سجدہ کرد فاعلن و تبتا فاعلن ۱۱ افتا فاعلن بنز فلک فاعلن۔ یہ ایک وزن مشطوری۔ مجز و مشطوری مخبون اور مخبون سکن ارکان ہی آتے ہیں لیکن ملائم طبع نہیں ہوتے جیسے بحرین

ستمبر می فاعولن اعلیٰ ہو یا۔ فاعیلین مکان فاعولن تجاہلن مفاعلن + ویا قی فاعولن کبیل خبا مفاعیلن
مین فاعولن تیز و دو و مفاعیلن۔ تیر سے واسطے زمانہ وہ چیز ظاہر کر گیا جس سے توا نجان ہوا اور
خبرین لایا وہ شخص کہ۔ و سکہ تو نے زاونین دی یعنی جناب رسول اللہ صلعم شرع کے مسائل اور
غیب کے احکام تمہارے واسطے بغیر طمع و بلا عوض بیان فرمائیں گے۔

(۳) بیت ہشت کنی عروض مقبوض ضرب محذوف باقی سالم۔ فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعلن +
فاعولن مفاعیلن فاعولن فاعولن سے اَقِمُوا بَنِي النَّهْكَانِ عَنَّا صُدُوكُمْ وَكَفَّوْا وَلَا تَقْبَلُوا حَاغِرِينَ
الرُّسَاكُ اَقِمْ فاعولن مین نعام مفاعیلن نغم فاعولن صد و کم مفاعیلن + وال لافاعولن تَقِمْ و صا
مفاعیلن غری نرفاعولن رو و صافاعولن۔ اسو بنی نعمان ہمارے طرف سے اپنے سینوں کو صاف کر
یعنی کینہ و نفاق دور کرو نہیں تو اپنے سر و نگو یا اپنے سرداروں کے سروں کو بر باد کرتے رہو گے
یعنی ذلیل و خوار ہو جاؤ گے۔ صاغروہ شخص کہ ذلت پر راضی ہو یہ لازمی ہو لیکن بیان متعدد آئی یا کہ
اور رو سا کو اسکا مفعول بنایا ہو کھما فی النحر وجیہ لیکن سعد الشارحین فرماتے ہیں عجب نہیں کہ
رؤسا تَقِمْ و اسکا مفعول ہو اور صاغریں رؤسا کا حال۔ مراد رؤس سے اون لوگوں کی ذاتین یا سرت
لوگ۔ اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ آمادہ کرو گے تم آپ کو یا اپنے سرداروں کو ذلت اور خواری
کی حالت پر۔ بقول زجل جو فاعولن کہ ضرب سے مقدم ہوا و سکو اس وزن میں مقبوض لانا بہتر ہو۔
سکا کی کتاب کہ یہ بات نہایت معقول ہو اسلئے کہ اگر فاعولن سالم رہے تو وہ فاعولن کیجا ہو جائیں حال آنکہ
اصل دائرے میں پاس پاس کے کرن سب مختلف ہیں۔ الغرض اس طرح لانا چاہیے جس طرح وزن
چہارم میں آئندہ آتا ہو۔ غلیل و خفش کے نزدیک ایسی ضرب میں قافیہ مردف ضروری یعنی جبکی وہی ہے
حرف مد ہو جیسے۔ عماد۔ قعود۔ وعید۔ ایسا ہی رؤس اس شعر میں ہو۔

(۴) آٹھ کرن کا شعر عرض و شو چہارم مقبوض اور ضرب محذوف۔ فاعولن مفاعیلن فاعولن مفاعلن
فاعولن مفاعیلن فاعولن سے وَقَارَتْ حَتَّى مَا ابْكَ لِي مِنَ الدَّوْلَى وَلَئِنْ يَأْتِ جِدَارُكَ عَلَيَّ
لَا كَأَمْ بِهِ بَشِلَع۔ رفارق فاعولن تحت تو مفاعیلن ابالی فاعولن مین نو مفاعیلن + وان با فاعولن خبر ان

فعلوں کلاہل عامفاعیلین ویات فحول وقد فعل مفاعیلن۔ خدا جزا دے ہماری طرف سے عیس
ابن بغیض کو بھونکنے والے کتوں کے مانند اور تحقیق وہ جزا خدانے دی۔ عیس بن بغیض عرب
ایک پر قبیلہ کا نام۔ بعض نسخ میں بجائے عناللفظ عکساً آیا ہے یعنی خدا جزا دے عیس کو وہ عیس کہ
ابن بغیض ہے۔ یہ شعر ابن القطاع لایا ہے۔

(۸) شعر ہشت کنی صدر وابتدا و عرض و شوچارم مقبوض اور ضرب مقصور باقی تین کرن سالم
فعل مفاعیلین فحولن مفاعیلن + فعل مفاعیلین فحول مفاعیل۔ امرؤ القیس سے شیباب
بَنِي عَوْفٍ طَهَارَى نَهْيَةً ۖ وَ أَجْهَهُمْ بَيْضُ الْمَسَاكِ ۖ عَمْرُؤُا ۖ بِسَاكِنِ ۖ شِيَابُ فَعُولٍ بَنِي عَوْفٍ
مفاعیلین طہاری فعلون نفی تین مفاعیلن + و اوج فعل ۖ ہم فضیل مفاعیلین مساف فعلون غران
مفاعیل۔ قوم بنی عوف منترہ و پاکیزہ ہیں اور اوکے منہ گورے اور کشادہ اور روشن ہیں مساف
جو کچھ چہرے سے نمایاں ہو۔ غران جمع اغر یعنی روشن۔ بعض نسخ میں بجائے شیباب لفظ بنات جمع
بنت آیا ہے۔ یہ شعر افش نے نقل کیا ہے۔

(۹) بیت شتمن ضرب سالم باقی سب ارکان مقبوض۔ فعل مفاعیلن فحول مفاعیلن + فعل مفاعیلن
فحول مفاعیلین ۖ اَنْطَلَبُ مِنْ اَسْوَدٍ بَشِيَّةٍ دَوْنَهُ ۖ اَبُو مُطَرٍّ وَعَاكِو ۖ وَ اَبُو سَعْدٍ ۖ اَنْطَل
فحول بن اسومفاعیلن و بیش فعل تد و نہو مفاعیلن + ابوم فحول طرن و عا مفاعیلن مر و فحول
ابو سعدن مفاعیلین۔ کیا تو بلاتا ہے اوں لوگوں کو کہ شجاعت میں شیران بیشیہ اونسے کمتر ہیں اور
وہ لوگ ابو مطر و عامر و ابو سعد بن۔ اسود بالضم جمع اسد یعنی شیر۔ بیشیہ بالکسر و یاے معروف
و یا ہمزہ و شین مجہد یا مہ کی راہ میں ایک کنام کا نام۔

(۱۰) بیت شتمن ہر کرن مقبوض۔ فعل مفاعیلن فحول مفاعیلن۔ دو بار ۖ سَمَّاكَ ذَا
وَيِنْ ذَا وَوَقَاءُ ذَا ۖ وَ تَأَلَّى ذَا لَإِذَا أَحْصَا ۖ وَ إِذَا اسْكُو ۖ بِسَاكِنِ ۖ سَلَحُ فَعُولٍ تَدَاوِرُ مَفاعِلُنِ
رَفَا و فحول و فامی ذامفاعیلن + و تاسی فعل لذا اذا مفاعیلن صحا و فحول اذا سکر مفاعیلن
شجاعت اوں شخص کی اور نیکی اوں کی اور وفا اوں کی اور بخشش اوں کی بہر حال ہے خواہ ہوش میں ہو

نخواہ سکر سے مست ہو۔

(۱۱) شعر شیت کرنی صدر اٹھم حشواول و سوم کفوف عروض مقبوض باقی سالمہ فعلین مفاعیلین
 فعلولن مفاعیلین + فعلولن مفاعیلین فعلولن مفاعیلین ۛ شاکتک احناجو سلیکی یعاقلین ۛ
 فعینا لکربین یجوکان بالذمع ۛ باشیاع شاکت فعلین ک اصلا مفاعیلین سلیمی فعلولن یعاقل
 مفاعیلین + فعینا فعلولن کلل بین مفاعیلین تجودا فعلولن ۛ بد و معی مفاعیلین شوقی برامادہ کیا کیا
 سلیمی کے ہو وجودون نے مقام عاقل میں پس تیری دونوں آنکھیں جدائی سے آنسو بہاتی ہیں صحیح
 بالکسر سواری زمانہ مثل محض اصلا بالفتح او سکی جمع ہو۔ عاقل ایک پہاڑ کا نام اور سات موضوعوں کا
 بھی نام سلیمی اسلمی کی تصغیر نام مشوقہ۔

(۱۲) آٹھ کرن کا شعر صدر وابتدا و نون اٹھم عروض مقبوض باقی پنج کرن سالمہ فعلین مفاعیلین
 فعلولن مفاعیلین + فعلین مفاعیلین فعلولن مفاعیلین ۛ لکن عبید اللہ لکنا آیتہ ۛ عطی
 عطاء لا قلیل لا و لا نرا ۛ لکن فعلین عبیدل لا مفاعیلین ہم مفاعیلین او تو مفاعیلین + عطی
 فعلین عطاین لا مفاعیلین قلیلین فعلولن ولا نرا مفاعیلین۔ لیکن عبید اللہ ایسا ہو کہ جب میں اس کے
 پاس آیا عطیہ کثیر دیا نہ قلیل و کمتر۔ نرا بفتح نون و تقدیم نراے مجھ پر اسے مہلہ یعنی اندک۔ کہہ فی
 المنتخب۔

(۱۳) بیت شمن صدر اٹھم عروض مقبوض باقی سالمہ فاع مفاعیلین فعلولن مفاعیلین + فعلولن مفاعیلین
 فعلولن مفاعیلین ۛ ہا جک ربیعہ کرس الرسیم باللوی ہو کاسماء عقی ایہ المود والقطر
 باشیاع۔ لاج فاع کرین و مفاعیلین سررس فعلولن مہل لوسی مفاعیلین + لا سما فعلولن یعف فا
 مفاعیلین مہل مفعولن رول قطر و مفاعیلین۔ جوش میں لایا اسما مشوقہ کا مکان معدوم الاثر
 جو کہ لوسی میں تھا اس کے نشانوں کو موج آب نے محو کر دیا۔ ربیع بالفتح خانہ و منزل۔ وارس الرسم جس کا
 نشان نابود ہو گیا ہو۔ لوسی کسر اول تو دہریگ۔ اسما بالفتح نام مشوقہ۔ تعفیه نابود ہو کر محو کرنا۔ اے
 بالف ممدودہ آیر کی جج جسکے معنی علامت۔ نور بالضم و اسے مہلہ غبار یا ہوا و بالفتح موج۔ قطر باران

بعض نسخ میں بجائے امور کے اُنوں آیا ہو مزنہ کی جمع بمعنی سحاب۔

(۱۴۱) شعر شمس ابتدا اثر و خشو و دم اور عرض و ضرب مقبوض باقی چار رکن سالم۔ فعولن مفاعیلن
 فعول مفاعیلن + فاع مفاعیلن فعولن مفاعیلن ۛ فلکما اناکی والسماء تکلماء ۛ قلت ک
 اهلًا و سهلاً و کوجبا ۛ علم مفاعیلن اناکی و س مفاعیلن ساسی فعول تہیل لہو مفاعیلن ۛ قلت فاع
 لہو اہلن مفاعیلن و سہلن فعولن و مرہب مفاعیلن۔ پس جبوقت وہ آیا میرے پاس اس حال سے
 کہ آسمان (یعنی ابر) اوسکو بارش سے بھگوتا تھا میں نے اوس سے کہا۔ تو آیا اپنے اہل و عیال
 میں اور تو نے طو کی زمین نرمی سے کشا وہ ہو تیرے واسطے درخانہ۔

طویل میں جب بیت کے دونوں مصرعے وزن اور رومی میں مساوی لاتے ہیں یعنی شعر مخرج
 ہوتا ہو جیسے مطلع تو اسوقت عروض کو ضرب کے موافق کر لیتے ہیں خواہ وہ عروض تغیر کی ضرورت
 رکھتا ہو خواہ نہ رکھتا ہو اور ضرب میں کچھ تغیر نہیں کرتے تاکہ باقی ضرب سے موافقت رہے۔
 اس بحر میں صدر کو مقبوض و رائلہم اور افرم اور خشو کو مقبوض اور مکفوف اور ابتدا کو مقبوض لانا
 جائز ہو اور کبھی اُلم و اثرم بھی لاتے ہیں جیسا کہ اشلہما سبق سے ظاہر ہوا۔

خشو والے مفاعیلن کے یا و نون میں معاقبہ ہو یعنی دو نون باہم ساقط نہیں ہو سکتے یا مفاعیلن
 ہو گا یا مفاعیلن اوسکو مفاعل کبھی نہ لاسکیں گے۔

اسنوی کے نزدیک اسکے فعولن میں زحاف قبض مستحسن ہو اور مفاعیلن میں قبض صالح بلکہ
 کی رائے میں قبض مفاعیلن کف سے اصلح ہو لیکن خفش کہتا ہو کہ اسکے مفاعیلن میں قبض سے کف
 اصلح ہو اور اُلم و اثرم دو نون قبیح ہیں۔

ظلم ہو خواہ اثرم صدر و ابتدا کے سوا اور کہیں جائز ہی نہیں۔

فارسی میں یہ متبع عرب نہایت تحلف سے اس بحر میں اشعار آئے ہیں۔ انکے ہاں بھی دائرے
 میں اسکی اصل فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دو بار ہو۔ اور سات وزنوں پر روانی اسطرح ہر
 (۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم فعولن مفاعیلن۔ چار بار۔ سلمان ساوجی سے با حسن

توئی حاتم بر فعت توئی کسریٰ ۛ بفرمان توئی آصف بفرمان توئی عیسیٰ ۛ باحسا فعلن ت سی ی حاتم
مفاعیلن بر فعت فعلن ت یی کسریٰ مفاعیلن - وقس علیٰ هذا -

(۲) بیت ہشت رکنی عروض و ضرب و دونون مستغ باقی سالم - فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن -
دوبارے کے را کہ در دنیا بعشقتش سرو کارست ۛ یقین دان کہ در عقیٰ ہم اورا غم یارست ۛ کسیر فعلن

کہ در دنیا مفاعیلن بعشقتش فعلن سرو کارست مفاعیلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - تیسریں خارج از دائرہ ہر
(۳) بیت شہتمن عروض مقبوض مستغ ضرب مستغ باقی سالم - فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلان

فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلان ۛ بر دی دل و جانم بیک غمزہ ناگمان ۛ نہ بردی کہ من
وادم تو خود بے گناہی زان ۛ نہ بردی فعلن و لو جانم مفاعیلن بیک غم فعلن زناگمان مفاعیلان
نہ بردی فعلن مکن وادم مفاعیلن متحد بے فعلن گناہی زان مفاعیلان -

(۴) شعر شہت رکنی شہد دوم و عروض و ضرب مقبوض باقی پانچ رکن سالم - فعلن مفاعیلن فعلن
مفاعیلن ۛ فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن - سعدی ۛ مری طیف من یجکلو بطلعتہ اللہ

شگفت آمد از بختم کہ این دولت از کجا ۛ سری طو فعلن فن یجکلو مفاعیلن بطلعت فعلن تمدجی مفاعیلن
شگفتا فعلن مدرجہ مفاعیلن کہ اسی دو فعلن لہر کجا مفاعیلن -

(۵) آٹھ رکن کی بیت عروض و شہد سوم و چہارم و ضرب مقبوض باقی سالم - فعلن مفاعیلن فعلن
مفاعیلن ۛ فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن ۛ بدین عاشقی ہر کو دہر پند مر مرا ۛ نہ ہے کو زہر کند فسانہ

زاہلی ۛ بدی عافعلن شقی ہر کو مفاعیلن دہر پند فعلن و مر مرا مفاعیلن ۛ ہمیکو فعلن زہر کند
مفاعیلن فسان فعلن زاہلی مفاعیلن -

(۶) شعر شہتمن عروض و شہد سوم مقبوض ضرب مخدوف باقی سالم - فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن ۛ فعلن
مفاعیلن فعلن فعلن ۛ نگارے کجا ہمتا بخوبی نہ انش ۛ چہ گوئی کہ را باشد بعشقتش صبور سی ۛ

نگارے فعلن کجا ہمتا مفاعیلن بخوبی فعلن نہ انش مفاعیلن ۛ چکوی فعلن کہ را باشد مفاعیلن
بعشقتش فعلن صبور سی فعلن - وزن سوم عربی کی قید اس وزن میں بھی لگنا بہتر ہو کیونکہ یہ عربی

بتقلید عربی بیان متعل ہے۔

(۷) آٹھ رکن کی بہت صدر وابتداء انہم اور خسودوم وچہارم بقول اکثر انہم باقی ارکان مقبوض
فعلن مفاعیلن فعلن مفاعیلن۔ دو بار۔ امام الدین طالب دہلوی صاحب تقویۃ الشعر رکھتے
ہیں چشم نم قاتل نکرتے ہیں چشم ہم دیکھ اب کہاں ہو دم ہرکتے فعلن چشم نم مفاعیلن قاتل
فعلن نکرتے مفاعیلن۔ مرتے فعلن ہرکتے ہم مفاعیلن دیکھ فعلن کہا ہم مفاعیلن۔ ہکلوں
میں دو قاتل ہیں۔ اول یہ کہ بحر طویل خواہ سالم ہو خواہ مزاحف اردو میں متعل ہی نہیں۔ دوم
انہم درمیانی ہرگز جائز نہیں کیونکہ وہ خرم سے مرکب ہو اور خرم اوائل مصاریع کے لیے خاص ہے۔
اور اگر یہ کہیے کہ بیان رکن دوم و سوم بین باہم تحقیق ہوئی ہو تو اس وقت قبض و کف دونوں از
رکن دوم میں ماننا پڑیگا اور اشتراک قبض و کف حکم معاقبہ بالکل غلط ہو جائیگا اسلئے یہ وزن مجھنے
غلط ہے۔ عروضیان فارس اس بحر کے اشعار مجز و او مشطور بھی لاتے ہیں لیکن بے کیف۔
وافی میں مسئلہ گزشتہ کے سوا کبھی عروض سالم کو ضرب مسبق یا مقبوض مسبق کے ساتھ لاتے ہیں اور
کبھی عروض مسبق کو ضرب مسبق کے ساتھ اور کبھی عروض مقبوض یا مقصور یا محذوف کو ضرب مقبوض
کے ساتھ اور کبھی عروض مقصور یا محذوف کو ضرب محذوف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ الغرض
ساتون وزن وافی ہیں۔

مذہب

یہ بحر بھی مخصوص اہل عرب کی ہے۔ اسکی اصل دائرے میں ثمن فاعلاتن فاعلاتن چار بار ہو لیکن
استعمال میں ہمیشہ مجز و آتی ہو یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ دو بار۔ ابن جنی کہتا ہے کہ یہ مسد
الاصل ہو مگر یہ محل تامل ہے کہ ایک ہی دائرے سے ثمن و مسد کیونکر استخراج ہو سکیں۔ اسکے عروض
سالم۔ کفوف۔ مخبون۔ مشکول۔ محذوف۔ مخبون۔ محذوف۔ چھ طرح کے آتے ہیں اور ضربین سالم
مخبون۔ مقصور۔ محذوف۔ ابتر۔ مخبون۔ مقصور۔ مخبون۔ محذوف۔ سات قسم کی۔ مجز و مشطور پاکر
یہ بحر بارہ وزنوں پر آئی ہے۔ یون۔

(۱) چھ کرکن کا شعر اور یہ کین سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دوبارے یا کتبکوا انشوروا
 لی کلیدیا ہوا یا کتبکوا این آیت الفراء میں یا کتبکوا فاعلاتن انشوروا فاعلن لی کلیدین فاعلاتن یا کتبکوا
 فاعلاتن این اور فاعلن نل فرارو فاعلاتن۔ اور قوم نبی بکر میری فریاد کو پونچو اور کلیب کو میری
 طرف اور بھارو تاکہ مجھ کو نجات دے اور نبی بکر کمان پر میرے واسطے مفر کمان ہے۔ یعنی پیش آئی
 ہوئی بلا سے بھاگنے کی تاب میں نہیں رکھتا جلد میری فریاد کو پونچو۔ انشوروا صیغہ جمع حاضر مہرباب
 نصر نصیر سے۔ کلیب ایک شخص کا نام ہو۔ اسنوی نہایت الرغب میں کہتا ہے یا کتبکوا راصل یا آل بکر
 اور کلیب وس قبیلے کے جد کا نام ہو اور معنی شعر یہ ہیں کہ اور آل بکر اگر تم سے ہو سکے اپنے جد کو میرے
 مقابلے کے واسطے آمادہ کرو اور آل بکر اب مجھ کو میرے ہاتھ سے مفر کمان ہو۔

(۲) شعر سہدس عروض مخذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن
 فاعلن فاعلاتن لا یغنون امواعیشہ کل عیش صلوا للذوال + باسکن۔ لا یغنون
 فاعلاتن غمرین فاعلن عیشہ فاعلن + کل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلاتن۔
 مناسب کہ فریب نہ دے آدمی کو اور اسکا عیش کیونکہ کل عیش زائل ہو جانے والے ہیں۔ غرو بالفتح
 فریب۔

(۳) بیت شش رکنی عروض و ضرب دونوں مخذوف باقی سالم فاعلاتن فاعلن فاعلن دوبارہ
 علموا آتی لکم حافظہ شاہدا ما کنت اوعائبہ علموا فاعلاتن فی لکم فاعلن
 حافظن فاعلن + شاہدن ما فاعلاتن کنت اور فاعلن فاعلن فاعلن۔ واضح ہو کہ تحقیق میں تھا
 نگہبان ہوں خواہ حاضر ہوں خواہ غائب۔ یہاں لفظ شاہد کنت کی خبر ہو اور ما مصدریت
 کے واسطے ہو۔

(۴) چھ کرکن کا شعر عروض مخذوف ضرب ابر باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن
 فاعلن فاعلن تبسکین اور سہداسا الدلفاء یا قوتک اخرجت من کس دھقان + ان
 مخذول فاعلاتن فاعلن قوتن فاعلن + اخرجت من فاعلاتن کس دو فاعلن فاعلن فاعلن

سچ تو یہ ہے کہ ذلخا عورت اوس یا قوت کے مثل ہے جو رئیس وہ کی ایسی تھیلی سے نکالا گیا ہو جس میں
جواہر معدنیہ ہوں یعنی وہ عورت اچھوتی ہو مثل اوس یا قوت کے کہ ابھی تھیلی سے نکالا گیا ہو ذلخا
بر وزن حمراء ذلف بفتح تین سے ہو جسکے معنی کوتاہی بینی اور زبے کا سدھ ہونا لہذا عورتوں کی
تعریف ہو۔ بقول سکا کی غلیل کے نزدیک اس وزن کی ضرب میں قافیہ مردہ ضرور چاہیے مگر اس
ردف لازم نہیں جانتا۔

(۵) شعر سدس عروض و ضرب و نون مخبون مخدوف باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فعلن تجرک
دوم و بارس لالفتی عقل یعیش یہ ۛ حیث تھیدی ساقہ قد مکہ ۛ للفتی عن فاعلاتن
لن یعنی فاعلن ش ہی فعلن ۛ حیث تھدی ساقہ فاعلاتن ساقو فاعلن قد یہ فعلن۔ جواہر وہ کی ایسی
عقل ہوتی ہو کہ عیش کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہو اوس سے اور جاتا ہو حسب ظرف کہ اوس کا قدم اوس کی
ساق پا کو رہنمائی کرتا ہو یعنی اوس کی پیش بینی اوس کے انجام کو ہدایت کرتی ہو۔

(۶) بیت شش کنی عروض مخبون مخدوف اور ضرب ابر باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فعلن تجرک
دوم ۛ فاعلاتن فاعلن فعلن تسکین دوم ۛ رُب ناریت اذ مقہا ۛ تقصم الہندی والعدا
رب بنارن فاعلاتن بیت ارفاعلن مقہا فعلن ۛ تقصیل ہن فاعلاتن دی بول فاعلن فاعلن
مین بہت دیکھا کرتا تھا کہ اکثر آگ جلاتی تھی عود ہندی اور چوب خار کو یعنی مین ایسا تو انگر تھا کہ میر
گھر راتوں کو اکثر یہ خوشبودار لکڑیاں جلا کرتی تھیں۔ خاربھی مثل عود ہندی ایک خوشبودار لکڑی ہے
صاحب نہایتہ الراغب کہتے ہیں کہ نارسے یہاں مراد جنگ و حرب ہے اور تقصم بقاف وضا و تقصم
سے ہو جسکے معنی اطراف دندان سے کھانا اور ہندی سے مراد شمشیر مرندہ اور خاربھی درخت کہ اوس کی
لکڑی کے تیر بناتے ہیں بدین صورت یہ معنی ہیں کہ بہت لڑائیاں مین نے راتوں کو دیکھیں کہ شمشیر
وتیر کو کھاتے ہیں۔

کسائی نے وزن پنج و ششم کو فاعلن متفعل فعلن تجرک و تسکین عین سے تقطیع کر کے سبب
عروض و ضرب مخبون یا مقطوع مین شامل کیا اور کہا کہ پہلے متفعل اس کے اوڑ گئے۔ مولف کستاج

فاعلن فاعصاب فعلات۔ اوس مشوقہ کو خلق کی طرف پھرنے سے مین ڈرتا تھا پس ناگاہ اوس
 گردش سننے مجھے ایک تیر مارا اور وہ کارگر ہو گیا۔ بعضوں نے اجتماع مبین وقصر کو جیسا اس ضرب
 مبین ہو جائز نہیں جانا ہے۔ بیان عروض مکفوف و رخصت و مخبون نہ آسکین گے بزور معاقبہ۔
 (۹) بیت مسدس سوائے ضرب سالم کے ہر رکن سباعی مکفوف۔ فاعلات فاعلن فاعلات
 بجز یک آخر۔ فاعلات فاعلن فاعلات ۱۔ لَنْ يَزَالَ قَوْمَنَا مَخْصِبِينَ ۲۔ صَالِحِينَ مَا اتَّقُوا
 وَاسْتَقَامُوا ۳۔ لَنْ يَزَالَ قَوْمَنَا فاعلات فاعلن مخبون فاعلات ۴۔ صَالِحِينَ فاعلات ۵۔ است تقو
 فاعلن و استقاموا فاعلات۔ میری قوم کے لوگ ہمیشہ رفاه عیش میں نیکو کار رہیں گے جب تک
 کہ اتقا کریں گے اور اوسپر مستقیم رہیں گے۔ بیان بزور معاقبہ صدر اور عرض اور ابتدا کے بعد کے
 ارکان مخبون نہیں ہو سکتے۔

(۱۰) چھ رکن کا شعر صدر و عروض مشکول باقی سالم۔ فاعلات فاعلن فعلات بجز یک آخر +
 فاعلات فاعلن فاعلات ۱۔ لَمَنِ الدِّيَارُ عَيْتُوهُنَّ ۲۔ يَحُلْ جُونِ الْمُؤْنِ دَانِي الزَّكَاةِ ۳۔ شِلْع
 لَمَنْد و فعلات یا رغو فاعلن یرہن ن فعلات ۴۔ کل لجنول فاعلاتن مزند فاعلن نر ربانی فاعلات
 یہ کسکا دیار ہو جسکو ہر ابرسفیہ اور سحاب قریب نے ستغیر کر دیا ہو۔ جُون بالضم سفید و سیاہ۔ دانی
 قریب۔ رباب ابر۔ سکا کی مصرع دوم کو یون لایا ہو۔ کُلْ دَانِ الْمُؤْنِ جُونِ الزَّكَاةِ۔ تقطیع
 وہی ریگی جو پہلے تھی صرف معنی میں ابرسفیہ اور سحاب قریب ادھر کے ادھر ہو جائیں گے۔
 بیان بزور معاقبہ جثو اول و ابتدا مخبون نہیں ہو سکتے اور اگر رشود دوم کو مخبون کریں تو ابتدا
 مکفوف نہ ہو سکیگی۔

(۱۱) بیت مسدس ابتدا مشکول باقی سالم۔ فاعلات فاعلن فاعلات ۱۔ فاعلات
 فاعلن فاعلات ۲۔ لَيْتَ سِنْعُوْنِي هَلْ لَنَا ذَاتُ يَوْمٍ يَوْمُ الْجَنُوبِ ۳۔ كَارِغٍ مِّنْ تَلَكَّ ۴۔ بِاشْبَاعِ
 لیت شعری فاعلاتن ہل لنا فاعلن ذات یوم فاعلاتن ۵۔ بجنوب فعلات فارغن فاعلن
 من تلامی فاعلاتن۔ کاش میں جانتا کہ کوئی دن ہمارے واسطے ہو ایسا جس میں باد جنوب

چلتی ہو اوس شخص کی طرف سے جو کہ پروا سے ملاقات نہیں رکھتا ہو۔ ذات یوم سے مراد آسم
یوم ہو جیسے سبت یا احد وغیرہ۔ جنوب بفتح اول با وجوب کذا فی المنتخب۔ اسنوی کے نزدیک
فارع اس شعر میں براو عین مہلتین ایک قلعے کا نام ہو۔ یعنی اس کا ش میں جانتا کہ آیا ہم کسی
اوس شخص سے ملاقات کریں گے جو قلعہ فارع کے جنوب طرف رہتا ہو۔ اس شعر میں بزور معاقبہ
عروض مکفوف او جشود دوم مخبون نہیں ہو سکتے۔ یہ گیارہ وزن باعتبار اصل دائرہ مجزویہ
(۱۲) چار رکن کا شعر ضرب مخبون باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن + فاعلاتن فعلن تجربیک دوم
یا لکیر لکیر لا تنوآ۔ لیس ذاحین وئی یا لکیرن فاعلاتن لاتو فاعلن + لیس ذاحی
فاعلاتن نونی فعلن۔ اسکے معنی رمل کے وزن دو اوزدہم عربی میں تحریر ہو چکے۔ نہ خلیل نے
اسکا ذکر کیا نہ محقق نے اسکو محسوب کیا نہ جاج اسکی وجہ یہ سمجھتا ہو کہ رمل مجزویہ مخبون بھی تو یہی
ہوتی ہو اس لیے اوسنے اس وزن کو رمل میں قائم کیا اور فرق بتانے کے لیے وہاں ملوث
نے بھی ساتھ دیا۔ مگر برامی نے اسکو بحر مدید میں بہتر جانا اور حق یہ ہو کہ رمل میں خبن وحدہ
دونوں زحاف تین جگہ آئینگے اور یہاں ایک زحاف یعنی خبن ایک ہی جگہ۔ بدین سبب
اسی جگہ اسکو سمجھنا اولیٰ ہو۔ یہ ایک وزن اپنے مجزویہ کا مشطور ہو۔

اس بحر میں بقول محقق نون فاعلاتن اور الف فاعلن میں معاقبہ ہو اور بقول صاحب
میزان الف اول فاعلاتن میں بھی معاقبہ ہو یعنی بوزن بحر وحب دونوں مصرعون کو ملا کر
ایک نظر سے دیکھو تو فاعلاتن عروضی اور فاعلاتن ابتدائی کے تن فامین بیشک معاقبہ
کا حکم قائم رہنا چاہیے۔

بزبان فارسی طویل کی طرح شکلف مدید میں بھی اشعار آئے ہیں۔ انکے ہاں یہ بحر دار
میں دشمن آئی ہو اور استعمال میں وافی دشمن اور مجزویہ اور مشطور ملا کر نو وزنوں پر مستعمل ہو
اور اسکی اصل فارسی میں فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دائرے میں ہو۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن۔ چار بار۔ جامی ۱۰۰ دل چر

اوصنم خون خود را میخورد و بد جان و دوست اوصنم جاہ بر تن میدارد و دل و زحمت فاعلاتن
اوصنم فاعلن خون خدا فاعلاتن میخورد فاعلن - و قس علیٰ ہذا۔

(۲) شعر ہشت رکنی عروض و ضرب مذال باقی سالم - فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن -
دو بارے اوجو بی مثل تو کس نباشد در جهان بد شکر این نعمت بگوخ پیوش از عاشقان
اوجو بی فاعلاتن مثل تو فاعلن کس نباشد فاعلاتن در جهان فاعلاتن - باقی علیٰ ہذا۔

(۳) شعر ثمن رکن سباعی سب سالم اور رکن خماسی سب منجون - فاعلاتن فعلن فاعلاتن
فعلن بجر یک دوم - دوبار - سیفی از میان و دہش تا توان یک سرمو بد زان نشان
باز مدہ زین سخن هیچ گویا از میا تو فاعلاتن دہش فعلن تا تو ایک فاعلاتن سرمو فعلن + زان شاہ
فاعلاتن ز مدہ فعلن زمی سخن ہے فاعلاتن چگو فعلن - اگر مو و گو کو موست و گوے بختانی پڑجو
تو بی شعر عروض و ضرب منجون مذال کی مثال ہو سکتا ہو۔

(۴) شعر ثمن عروض و ضرب منجون مذال باقی مثل وزن سوم - فاعلاتن فعلن فاعلاتن
فعلان - دو بارے غمزه ناز صنم آفت جان مست بد خال ہندوے لبش عقل را راہز سست
غمزیے نا فاعلاتن ز صنم فعلن افتنے جا فاعلاتن نشت فعلان - و قس علیہ۔

(۵) بیت ہشت رکنی اور سر رکن منجون - فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن - دوبار - از معیارے
زبانت پسرا یکے بوسہ چرا بد کنی شاد مرا نہ برسی ز خدا بد زبانت فاعلاتن پسرا فعلن یکے بوسہ
سچرا فعلن + کنی شاد فاعلاتن مرا فعلن نہ برسی فاعلاتن ز خدا فعلن۔

(۶) بیت ثمن الارکان عروض و ضرب منجون مذال باقی چہر رکن منجون - فاعلاتن فعلن فاعلاتن
فعلان - دو بارے لب او آب بقا سنخش مایہ جان بد قدا و سرو سہی دہش سر نہان +
لب او فاعلاتن ب بقا فعلن سنخش مایہ فاعلاتن می بجان فعلان + قدا و سرو فاعلاتن و سہی فعلن
دہش سر فاعلاتن ر نہان فعلان - جو لوگ وزن اول و سوم و بیچ کو بجر ثمن محذوف
قرار دیتے ہیں صریح غلط ہیں کیونکہ حذف درسیانی اصلاً جائز نہیں - الغرض یہ چہوں وزن

وانی ہین۔

انکے سوا عروض سالم کو ضرب مذال یعنی فاعلان کے ساتھ۔ یا عروض مذال کو ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض و ضرب دونوں مذال۔ یا عروض سالم کو ضرب مخبون کے ساتھ۔ یا عروض سالم کو ضرب مقطوع یعنی فعلن بتسکین دوم کے ساتھ۔ یا عروض و ضرب دونوں مقطوع۔ یا عروض مخبون کے ساتھ۔ یا عروض و ضرب دونوں مقطوع کو ضرب مخبون کے ساتھ۔ لانا جائز ہر ان عروض و ضرب سے آٹھ اوزان اور ہین سکتے ہیں اور اس حساب سے وانی کے چودہ وزن ہو جائیں گے۔

(۷) چھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دوبارے غالیہ زلفیہ سمن عارضینہ پسر و بالائے وزنجیر موسے پسر غالیہ زلفیہ سمن فاعلاتن فاعلن عارضینہ فاعلاتن۔ سروبالا فاعلاتن یے یزن فاعلن حیر ہوئے فاعلاتن۔

(۸) شعر سدرس عروض محذوف ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن + فاعلاتن فاعلن فاعلاتن سے زندگانی تلخ کردی مرا پسر زندگانی بے توناید بکار پسر زندگانی فاعلاتن تلخ کردی فاعلن دی مرا فاعلن + زندگانی فاعلاتن بے تنافاعلن ید بکار فاعلاتن۔ یہ دو وزن مجز و تین۔ انکے سوا عروض سالم کو ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض و ضرب دونوں مقصور۔ یا عروض و ضرب دونوں محذوف۔ یا عروض مقصور کو ضرب محذوف کے ساتھ۔ یا عروض محذوف کو ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن بتحرک دوم کے ساتھ۔ یا دونوں مخبون محذوف۔ یا عروض محذوف کو ضرب بتحرک یعنی فعلن بتسکین دوم کے ساتھ۔ یا عروض مخبون محذوف کو ضرب اتر کے ساتھ۔ لانا جائز ہر ان عروض و ضرب سے آٹھ وزن اور طیار ہو کر سب اوزان مجز و تین ہو جائیں گے۔

(۹) چار رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلن۔ دوبارے یک رہ ایک رہ اور یک رہ لطف کن در مانگر پسر یک رہ بے فاعلاتن داوگر فاعلن + لطف کن در فاعلاتن مانگر فاعلن۔ یہ وزن بعینہ رمل مرج ہے جسکے عروض و ضرب محذوف ہوں۔ لیکن رمل میں یہ وزن نقلی و

مزاحف ہوگا اور یہاں صلی وسالم بہ بن سبب ہی بحر سے سمجھنا اولیٰ ہے۔ یہ ایک وزن مشطور ہے۔

عرائض

یعنی مقلوب طویل۔ اس بحر کی اصل دائرے میں مفاعیلن فعولن چار بار ہے۔ زبان عربی میں یہ بحر نادر الاستعمال اور ایک ہی وزن پر پائی گئی ہے یوں۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فعولن۔ مفاعیلن فعولن۔ دوبار۔ امر القیس
سے اَلَا يَأْتِيَنَّ قَائِلِيَّ عَلَىٰ فَتْدِي لِمَالِي ۚ وَلَا تُلَاقِنِي بِمَا كُنْتُ بِكَ كَافَّةً ۚ وَجَهْدٌ بِهٖ بَشْبَاعُ
الایام مفاعیلن فیکلی فعولن علیٰ فکدی مفاعیلن لملکی فعولن + واکلافی مفاعیلن لمالی فعولن
بلاجدون مفاعیلن وجدی فعولن۔ آٹھ لکھ گریہ کر میرے ملک کے گم کر دینے پر اور میرے
مال کے تلف کر دینے پر بغیر سعی و کوشش کے۔ سوائے سالم کے زبان عربی میں کسی کا شعر نہیں
لاہو۔ یہ ایک وزن وافی ہے۔

بزبان فارسی بھی اسکی اصل دائرے میں مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن۔ دوبار ہے ہر
نے لکھا ہے کہ فرالاوی شاعر نے اس بحر میں اکثر شعر کہے ہیں۔ وافی و مجزولہ کر یہ بحر اس طرح چار
اوزان پر متعمل ہے۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مفاعیلن فعولن۔ چار بار۔ فرالاوی سے نکلا
دلربائے ربوہ از من دل من بہ من بیدل چگونہ ازو بوسہ تانم بہ نگارے دل مفاعیلن تبا
فعولن ربوہ وزن مفاعیلن لے من فعولن + من بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن ازو بوسہ
مفاعیلن تانم فعولن۔

(۲) شعر شست رکنی عروض و ضرب سینچ باقی سالم۔ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولان۔ دوبار
سے من آن مدہوش عشقم کہ از خویش خبر نیست بہ مرا شد دل از کف دگر پرواے نسبت بہ
مناد ہو مفاعیلن عشقم فعولن کہ از خویش مفاعیلن خبر نیست فعولان۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ بتقلید
سعد الشائین ہم ہی شعر ہرچ کے وزن سوم فارسی میں لکھ چکے ہیں اور وہاں اسکو غلط لکھ

فرق بتایا ہو۔

(۲) بیت شمن ارکان سباعی سب مکفوف اور خماسی سب سالم۔ مفاعیل فعولن مفاعیل فعولن۔ دو بار سہ برج ماہ تمامی بقدر وروانی بد بلب راحت روحی بچشم آفت جانی بد برج ماہ مفاعیل تمامی فعولن بقدر و مفاعیل روانی فعولن + بلب راج مفاعیل ترو حی فعولن بچناوات مفاعیل تجانی فعولن۔ اگر اسکو مستطہ چار خانہ لائین تو کسید قد ر خوش آئید ہو جائے۔ اس شعر کو بھی تحقیق حنا میزان ہم نے وزن ششم بحر جرج فارسی میں نقل کیا اور غلط کلمہ لایہی رائے ظاہر کر دی۔ یہاں تک تین وزن وانی ہیں۔ انکے سوا عروض مستغنی ضرب سالم کے ساتھ۔ یا عروض سالم ضرب مسغنی کے ساتھ لاسکتے ہیں۔

(۴) چکر کن کا ایک شعر صدر وابتدا اخرج پہلا شتو مقبوض دوسرا شتو سالم عروض مسغنی ضرب مقصور۔ مفعول فعول مفاعیلان + مفعول فعولن مفاعیل۔ فرالاولیٰ پر نور جان بیو تنگ است بد تا با شمن آن بت بچنگ است بد پر نور مفعول جہاس فعول بیو تنگست مفاعیلان + تا باش مفعول منابت فعولن بچنگ است مفاعیل۔ اس شعر کو بحر غریب کے وزن نہم سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں مگر شتو چہارم سالم اور ضرب اخذ نال وہاں لانی پڑیگی۔ سچ پوچھو تو زحاف کے شمار سے دونوں بحر وں میں درجہ تساوی ہر بان وزن بحر و کی وقت یہاں زیادہ ہے اس لیے متدارک میں سمجھنا اولیٰ ہو۔ شمن بمعنی بت پرست یہاں اس سے مراد عاشق۔ یہ ایک وزن مجز و ہے۔ اسکے سوا عروض محذوف ضرب مقصور کے ساتھ۔ یا عروض مقصور ضرب محذوف کے ساتھ۔ یا دونوں مقصور۔ یا دونوں محذوف بھی لانا جائز ہے۔ صدر وابتدا کو مکفوف بھی لاکتے ہیں۔ الغرض یہ بحر فارسی زبان میں بھی قلیل الاستعمال ہو۔ اس بحر کا تیسرا نام تعطیل بھی ہے۔

بسیط

یہ بحر بھی خاص اہل عرب کی ہے۔ دائرے میں شمن یعنی مستغفلن فاعلن چار بار اسکی اصل آئی ہے۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مخبون۔ مقطوع۔ مقطوع مخبون۔ مخبون اخذ۔ پانچ قسم کے اور

ضر بن - سالم - ذال - مجنون مقطوع - مجنون ذال - مجنون ذال - اذ - سیغ - مطوی ذال -
مجنون قطع - نو قسموں کی آئی ہیں اور یہ بحر وافی اور مجز و اور شطور یا کرکل میں وزن پر عمل ہو یوں -
(۱) اظہر کن کا شعر عرض و ضرب مجنون باقی ہر کن سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بحر یک
دوم - دوبارے یا حاد کا اَوَمِنْ مَنكَوْدَ اِهْيَا ۞ كَرِيْلَقَهَا سَوْقَةً قَبْلِي ۞ وَكَمِلَاث ۞ بِاشْبَاعِ
یا حار لا - مستفعلن ارمین فاعلن منکم بہ مستفعلن بیتین فعلن - لم یلقما مستفعلن سوقتین فاعلن قبل و لا
مستفعلن یلکو فعلن - اوجارث مناسب ہو کہ تحاری طرف سے میں اوس بلامین جو دشوار ہونہ
ڈالا جاؤں جمین مجھے پیشتر نہ کوئی رعایا میں سے چنسا ہونہ کوئی بادشاہ - بلا سے مراد بیان ہو جو
خلاصہ یہ کہ تم ایسا نہ کرو کہ میں تحاری جو کروں اور تم کو ایسا ذلیل کروں کہ کوئی امیر و غریب و سیا
ذلیل نہوا ہو - حار مرخم حارث - لا ارمین نہی سکرم می کا - و اہیہ بلا - سَوْقَةً بِالضَّمِّ عِیت -

(۲) شعر ہشت کنی عروض مجنون ضرب قطع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن بحر یک
دوم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن تسکین دوم سے قَدْ اَشْهَدُ الْغَادَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْکُلَانِ ۞ جَدَا
مَعْرُوقَةً لِّلْحَيِّیْنَ سَوْجُوب ۞ بِاشْبَاعِ - قد اشدل مستفعلن غارث فاعلن شعوا می تح مستفعلن
لمنی فعلن - جبر وایم مستفعلن روقتل فاعلن یحیدن - مستفعلن جو بو فعلن - مین لڑائیوں اور جنگوں
متفرقہ مین اسپ مادہ کہ مو سے خشک کلمہ دراز پر سوار ہو کر حاضر ہوتا ہوں - غارۃ الشعواء غار تہا سے
متفرقہ - جبر و اربالفتح والمد ماویان کوتاہ و باریک مو - معروۃ الحیدین ماویان کم گوشت پر ہر دو کلمہ -
سُرْجُوب بضم اول اسپ طویل - خلیل و خفش اس وزن کی ضرب مین قافیہ مردفہ لازم جانتے ہیں
جیسے او و سر جوب - مگر ان ہانی لازم نہیں جانتا اور شعر وزن سوم کو سند لایا ہو - مولف عرض کرتا کہ
کہ شعر مذکور اسکی مثال نہیں ہو سکتا اسلئے کہ دونوں کے عروض میں اختلاف ہو کما یظہر -

(۳) بیت ثمن عروض و ضرب و دونون قطع باقی سالم - مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن تسکین دوم
دوبارے لَا تَبَاکُ لَکِیْلَ ۞ وَلَا تَطْرِبُ اِلَیْ هِنْدَ ۞ وَاشْیُوبَ عَلَی الْوَرْدِ مِنْ حَمَلٍ ۞ کَا لَوْدُ ۞ بِاشْبَاعِ
او آخر لا تبک لم مستفعلن لی ولا فاعلن تطرب الی مستفعلن ہندی فعلن - و شرب علی مستفعلن

ورد من فاعلن جملہ کمال مستفعلن ورد سی فعلن۔ بیل کے واسطے گریز کرنا اور ہند کے لیے خوشی نکر اور شراب پی زین سرخ رنگ مثل گل ورد کے خسار کی یاد پر۔ ورد کل سرخ اپنی گلاب۔
 (۴) آٹھ رکن کا شعر صدر و حشو اول و عروض مجنون ضرب احد مسبق باقی سالم۔ فاعلن فعلن
 مستفعلن فعلن تحریک دوم + مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۱۰ اقول حین ارمی لکعباً وایسۃ ۱۰
 لا بارک الله فی خمس و سبتین ۱۰ باسکان ۱۰ اقول فی مفاعلن اری فعلن کعبن ۱۰ مستفعلن
 فعلن ۱۰ لا بارک کل مستفعلن لا یفی فاعلن خمس و ست مستفعلن تین فاعلن ۱۰ یہ ضرب یعنی فعل بسکتا
 آخر اہل صناعت کے خلاف قرآن نقل کی ہو۔ معنی شعر یہ ہیں۔ جب میں دیکھتا ہوں کعبا و آریہ
 کو تو کہتا ہوں کہ خدا بکرت مدے شخصت و بیچ میں۔

(۵) بیت ثمن اور ہر رکن مجنون۔ مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن تحریک دوم دوبارے
 لَقَدْ خَلَقْتَ حَقْبًا صَوَّوْهُمَا عَجَبٌ ۱۰ فَاحْدَثْتَ عَذَابًا وَاَعْقَبْتَ دَوْلًا ۱۰ لَقَدْ خَلَقْتَ مفاعلن
 حَقْبَنَ فعلن صَوَّوْهُمَا مفاعلن عَجَبَنَ فعلن ۱۰ فاحْدَثْتَ مفاعلن غیرن فعلن ۱۰ اعْقَبْتَ مفاعلن ۱۰ وَلَقَدْ خَلَقْتَ
 بتحقیق ایسے زمانے گزرے کہ ان کے حوادث عجیب ہیں پس پیدا کیا تغیرات کو اور دوبار لائے
 دولتوں پر نقب بکسر جائے حطی و فتح قاف دہر اور سال کی ایک مدت۔ از میزان الانحکار
 صُروف بضمیتین انقلاب زمان۔ غیر کسرین مجملہ و فتح تحتانی جو امور کہ حادث ہوئے ہوں۔
 (۶) شعر شہت رکنی ارکان سباعی سب مطوی عروض و ضرب مجنون باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن
 مستفعلن فعلن تحریک دوم دوبارے ۱۰ اَتَحْلَوْا اُخْدَوْا ۱۰ فَانْطَلَقُوا اسْتَحْوَا ۱۰ فَنُفِیْ زُمْرٌ مِنْهُمْ یَنْتَحِیْ
 ۱۰ اَتَحْلَوْا مستفعلن خدوتن فاعلن فَنُفِیْ زُمْرٌ مستفعلن ۱۰ اَتَحْلَوْا مستفعلن ۱۰ فَنُفِیْ زُمْرٌ مستفعلن ۱۰ اَتَحْلَوْا مستفعلن ۱۰
 مستفعلن زمرن فعلن۔ انھوں نے کوچ کیا اول روز زمین پس گئے صبح کو اون جماعتوں میں کہ
 ان کے پیچھے اور گروہ تھے۔

(۷) آٹھ رکن کی ایک بیت عروض ضرب مجنون اور ارکان سباعی سب مجملہ مجنون باقی سالم
 فَعِلْتَنَ فاعلن فعلن فعلن تحریک دوم دوبارے ۱۰ وَاعْمُوا اَتَهُم لَقِیْہُمْ رَجُلٌ ۱۰ فَاحْدَوْا اَلَمْ

وَضَرَبُوا غُنْفَةً ۞ بِاسْكَانٍ - وزعمو فعلت ان نعم فاعل ان قصیم فعلت رجب فاعل رجب + فاخذو فعلت بالهو فاعل فاعل وضربو فعلت غنفة فعلن - اور کہا کہ اون کو ایک شخص ملا پس انھوں نے اس کا مال جین لیا اور اسکی گردن ماری - یہ سات وزن وافی ہیں - انکے سوا عرض وضرب دونوں مال یا عرض نال ضرب سالم کے ساتھ - یا عرض سالم ضرب نال کے ساتھ - یا عرض سالم ضرب مجنون نال کے ساتھ - یا عرض سالم ضرب مجنون کے ساتھ - یا عرض سالم ضرب اعرج کے ساتھ - یا عرض سالم ضرب مجنون نال کے ساتھ - یا عرض مجنون ضرب اعرج کے ساتھ - یا عرض مجنون ضرب نال کے ساتھ - یا عرض مجنون ضرب مجنون کے ساتھ - یا عرض مجنون ضرب اعرج کے ساتھ لانا جائز ہو - بدین شمار دس وزن اور بڑھکر وافی کے سترہ اوزان ہو جائینگے -

(۸) چھر کن کا ایک شعر اور ہر کن سالم مستفعل فاعل مستفعلن - دو بارے مآذ اوقو فی علی ربیع عفا ۞ مَحْلُو لِقِ دَارِ سِ مُسْتَجِجِمْ ۞ بِاشْبَاعٍ - مآذ اوقو مستفعلن فی علی فاعل ربیع عفا مستفعلن مَحْلُو لِقِ مستفعلن دَارِ سِ مستجج مستفعلن - میرا ٹھہرنا ایسے مکان نابود پر یا ویران پر کیوں ہو جو مشوقہ سے خالی ہو کر کنبہ ہو گیا اور گر کر زمین کے برابر ہو گیا ہو ایسا کہ اپنے ساکن کا حال نہیں بیان کر سکتا - عفو مننا اور مثانا - اخلوق الرسم وہ درو دیوار خانہ جو زمین کے برابر ہو گئے ہوں - دارس کنبہ - مستجج مساکت یا ریزہ ریزہ ہو جانے والا - یہ اصلی چوتھا وزن ہو -

(۹) شعر شش کنی ضرب نال باقی سالم مستفعل فاعل مستفعلن + مستفعلن فاعل مستفعلن (۱۰) اِنَاذَ مَمْنَا عَلٰی مَا خَلَيْتَ ۞ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ وَحَكْمٌ وَامِنْ نَبِیِّمْ ۞ بِاسْكَانٍ - ان ناؤم مستفعلن نا علی فاعل نا خلیت مستفعلن + سعد بن زید مستفعلن و حکم فاعل رن من تیمم مستفعلن - ہم نے سعد بن زید اور عمر و قبیلہ بن تیمم کی سجوکی اور اسی سجو پر مشوقہ نے خیال کیا - اسنوی کہتا ہو کہ اسکی ضرب میں قافیہ مردفہ ضرور چاہیے جیسے تیمم یا تام یا ہوم تاکہ اجتماع ساکنین سہل ہو جائے - یہ اصلی تیسرا وزن ہو -

(۱۰) شعر سدس الارکان ضرب مطلق باقی سالم مستفعل فاعل مستفعلن + مستفعلن فاعل مستفعلن

سیدو و امعا انما صیعا ککم ۛ یوم الثلثاء یطن الودی ۛ سیر و معن مستفعلن ان نما فاعلن
 صیعا ککم مستفعلن یومث ثلما مستفعلن ثل ۛ بط فاعلن نلوا دمی مفعولن۔ تم لوگ چلو سب کٹھا ہو کر
 بالفعل اسکے سوا اور کوئی بات نہیں کہ تمہارا وعدہ باد یہ میں منگل کے دن ہو۔ ثلثا کو بالفتح اور کبھی باب
 لاتے ہیں اور لام کے بعد الف اشباعی بڑھاتے ہیں اور دوسرا الف مدودہ لگاتے ہیں معنی شنبہ
 یہ اصلی وزن پنجم ہو۔

(۱۱) شعر سدس عروض و ضرب دونوں مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مفعولن۔ دوبار
 ما ہیثم الشوق من اطلالی ۛ اخضت ففلا ککوخی الواحی ۛ ماہو بحش مستفعلن فاعلن
 فاعلن اطلال مفعولن ۛ اخضت ففلا مستفعلن رن کوح فاعلن ملیوا حی مفعولن۔ کون چیز شوق
 کو ہیجان میں لائی معشوقوں کے گھروں کے آثار دیکھنے سے کہ خالی ہو گئے ہیں حبس طرح مکتوب کا
 کی دلالت کرتے ہیں۔ یہ اصلی وزن ششم ہو۔ وحی الواحی مکتوب کا تب۔ ایسے مقطوع العروض
 وال ضرب وزن کو مخلع کہتے ہیں بنجائے مجہد۔ مخلع وہ شخص جسکے دونوں سرین فوج لیے ہوں اور
 ایسے کی رفتار کو مخلع کہتے ہیں۔ بعض کا گمان ہو کہ جو فاعلن مستفعلن سے بنے اور بسیط مجزومین
 واقع ہو تو اس فعلون کا نام مخلع ہو اور یہ گمان غلط ہو بلکہ مخلع نہ فرع کا نام ہو اور نہ مخلع زحاف
 کا نام۔ جب کوئی وزن بسیط مجزوم کا ایسا ہو جسکا عروض و ضرب مقطوع یعنی مفعولن ہو تو اس
 وزن بھر کو مخلع اور جس مجزومے بسیط کا عروض و ضرب مخبون مقطوع یعنی فعلون ہو تو اس وزن
 بھر کو مخلع مخبون کہنا چاہیے کذا فی المعیار و قوسے پندارند کہ مخلع اسم فعلون است کہ فرع مستفعلن
 و در بسیط مجزوم۔ و نہ چنان است بل مخلع اسم وزن است از بسیط مجزوم کہ عروض و ضرب مستفعلن باشد
 خواہ مخبون و خواہ غیر مخبون۔ سکا کی کی رائے میں بھی ایسے ہی وزن کا نام مخلع ہو۔ غلیل نے
 عروض مقطوع کے واسطے ضرب مقطوع لازم جانی ہو لیکن کسائی لازم نہیں جانتا بلکہ وہ عروض
 مقطوع کے ساتھ اس وزن میں ضرب مطوی نڈال بھی لایا ہو جیسا کہ وزن دو از دہم میں موجود
 ہو۔ مولف کہتا ہو کہ اگر ایسے وزن کے واسطے مخلع کی قید لگائیے تو عروض و ضرب دونوں کو

مقطوع لانا پڑی گائی خلیل کی مراد ہو اور اگر دونوں میں مقطوع کی قید نہ ہوگی تو وزن کی صحت میں کچھ کلام نہیں مگر مخلص او سکا نام نہیں یہی کسائی کا مفہوم ہو۔

(۱۲) بیت شش رکنی صدر وابتدا مخبول ششوسالم عروض مقطوع ضرب مطوسی مائل۔ مفاعلن فاعلن مفعولن + مفاعلن فاعلن مفعولان ۛ وَكُنْ قَوْمًا لَّكَآ مَآخَرٌ ۛ وَتَرَوْكَ ثَمْرًا مَوَالٍ وَصَمِيمًا ۛ تَبْسِكِينَ۔ ونختمو مفاعلن من لنا فاعلن رم ماحن مفعولن + وخر و تن مفاعلن منمو فاعلن لنو صمیم مفعولان۔ ہم ایسے گروہ ہیں کہ ہمارے واسطے نیزہ گرو اور معاون اور مخلص بہت ہیں ایسے وزن کو مخلص نہ کہیں گے کیونکہ ضرب مثل عروض مقطوع نہیں۔

(۱۳) شعر شش رکنی عروض و ضرب مقطوع مخبول باقی سالم۔ مستفعل فاعلن فاعلن۔ دوبار اَصْبَحْتُ وَالشَّيْبُ قَدْ عَلَا لِي ۛ يَدْعُوْا حَيْثُ اِلَى اَنْحَضَابٍ ۛ بِاشْبَاعٍ۔ اصبحت و شش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فاعلن + يدعو حشی مستفعلن شن ال فاعلن خضابی فاعلن۔ میں اوسا حال میں پونچا کہ پیری میرے سر پر خضاب کی طرف پکارتی ہوئی شتابان پونجی۔ یہ وزن مخلص مخبول ہو۔

(۱۴) شعر سدس صدر مطوسی ابتدا مخبول ششوسالم عروض مخبول احد ضرب مخبول مقطوع۔ مستفعلن فاعلن فعل سحرک اوائل + فاعلتن فاعلن فاعلن ۛ اِنْ شَوَاءَ ۛ وَشَوَاءَ ۛ وَحَبَّ الْبَاذِلِ الْاَمْوَنُ ۛ بِاشْبَاعٍ۔ ان نشوا مستفعلن ین ونش فاعلن و تن فعل + وخب بل فاعلتن بازل فاعلن امونی فاعلن۔ صاحب نہایتہ الرغب کے نزدیک مستفعلن میں خبن احسن ہوا و طو صلیح اور خبل قبیح۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض مخبول احد ضرب مخبول مقطوع باقی سالم۔ مستفعلن فاعلن فعل + مستفعلن فاعلن فاعلن ۛ مِنْ لَدَا الْعَالِشِ وَالْفَتَى ۛ لِلدَّهْرِ الدَّهْرُ ذُو فَوَؤُنْ ۛ بِاشْبَاعٍ ۛ مِنْ لَدُوْلٍ مُّسْتَفْعَلٍ عِشْوَلٍ فاعلن فاعلن فاعلن ۛ لَدُوْمِرٍ وَهُوَ مُسْتَفْعَلٌ ۛ دہر ذو فاعلن فتولی فاعلن اشعار وزن چار دہم و پانزدہم کے یہ سنے ہیں۔ کباب اور تشاہ اور شتر سالہ کا دوڑنا قیوم

چیزیں لذت عیش سے ہیں اور جوان دنیا کا تاج ہو اور دنیا بوقلمون ہو۔

(۱۶) شش رکنی شعر ضرب مخبون نڈال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفاعلاتن
سے قد جاءكم انكم يوم ما اذ اذ ما ذقتم الموت سوف تبعثون ۞ باسکان - قد جاءکم
ان نکم فاعلن یومین اذ مستفعلن + ما ذقتم مستفعلن موتو فاعلن فبعثون مفاعلاتن تحقیق تمہارا
حق میں پہنچے خدا صلم سے خبر وارد ہوئی ہو کہ تحقیق تم نے جب کہ موت کو چکھا تو اکیڈن مبعوث
کیے جاؤ گے۔

(۱۷) بیت مسدس ضرب بطوبی نڈال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن
سے یا صابر قد اختلفت اسماء ما ۞ کانت ثمنیک من حسن وصال ۞ باسکان - یا صابر قد
مستفعلن اختلفت فاعلن اسماء یا مستفعلن + کانت ثمن مستفعلن نکمین فاعلن حسن وصال مستفعلن
او میرے صاحب اسماء مشوقہ نے وصال میں خلافت وعدگی کی ایسا وعدہ جبکہ توتہنی اور از رز
تھا۔ صابر صاحب کا مرخم۔ اسماء مشوقہ کا نام۔ بعض رسائل میں ثمنیک کے عوض ثمنیک
آیا ہوتہنیت سے اور بعض میں ثمنیک تہیہ سے معنی آمادگی کر دین۔

(۱۸) چھ رکن کا شعر ضرب مخبول نڈال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن
فعلتان ۞ هذا امقامی قریب من آخی ۞ کل احوی قاصد مع آخیہ ۞ باسکان - ہاؤ مہا
مستفعلن ہی قری فاعلن بن من آخی مستفعلن + کل لم رین مستفعلن قایم فاعلن مع آخیہ
فعلتان۔ میرا مقام میرے بھائی کے قریب ہو اور ہر آدمی اپنے بھائی کے ساتھ اچھی طرح
رہتا ہو۔ لفظ مع بسکون عین وفتح عین دونوں درست ہیں مگر یہاں مفتوح العین ہو۔

(۱۹) بیت مسدس ضرب مخبون مقطوع باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن
فعلتن ۞ قلت استجبی فلمّا لم تجب ۞ سالت دموعی علی ردائی ۞ قلمتس سحی
بی قلم فاعلن لم تجب مستفعلن + سالت دموع مستفعلن عی علی فاعلن ردائی فعلتن۔ میں نے
کہا میرا کہا مان پس جب نہ قبول کیا تو میری چادر پر میرے آنسو جاری ہوئے۔ بعض اویہوں

لکھا ہو کہ مولدین اس بحر کے عروض و ضرب میں ضرب کا التزام ضرور کرتے ہیں اور وہ گویا الزام لایم کی قبیل سے ہو اختیار ہو یہ التزام کرین یا نکیرین۔ وزن ششم سے یہاں تک بارہ اوزان مجزوبین انکے سوا۔ عروض و ضرب دونوں نڈال۔ یا عروض سالم ضرب عجم کے ساتھ۔ یا عروض و ضرب دونوں اعجم۔ یا عروض اعجم ضرب مقطوع کے ساتھ۔ یا عروض مقطوع ضرب اعجم کے ساتھ۔ لانا درست ہواں حسابوں پہنچ وزن اور بڑھکر کل مجزوء کے سترہ اوزان ہو جائیں گے۔

(۲۰) مولدین میں اکثر نے اس بحر کے مربع میں بھی شعر کہے ہیں جیسے محمد بن الحسن کی ایک نظم مشہور ہو جس میں ضرب مجنون اور عروض کین سالم کین مجنون آئے ہیں باقی سالم مستفعلن فاعلن یا فاعلن تحریک دوم۔ دو بارے آنت الفیذا علی یوفی الخبز والخبز باشیاع۔ یہ ایک شعر ہو۔ مثل قمری مستفعلن فاعلن + فل خبر ول مستفعلن خبری فعلن۔ آنت المقدم فی وزید وفی صدق۔ یہ باشیاع۔ یہ شعر دوم ہو۔ مثل مثقل مستفعلن دم فی فعلن + وردن وفی مستفعلن صدری فعلن۔ قد لحت بالوتوفی عین وفی آخر۔ یہ باشیاع۔ یہ تیسرا شعر ہو۔ قد لحت بل مستفعلن وتر فی فاعلن عین وفی مستفعلن اثری فعلن۔ فی طلعة بہوت۔ یہ تیسرا شعر ہو۔ علی القم۔ یہ باشیاع۔ فی طلعت مستفعلن بہر فعلن + تر ہو علل مستفعلن قمری فعلن۔ یہ چوتھا شعر ہو۔ تھذنی حید۔ من استوف الخبز۔ یہ باشیاع۔ یہ پانچواں شعر ہو۔ تترزنی مستفعلن جرن فعلن + ہن اثر فل مستفعلن جری فعلن۔ تو یگانہ ہوا زروے بلندی علم او خبر کے۔ تو مقدم ہو ورو ورو بار گشت میں۔ تحقیق کہ ظاہر ہوا تو فرد ہو کر ذات اور ملت میں۔ ایسی شکل سے کہ جو فخر کنان غالب آئی چاند پر۔ استہزاکر تباہ تو ایسے لباساے یانی میں کہ بہترین لباساے یانی ہیں۔ یہ ایک وزن شطوری ہو۔

بزربان فارسی مثل عربی اس بحر کی اصل دائرے میں مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن۔ دو بارے ہو۔ اور وانی و مجزوء ملا کر گیارہ اوزان پر مستعمل ہو یوں۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک پورا شعر اور ہر رکن سالم۔ مستفعلن فاعلن۔ چار بار۔ مولوسی جامی

سے چون خاؤں خس روز و شب فتادہ ام در بہت + باشد کہ بر حال من افتد نظر ناگست + چو
 نماز خس مستفعلن روز شب فاعلن فتادام مستفعلن در بہت فاعلن + باشد کہ بر مستفعلن جالمن
 فاعلن افتد نظر مستفعلن ناگست فاعلن - شیخ ولایت علی گو یا شاگرد جرات سے میں نے کہا
 آختم اپنے نہ گھر جاتم + تو ہر خطا کیا صنم میری قسم کھا صنم + میں نے کہا مستفعلن انصم فاعلن اپنے گھر
 مستفعلن جاتم فاعلن + تو ہر خطا مستفعلن کا صنم فاعلن میری قسم مستفعلن کا صنم فاعلن - اگر
 اس شعر میں - میں نے - اپنے - تو ہر - میری - ان چاروں کے اواخر کو اشباع نکر دو مستفعلن
 کے عوض مستفعلن طوسی ہو جائیگا - یا جیسے جناب سحر سے فرقت کی آفت بری دن کا ٹنا سال بڑ
 یہ ہاتھ ہو مگر یہ سینہ گھڑیاں ہو + فرقت ک مستفعلن فت بری فاعلن دن کا ٹنا مستفعلن سال بڑ
 فاعلن + یہ بات ہو مستفعلن ہو مگر یہ فاعلن یہ سین گھڑیاں ہو فاعلن - اگر اس وزن میں
 یا اسکے ساتھ والے شعر میں فاعلن واسطہ کے مقام پر کسی جگہ فاعلن آجائے تو پھر اس وقت تک
 نظم کو بحر منسرح میں بننا پڑیگا جیسے بحر کی اوسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہوے رشیم کے کچے میں بال
 مغل کے کمرے میں گال + ہو یہ نزاکت کا حال تپلی کمر بال ہو + رشیم کلج مستفعلن ہے ہبال
 فاعلات مغل کثاکت مستفعلن ٹرے ہگال فاعلات + ہو یہ نزاکت مستفعلن کت کحال فاعلات تپلی کمر مستفعلن
 بال ہو فاعلن - اب یہ ساری غزل بحر منسرح میں سمجھی جائیگی بان اگر تمام نظم کے کسی شعر میں فاعلات
 درمیانی نہ ہو تو اسکو بحر سبیط سے سمجھنا اولیٰ ہو کیونکہ اس بحر میں بلا زحاف اور منسرح میں زحاف
 کے ساتھ تقطیع ہوگی اور یہی حکم ایک فرد کے ارکان وسطیٰ کے لیے کافی ہو۔

(۲) بیت بہت رکنی عروض و ضرب نڈال باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان - دو
 سے جاتم بلب آمدہ از حسرت رو سے دوست + در بند غم ماندہ ام او یا دگیسو سے دوست +
 جاتم بلب مستفعلن آمدہ فاعلن از حسرت مستفعلن ویدوس فاعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس -

(۳) شعر شمن ارکان سباعی سب جگہ سالم اور خماسی ہر جگہ مخبون مستفعلن فاعلن مستفعلن
 فاعلن دوبار سے روزم سیاہ چر اگر تو سیاہ خطی + احکم حقیق چر اگر تو حقیق لبی + روزم سیاہ مستفعلن

بجز افعِلن گرتو سیاستفعِلن خطی فَعِلن + انکم عقی مستفعِلن تَجْزِ افعِلن گرتو عقی مستفعِلن قَطْعِ فَعِلن
 جیسا اس شعر میں ہر اس طرح اس وزن میں بہتر یہ ہو کہ جب عروض و ضرب کو مجنون کر دین تو
 دو نون رکن خامسی درسیائی کو سالم نہ رکھیں بلکہ مجنون لائین حکما قال لحقق اگر عروض و ضرب
 مجنون کفند آن بہتر کہ فاعِلن ہمہ جا مجنون کنند۔ اسی لیے سعدی نے ایک قطعہ میں تمام جملہ کجا
 التزام کیا ہو و هو هذا دانی چگفت مرآن بلبل سحری + تو خود چہ آدیی کر عشق نیجری
 اشتر بشعر عرب در حالت است و طرب + گردوق نیست تر کہ اثر طبع جانوری + اب ضرور ہو کہ صبح
 سوم میں اس شعر و تاسے است کو اشباع نہ کریں۔ اگر فاعِلن درسیائی کو مجنون کریں تو عروض و ضرب
 سالم کو بھی مجنون کرنا بہتر ہو کما حقہ چنان بہتر کہ ہر حرف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن
 قصیدہ مقرر ہو۔ یعنی عام رکھیں شازدہم رکھیں۔

(۴) بیت ثمن عروض و ضرب مجنون مبالغہ باقی مثل وزن سوم۔ مستفعِلن فَعِلن مستفعِلن فَعِلن
 دوبارے گراونے شند و اوصاف اہل دلال + بارے ہے نگہ دار و صنایع خلق جہان ہر گراونے
 مستفعِلن شند و فَعِلن اوصاف استفعِلن لدالان فعلات۔ باقی مصرع دوم کی بھی تقطیع
 یونہی ہو۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعِلن ہر جگہ مجنون اور فاعِلن سالم اور عروض و ضرب مبالغہ
 فاعِلن مفاعِلن فاعِلن۔ دوبارے خیال او از دلم نیر و دیکیزان + چگونہ دل بر کرم عشق
 آن نوجوان + خیال او مفاعِلن از دلم فاعِلن نیر و مفاعِلن یکیزان فاعِلن۔ باقی علی
 ہذا القیاس۔ اس وزن میں عروض و ضرب سالم بھی بلاتا مل لاسکتے ہیں۔

(۶) شعر ہشت رکنی اور ہر رکن مجنون۔ مفاعِلن فَعِلن مفاعِلن فَعِلن۔ دوبارے بجز
 چون قمری بلعل لب شکری + سرخ چو برگ گل بزلف شک قمری + بجز مفاعِلن قمری فَعِلن
 بلعل لب مفاعِلن شکری فَعِلن + سرخ چو برگ گل فَعِلن بزلف مفاعِلن ک قمری فَعِلن۔
 اس وزن میں عروض و ضرب کو مبالغہ باقی یوں سے لکھے چو عارض و نذر نام بھانچ

از ان نشانہ مشن سخن گلشن جان پہ گنج عام فاعلن رضل و فعلن عمدہ اسم فاعلن بجران
فعلات - و قس علیہ -

(۷) آٹھ رکن کی بہت ارکان سباعی ہر جگہ مطوی و خماسی ہر جگہ سالم منفعلن فاعلن فعلن فاعلن
دو بارے اور سب خوبت قمر و لب علت شکر بہ محو تاشاے تو دیدہ اہل نظر بہ امور منفعلن
بہت قمر فاعلن و لب لعل منفعلن لب شکر فاعلن + محو تما منفعلن تاشاے تو فاعلن دیدہ ہی منفعلن
لے نظر فاعلن - ایک منفعلن یا سبب منفعلن کو بیان مسکن بنا لینے کا اختیار و وزن مفعولن
اگر اس وزن میں کسی فاعلن درمیانی کی جگہ فاعلات آجائے تو بلا تامل بحر منسرح ہو جیسے حافظ
شیرازی سے سرو گلستان من قامت و بجوے تست بہ قامت و بجوے تست سرو گلستان
من بہ قامت دل منفعلن جوئے تست فاعلات سرو گلستان من فاعلن - اب یہ وزن
بحر سبیط میں نہیں - اس غزل کا مطلع یہ ہے دلبر جانان من بردول و جان من بہ برد
دل و جان من دلبر جانان من + اس شعر میں کمین بجائے فاعلن فاعلات نہیں آیا لیکن چونکہ
ایسے اشعار کے ساتھ بہن جنہیں اکثر فاعلات وسطی آگیا ہو بدین وجہ اس مطلع کو بھی بحر سبیط میں نہیں
کہہ سکتے بلکہ وہی بحر منسرح ہے - یا جیسے ناسخ ہے بحر کی شب جب ہوا جوش مرے رونے کا + صبح
کو تر ناظر آیا پلنگ آب میں + بحر شب منفعلن جب ہوا فاعلن جوش مرے منفعلن رو ناظر فاعلن +
و علی ہذا القیاس - اس تمام غزل میں دو جگہ فاعلن درمیانی کے عوض فاعلات آیا ہو جیسے
سے نرم طبیعت کو کیا پونہچے عدو سے گزند + سنگ ہی ہو جائے غرق گر پڑے سنگ آب میں +
سنگ ہو منفعلن جائے غرق فاعلات گر پڑے منفعلن گاہ میں فاعلات - ایک شعر اس غزل
میں ایسا ہی اور ہے - اسلئے ناسخ کے اشعار کو بحر سبیط نہ کمین گے بلکہ بحر منسرح ہے - اگر چہ تاویلا کہہ سکتے
ہیں کہ یہ سبیط مضاعف المشطور ہو اور فاعلان نڈال آیا، لیکن یہ حجت ضعیف ہے اس سبب سے
کہ دوسری بحر بلا غدغہ موجود ہے - الغرض اگر کسی پوری نظم میں کمین بجائے فاعلن وسطی فاعلات
نہو تو منسرح اور سبیط دونوں کہہ سکتے ہیں مگر بحر سبیط میں سمجھنا اولیٰ ہے کہ نہ حرف کی تعداد سے

اس بحر میں بلا شک سہولت ہو۔

(۸) شعر شست کنی ارکان سباعی سب مجبول اور فاعلن سوم سالم باقی تین مخبون فاعلن فعلین فعلتین فعلن + فعلتین فاعلن فعلتین فعلن + چہ بونفا پسری چہ نسرا نسبی + کہ بزبان دوی کہ تو چہ را بنغی + چہ بونفا فعلتین پسری فعلین چہ نسرا فعلتین جشی فعلین + کہ بزبان فعلتین ناوری فاعلن کشت چہ را فعلتین بنغی فعلین۔ یہ وزن بقول صاحب میزان سب سے ناخوشتر ہوا اور حتیٰ ہوا سپر طرہ یہ کہ خبن کا التزام بھی آہین شکست ہو گیا۔ یہ آٹھ وزن وافی ہیں۔

(۹) چھر کرکن کا شعراور ہر رکن سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن۔ دوبارے ہر مستمندے کن چندین ستم + کو برنے آرد از عشق تو دم + ہر ستم مستفعلن دے کن فاعلن چندی ستم مستفعلن + کو برنے مستفعلن اردز فاعلن عشقے دم مستفعلن۔

(۱۰) شعر مسدس عروض و ضرب قطع مخبون باقی سالم مستفعلن فاعلن فعولن۔ دوبارے گشتم برد از تو من نگارا + آن بہ کہ یک رہ کنی مدارا + گشتم ہر مستفعلن دز من فاعلن نگارا فعولن + ابہ یک مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن۔ یہ وزن مخلص مخبون ہو کیونکہ اس فعولن او اخر کی اصل مستفعلن تھی قطع سے مفعولن بنا جب یہ مفعولن وزن مجر و من آیا تو وہ وزن مخلص کہلایا پھر وہی مفعولن تو ہو جسکو خبن سے فعولن بنا لیا ہوا اور وزن اب تک مجر و قائم ہو۔ اس شعر کے اول لفظین سعد الشارحین کو دو شک ہوئے۔ اول گشتم بجاف تازی مضوم کہا اور عبارت یون مقدار بتائی۔ گشتم خود را از درد سبب تو او نگار۔ دوم گشتم بجاف فارسی کسکہ یون مقدار بتایا۔ گشتم معارن برد از تو او نگار۔ مؤلف کی رائے میں یہاں گشتم بجاف فارسی مفتوح سبب بجاف گشتم ہو یعنی من از تو بر گشتم او نگار سبب ہا سیدین درد۔ اور اسکا ثبوت مصرع دوم میں ہو کہ تو مراد در رسانیدی من از تو بر گشتم پس بہتر آنکہ یک بار مدارا کن تا از بر گشلی باز آیم۔ اب رہا گشتن بجائے برگشتن وہ مولوی معنوی کے ہاں موجود ہو چکا چون از گشتی ہمہ چیز از تو گشت + چون از گشتی ہمہ چیز از تو گشت +

(۱۱) شعر شش کنی ارکان سباعی سب مطوسی اور خماسی سب سالم مفتعلن قانا پنج خان - دو بار سے دور مدار و ضم لمب زاجم تا بقضاید بدل در طرجم چہ در مد استقلین رخی جمع فاعلین لب ز لم مفتعلن تا بقض استقلین یابدل فاعلین در طرجم مفتعلن - بدل - استقلین و زائد و یابدل وزن نم سے یہاں تک تین اوزان مجز و بین -

آن گیارہ لون کے سوا اوزان وافی تین - عروض نذال ضرب سالم کے ساتھ - یاعروض سالم ضرب نذال کے ساتھ - یادونون مجنون نذال - یاعروض سالم ضرب مجنون نذال کے ساتھ - یاعروض سالم ضرب مجنون کے ساتھ - یاعروض سالم ضرب باعج یعنی فعلان کے ساتھ - یاعروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یاعروض مجنون ضرب مجنون نذال کے ساتھ - یاعروض مجنون ضرب باعج کے ساتھ - یاعروض مجنون ضرب مقطوع یعنی فعلن کے ساتھ لانا درست ہے -

اوزان مجز و بین - عروض سالم ضرب نذال کے ساتھ - یادونون نذال - یاعروض سالم ضرب باعج یعنی مفعولان کے ساتھ - یاعروض سالم ضرب مقطوع کے ساتھ - یاعروض مقطوع ضرب باعج کے ساتھ یاعروض باعج ضرب مقطوع یعنی مفعولن کے ساتھ - یادونون اعرج - لانا جائز ہے - فارسی میں یہ بھی جائز ہے کہ سب ارکان مجنون کر دین جیسے وزن ششمین اسکی مثال گزر چکی یا صرف ارکان خماسی کو مجنون کرین بطرح وزن ستمین یا ارکان سباعی کو مطوسی کر لیں جیسے وزن ہفتمین اسکی نظیر آچکی - مگر بہتر یہ ہے کہ ایک سباعی یا ایک خماسی میں جو زحاف ممکن لائین وہی ہر سباعی اور ہر خماسی میں استعمال کرین سوائے تسکین و وسط کے یعنی اختیار ہو چاہیں ایک مفتعلن میں خواہ ایک فعلن متحرک لٹانی میں چاہیں سب خماسی و سباعی فروع میں تسکین کر لیں مگر نسبت یہ ہے کہ رکن مسکن کی معیت میں رکن سالم نہ لائین - تسکین و وسط تو جیسی لاسکو گے کہ رکن سباعی کو پہلے مطوسی یا رکن خماسی کو پہلے مجنون بنا لو پس جب ایک کو مطوسی یا مجنون بنایا تو اس قسم کے ہر رکن کو ویسا ہی بنالینا احوط ہے جیسا کہ وزن سوئم آخر میں

نذکور ہو چکا۔ جب مسئلہ احوط جاری کیا تو رکن مسکن کے ساتھ رکن سالم لانیو کمان سے ملیگا۔

عمیق

یعنی مقلوب مدید۔ یہ بحر عربی میں بالکل متروک و فارسی میں کمیاب اور اردو میں معدوم صاحب معیار نے مثلاً الفضل نجم میں ایک مصرع لکھا جو اور وہ بھی اس بحر میں بے معنی۔ الغرض دائرے میں اس بحر کی اصل فاعلن فاعلاتن چار بار ہوا اردو وزن اسکے ہاتھ لگے ہیں اور دونوں وافی اس طرح۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ ابن عمار و صبار و بسویش بگزری چون بکویش چہ حرفن من گو برویش جان سپوم بیویش چہ او صبا فاعلن رو بسویش فاعلاتن بگزری فاعلن چو بکویش فاعلاتن چوین من فاعلن گو برویش فاعلاتن جاسپر فاعلن دم بیویش فاعلاتن۔

(۲) بیت شمن عروض و ضرب بقصور باقی سالم۔ فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن۔ دو بار۔ ولہ بوسہ روے او ما آرزو کردہ ایم چہ این گل باغ خوبی طرفہ بو کردہ ایم چہ بویسے فاعلن روے او ما فاعلاتن ارزو فاعلن کرد ایم فاعلاتن ای گئے فاعلن باغ خوبی فاعلاتن طرفہ فاعلن کرد ایم فاعلاتن۔ اسکے فاعلن میں خبن اور فاعلاتن میں خبن و کف آسکتے ہیں مگر سطح کہ معاقبہ نمونے پائے یعنی دوسرے فاعلن میں خبن اور پہلے فاعلاتن میں کف نہوسکیگا باقی اور زحاف مناسب کا اختیار ہو۔ اس بحر کا تیسرا نام مُتَشَدِّد بھی ہے۔ دائرہ مختلفہ کے اوزان بخود ختم ہو

سریچ

اس بحر کی اصل بزبان تازی و اوسے میں متفعّلن متفعّلن متفعّلن بضم خرو بار ہو۔ اسکے عروض۔ مطوی مکشوف۔ مخبول مکشوف۔ دو قسم کے ہیں اور معتقات کے حساب سے موقوف مکشوف۔ دو قسم کے اور بھی ہیں۔ ان حسابوں چار قسم کے عروض ہو جائیں گے۔ اسکی ضربیں۔ مطوی موقوف۔ مطوی مکشوف۔ اصل مکشوف۔ موقوف مکشوف۔

موقوفہ مخبون - مکشوفہ مخبون - آٹھ قسموں کی ہیں۔ یہ سحر وانی اور شیطانی ملامت کا کل بارہ اوزان ہے۔
یون آئی ہے۔

(۱) چہر کن کا شعر عرض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستغفلن مستغفلن
فاعلن مستغفلن مستغفلن فاعلات ۛ اذ مان سلمیٰ لایرئی مثلھا الشراؤن فی شام و
لا فی عواق ۛ باسکان۔ یہ شعر معقد ہو اور راؤن کی رائے مہملہ مشدّد ہو کر ساکن مصرع اول میں
اور متحرک مصرع ثانی میں شامل ہو یوں۔ ا زمان سل مستغفلن می لایرئی مستغفلن مثل ہر فاعلن
ساوون فی مستغفلن شامن ولا مستغفلن فی عراق فاعلات حسن و خوبی میں سلمیٰ معشوقہ کے
زمانے شام و عراق میں دیکھنے والے نہیں دیکھتے ہیں۔ شام و عراق دونوں خوبی و حسن میں بہتر
رکھتے ہیں اسلئے شاعر نے تخصیص کی ہو۔

(۲) بیت نشش رکنی عروض و ضرب و ونون مطوی کشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن فاعلن
و و بار هـ هـ ا ج ر الھوای د س م ی ذ ا ت الغضا ہ ہ م ح ل و ی م س ب ج م ح و ل ہ ہ ب ا ش ب ا ع - با ج ل ہ و ی
مستفعلن ر م ن ہ ہ مستفعلن تل غضا فاعلن ہ م ح ل و ی م س ب ج م ح و ل ہ ہ ب ا ش ب ا ع
کو ہیجان مین لایا اون گھرون کا نشان جو کہ موضع ذات الغضائین ہو اور وہ نشان ایک تودہ رب
ہو کہ منقلب الاحوال ہو گیا ہو۔ ذات الغضا وہ جگہ جہاں غضا کے درخت بہت ہوں اور غضا
ایک درخت عرب کا نام ہو۔ محول کہسروا و صاحب حول یعنی وہ شخص جس پر ایک سال گزرا ہو اور
بقول بعض وہ چیز جس پر کوئی حاجت گزری ہو۔

(۳) شعر میں عروض طوسی کشف ضرب باقی سالم مستفعل فاعل مستفعل مستفعل فاعل مستفعل فعل سبکون وم
 قالت ولم یفصد لیل الخنا مجہلاً فقد ابلغت اسماعی ۛ قالت ولم مستفعل تصدیق
 مستفعل لل خنا فاعل ۛ ملن فقد مستفعل ابلغت اس مستفعل باعی فعلن ۛ ہنوز سخن ہجو اور
 فحش کا قصد بھی نہیں کیا گیا تھا کہ معشوقہ نے کہا تحقیق باز رہ کہ پونہچا یا تو نے فحش کو میرے
 کانوں تک ۛ اسنوی نے نہایتہ الراغب میں ہمزہ اسماعی کو ففتح و کسر دونوں طرح صحیح مانا ہے۔

(۴) چہرکن کی بہت عروض و ضرب و دونوں مجبول مکشوف باقی سالم مستفعلن مستفعلن
بتحرک دوم دوبارہ الشَّوْصُورُ وَالْوُجُوهُ دَانِيًا وَخَافُ الْكَفِّ عَنَّمْ ۞ باسکان۔
یہ شعر معقد ہوا اور دانیہ کے الف پر صریح اول ختم ہو یوں۔ ان شمس مستفعلن کن ولو جو مستفعلن بدنا
فعلن ۛ نیرن واط مستفعلن اقل الکف مستفعلن فغم فعلن یعشوقون کی بوسہ خوش بوسے شک
کے مثل ہوا اور اوکے منہ حسن اور چمک مین دنیارون کے مانند اور اوکی او گلیان درخت خردب
شامی کی شاخوں کے مثل مین۔ عزم بعین مملہ و نون ایک درخت کہ اوکی شاخیں سرخ ہوتی مین
اور بقول بعض ایک درخت حجازی کہ اوسکا پھل سرخ ہوتا ہوا سر انگشت حنائی سے اوسکو تشبیہ
دیتے مین۔ لکذا فی شرح ۵۔

(۵) چہرکن کی بہت عروض مجبول مکشوف ضرب اصلم باقی سالم مستفعلن مستفعلن فعلن بتحرک
دوم مستفعلن مستفعلن فعلن تسکین دوم ۞ يَا أَيُّهَا الزَّكَاةُ عَلَى عَجْجٍ ۞ قَدْ قُلْتُ فِيهِ عَكْرًا
تَعْلَمُ فَعْلُنْ ۞ یا او یہ مستفعلن زاری علی مستفعلن عمرن فعلن ۛ قد قلت فی مستفعلن ہن غیر مستفعلن
تعلّم فعلن۔ او عمر پر عتاب کرنے والے تحقیق کہ تو نے اوسکے حق مین وہ چیز کی جسکو تو نہیں جانتا
خلیل و محقق نے وزن چارم و پنجم کو ایک ہی جانا ہر کیونکہ وہ فعلن کی تحرک دوم و تسکین دوم
کو ایک ہی سمجھتے مین مگر اخفش و زجاج نے دو نوں کو علیحدہ علیحدہ فرض کیا۔ مؤلف کے نزدیک یہ
دونوں وزن علیحدہ مین مگر دونوں کا اختلاط ایک قصیدے مین جائز ہو۔

(۶) شعر سدس عروض مطوی مکشوف اور ضرب مطوی موقوف باقی مجنون۔ مفاعیلن
فاعلن ۛ مفاعیلن مفاعیلن فاعلات ۞ اَرْدَمِنَ الْأُمُورَ مَا يَنْبَغِي ۞ وَمَا تُطِيقُهُ وَ
مَا كَيْسَتَقِيْمُ ۞ باسکان۔ اردمنل مفاعیلن امور ما مفاعیلن ینبغی فاعلن ۛ و ما تطی مفاعیلن
قہو و ما مفاعیلن یستقیم فاعلات۔ سب مور مین جس چیز کا تو سزاوار ہوا و جسکی تجھ کو طاقت ہو
اور جو کچھ ستقیم ہوا و سب کا ارادہ کر۔ بعض کے نزدیک ضبن مستفعلن حسن ہے جیسا کہ شعر مذکور
مین گزرا۔

(۷) بیت شش کنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مستفعلن مقعلن
 فاعلن مقعلن مقعلن فاعلات ۛ قَالَ لَهَا وَهُوَ بِهَا عَالِمٌ ۛ وَفِيكَ أَمْتَالٌ طَوِيفٌ قَلِيلٌ ۛ
 باسکان - قال لہا مقعلن مہو بہا مقعلن مالن فاعلن + ویک ام مقعلن نال طری مقعلن
 فن قلیل فاعلات - اس حالت میں کہ قائل مشوقہ کو جانتا تھا - کہا اس مشوقہ سے تجھے
 رحمت ہو امثال عجیب یا امثال مال جدید یا امثال مرد طریف کمترین - ویک کلمہ رحمت ہو -
 طریف بطای مطبوعہ عجیب یا مال جدید اور ایک شخص کا نام - بعض کے نزدیک طوستفعلن
 احسن ہو جیسا کہ شعر ذیل میں ہے -

(۸) چھر کن کا شعر عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی مجہول - فعلتن فعلتن
 فاعلن + فعلتن فعلتن فاعلات ۛ وَبَلَدٌ قَطْعَةٌ عَامٍ ۛ وَجَمَلٌ مَحْرُوفٌ الطَّيْنُ ۛ باسکان ۛ
 بلدن فعلتن قطعہ فعلتن عامرن فاعلن + وجمالن محروپہ فعلتن فط طریق فاعلات بہت
 شہرون یعنی زمینوں کو عامرنے کو کیا اور راہ میں بہت اونٹوں کو ذبح کیا - مستفعلن میں اسنو
 کے نزدیک خبل قبیح ہو جیسا کہ اس شعر میں گزرا - اس بحر کے عروض ضرب کو موقوف یا مکشوف
 بنالین تو اوہمیں غبن لانا جائز نہیں جب تک کہ بحر اکان کل مسدس رہیں - اس شعر تک آٹھ وزن
 وافی ہیں - اس بحر کا وزن مجز و نہیں آسکتا کیونکہ وہ بعینہ بحر جرز کا مجز و ہو جائیگا -

(۹) تین رکن کا ایک شعر مہمذ یعنی ڈیڑھ کا ایک مصرع ضرب موقوف باقی سالم - اسمین عروض
 و ضرب ایک ہو زیادہ تعریف مثلث رجز عربی کے وزن نم میں مذکور ہو چکی - مستفعلن مستفعلن
 مفعولات - ایک بار ۛ يَنْضَحْنَ فِي حَاقَاتِهِ يَأْكُلُ الْوَالِدُ ۛ باسکان میضمن فی مستفعلن مافاتی
 مستفعلن بل ابوال مفعولات - ناستے پیشاب کرتے ہیں اپنی فرج کے کناروں سے - یہ ایک
 شعر اپنی اصل کا ایک مصرع ہو - یہ اصلی وزن پنجم ہو -

(۱۰) بیت ستہ رکشی ضرب مکشوف باقی مثل وزن نم - مستفعلن مستفعلن مفعولن - ایک بار
 ۛ يَا صَاحِبِي رَحِلْ أَقْلًا عَذْرِي ۛ يَا صَاحِبِي مَسْتَفْعَلُنْ حَتَّى أَقْلُ مَسْتَفْعَلُنْ لَا عَذْلِي مَفْعُولُنْ

ہم یہ شعر مع معنی رجوع علی کے وزن یا زدم میں لکھ چکے۔ سکا کی کتاب ہے کہ اس شعر کو رجبہ مشطور
مقطوع العروض میں رکھنے سے بیان لانا بہتر ہے اس سبب سے کہ رجبہ میں مستفعل کے لام کی
حرکت مع نون جائیگی اور بیان صرف مفعولات کی تاسے فوقانی متحرک سا قوط ہوگی اس لیے
یہیں آسانی ہے۔ یہ اصلی وزن ششم ہے۔

(۱۱) شعر مثلث ضرب موقوف مخبون باقی مثل وزن نہم۔ مستفعلن مستفعلن فَعْلَولان۔ ایکبار
لَا بُدَّ مِنْهُ فَاتَّخَذُوا زَوْاقِكُمْ بِاسْکَانَ۔ لَابَدٌ مِنْ سِتْفَعْلُن ہو فَرِحَ سِتْفَعْلُن تَوَلَّیْنِ
فَعْلَولان۔ یہاں ضَعْمَ مِنْہ کا اشباع ہوگا اگر اسکا اشباع نکرو جب بھی درست ہو رکن دوم مفعلن
مخبون ہو جائیگا۔ اگر عورتوں پر ہو کہ اس سے نیچے اترے اور اوپر چڑھے۔ چونکہ یہ وزن اب
مستدس نہیں اس لیے مفعولات موقوف میں نہیں درست ہے۔ انخدرن انخدر کا صیغہ امر جمع
مؤنث ہے اسطرح ارقین رقی کا۔

(۱۲) ایک بیت میں تین رکن ضرب مکشوف مخبون باقی مثل وزن نہم۔ مستفعلن مستفعلن فَعْلَول
اکیبار۔ یَا دِرَّانَ اَخْطَاْتُ اَوْ سَيِّئْتُ بِاشْباع۔ یارب یا سِتْفَعْلُن اَخْطَاْتُ اَوْ سِتْفَعْلُن سِتْفَعْلُون
اگر پروردگار میں نے اگر خطا کی یا نسیان کیا تو مجھ کو تو بخشدے۔ یہاں بھی وزن مستدس
نہیں بدینوجہ مفعول مکشوف میں خبن جا رہا ہے۔ وزن نہم سے یہاں تک چار وزن مشطویین
دیکھو یہ مکاناتے کا زور ہے کہ اس بحر کے مستفعلن میں خبل سے سببیں کے دونوں ساکنوں کو
گرائنا یا خبن سے ساکن اول کو گرائنا اور دوم کو بحال رکھنا یا طوسے ساکن دوم کو گرائنا اور اول
ساکن کو بحال رکھنا اس رکن میں ساتھ ہی جائے گا۔

بزبان فارسی بھی اس بحر کی اصل دائرے میں سِتْفَعْلُن مستفعلن مفعولات دو بار آئی ہے۔
و انی اور مشطور ملا کر بیت اوزان اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چھ رکن کا شعر عرض و ضرب موقوف باقی سالم۔ مستفعلن مستفعلن مفعولات۔ باسکا
دوبار۔ اسیرے خواہم ترا جویم ترا من او یار۔ خواہم ترا گویم ترا اگر خسار۔ خواہم ترا مستفعلن

جویم تر مستفعلن من ای یا مفعولات + خانم تر مستفعلن گویم تر مستفعلن گلہ خیار مفعولات اس وزن کو سالم ہی سمجھنا چاہیے مگر یہ وزن خالی از تکلف نہیں بجا فی المعیار بر سالم و محبوب شعر نیامدہ است الا انچہ عروضیان بتکلف برائے مثال گفتہ اند از جهت تشبیہ جریب۔

(۲) شعرش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی سالم مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلات و نحو اہن بر من ستم گارہ شد بہ بے بیج جرمے مر مرا کر و خوار بہ و نحو اہن مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار شد فاعلن سبب بیج جرمے مستفعلن مر مرا مستفعلن کر و خوار فاعلات۔ یہ وزن بھی خالی از تکلف نہیں۔

(۳) بیت مسدس الارکان عروض مطوی مکشوف ضرب مطوی موقوف باقی محبوبن مفاعلن مفاعلن فاعلن + مفاعلن مفاعلن فاعلات سے چرانہ مردمی کئی باری بہ چراہے کئی دلش را بدرد بہ چرانہ مفاعلن دی کئی مفاعلن باری فاعلن + چراہے مفاعلن کئی دلش مفاعلن را بدرد فاعلات۔ اس میں بھی تکلف ہے۔

(۴) شعرش رکنی ابتدا سالم عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی مستفعلن مفعولات + مستفعلن مفعولات فاعلات۔ سلمان ساوجی سے صورت اقبال ترا بر حبیبین + انا فکھنگا لک فکھامینین + صورت اق مفعلن بال تر مفعلن بر حبیبین فاعلات + ان نافع مستفعلن نالک فکھ مفعلن جن مبین فاعلات۔ جو لوگ اس شعر کو وزن ہفتمین پڑھتے ہیں وہ انا کے الف ساکن کو باقاعدہ حذف کر کے عبارت قرآنی کو غلط کرتے ہیں۔

(۵) بیت شش رکنی عروض و ضرب صرف موقوف باقی چار رکن مطوی مفعلن مفعولات۔ بوقف دوبارہ گریچم ہجر ترا پایا نیست + درد مرا ہم ہوس در مان نیست گریچم مفعلن ہجر تر مفعلن پایا نیست مفعولات + درد مرا مفعلن ہم ہوس مفعلن در مان نیست مفعولات۔

(۶) بیت مسدس عروض و ضرب صرف مکشوف باقی مطوی چار رکن مفعلن مفعولات۔

دو بار سے دلبر مار گزند دلدار می چکست کہ آید ز پے غنچوار می چک دلبر بافتل گر کند مفتعل دلدار می
مفعولن - وقس علی ہذا -

(۷) چھر رکن کا شعر عروض و ضرب بطوی موقوف باقی چار رکن مطوی مفتعل مفتعل فاعلات
دو بار - حرفی صفائی سے میرسد آن شوخ شیدان عشق چہ مرده شمار کہ قیامت رسید چہ
میرسد مفتعل شوخ شہی مفتعل و ان عشق فاعلات + مرده شمار مفتعل را قیامت مفتعل مت رسید
فاعلات - میر تقی میر سے سرفک ہونے کو ہر کسی خاک چہ گرداک اوٹھی ہو بیابان سے آج چہ
سرفک مفتعل ہونک ہو مفتعل کسک خاک فاعلات + گرداکٹ مفتعل ٹی ہدیا مفتعل ہاں
الج فاعلات -

(۸) شعر شش رکنی عروض و ضرب بطوی مکشوف باقی مطوی مفتعل مفتعل فاعلن - دو بار
سے رفتے و پروانہ رویش شدے چہ شمع اگر بال و پر سے داشتے چہ رفت سے پرتعلن فاعلی
مفتعل پیش شدے فاعلن + شمع اگر مفتعل بال پر سے مفتعل داشتے فاعلن - حکیم مومن خان سے
آنکھ نہ گنے سے سب احباب نے چہ آنکھ کے لگانے کا چرچا کیا چہ اک نلک مفتعل نے س سج
مفتعل باب نے فاعلن + اک گلک مفتعل جان کچر مفتعل چا کیا فاعلن -

(۹) چھر رکن کا شعر مثل وزن ہفتم و ہفتم گبر سوا سے عروض و ضرب اکثر مطوی اور اکثر مطوی
مسکون - اسمین اختیار ہو خواہ ایک کن کو مسکن کیجے بصرع اول میں جیسے مولوی جامی تحفۃ الاحرار
میں فرماتے ہیں سے چون نرگل آن گلبن سر بر کشید چہ غنچہ نور ستہ دل در مید چہ چور گل
گلبن سرفعلن بر کشید فاعلات - خواہ دو نون رکن کو جیسے نسل الدین فقیر سے قمری از دستا
خاموش گشت چہ فاختر از سخن فرو بیتاد چہ قمری از مفعولن دستا مفعولن موش گشت فاعلات
خواہ ایک رکن کو مصرع دوم میں - خاقانی سے حلقہ ار کم شود از زلف تو چہ خاتم جم خوابی وان
آن - خاتم جم مفتعل خاہی تا مفعولن وان ان فاعلات - خواہ دو نون رکن کو جامی سے
بستہ حروفش برق مشک فام چہ حوہ مقصود اک فی الحیات چہ حورن مق مفعولن صورتن

مفعول فل خیام فاعلات۔ مؤلف نے تہ تیغ اساتذہ اپنی مثنوی قضا و قدر میں بربان اردو
 تسکین کا استعمال کیا جو یوں سے بیچ بھی اور نہ کچھ مند سے بول پڑا وہ جمی گھر گھوٹا انخاس
 مول پڑا وہ جگر مفتعلن گوارا رخ مفعولن خاص مول فاعلات۔ اسید طح مکشوف العروض و
 الضرب میں بھی تسکین یا وسط جائز ہے۔ جامی سے قمری بہادہ شمشاد دل پڑا سوخت بدایح
 غم اوشاد دل پڑا قمری بن مفعولن ہادشہ مفتعلن شاد دل فاعلن۔ لمولف سے سایہ صفت سا
 علی کبار پادہ حکمک الخی احمد نے کہا پڑا حکمک مفتعلن می احمد مفعولن نے کہا فاعلن۔ یہ
 تسکین دونوں مصرعون میں بھی معاروا ہے۔ جامی سے زان نسرد تہمت این درج راہد زین
 نرسد ظلمت این برج را پڑا زان نسرد مفتعلن تہمت اسی مفعولن درج را فاعلن + زنی نرسد مفتعلن
 ظلمت اسی مفعولن برج را فاعلن صاحب حدائق وغیرہم اس مفعولن درمیانی کو مستفعلن کا
 مقطوع کہتے ہیں اور صریح غلط ہے کیونکہ قطع عروض و ضرب کے سوا اور کہیں آپسی نہیں سکتا اسلئے
 یہ کہو کہ مستفعلن کو مطوی کیا تو مفتعلن ہوا پھر مفتعلن کو مسکن کیا تو مفعولن ہو گیا۔ عوام اس
 تسکین کو سکتہ سمجھتے ہیں اسلئے ایک پوری نظم میں مکرر لانا بہتر ہے کہ اونٹ کا وہم تو مٹ جائے۔ وزن چہام
 و ہفتم و ہشتم و نهم کا اجتماع باہمی بلا تکلف جائز ہے۔

(۱۰) شعر مسدس الارکان عروض مطوی موقوف اور ضرب مجبول مکشوف باقی مطوی۔ مفتعلن
 مفتعلن فاعلات مفتعلن مفتعلن فعلن تحریک و م سے ماہرہ خابر بہرہ رو سے زمین پڑا جرد تو مرا یاد
 نسرد پڑا ماہرہ مفتعلن برہم مفتعلن بے زمین فاعلات + جرد تو مرا یاد اگر مفتعلن فعلن
 (۱۱) شعر شش رکنی عروض مطوی مکشوف ضرب مجبول مکشوف مسکن باقی مطوی۔ مفتعلن
 مفتعلن فاعلن مفتعلن مفتعلن فعلن تسکین دوم سے پتہ تو بہت شفا سے دلم پڑا زاکم شاد
 خست پادامت پڑا پتہ تو مفتعلن بہت شفا مفتعلن بے دلم فاعلن + زاکم مفتعلن خستے بان
 دامت فعلن۔ اگر شفا سے کی تھائی کو شباغ نکرو تو یہی شعر عروض مجبول مکشوف یعنی فعلن تھکا
 اور ضرب مجبول مکشوف مسکن یعنی فعلن مسکن الاوسط کی مثال ہو سکتا ہے۔ لوگوں نے اسکی ضرورت

اصل کم کہا ہو یعنی مفعولات سے لات گر گیا رہا مفعول وہ برابر فعلن کے ہو۔ محقق فرماتے ہیں کہ یہ اونکا سہو ہو کیونکہ بصورت صلح ضرب مطوی کب ہو سکیگی باوجودیکہ طری بیان لازم جانتے ہیں جب مفعولات میں طم کیا تو فاعلات رہا پھر جب عمل صلح سے لات نکالا تو فاعل باقی رہتا ہے فعلن کب ہو سکتا ہو اسلئے طم کے لزوم سے یہاں مخبول مکشوف مسکن ہی اسکا نام ٹھیک ہو۔

(۱۲) بیت مسدس عروض مخبول مکشوف اور ضرب مخبول موقوف مفتعلن مفتعلن فعلن تکرر دوم مفتعلن مفتعلن فعلات تکرر دوم قبلہ من روے چو ماہ تو شدہ قبلہ ازین بہ بنود بجمان ہ بلا اشباع گسرو ماہ۔ قبل من مفتعلن روے چا مفتعلن بہت شد فعلن قبل ازین مفتعلن بہ بنود مفتعلن بجمان فعلات معیارین بجمان کے عوض درجمان کا تب کا سہو کم ہو ورنہ خیل نہو سکیگا۔

(۱۳) چھ رکن کا شعر چار رکن مطوی باقی محقق اسکا عروض و ضرب صلح مقصور بتاتے ہیں۔ مفتعلن مفتعلن فاع۔ دوبارہ سنگدل آن یار پہ آرم ہ یک شہم ازخو دکنند شاد ہ سنگدل مفتعلن یار پہ مفتعلن زرم فاع یک شہم مفتعلن خد کند مفتعلن شاد فاع اسمین عروض یا ضرب یا دونوں کو صلح محذوف یعنی فع بھی اگر لائین تو درست ہے جیسے وزن چار دہم۔

(۱۴) شعر مسدس الارکان عروض و ضرب اصل محذوف باقی مطوی مفتعلن مفتعلن فتح۔ دوبارہ کیست کہ گوید بتو یار ہ حال دل خستہ مارا ہ کیس گ کو مفتعلن بدیت یا مفتعلن رافع حال دے مفتعلن خست یا مفتعلن رافع۔

(۱۵) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب موقوف باقی مخبول مفتعلن مفتعلن مفعولات مذکور صبا بکن تو کو تہ از زلفش دست ہ ہزار دل بہر خم مولیش بہت صبا بکن مفتعلن تکو تہر مفتعلن زلفش دست مفعولات باقی علی ہذا القیاس۔

(۱۶) عروض و ضرب مکشوف باقی مثل وزن پانزدہم مفتعلن مفتعلن مفعولن۔ دوبارہ سے کہے کہ از خست شد خستہ ہ ہ کام خولیش میرسد جو بندہ ہ کیسک از مفتعلن خست

مفاعِلن شمرند مفعولن۔ باقی قس علیہ۔ ان دونوں وزنوں کو تحکف سے خالی بنانا۔

(۱۷) بیت مسدس الارکان صدر وابتدا مطوی دونوں حشو مطوی مسکن عروض و ضرب اصلم مقصور مفتعلن مفعولن فاع۔ دوبار۔ جامی سے احوکل رویت آتش بیز پد زلف سیاہت سنبل خیز پد احوکل رویت مفتعلن بیت آتش مفعولن بیز فاع + زلف سیاہت مفتعلن بیت سنبل مفعولن خیز فاع۔ اس وزن کو متقارب ثمن اثر م مقبوض مقصور محقق یعنی فاع مفعولن فاعل فاع سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں عمل کی سہولت اور تسکین کی آسانی اور صلح کی وقت سے اسکو متقارب کے وزن سے موسوم فارسی میں رکھنا ادلی ہے۔ ہم نے فرق بتانے کے لیے یہاں وزن مہم لکھا۔ شمس لدین فقیر نے حدائق البلاغ میں بشمول وزن ہذا اپنا ایک شعر لکھا ہے یوں سے تیج کف اذنا زبیا پد تاشدہ عمر م سپرے پد مفتعلن مستفعل فع۔ یہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ حشو کفوف ہیں اور عروض و ضرب اس کے منجور۔ حال آنکہ بیان زحافات میں خود تحریر فرما چکے ہیں کہ کف عبارت ہے ادا سقاطسا کن تم سببہ مستفعلن مجموعی کے آخر سبب کہان ہے جس میں کف کی گنجائش ہو اور مستفعل کا نام کفوف رکھا جائے پس اس شعر کو متقارب فارسی کے وزن چیل کو چارم میں شامل کرو برو وزن فاع مفعول فاع فاعل۔

(۱۸) چھ رکن کا شعر عروض و ضرب مکشوف مخبون باقی سالم مستفعلن مستفعلن مفعولن۔ دوبار۔ احو نادرین اذکو سے ماگز رکن پد و موہ جبین بر رو سے مانظر کن پد احو نازی مستفعلن اذکو یا مستفعلن گز رکن مفعولن + و موہ جبی مستفعلن بر رو یا مستفعلن نظر کن مفعولن۔ یہ وزن بقول صاحب حدائق در فارسی مستعمل نہیں۔ اور عربی کے مسدس میں خبن عروض و ضرب میں روانہ ہیں ورنہ تیج سمجھا جاتا۔ بدنیو جہ اس وزن کو بحر جز فارسی سے شمار کر دجو کہ وزن بست و ششم میں ہے۔ یہ اشارہ وزن وافی میں۔

(۱۹) تین رکن کا ایک شعر معقد ضرب موقوف باقی ارکان مطوی۔ اس میں عروض و ضرب ایک ہی ہے جیسا کہ عربی کے وزن ثنم میں ذکر ہو چکا۔ مفتعلن مفتعلن مفعولات۔ اکیار سے در سر بحر

ہوس جانان نیست : در مرتفع منقطع جزم ہوس منقطع جانانی منفعولات۔

(۲۰) شعر شلت معقد ضرب مکشوف بائی مثل وزن نوز و ہم منقطع منقطع منفعولن۔ ایک بار سے بار دیگر آن بت من باز آمد : بار دیگر منقطع البت من منقطع باز آمد منفعولن۔ نوز و ہم و ہم و ہم و ہم مشطورین۔ بحر سرج کے اکثر اوزان بحر جز سے ملے ہیں ہم نے بحر مسدس میں اونچی تخلیق بتادی پس جس بحر میں ولویت ہو وہ میں اون اوزان کو شمار کرو۔

جدید

یہ بحر عربی میں متروک الاستعمال اور فارسیوں کی خاص مگر قلیل الاستعمال ہے۔ اسکی اصل امر میں فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہے۔ اسکے چھ وزن آئے ہیں اور چھوں وانی حسب تفصیل ذیل۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہے ہر شہم گوئی کہ فوایت خوش کنم : چند فردا رفت شاید فردا کنی : ہر شہم گو فاعلاتن لی کفردا فاعلاتن بیت خوش کنم مس تفع لن : چند فردا فاعلاتن رفت شاید فاعلاتن فردا کنی مستفعلن۔

(۲) شعر شش رکنی اور ہر رکن منجول۔ فاعلاتن فاعلاتن مفاعلن۔ دو بار ہے یعنی : چو قدرت گرچہ صنوبر کشد سرے : نہ بود چون قدس روت صنوبرے : چو قدرت گر فاعلاتن چنوبر فاعلاتن کشد مفاعلن : نہ بود چو فاعلاتن قدس روت فاعلاتن صنوبرے مفاعلن۔ بحکلف میل نشاد اللہ خان انشا نے زبان اردو میں آمین پانچ شعر کی غزل کہی ہے۔ یوں سے تجھے لازم ہو تغافل یہ قیام : مو عشرت سے تھی ہو ابلاغ دل بہتج لازم فاعلاتن تغافل فاعلاتن قیام مفاعلن : مو عشرت فاعلاتن تھی ہو فاعلاتن ابلاغ دل مفاعلن۔ استعمال اردو کا حکم اس پر جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ شاذ ہے۔

(۳) چھ رکن کا شعر عروض ضرب مقصور باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن منفعولن۔ دو بار ہے یادف و زو مخور ہم باد لبہ : کہو بیا ہم روز عشرت زین خوشتر : باد فو فو فاعلاتن مخور ہم فاعلاتن

باوہر مفعولن کہ کیا ہم فاعلاتن روز عشرت فاعلاتن زنی خستہ مفعولن۔

(۲) شعریہ۔ پس لارکان عروض مقصور یا تانہون۔ فاعلاتن فاعلاتن مفعولن۔ دو بار سے
چہ ریح خوب تو بہیم در است کہ بدراید دل نمکش آہے کہ چہ رخے خو فاعلاتن بت بینم فاعلاتن
در است مفعولن + ہا را یہ فاعلاتن روز عشرت فاعلاتن کش آہے مفعولن۔

(۳) بیت۔ پس صدر روانہ راسالم حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ فاعلاتن فاعلات
مفعولن۔ دو بار غضا نری رازی سے مہ جینا رو سے روشنت بکشا کہ ناز دنیا بدر خوشیتن
بنما کہ مہ جینا فاعلاتن رو سے روشنت فاعلاتن نکت بکشا مفعولن + ناز دنیا فاعلاتن بدر خیش
فاعلاتن تن بنما مفعولن۔ صاحب تقویم الشعر نے اس وزن کے عروض و ضرب میں ضمن
اگر کہ یہ وزن فاعلاتن فاعلاتن مفاعلتن شعرا دو یون کہا ہو سے عاشقون پردیکھ یا رنگر
ستم کہ انکا ہو خود حال زار نکتر ستم کہ عاشقہ پر فاعلاتن دیک یا ر فاعلاتن نکتر ستم مفاعلتن +
انک ہو خود فاعلاتن حال زار فاعلاتن نکتر ستم مفاعلتن۔ اول تو یہ اردو میں غیر مستعمل دوم
بجکم عاقبہ فاعلاتن دوم کا نون اور مس تفع لن کا سین مٹا کر نہیں سکتے بدین سبب یہ شعرا دو
اور اسکا وزن دونوں غلط۔

(۴) شعر شریکی عروض و ضرب مقصور مخبول باقی سالم۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
سے برسن او جانان مکن این ستمما کہ خور وہ ام اندر فرقت چہ غمما کہ برمنو جا فاعلاتن
نا مکن اسی فاعلاتن ستمما فاعلاتن + خرد ام ان فاعلاتن در فرقت فاعلاتن چہ غمما فاعلاتن۔
دیکھو یہاں بجکم عاقبہ حشو مکفوف شاعر نے لایا۔ یہ چہ اوزان وافی ہیں۔ باقی وزن اسکے اور
بحرون سے مشتق ہیں اور خوش آئند بھی نہیں۔ دوسرا نام اس بحر کا بھی غریب ہو اور تیسرا
نام اسکا بزر جہری اس سبب کہ بزرگ مہر نے اسکو ایجاد کیا۔

قریب

یہ بحر بھی خاص فارسی گویون کی ہو۔ اسکی اصل دائرے میں مفاعیلین مفاعیلین فاعلاتن

دو بار جو اور بقول محقق طوسی علیہ الرحمہ متحوال میں مکفوف لائے ہیں۔ مگر شاذ۔ سالم بھی کی ہو
اسکے اوزان وافی اور وافی المضاعف ملا کر سب بار مستعمل ہیں اس طرح۔

(۱) چھ رکرن کا شعر اور ہر رکرن سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن۔ دو بار سالم۔
از عوش بالاتر بگز رانی چہ اگر گوی کہ ہستی از بند گانم بد سرم از عزم مفاعیلن شبلا لائرم مفاعیلن
بگز رانی فاع لاتن۔ اگر گوی مفاعیلن کہستی از مفاعیلن بند گانم فاعلاتن۔

(۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب سالم باقی مکفوف۔ مفاعیل مفاعیل فاع لاتن۔ دو بار
خداوند جہان بخش شاہ عادل چہ شہنشاہ جوان نخت را د کامل چہ خداوند مفاعیل جہا
مفاعیل شاہ عادل فاع لاتن۔ شہنشاہ مفاعیل جوا نخت مفاعیل را د کامل فاع لاتن۔

(۳) شعر شش رکنی عروض و ضرب مستقیم باقی مثل وزن دوم۔ مفاعیل مفاعیل فاعلیان
دو بار کسے کو بود از جام عشق مدہوش چہ غم ہستیش ز دل شود و فراموش چہ کسے کو مفاعیل
و در جام مفاعیل عشق مدہوش فاعلیان۔ غم بہت مفاعیل ایش و دلش مفاعیل و فراموش
فاعلیان۔

(۴) شعر سہدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل مفاعیل فاعلات۔ دو بار
بسودے سوزلف مشکبار چہ پریشانم و ہم تیرہ روز گار چہ بسوداے مفاعیل سوزلف
مفاعیل مشکبار فاعلات۔ پریشان مفاعیل ہم تیر مفاعیل روز گار فاعلات۔ آہمین عروض
و ضرب مخدوف بھی آتے ہیں۔

(۵) بیت سہدس الارکان صدر و ابتدا اضر بشتو مکفوف عروض و ضرب سالم مفعول
مفاعیل فاع لاتن۔ دو بار سیفی سے تابع رہی برقرار باشد چہ علاج در شہر یار باشد چہ
تابع مفعول رہی برق مفاعیل را رہا باشد فاع لاتن۔ علاج مفعول و در شہر مفاعیل
یارا باشد فاع لاتن۔ اس وزن کو شمس الدین فقیر بحر مضارع میں غلطی سے لائے ہیں۔

(۶) شعر شش رکنی عروض و ضرب مستقیم باقی مثل وزن پنجم مفعول مفاعیل فاعلیان۔ دو بار

ملا غور سی شیرازی سے چون عرصہ رنگ و صدا سے رنگ ست پستیت خنخش در جہان اسکان
چو عرصہ مفعول یزنگوس مفاعیل داسے رنگست فاعلیان + صیتیں مفعول خنخش درج مفعیل
بان اسکان فاعلیان -

(۷) بیت شش کنی صدر وابتدا اعرب خشو کفوف مسکن عروض سالم ضرب مستیع مفعولن
مفعول فاع لاتن + مفعولن مفعول فاعلیان سے شمشیر پرنڈہ کف دہندہ + خود ہر چہ
جز این بود محال ست + شمشیر مفعولن بر رند مفعول کف دہندہ فاع لاتن + خود ہر چہ
مفعولن جزایب مفعول و دمحال ست فاعلیان - کاتب معیار کے سہوا القلم سے بجایے
مفعولن مفعول نکلا اور سعد الشارحین نے بھی غور نگر کے شعر ہذا کو بر وزن مفعول مفعول فاعل
و فاع لیان قائم رکھا اور نہ سوچے کہ خشو میں خرب جائز نہیں با وجودیکہ اسے شمشیر اور ہاے
ہر چہ کے اشباع سے یہ قسم مٹا جاتا تھا یعنی صدر وابتدا اعرب اور خشو میں کفوف میں با شمشیر
ہو کر وہی وزن قائم ہو گیا جو ہم نے بتایا - اگر خواجہ نے صدر وابتدا کو اعرب کہا تو کیا نقصان
یہ بھی تو وہ پہلے فرما چکے ہیں کہ در بنا کفوف بکار دارند - بعدہ صدر وابتدا و عروض و ضرب کی
تصریح کی اور خشو کو کفوف ٹھہرا کر اس بحر کے آخر بیان میں خود فرمایا کہ حکم تسکین وسط ہماں ست
کہ لفظ آمد - پھر ہم خشو کو کفوف کہہ کر کن اوائل ورا و اسط میں تسکین کیوں نہ کہیں - علیل
(۸) بیت مسدس صدر وابتدا اعرب خشو کفوف عروض و ضرب مقصور - مفعول مفاعیل
فاعلات - دوبارے بامردم ناسازگار طبع + بیچارہ بود مرد سازگار + بامرد مفعول
ناساز مفاعیل کار طبع فاعلات + بیچارہ مفعول بود مرد مفاعیل سازگار فاعلات - صاب
حادثی اسکو بحر مضارع بتاتے ہیں اور دھوکا کھاتے ہیں -

(۹) شعر شش کنی عروض و ضرب محذوف باقی مثل وزن ہشتم مفعول مفاعیل فاعلن
دوبارے آنرا کہ طلبگار وصل شدہ از جو رقیبان چہ غم بود + اراک مفعول طلبگار
مفاعیل وصل شدہ فاعلن - باقی علی ہذا القیاس - اس وزن کو شمس الدین نے بحر مضارع

مین بعلط شامل کیا ہو۔

(۱۰) چھر کرن کا شعر صدر وابتدا اشتر حشو کفوف عروض و ضرب محذوف۔ فاعلن مفعیل
 فاعلن۔ دوبار۔ غضا سڑی رازی سے اگل رخت غیرت سمن + وود و نرگست نرگس
 چمن + اگلے فاعلن رخت غیر مفعیل تے سمن فاعلن + وود نر فاعلن گست نرگ مفعیل
 سے چمن فاعلن۔

(۱۱) بیت شش کئی عروض و ضرب بقصور باقی ثل وزن دہم۔ فاعلن مفعیل فاعلات
 دوبار۔ ملا خطائے نراقی سے خواہر حسین بے برادرست + جنجر حسین زیر جنجرست + خواہر
 فاعلن حبیب مفعیل رادرست فاعلات + جنجر سے فاعلن حبیب مفعیل جنجرست فاعلات۔
 ہم ان دونوں اوزان کو متدارک کے وزن یا زدہم و دواز دہم فارسی مین لکھ چکے اور وہ انکو
 غلط بتا کر یہی اوزان قریب بتا دیے ہین صرف غلطی بتانے کے لیے متدارک کے وہ دونوں
 اوزان قائم کیے۔ یہ گیارہ اوزان وافی مین۔

(۱۲) بارہ کرن کا شعر وزن دہم کا مضاعف الارکان۔ فاعلن مفعیل فاعلن فاعلن مفعیل
 فاعلن۔ دوبار۔ محب و ہوس سے جان و دل یا برسن گدا انتقد رخصا سیکنی چرا + از رہ وفا
 یکدمے بیا پردہ بر کشا رخ مہن نما + جان و دل فاعلن ربا بر م مفعیل نے گدا فاعلن ایقدر
 فاعلن جفا سیک مفعیل فی چرا فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ یہ ایک زن مضاعف الوافی ہے
 یوسف عروضی نیشاپوری نے خلیل بن احمد کے دو سو برس بعد یہ بحر استخراج کی گئی تاخیر نے
 اسکو متروک کر دیا۔

منسرح

اس بحر کی اصل دائرے مین بزبان تازی مستفعل مفعولات مستفعلن۔ دوبار ہو۔ اسکے عروض
 سالم۔ مخبون۔ مطوی۔ تین قسم کے ہین۔ ۱۔ اور ضرب مین۔ موقوف مکشوف۔ مطوی۔ مقطوع۔ متونین
 مخبون۔ مکشوف۔ مخبون۔ چھ اقسام کی آتی ہین۔ وافی اور منہوک ملا کر تو اوزان پر یہ بحر مستعمل ہے

(۷) شعر ثنی ضرب بکشوف باقی سالم مستفعلن مفعولن اکیبارے و یلکم سعدی سعدی
و یلم مسع مستفعلن دن سعدی مفعولن - ام سعد پر عذاب ہو جسکا نام سعدی ہے - و یلم کی
اصل ویل ام ہو - اس وزن کو جز بنہوک مقطوع نہ کہنا چاہیے اس سبب سے کہ اس ضرب
کا اجتماع مفعولات متحرک لآخر کے ساتھ درست ہو اور وہ رجز میں کمان ممکن ہے - یہ
اصلی وزن سوم ہو -

(۸) بیت دو رکنی ضرب موقوف مخبون باقی سالم مستفعلن مفعولان - اکیبارے بیا
صنڈا گایسو کاف ہو یا منزلن مستفعلن بسولات مفعولان - ای منزل سولافنمین - سولاف
خوستان میں ایک قریہ کا نام ہے - نصیر المحققین فرماتے ہیں کہ در ضرباے منہوک خبن بکا
دارند - اسلئے خبن اس ضرب میں بیان جائز ہو بخلاف وافی -

(۹) دو رکن کا شعر ضرب بکشوف مخبون باقی سالم مستفعلن مفعولن - اکیبارے هل
بالدیار ائش ہل بد دیا مستفعلن راسو مفعولن - کیا اہل دیار کے ساتھ انس ہے بقول
بعض ائش یہاں بروزن فاعل و صیغہ اسم فاعل ہے یعنی اہل دیار کے ساتھ انس کرینوالا ہے
اسکو بحر مضارع ضرب یعنی مفعول فاعلاتن میں شمار نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں دو رکن کا
ایک شعر نہیں آیا ہو - وزن ششم سے یہاں تک چار اوزان منہوک ہیں - دیکھیے جب چھ رکن
سے دو تہائی یعنی چار رکن بحال ڈالے تو دو رکنی وزن کا نام منہوک ہو گیا -
بزبان فارسی منشرح کی اصل دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے - وافی اور مجر
اور مشطور ملا کر یہ بحر میں طرح مستعمل ہے حسب تفصیل ذیل -

(۱) شعر آٹھ رکن کا اوہمین عروض و ضرب موقوف باقی سالم مستفعلن مفعولات
مستفعلن مفعولات - دوبارے یکدم بیا ای دلدار بنامرا آن خسار ہو کز رشک گل در گلزار
در پیرین دار و خار ہو یکدم بیا مستفعلن ای دلدار مفعولات بنامر مستفعلن ای خسار مفعولات
کز رشک گل مستفعلن در گلزار مفعولات در پیرین مستفعلن دار و خار مفعولات - صاحب شجر القادری

یہ شعر لائے ہیں مگر اسکو نادرجھنا چاہیے۔

(۲) بیت شمس رکن متفعّل ہر جگہ سالم اور فعولات ہر جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف۔
 مستفعّل فاعلات متفعّل فاعلات۔ دوبارے بریاز من بگینا ہ بے جرم گرفت راہ بہ آن
 حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت گوے بہ بریاز من متفعّل بگینا ہ فاعلات بے جرم بگ
 مستفعّل رفت راہ فاعلات + ا حاسدے متفعّل عیب خواہ فاعلات او شمسے متفعّل شمسے
 فاعلات۔ جناب بحرے چین کہان دل سامال یعقوب کا ہر مقال پو جنس وفا کا ہول
 کنگان میں ہتھال ہو پو نیچے کما متفعّل دلس نال فاعلات یعقوب کا متفعّل ہر مقال فاعلات
 جنسے وفا متفعّل کا ہر حال فاعلات کنگا متفعّل تال ہر فاعلن۔ ضرب بیان مطوی
 مکشوف ہو۔ اگر اس وزن میں مفعولات کو سب جگہ مطوی مکشوف لائیں تو مشطور کو مضاعف
 فرض کر کے درست ہو جائیگا اور اسکی تصریح وزن چارم میں کی جائیگی جیسے بحر کا یہ دوسرا شعر
 روتا ہوں شام و سحر ٹکڑے ہو غم سے جگر پو بید رکھ رحم کر میرا حال ہو پو روتا ہوا متفعّل
 موحر فاعلن۔ و قس علی ہذا۔ اگر آئین اسی ایک پوری نظم ہو کہ فاعلات درمیانی کے عوض سب
 اشعار میں فاعلن ہی آئے تو اسکو سبیط سالم سے فرض کرنا اولیٰ ہو والا فلا۔ اسکا ذکر وزن
 اول فارسی سبیط میں آچکا ہو۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی متفعّل فاعلات متفعّل فاعلات
 دوبار۔ رفیعی کاشی عزم سفر کر دیا رمازمیاں مے رویم پو او اگر از شہر رفت رماز جہان
 مے رویم پو عزم سفر متفعّل کر دیا ر فاعلات ازمیا متفعّل مے رویم فاعلات۔ الی آخرہ۔
 میر تجلی دہلوی مے بیٹھ تو پہلو میں یا رکھ تو ہو دلکو قرار پو تو جو گیا او نگار صبر و تحمل کہان پو
 بیٹ تپہ متفعّل اوسیا ر فاعلات کچت ہل متفعّل کو قرار فاعلات + تو جگیا متفعّل او نگار فاعلات
 صبر و تحمل متفعّل ہل کہان فاعلات۔ اسکے رکن درمیانی کو موقوف کہنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ
 دوم کو بقاعدہ تقطیع متحرک کر سکتے ہیں اور در صورت فرض وقف اسکا جواز آئندہ مذکور ہوتا ہو

(۴) شعر ہشت رکنی رکن دوم و چہارم و ششم و ہشتم مطوی مکشوف باقی مطوی منفعل فاعلن منفعل فاعلن۔ دو بار۔ ظہوری سے بند نقابے کشر تیغ و ترنج آورم پد یوسف و یعقوب را کف بریدن دہم پد بند نقابہ منفعلن بے کشر فاعلن تیغ ترن منفعلن جا ورم فاعلن۔ و قس علی ہذا۔ میر تقی میر سے میر نہیں پیر تم کا ہلی اندری پد نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے پد میرنی منفعلن پیر تم فاعلن کا ہل مل منفعلن لاہری فاعلن۔ باقی علی ہذا القیاس۔ وقف اکشف درمیانی جائز نہیں اسلئے نصیر الحقین ارشاد کرتے ہیں کہ چون این وزن چہارخانہ شود سہمط یا غیر سہمط رکن دوم ہر دو مصرع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند برقیاس عروض و ضرب اسکا منشا یہ ہو کہ جب وزن چہارخانہ ہو جائے تو ہر ایک خانہ قائم مقام یک مصرع ہو یعنی پورا وزن گو یا مشطور ہو کر مضاعف ہو گیا ہو بدین صورت نصف مصرع اس وزن کا دراصل ایک مصرع ہو جائیگا جب یہ ہو تو اکشف یا وقف برقیاس عروض و ضرب ٹھیک واقع ہو کر درمیان میں جائز ہوگا۔ اس وزن کو بحر سید میں مطوی کر کے لانا بہتر ہو جب تک کہ اسکے ساتھ کسی شعر میں وقف درمیانی نہ ملے مثلاً ظہوری کا دوسرا شعر فرق ہر دم چو پیش دست نگہ زخم پد در پس زانوے حیف لب بگزیدن دہم۔ بیان فاعلات مابین یعنی وقف وسطی ہو جو ہر اسیلے پوری غزل منسرح میں سمجھی جائیگی۔ وزن سوم و چہارم کو اگر سہمط لائیں تو لطیف تر ہو جاتا ہو جیسے میر تجلی کا شعر مذکور ہو چکا یا حسب طرح مؤلف سے خط کی بھی کیا بات ہو۔ دوسرے کی سوغات ہو پد نصف ملاقات ہو۔ سمجھیے اس پر خط پد۔

(۵) شعر شمس صد مخبون مسکن باقی مثل وزن سوم و چہارم مفعولن فاعلن منفعل فاعلات منفعل فاعلات منفعل فاعلن۔ خاقانی سے گیرم چون گل نہ ساختہ خونین لباس پد کم ز بنفشہ لباس دوختہ نیلی و طاپد گیرم چو مفعولن گل نیی فاعلن۔ باقی معلوم۔ و طاکبر اول و ہمزہ آخر سکپال کا چٹکا اور ہر لباس۔ کذافی الغیث۔ اس صورت میں خبر بھی مطوی موقوف ہو سکتی ہو ہر وزن فاعلات۔ اس وزن میں جس منفعل کو چاہو مسکن

بر وزن مفعولن بنالو۔

(۶) آٹھ رکن کا شعر صدر مرقع باقی مثل وزن سوم وچہ مارم۔ فاعلن فاعلات منفعلن فاعلات منفعلن فاعلن منفعلن فاعلات۔ ملاحم خطائے نراقی سے السلام السلام امی سپر تشنہ کام پد جان پدرا زبرم دور مشو صبح وشام پد اس سلا فاعلن مس سلام فاعلات وچہ منفعلن تشنگام فاعلات + جان پدرا زبرم فاعلن دور مشو منفعلن صبح شام فاعلات لیکن ایسا صد قلیل الاستعمال ہو اگرچہ غلط نہیں۔

(۷) بیت شمن ابتدا مخبون رکن ہفتم سالم باقی مثل وزن پنجم مفعولن فاعلن منفعلن فاعلات + مفاعلن فاعلات مستفعلن فاعلات۔ خاقانی شروانی سے گوید خاقانیا این ہمہ آشوب چیست پد نہ ہر کہ گوید و بیت نسبت بنخاقان ہر د پد گوید خامفعولن قانیا فاعلن ای ہم منفعلن آشوب چیست فاعلات + نہر کہ گو مفاعلن ید و بیت فاعلات نسبت بنخاستفعلن قابرد فاعلن۔

(۸) شعر شبت رکنی مستفعلن سب جگہ مخبون اور مفعولات سب جگہ مطوی عروض و ضرب موقوف۔ مفاعلن فاعلات مفاعلن فاعلات۔ دوبارے مرا اذان روے لعل اذان ووزلف سیاہ پد ز روز گہ شب کنی و ز شب گے باز روز پد۔ مرا اذان مفاعلن روے لعل فاعلات اذان ووزلف مفاعلن فی سیاہ فاعلات + ز روز گہ مفاعلن شب کنی سی فاعلات ز شب گے مفاعلن باز روز فاعلات۔ نصیر الحقین فرماتے ہیں کہ اگر ہر مستفعلن مخبون ہو جیسے اس شعر میں ہو تو نہایت برا معلوم ہوتا ہو یا ان اگر مستفعلن مخبون اور مطوی ہوں تو چند ان ناگوار نہوگا۔ وزن دوم سے یہاں تک سات اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہے۔

(۹) شعر شمن عروض و ضرب جملہ مقصور باقی مطوی منفعلن فاعلات منفعلن فاع دوبآ سعدی سے بخت جوان دارد آنکہ با تو قرین است پد پیرنگر دو کہ در بشت برین است پد بخت جو منفعلن دارد اک فاعلات با تقری مستفعلن نیست فاع پد پیرنگر منفعلن دو کہ در فاعلات

ہشت برنی مفتعل نسبت فاع۔ جیسے اس شعر مؤلف کا مصرع اول سے عرش نشینان صلح سیر
کنان بین چ کوٹھے سے کوٹھا ملا ہر دیر و حرم کا چہ عرش نشی مفتعلن نان صلح فاعلات سیر کنا
مفتعلن بین فاع۔ باقی بروزن دہم۔ لوگون نے اس عروض و ضرب کا نام مجدوع رکھا
ہو لیکن جدوع سے و تدفروق کی حرکت دوم بحال رہتی ہے اس لیے اصل مقصود کہو۔

(۱۰) شعر شمن عروض و ضرب اصلم مخذوف باقی مطوی۔ مفتعلن فاعلات مفتعلن فع دو بار
حرزین اصفہانی سے مشہد پروانہ است عالم بالا بہ کشتہ شمع قدرت مزارندارد وہ مشہد پروانہ
مفتعلن و ان است فاعلات عالم با مفتعلن لافع + کشتہ شمع مفتعلن سے قدرت م فاعلات مزار
مفتعلن ردفع۔ استاد سے دیتے ہیں جنت حیات دہر کے بدلے چہ نشاہ باند ازہ خار
نہیں ہے چہ دیت جہن مفتعلن جنت حیات فاعلات دہر کہہ مفتعلن لے فع + نشی ب ان مفتعلن و از بیخ
فاعلات مار نہی مفتعلن ہو فع۔ لوگ اس عروض و ضرب کو منحور کہتے ہیں اور اسکی غرابی
ہم نے قاعدہ نم بین بہ تحت نخر بیان کی۔

(۱۱) بیت شمن مستفعلن اول و سوم مخبون اور مستفعلن دوم و چہارم و ہر مفعولات و بیانی
مطوی عروض و ضرب اصلم مخذوف۔ مفاعلن فاعلات مفتعلن فع۔ دو بار سے مزارجل
و در تو نیست نصیب ہے مزار چرخ سیاہ تست گزند سے چہ مزار فع مفاعلن لو در سے فاعلات
نیس نصی مفتعلن لے فع + مزار چرخ مفاعلن غے سیاہ فاعلات تست گزند مفتعلن سے فع۔
وزن نم و دہم و یا ز دہم کا اجتماع باہمی جائز ہے۔ یہ گیارہ اوزان وافی ہیں۔

(۱۲) چہر رگن کا شعر خوشو مطوی عروض و ضرب نڈال باقی سالم۔ مستفعلن فاعلات مستفعلن
دو بار سے بر من چہر کردہ و راز این زبان چہ بگزرتا دارم این زبان در وہاں چہ بر من
مستفعلن کردید فاعلات رازی زبان مستفعلن + بگزرتا مستفعلن از من فاعلات باور دہا
مستفعلن۔

(۱۳) بیت شش رکنی صدر و ابتدا مخبون ضرب مطوی نڈال باقی مطوی۔ مفاعلن فاعلات

مفتعلن + مفاعِلن فاعلات مفتعلان سے زہر خوبی نہ از براے وفا ہے تراگزیم تبار خلقِ
جہان ہے زہر خود مفاعِلن بی ن ازب فاعلات رایو فامفتعلن + تراگزیم مفاعِلن دم تبار
فاعلات خلق جہان مفتعلان -

(۱۳) شعر مسدس کل ارکان مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن - دوبار سیفی سے نشا جہا
باد تازمانہ بود ہے کز کمرش خلق شادمانہ بود ہے شاہ جہا مفتعلن باد تاز فاعلات مانبو مفتعلن +
کز کمرش مفتعلن خلق شاد فاعلات مانبو مفتعلن -

(۱۵) بیت مسدس لارکان عروض و ضرب مطوی ندال باقی مطوی مفتعلن فاعلات
مفتعلان - دوبار یار سن آن سرو قد و موسے میان ہے سیم برو مشک لف بدر جمال
یارنا مفتعلن سرو قد و فاعلات موی میان مفتعلان + سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات
بدر جمال مفتعلان -

(۱۶) بیت شش رکنی عروض و ضرب مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن - دوبار
سیفی سے بسکہ بھوت اسیر شد جانم ہے گر بگزاری گریخت نتوانم ہے بسکہ بھو مفتعلن سیفی
فاعلات شد جانم مفعولن + گر بگزاری گریخت فاعلات نتوانم مفعولن - بگزاری کے
کاف فارسی کو اگر ساکن پڑھو تو ابتدا مطوی مسکن ہو جائیگی برو وزن مفعولن اڑو بھی جائز ہے
(۱۷) چھ کرن کی بیت ضرب اعرج عروض مقطوع باقی مطوی مفتعلن فاعلات مفعولن +

مفتعلن فاعلات مفعولات سے چون ز تو باشد عنایت او مہتر ہے بیج نترسم ز حاسد و
بدخواہ ہے چون زبنا مفتعلن شد عنایت فاعلات مہتر مفعولن + بیج نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات
و بدخواہ مفعولات سے مفتعلن کے لام کو ساکن کر لیا تو مفعولان ہو گیا یہی عرج ہو سکتا ہے کہ اس
ضرب کو بھی مقطوع کہیں اور ایک ساکن پڑ جائے لیکن اصل و نقل پر نظر کر کے اذالہ و ابلاغ
کا جھگڑا باقی رہیگا اسلئے عرج ہی مناسب ہے - اس وزن میں عروض کو بھی اعرج لانا درست
ہے - بعض قدما نے اس وزن میں عروض و ضرب یا ایک کو مجہولن مطوس یعنی فحول بھی

استعمال کیا ہو۔

(۱۸) بیت شش رکنی عروض و ضرب اخذ مقصور باقی مطوی مفتعلن فاعلات فاع۔ دو بار بار
اخر دو رخ چون گل بہار بہ چون تو ندیدم کی نگار بہ اس بد رخ مفتعلن چو گلیب فاعلات ہار
فاع + چوتندی مفتعلن ہم مکین فاعلات گار فاع۔ اسمین عروض و ضرب دونون یا ایک کو
اخذ مخدوف یعنی فتح بھی لانا درست ہو جیسے اے ارباب تو مایہ حیات بہ چشم تو سرفتنہ بود
اے ارباب تو مفتعلن می بیج فاعلات یات فاع + چشم تو سرفتنہ فت ن میب فاعلات و دفع۔
وزن دو اوزدہم سے بیان تک سات اوزان مجز و ہیں۔

(۱۹) چار رکن کا شعر عروض و ضرب بطوی موقوف باقی مطوی مفتعلن فاعلات دو بار
سے چون ز تو رنجم فرود بہ صابری از من مخواه بہ چوز ترن مفتعلن جم فرود فاعلات +
صابر زیر مفتعلن من خواہ فاعلات۔

(۲۰) بیت مریع عروض و ضرب بطوی مکشوف باقی مطوی مفتعلن فاعلن۔ دو بار بار
شمع شبافر وزن بہ عشق تو جاسوز من بہ شمع شبنم مفتعلن روز من فاعلن عشق تجا
مفتعلن سوز من فاعلن۔ وزن نوزدہم و تہتم کا اجتماع باہم جائز ہو۔ اس وزن کو سحر
مین شمار نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں وزن مشطو کا اعتبار نہیں۔ یہ دونوں وزن مذکورہ
منسوخ کے مشطو ہیں۔

اس بحر میں واجب ہو کہ عرض ضرب میں مفعولات کو سالم نہ لائیں اس لیے کہ حرکت آخر کی برداشت
زبان فارسی نہیں کر سکتی۔ اسمین سب ارکان کو مطوی استعمال کرنا چاہیے مگر یہ ندرت
محبوب بھی لاتے ہیں انکھا صوحتکافی الصدد۔ اسکے مستفعلن کو مطوی کر کے مسکن کرنا
ہر جگہ جائز ہو ہر وزن مفعولن جب تک کہ بحر تبدیل نہ ہو مثلاً اگر وزن فہم و فہم کو مسکن
کر دین تو اول مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع اور دوم مفعولن فاعلن مفاعیلن فتح ہو جائیگا
اور یہ دونوں ترانہ ہرج مین پس یہاں تسکین نہ چاہیے اسکے سوا اجماع ایسا واقع ہو تو اس

(۳) شعر سدس عروض و ضرب مخذوف باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلن۔ دو بار
 ۱۰ اِنْ قَدْ رَأَىٰ كَوْمًا عَلَىٰ عَاكِمٍ ۝ نَنْتَصِفُ مِنْهُ اَوْ نَدْعُهُ لَكَ ۝ ہاے منہ وند عبد کاشیخ
 ہو گا یون۔ انقدر نا فاعلاتن یون علی مس تفع لن عامر لن فاعلن + نن تصف من فاعلان
 ہو او نغ مس تفع لن ہو لکم فاعلن۔ اگر ہم قدرت پائینگے عامر پر کسیدن تو اوس سے انتقام
 لینگے یا اوسکو تمھاری خاطر سے چھوڑ دینگے۔ اگر منہ اور ند عبد کو نہ کھینچیں تو مصرع دوم بروزن
 چارم ہو جائیگا اور اونکا اختلاط ناجائز۔

(۴) چھ رکن کی بیت اور ہر رکن مجنون۔ فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ دو بار ۱۰ وَفَوَّادِي
 كَعْبِدٍ ۝ لِسْلِيمِي ۝ يَهْوِي كَحْمَلٍ ۝ وَكَمْ تَغْيِي ۝ وفوادی مفاعلاتن کعبد ہی مفاعلن لسلیم
 فعلاتن + ہوی لم فعلاتن کل ولم مفاعلن تیغیر فعلاتن۔ میرا دل اپنے عہد کے مانند ہی
 معشوقہ کے عشق میں اوس سے نہ پھرا اور نہ متغیر ہوا۔

(۵) بیت شش رکنی صدر وابتداسالم عروض و ضرب مجنون مخذوف باقی مجنون فاعلاتن
 مفاعلن فعلن بحرکت دوم۔ دو بار ۱۰ بَيْنَمَا هُنَّ بِالْأَرَاكِ مَعًا ۝ إِذْ آتَى رَاكِبٌ عَلَىٰ
 جَمَلٍ ۝ بنیما ہن فاعلاتن نبل ارا مفاعلن کعن فعلن + اذ آتی را فاعلاتن کبرج
 مفاعلن جملہ فعلن۔ وہ عورتیں موضع اراک میں مجتمع تھیں اسی مابین میں ناگاہ ایک
 شتر سوار اپنے اونٹ پر آیا۔

(۶) چھ رکن کا شعر ضرب سالم باقی کفوف۔ فاعلات مستفعل فاعلات + فاعلات
 ۱۰ يَا عَمْرُو مَا تَنْظُرُهُمْ مِنْ هَوَاك ۝ اَوْ تَحْنُ سَيْبًا تَدْحِينُ يَبْدُو ۝
 یا عمیر فاعلات ما تظہر مستفعل من ہواک فاعلات + او تحن فاعلات سیب تدرحین مستفعل
 حین یبدو فاعلاتن۔ او عمیر تو اپنے عشق سے جو بات ظاہر کرتا ہوا پوچھ رہا تھا ہوا کی
 کثرت ہو جاتی ہے جب کہ اوسکے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بقول ضییر المحققین کف رکن اول
 میں درست ہوا اور بقول سکاکمی کے سوا ضرب سب رکان میں کف جائز ہوا اور یہی شعر و سبکی شائع

(۷) بیت مستدس صدر و عروض و خشود و مشکول خشاواں وابتد او ضرب سالم فعلتا
 مس تفع لن فعلات + فاعلاتن مفاعل فاعلاتن سے حرمتک ائمہ ماء بعد وصالہا
 کا جھکت مکتبہ کا جیٹا یہ شعر معتقد ہو اور لام وصال پر صریح اول ختم ہو یوں - حرمتک مکتبہ
 اسامے سے مس تفع لن و وصال فعلات + با فاصح فاعلاتن تک تے مفاعل بن عربی
 فاعلاتن - تجھ کو اسامہ معشوقہ نے اپنے وصال کے بعد منع کیا پس تو رنجیدہ اور غمگین یا
 شکل بھی نصیر الحقہ قین کے نزدیک رکن اول میں روا ہو - اور سکا کی وغیرہ کف کی طرح سکھ
 بھی سو اسے ضرب جائز جانتے ہیں اور جی بیت او سکی مثال ہو - اس شعر میں معاقبہ
 طرفین ہو یعنی حرف آخر فاعلاتن اور حرف دوم مس تفع لن میں اور علی ہذا القیاس
 فاعلاتن فاعلاتن میں اور اسی طور سے تفع لن فاعلاتن میں ایک سقوط اور ایک ثبوت جائز ہو
 (۸) شعرش رکنی خشاواں مکفوف ابتدا مشکول ضرب شعث باقی سالم - فاعلاتن مفاعل
 فاعلاتن + فعلات مس تفع لن مفعولن سے ان قوہی جحاک کاکام + متقاد م
 جحدہم اخیار + باشباع - ان نقوی فاعلاتن جحاک مفاعل تن کرا من فاعلاتن +
 متقاد فعلات من مجہد ہم مس تفع لن اختیار مفعولن - تحقیق کہ میری قوم سردار بزرگ ہیں
 قدیم ہو انکی بزرگی اور بت نیک ہیں - جحاک جمع جمع معنی سردار - اختیار جمع خیر بہ تشدید تحت
 بمعنی بسیار نیک -

(۹) بیت مستدس صدر وابتد سالم خشاواں مخبون خشود و عروض و ضرب شعث
 فاعلاتن مفاعل مفعولن + فاعلاتن مس تفع لن مفعولن سے دُمیہ عند راہب
 قستیس + صوَر قوہا فی جانب الجراب + باشباع - دم تین عن فاعلاتن وراہب
 مفاعلن قس سی سن مفعولن + صوَر ویا فاعلاتن فی جانب مس تفع لن محرابی مفعول
 زاہد عالم نصاریٰ کے پاس ایک تصویر ہو کہ او سکو محراب کی طرف کھینچا ہو - یہ نو و دن
 وافی ہیں -

(۱۰) چار کُن کا ایک شعر اور ہر کُن سالم - فاعلاتن مس تفع لن - دوبارہ لیت شیعوی
ماذ اتویں بہ اُم حکم کو فی آخر نا بہ لیت شعری فاعلاتن ماذ اتری مس تفع لن + ام محرر فاعلاتن
فی امرنا مس تفع لن - کاش ہکو معلوم ہو جاتا کہ ماور عمر ہمارے مقدمے میں کیا راسے دیتی ہو -
یہ اصلی وزن چارم ہو -

(۱۱) بیت مربع ضرب مخبون مقصور باقی سالم - فاعلاتن مس تفع لن + فاعلاتن فعولن
کُلُّ خُطْبٍ اِنْ کُنْکُمْ تُؤَاخِضُہُمْ لَیْسَ بِہٖ بِاشْبَاع - یہ شعر معقد ہو اور تکو نوا کے نون سے
مصرع دوم شروع ہو یوں - کل لخط بن فاعلاتن ان لم حکو مس تفع لن + نو غضبتہم فاعلاتن
یسیر وفعولن - اگر تم غضب نہ کرو تو ہر کار دشوار آسان ہو - یہ وزن اصلی پنجم ہو -

(۱۲) شعر چار کُن عروض و ضرب مخبون باقی سالم - فاعلاتن مفاعلن - دوبارہ ان
شکلی القلب ہجر اُم بہ مہذ الحب عذرا کو بہ یہ ایک شعری - کورای کو کھا کو بہ فی فواد فی
لک کو کو بہ یہ دوسرا شعری - ان شکل قل فاعلاتن بجر کم مفاعلن + م ہ ہل حب فاعلاتن
بعذر کم مفاعلن + لورا تیم فاعلاتن محل لکم مفاعلن + فی فواد فی فاعلاتن لسر کم مفاعلن
دونون شعر کے یہ معنی ہیں - اگر شکایت کرے دل تمھاری مفارقت کی تو تمہید کرے محبت
عذر کو تمھارے واسطے - اگر تم دیکھتے اپنی جگہ میرے دل میں تو البتہ خوش ہوتے - ایسے
وزن میں غبن مولدین لائے ہیں - وزن دو اڑدہم سے یہاں تک تین اوزان مجزوم ہیں -
زبان فارسی میں بحر خفیف مثنیٰ بھی آئی ہو بدینوجہ انکے ہاں اسکی اصل وارے میں
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہو - وافی اور مجزوم اور مشطور ملا کر اسکے تیسیں اوزان مستعمل
ہیں حسب تفصیل ذیل -

(۱) آٹھ کُن کا ایک شعر اور ہر کُن مخبون - فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن - دوبارہ
بیدل سے بہ ادائے تھے نبضوں تھمنے سے شکریے راقوام وہ نکھرے راگدا ز کُن بہ باد کُن
فعلاتن محل لے مفاعلن نبضوں نے فعلاتن تبس سے مفاعلن + شکریرا فعلاتن قوام وہ مفاعلن

نکھر افعلاتن گداز کن مفاعلن - صاحب خزانہ عامرہ فرماتے ہیں کہ اس وزن میں اصل غزل رو دی سر قند ہی کی جو حساباً مطلع یہ ہے کہ کند یاری مرا بزم عشقِ آن صنم ہے کہ تواند زد و دازین دل نغوارہ رنگ غم ہے۔

(۲) بیت مثنیٰ عروض و ضرب مستغنیون باقی ارکان مخبون - فعاتلن مفاعلن فعاتلن مفاعلان - دو بار محب دہلوی ہے ہمہ معمورہ وجود پر آمزہ و آفت است ہے بگزین دلی عدم کہ بہر گوشہ راحت است ہے ہم معمول فعاتلن ریے وجود مفاعلن دیر بند و فعاتلن ہفت است مفاعلان - باقی علیٰ ہذا القیاس - یہ دو وزن وافی لمثنیٰ ہیں۔

(۳) چھر کن کا ایک شعر اور ہر کن سالم - فاعاتلن مس تفع لن فاعاتلن - دو بار ہے چند گویم باسن کن بد نگار ہے تا ز عشقت پیدا نگردد و نہ نامم ہے چند گویم فاعاتلن باسن کن مس تفع لن بد نگار فاعاتلن + تا ز عشقت فاعاتلن پیدا نگردد مس تفع لن و نہ نامم فاعاتلن -

(۴) بیت مسدس خسود و مخبون ضرب مستغنی باقی سالم - فاعاتلن مس تفع لن فاعاتلن فاعاتلن مفاعلن فاعلیان ہے خواجہ عبدالرحمن ماورکتابت ہے ہچو عبد الحمید ابن حمید است ہے خراج عبد فاعاتلن رحان ما مس تفع لن در کتابت فاعاتلن + ہچو عبد فاعاتلن حمید اب مفاعلن نل عمید ست فاعلیان -

(۵) چھر کن کا شعر عروض و ضرب مستغنی باقی سالم - فاعاتلن مس تفع لن مفعولن دو بار ہے دلر بایا شد پاک پیدا ازم ہے نزد ہر کس زین دیدہ غمازم ہے دلر بایا فاعاتلن شد پاک مس تفع لن دار ازم مفعولن نزد ہر کس فاعاتلن زنی دیدے مس تفع لن غم مازم مفعولن -

(۶) بیت مسدس ضرب مقصور باقی سالم - فاعاتلن مس تفع لن فاعاتلن + فاعاتلن مس تفع لن فاعاتلن روے یارم مر لالہ را کو پسندد ہے لالہ چون او کو بردد و رہبار ہے روے یارم فاعاتلن مر لالہ را مس تفع لن کو پسندد فاعاتلن + لالچو او فاعاتلن کو بردد مس تفع لن در بہار فاعاتلن -

(۷) شعر شش رکعی عروض و ضرب دونوں قسموں پر باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔
دو بارے پیشیم آمد دلدارن بامداد ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت ہر پیشیام فاعلاتن لکن
مس تفع لن بامداد فاعلاتن ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلاتن۔
(۸) بیت مسدس عروض مقصور ضرب ثمنہ اندوخت باقی سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن
فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن فعلن بسکون دومے وقت رحمت نام ترا ای نگار ہر چند
دازد مارا بدین نزاری ہر وقت رحمت فاعلاتن نام ترا مس تفع لن ای نگار فاعلاتن ہر چند
فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن نزاری فعلن۔

(۹) بیت شش رکعی خوشنویں باقی سالم۔ فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن۔ دو بارے ختم
دل بے عشق تو ای شکر ہے سے نسا زنی تو ہر دم بیج رحمے سو ختم دل فاعلاتن عشق تو مفاعلاتن
ای شکر فاعلاتن سے نسا زنی فاعلاتن مفاعلاتن بیج رحمے فاعلاتن۔

(۱۰) چہر کن کا شعر صدر و ابہد اسالم باقی فاعلاتن۔ فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن۔ دو بارے
ای صبا بوسہ زن زن در او را ہر و زنجی لب چو شکر او را ہر ای صبا بو فاعلاتن سزن سزن
مفاعلاتن در او را فاعلاتن ہر و زنجی فاعلاتن بلے چو شک مفاعلاتن کر او را فاعلاتن۔

(۱۱) شعر شش رکعی اور ہر کن محبوب۔ فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن۔ دو بارے تن تو دور
بود و دل سن ہر صنایع بر کہ بیشتر آمد ہر تن تو دور فاعلاتن و مند بو مفاعلاتن و دل سن فاعلاتن
صنایع فاعلاتن جہر کہ مفاعلاتن شعر اد فاعلاتن۔

(۱۲) چہر کن کا شعر عروض و ضرب محبوبان سے بیغ باقی محبوب۔ فاعلاتن مفاعلاتن فعلیایان۔
دو بارے گل رویت بتا زنی چو گلستان ہر تن صافیت مقابل در غلتان ہر گل رویت
فاعلاتن بتا زنی مفاعلاتن گلستان فعلیایان ہر تن صافیت فاعلاتن مقابلے مفاعلاتن
در غلتان فعلیایان۔

(۱۳) بیت مسدس صدر و ابہد اسالم خوشنویں عروض و ضرب شعث۔ فاعلاتن مفاعلاتن

مفعولن - دوبارہ جامی سے وقت گل شد ہوا سے گلشن دارم ہے ذوق جام مدام روشن دارم ہے وقت گل شد فاعلاتن ہوا گل مفاعلن شند ارم مفعولن + ذوق جامے فاعلاتن مدام رو مفاعلن شند ارم مفعولن - اگر وقت و ذوق کی اضافت کو اشباع کرو تو یہ شعور زن ترا میں ہو جائیگا بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع -

(۱۴) شعر شش رکعی صدر وابتدا مجنون باقی مثل وزن سیزدہم - فاعلاتن مفاعلن مفعولن دوبارہ من اگر دل بتن پوشم بارے ہے رخ چون زعفران بچہ پوشانم ہے سنگدل فاعلاتن بتن پوش مفاعلن شم بارے مفعولن + رخ چون فاعلاتن فرائیچے مفاعلن پوشانم مفعولن - (۱۵) چھر رکن کی بہت عروض مشعث ضرب مجنون مقصور باقی مجنون - فاعلاتن مفاعلن مفعولن + فاعلاتن مفاعلن فعلات بھرکت دوم ہے چکنم چون مرزا خواہ یارم ہے بکہ نام ازین بھگت و حال ہے چکنم چو فاعلاتن مرزا خواہ مفاعلن ہدیارم مفعولن + بکنام فاعلاتن ازی حکما مفاعلن بیت حال فعلات -

(۱۶) شعر سہ س صدر وابتدا سالم ششو مجنون عروض و ضرب مجنون مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلات بھرکت دوم دوبارہ مخلص سے عکس ابرو سے اور آئینہ نصیت ہے مسجد سے درلب بنا شدہ بہت ہے عکس ابرو فاعلاتن می او در مفاعلن ین نہیں فعلات مسجد سے در فاعلاتن صلب بنا مفاعلن شد بہت فعلات - جناب فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق لکھنوی مرحوم سے خاک میں بھی مجھے قرار نہیں ہے کان سیما ہے مرزا نہیں ہے خاک سے بی فاعلاتن مجھے ترا مفاعلن رہنمین فعلات - وقس علی ہذا -

(۱۷) چھر رکن کا شعر صدر وابتدا سالم ششو مجنون عروض و ضرب مجنون مخدوف - فاعلاتن مفاعلن فعلن بھرکت دوم دوبارہ میر آزاد سے گریز خود دور کردہ اندمرا ہے باتو تحشور کردہ اندمرا ہے گریز خود دو فاعلاتن زکر دان مفاعلن و مر فاعلن + باتو تحشور فاعلاتن زکر دان مفاعلن و مر فاعلن - استاد سے زخم گریز گیا لہو نہ تھا ہے کام گر کر گیا روا نہوا ہے زخم گریز فاعلاتن گیا لہو

مفاعلن تہما فعلن + کام کرک فاعلاتن گیارو مفاعلن ہوا فعلن۔

(۱۸) بیت سدرس صدر وابتدا سالم خشو مجنون عروض شعش مقصور۔ فاعلاتن مفاعلن
فعلن۔ لبکون دوم۔ دوبار۔ نظیری نیشاپوری سے شادان چمن تہیدست اند۔ چاہ
سرو تاسر زانوست۔ چ شادان نے فاعلاتن چمن تہی مفاعلن دستند فعلان + جلیسے سرفاعلان
وتاسرے مفاعلن زانوس فعلان۔ جناب بحرے دار پر فخر کنز او منصور + ایسے کانٹے ہرین چنے
جنگل میں + دار پر فخر فاعلاتن رکرن او مفاعلن منصور فعلان + ایسے کانٹے فاعلاتن
ہ اپن جن مفاعلن گل میں فعلان۔

(۱۹) شعر شش رکنی صدر وابتدا سالم خشو مجنون عروض و ضرب شعش مخدوف۔ فاعلاتن مفاعلن
فعلن لبکون دوم۔ دوبار سرعت شیرازی سے وقت نزع است و یارے آید + در خرانم
ہارے آید + وقت نزع اس فاعلاتن تیارے مفاعلن اید فعلن + در خرانم فاعلاتن ہارے
مفاعلن اید فعلن۔ شیخ امان علی سحر مرحوم سے وصل کی بعد مرگ ٹھہری ہو + ایسے گور
پر مسہری ہو + وصل کی بع فاعلاتن در مرگ ہ مفاعلن ری ہو فعلن + ایسے گور فاعلاتن
پر مسہری مفاعلن ری ہو فعلن۔

(۲۰) چھر رکن کی بیت صدر یا ابتدا یا دونوں مجنون باقی مثل وزن شاد دہم یا تہد ہم یا تہد ہم
یا نو دہم۔ اسکی تین صورتیں ہیں۔ اول صدر وابتدا دونوں مجنون۔ فی المعیار سے
چکن صابری چو صبر نامہ + تم از پنج صابری بگذاخت + چکن صا فاعلاتن بری چص ب مفاعلن
رنا وفعلات + تمزرن فاعلاتن جصا بری مفاعلن بگذاخت فعات۔ یا جیسے استاد سے
شکن زلف عنبرین کیون ہو + نگہ چشم سر ہر سا کیا ہو + شکستہ دل فاعلاتن فعبر بری مفاعلن کو ہو
فعلن + نگہ چشم فاعلاتن سر ہر سا مفاعلن کا ہو فعلن دوم صدر مجنون ابتدا سالم۔ سعود سعد
سلان لاہوری سے تن مادر جہا سے تنک + گشت تازہ ز باد ہائے خنک + تن ہا
فعلاتن رجا مفاعلن ہی تنک فعلن + گشت تازہ فاعلاتن ز باد ہا مفاعلن خنک فعلن۔

سیر علی اوسط رشک سے شجر عشق کاٹے رکھتا ہے۔ جزمین ٹہنی میں پتے میں پھل میں۔
 شجر سے عش فاعلاتن فکا ٹرک مفاعِلن تاہو فعلن + جزم ٹہنی فاعلاتن پست تھے مفاعِلن
 پل میں فعلن۔ ستوم صدر سالم ابتدا مخبون۔ مسعود سے زینہارش وہ او پنا و ملک ہے۔
 کہ ہے خواہد از تو زینہارش فاعلاتن دہو پنا مفاعِلن ہلک فعات + کہنے فعلن
 ہد زتون مفاعِلن ہارے فعلن۔ سحر مرحوم سے بے محل عاشقی سے درگزر سے یکمین
 پرچہ لگے خبر گزرے۔ بے محل عا فاعلاتن شفی صدر مفاعِلن گزرے فعلن + کہہ پرچہ فعاتن
 لگے خبر مفاعِلن گزرے فعلن۔ وزن شاد دہم سے بیان تک پانچ اوزان کا اجتماع باہمی جائز
 ہے اور اردو میں بحر خفیف کے یہی پانچ وزن مستعمل ہیں۔

(۲۱) شعر سدس صدر وابتدا سالم حشو مخبون عروض و ضرب محووف۔ فاعلاتن مفاعِلن
 فع۔ دو بار سے چون کند دل کہ یار آید۔ چشم شاید بکا آید۔ چون کند دل فاعلاتن کیا را
 مفاعِلن یدفع + چشم شاید فاعلاتن بکا را مفاعِلن یدفع۔ وزن ستوم سے بیان تک
 اونیس^{۱۹} اوزان مجز و ہیں۔

(۲۲) چار رکن کا ایک شعرا و ہر رکن سالم۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار سے تا کو احو دل
 اندہ خوری۔ تو بشادی اولی تری۔ تا کیو دل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن + تو بشادی
 فاعلاتن اولی تری مس تفع لن۔

(۲۳) شعر ربیع اور ہر رکن مخبون۔ فاعلاتن مفاعِلن۔ دو بار سے چکنی باکسے جفا۔
 کہ بود از تو مبتلا۔ چکنی با فعاتن کسے جفا مفاعِلن + کہ بود از فعاتن تمبتلا مفاعِلن۔
 اس وزن میں صدر وابتدا یا ایک سالم بھی درست ہے۔ رکن فاعلاتن میں سوائے
 عروض و ضرب کے بعد ضمن تسکین اوسط بھی روا ہے تاکہ مفعولن ہو جائے اور اگر عروض
 و ضرب میں ایسا واقع ہو تو وہ تشعیش ہے۔ الغرض وزن سبت و توم و سبت و ستوم
 و دونوں مشطوری ہیں۔

مضارع

بزبان عربی اس بحر کی جھل دائرے میں۔ مفاعیلین فاع لاتن مفاعیلین۔ دو بار ہو اور بنامین اسکو ہمیشہ جملہ لائے ہیں۔ اسکے عروض سالم۔ مکفوف۔ دو قسم کے اور ضرب۔ سالم۔ ایک قسم کی ہو اور چار وزن اسکے مستعمل ہیں۔

(۱) چار کن کا ایک شعر صدر وابتدا مکفوف باقی سالم۔ مفاعیل فاع لاتن۔ دو بار سے دعائی الی سعادہ۔ دوائی ہوئی سعادہ۔ باشباع اواخر۔ دعائی مفاعیل لی سعادہ فاع لاتن۔ دو اعیہ مفاعیل وی سعادہ فاع لاتن۔ مجھ کو سعادہ معشوقہ کی طرف اویسی سعادہ کے اسباب عشق نے مائل کیا۔ بیان یا ونون مفاعیلین میں مراقبہ ہو یعنی دو ونون معاً ساقط نہیں ہو سکتے ہیں اور یہ شعر گویا سقوط نون کی اور ثبوت یا کی مثال ہو۔ اس شعر میں ہوئی اور الی قافیہ اور سعادہ ردیف ہو اسدو اسطے مکرر ہو۔ صاحب خزانہ عامرہ فرماتے ہیں کہ در شعر عربی ردیف نیست مگر تبجیت فرس الما لطف ندارد اور یہ شعر انبا بوزن بحر کامل نقل کیا ہے۔ تَاذُ الزَّيْبَادِ مَذْنِبُهُ فَوْكَذَا ۖ تَاذُ الْوَدَادِ مَذْنِبُهُ أَفْلَاذَا ۖ آتش چوب لوہے کی گلابی ہو اور آتش محبت پارہے جگر کی گلابی والی۔ اس میں دو ردیفین بطور صاحب قافیوں سے پیشتر واقع ہیں ایک نارد دوسری مذنیہ سعد الشارحین نے مفتاح سے بحر سبط مخبون کا ایک شعر لکھا ہے جس میں ردیف بلا حاجب موجود ہو وہو ہذا ۖ حَتَّامٌ تُنْكَرُ قَدَرِي أَيُّهَا الزَّمَنُ ۖ بَغِيَا وَكُوْنُ صَدْرِي أَيُّهَا الزَّمَنُ ۖ اور زمانے تو میری قدر سے کب تک بھار کر گھا اذروے بغاوت کے اور کب تک تو جوش میں لائیگا اور زمانے میرے سینے کو۔

(۲) بیت چار کنی صدر وابتدا مقبوض عروض مکفوف ضرب سالم۔ مفاعیل فاعلات۔ مفاعیلین فاع لاتن۔ تقدرا رایت التجال ۖ فَمَا أَرَىٰ مِثْلَ زَيْدٍ ۖ باشباع۔ تقدرو مفاعیلین تر جال فاعلات۔ فماری مفاعیلین مثل زیدی فاع لاتن۔ تحقیق کہ میں نے فوقہ مردان کو دیکھا مگر نہیں دیکھتا ہوں زید کا مثل۔ بیان بزور مراقبہ لیے مفاعیلین کا سقوط ہو اور اسکے نون کا ثبوت۔

(۳) بیت مربع صدر وابتدا خرب باقی سالم مفعول فاعل لاتن۔ دو بار ۱۔ ان تَذُنْ
صِنَّهُ شِنْوَا ۲۔ یَقُولُ ۳۔ بَا عَا ۴۔ ان تَدْن مفعول منہ شبن فاعل لاتن + یقرک مفعول
منہ با عن فاعل لاتن۔ اگر تو ایک بالشت بھراو سکے نزدیک ہو جائے تو وہ تیری طرف دو
ہاتھ کی درازی کے برابر ہٹ آئے۔

(۴) چار رکن کا شعر صدر اشتر ابتدا مکفوف عروض و ضرب سالم۔ فاعلن فاعل لاتن + مفا
فاعلن فاعل لاتن ۱۔ سَوَتْ اُھْدِیْ لِسَلْمٰی ۲۔ نَنَاءَ عَلٰی نَنَاءَ ۳۔ با شباع۔ سوٹ او فاعلن
دی سلمیٰ فاعل لاتن + شنایع لی شنای فاعل لاتن۔ مین سلمیٰ مشوقہ کے واسطے تعریف پر تعریف
ہر یہ بھیجیو نگا۔ یہ چار وزن مجز و مین۔

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے مین۔ مفا عیلن فاعل لاتن۔ چار بار ہو۔ اسکے رکن
درمیانی مکفوف مستعمل ہوتے مین اور ارکان صدر وابتدا مکفوف یا خرب۔ بدین سبب اس
بحر کی دو قسمین ہو گئیں ایک مکفوف ایک خرب جیسے پنج کے تین اقسام ہوئے تھے۔ حساب
شجرۃ العروض بندرت اسکے وزن سالم بھی لائے مین اور صدر وابتدا کو مقبوض بھی۔ وانی
اور مجز و او و مشطور اور منہوک ملا کر کتا لیں اوزان اسکے مستعمل مین حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن سالم۔ مفا عیلن فاعل لاتن مفا عیلن فاعل لاتن۔ دو بار
۱۔ زخموری پنج دارم بیاسا قی سا غم دہ ۲۔ دگر نکلے خواہم از تو ز گنج لب شکم دہ ۳۔ زخموری
مفا عیلن رنج دارم فاعل لاتن بیاسا قی مفا عیلن سا غم دہ فاعل لاتن + دگر نکلے مفا عیلن خاصخو
فاعل لاتن ز گنج لب مفا عیلن شک کرم دہ فاعل لاتن۔

(۲) شعر شہت رکنی عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفا عیل فاعلات مفا عیل فاعلات
دو بار۔ جامی سے خوش ان موسم بہار کہ بہر طرف لالہ زار ۲۔ نند یار گلغذار کبف جام خوشگوار ۳۔
خشا موس مفا عیل مے بہار فاعلات کہہر طرف مفا عیل لالہ زار فاعلات + نند یار مفا عیل گلغذ
فاعلات کبف جام مفا عیل خوشگوار فاعلات۔ طالب دہلوی سے دل تیرہ و خراب فقط و کیک آیت

نہ کہ ہو سکوا بہتاب وہ ہر رشک آفتاب + و سائر مفاعیل یو خراب فاعلات فقط و یک مفاعیل الیاء
 فاعلات + یکہ اسک مفاعیل ماہتاب فاعلات + و ہر رشک مفاعیل اافتاب فاعلات اگرچہ
 یہ وزن اُردو میں مستعمل نہیں مگر مسط چارخانہ لانے سے ناگوار مذاق بھی نہیں۔ اس وزن
 میں عروض و ضرب کو محذوف بھی لانا جائز ہے۔

(۳) بیت مثنی عروض و ضرب محذوف مقصور باقی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات مفاعیل فعلن
 بسکون دوم دوبارے تو کوئی مرا کہ از چہ چین مستندی + ازیرا کہ پنج لوز جامہ بکندی + چنگیوم
 مفاعیل راک از فاعلات چنی مست مفاعیل مندی فعلن + ازیرا کہ مفاعیل پنج لوز فاعلات
 زجامب مفاعیل کندی فعلن۔ لوگوں نے اس عروض و ضرب کو اتر کدیا اور سو کیا کیونکہ
 قطع فاع لاتن مفروقی میں نہیں آسکتا اس سبب سے کہ اسکے آخر و تد مجموع نہیں ہوا و بر مثنی
 قطع ضرور چاہیے۔

(۴) شعر ثبت رکنی صدر و ابتدا اعراب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف۔ مفعول فاعلات
 مفاعیل فاع لاتن۔ دوبارے فریاد من ز عشق پر پیکرہ سمن بر + کہ عشوہ عمر بردو نیامد شبے
 بہ بردو + فریاد مفعول من ز عشق فاعلات پر پیکر مفاعیل یے سمن بر فاع لاتن + کہ عشوہ مفعول
 عمر بردو فاعلات نیامدش مفاعیل بے بردو فاع لاتن۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر صدر و ابتدا اعراب رکن دوم و سوم مکفوف مثل وزن چہارم اور دونوں
 کے درمیان میں باہم تحقیق عروض و ضرب سالم۔ مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن۔ دوبارے
 بنائی ہر دی + خواہم غبار گردم در کوئے او بر آیم + تاہر کہ میند اور در چشم او در آیم + غایب
 مفعول بار گردم فاع لاتن در کوئے مفعول او بر آیم فاع لاتن۔ وقس علی ہذا۔ شیخ امان علی سحر
 + ہکو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا + ناحق بگاڑتا ہو نقشہ بنا بنایا + ہکو مفعول گر مٹایا فاع لاتن
 تو نے ت مفعول کا بنایا فاع لاتن + ناحق ب مفعول گھاڑتا ہو فاع لاتن نقشہ مفعول بنا بنایا
 فاع لاتن جن لوگوں نے فاع لاتن دوم کو سالم کہا ہے وہ اس سے غافل ہیں کہ رکن سوم یعنی مفعول

اخر ب درمیانی نہیں آسکتا۔ کبھی اس وزن کے رکن دوم میں التقاء ساکنین ہو جاتا ہے جیسے
 ہالائی استر ابادی سے پشت و پناہ من بود دیوار دلبر من۔ از گریہ بر سر افتاد او خاک بر سر
 اسکی تقطیع لوگ یوں بتاتے ہیں۔ پشت و پناہ من بود فاعلیان دیوار مفعول دلبر من
 فاع لاتن۔ وقس علی ہذا۔ اگر اسکے مصرع دوم میں الف وصل ہو اور تسبیح درمیانی کا مانع
 جانو تو دوسرا شعر بھی موجود ہے یوں محتشم کاشی سے تادست راحنا بست دل بردن شکستہ
 دل بردنی باین رنگ کاریت دست بستہ یہ بیان بست اور رنگ میں التقاء ساکنین
 موجود ہے اور بقول جمہور اسکی تقطیع یہ ہو۔ تادست مفعول راحنا بست فاعلیان دل بردن
 زمی شکستہ فاع لاتن۔ دل بردن مفعول نی باہمی رنگ فاعلیان کاریت مفعول دست بستہ
 فاع لاتن۔ یہاں لوگ کہتے ہیں کہ رکنا سے ثانی مستقیم ہیں اور سوم اخر ب۔ امین و خطا
 ہیں۔ اول تسبیح عروض و ضرب کے واسطے مخصوص ہے درمیان میں جائز نہیں۔ دوم
 ضرب صدر وابتدا کے لیے خاص ہے وسط میں درست نہیں۔ اسلیے مولف کی تحقیق میں
 یوں ہے کہ رکن دوم کو سالم کہیں اور سوم کو مکفوف تاکہ بروزن مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع
 دوبار سے دونوں مصرعوں کی تقطیع باہر دو غرض سے صحیح ہو جائے اس طرح۔ تادست مفعول راحنا
 فاع لاتن ت دل بردن مفاعیل زمی شکستہ فاع لاتن۔ دل بردن مفعول نی باہمی رنگ فاع لاتن
 اگر کاریت مفاعیل دست بستہ فاع لاتن۔ التقاء ساکنین کا حکم بیان تقطیع میں مذکور ہو چکا
 کہ ساکن دوم کو وسط مصرع میں متحرک کر لیتے ہیں۔ اس طرح اردو میں۔ شیخ امداد علی بحر
 ہو عقل و عشق میں جنگ دل زندگی سے ہو تنگ۔ اچھے نہیں ہیں یہ ڈھنگ یہ گھر خراب ہو گا
 ہو عقل مفعول عشق سے جن فاع لاتن گدل زند مفاعیل گی سو تنگ فاعلیان۔ اچھین
 مفعول ہی وہی ڈن فاع لاتن گ یہ گرج مفاعیل راب ہو گا فاع لاتن۔ یہاں عروض مستقیم ہے
 باقی بیت محتشم کے مثل۔ سمسط چارخانہ اس وزن میں خوش آئند ہوتا ہے جیسے حافظ شیرازی سے
 ہنگام تنگ دستی۔ در عیش کوش و مستی کہین کمی سے ہستی۔ قارون کند گد ارا۔ یا جسطرح

سحر حرم سے تیر دماغے مضطر۔ تاغرش پونچا کیونکر ہے۔ یہ تو سحر برابر۔ سات آٹھ آسمان تھے ہے۔
 (۶) بیت شمن صدر وابتدا اُخر ب رکن و دم و سوم مکفوف ہو کر محقق بہر دو مصرع عروض و ضرب
 مستفیع۔ مفعول فاعل لاتن مفعول فاعلیان۔ دو بار۔ علی قلی خان والہ و غستانی سے از و زین
 بجائیش دل راجو سنگ کر دیم ہے۔ بایا راہنہین دل سامان جنگ کر دیم ہے۔ از و ز مفعول شے جہاں
 فاعل لاتن دل راجو مفعول سنگ کر دیم فاعلیان + بایا مفعول راہنہین دل فاعل لاتن سامان
 جنگ کر دیم فاعلیان۔ میر تقی میر سے برقع مین کیا چھپین وہ ہو وے جنون کی یہ تاب ہے۔
 رخسار سے تیرے پیار سے مین آفتاب متاب ہے برقع م مفعول کا چپے وہ فاعل لاتن ہو وے مفعول
 نوکیہ تاب فاعلیان + رخسار مفعول تیرے پیار سے فاعل لاتن ہو ا ان مفعول تاب متاب فاعلیان
 زبان اُردو مین فی زماننا نون غنہ کے ساتھ تسبیح اکثر کیا کرتے مین۔ منشی اسیر سے مرو طیل ہون
 مین لیکن ذلیل ہون مین ہے تسبیح صیل ہون مین لیکن ہون دست زن مین ہے لیکن مفعول
 لیل ہو مین فاعلیان + لیکن م مفعول دست زن مین فاعلیان۔ اس وزن مین بھی مثل
 وزن پنجم اتقائے ساکنین درست ہو جیسے وجدان سر بند می سے جان حاضرست بستان دل
 میکنی طلب نیست ہے یک شمشیدہ بود شکست پہلوے ماحلب نیست ہے ہم ہیان بھی رکن دوم مصرع
 دوم کو سالم اور سوم کو مکفوف کہتے مین یون۔ یک شمش مفعول بود شکست فاعل لاتن پہلوے
 معاعیل ماحلب نیست فاعلیان۔ اگر اس وزن کو بھی سمط لائین تو لطیف ہو جاتا ہے جیسے اسیر کا
 شعر مذکور ہو چکا۔

(۷) شعر شبت رکنی صدر وابتدا اُخر ب ارکان او اسط مکفوف مسکن مثل وزن پنجم باقی عروض
 و ضرب مقصور۔ مفعول فاعل لاتن مفعول فاعلات۔ دو بار سے دوش از و دم درامد سرست و
 بقرار ہے۔ مچھون ہے دو ہفتہ ہر ہفت کردہ یار ہے۔ دوش و مفعول رم درامد فاعل لاتن سرست مفعول
 بقرار فاعلات + مچھون مفعول ہے دو ہفتہ فاعل لاتن ہر ہفت مفعول کردہ یار فاعلات۔
 (۸) بیت شمن عروض و ضرب محدود باقی مثل وزن ہفتم۔ مفعول فاعل لاتن مفعول فاعل

دو بار سعدی سے گل و چمن نباشد ہرگز روئے او بے بلبل گل مہا ہی عاشق ہوئے او بے
گل و چمن مفعول من نباشد فاعل لاتن ہرگز مفعول روئے او فاعلن + بلبل ب مفعول گل مہا ہی
فاعل لاتن عاشق ب مفعول ہوئے او فاعلن۔

(۹) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرج حشا اول و دوم مکفوف عروض و ضرب سالم اور حشوسوم
و چہارم باہم مکفوف مسکن مثل وزن پنج مفعول فاعلات مفاعیل فاعل لاتن + مفعول فاعل لاتن
مفعول فاعل لاتن۔ خاقانی سے جانے کہ یافت از خیم زلفین تورہائی + از کار بازماند بچون
بت از خدائی + جانیک مفعول یا فترخ فاعلات مزلفین مفاعیل تورہائی فاعل لاتن + از کار
مفعول بازماند فاعل لاتن بچوب مفعول ترخدائی فاعل لاتن۔ اسمین اگر پہلا مصرع مثل دوم ہو
اور دوم مثل اول تو بھی بلا تکلف درست اور اگر اسکے عروض و ضرب میں تسبیح کرن جب بھی جائز
ہو۔ وزن پنج سے یہاں تک پانچ وزنوں کا اجتماع باہمی جائز ہو۔

(۱۰) شعر مثبت رکنی صدر وابتدا اخرج عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ مفعول فاعلات
مفاعیل فاعلات۔ دو بار۔ مرزا سعد الدین راقم مشہدی سے عادت کجج بودن احباب
کرد ایم + مابونے کنیم گلے را کہ دستہ نیست + عادت ب مفعول جمع بود فاعلات ان احباب مفاعیل
کرد ایم فاعلات + مابون مفعول مے کنیم فاعلات گلے را کہ مفاعیل دست نیس فاعلات سحر
مرحوم سے ساقی بسا ہوا ہر دل ناشکیب مین + کٹر لگا ہوا ہر لبادے کی حبیب مین +
ساقیب مفعول سا ہوا فاعلات دے ناش مفاعیل کیب مین فاعلات۔ وقس علی ہذا۔
(۱۱) آٹھ رکن کا شعر صدر وابتدا اخرج عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفعول
فاعلات مفاعیل فاعلن۔ دو بار۔ میر عبد الغنی تفرشی سے گلگل ز بادہ چون بر طائوس
گشتہ + آما دہ ہزار دہن بوس گشتہ + گلگل مفعول بادچوب فاعلات رطا ووس مفاعیل
گشتی فاعلن + آما دہ مفعول یے ہزار فاعلات دہن بوس مفاعیل گشتی فاعلن۔
جناب مرزا محمد رضا برقی معفور سے کیا شوخیان مین ابلق لیل و نہار کی + جہتی نہیں

راہ کسی شہرہ اگر کسی پہنچا شوق مفعول یا اہل فاعلات قلوبون مفاعیل ہار کی فاعلن جیتی
مفعول ہی ہر ان فاعلات کسی شہر مفاعیل وار کی فاعلن ۔

(۱۲) بیت ششم صدر وابتدا اعراب عروض و ضرب محذوف مقصور باقی مکفوف مفعول
فاعلات مفاعیل فعلن بسکون دوم۔ دو بارے والی کہ از چہ عمر گزارم باندہ چہ زیر کہ تو ز
اندہ من شادمانی چہ دانیک مفعول انچ عمر فاعلات گز ارب مفاعیل اندہ فعلن چہ زیر کہ
مفعول تو زائد فاعلات ہمن شاد مفاعیل مانی فعلن ۔ اس عروض و ضرب کو لوگ جبرکتی
اور وہی غلطی کرتے ہیں جو ہم نے وزن سوم میں بیان کی ۔

(۱۳) شعر ششم صدر وابتدا اعراب عروض و ضرب محبوب موقوف باقی مکفوف مفعول
فاعلات مفاعیل فاع۔ دو بارے عاشق شدم بران بت ناسازگار چہ صبرم بہاد و در غم
روزگار چہ عاشق ش مفعول دم برابر فاعلات تناساز مفاعیل کار فاع۔ صبر مفعول و در غم
فاعلات م اور روز مفاعیل کار فاع ۔

(۱۴) آٹھ رکں کا شعر صدر وابتدا اعراب عروض و ضرب محبوب مکشوف مفعول فاعلات مفاعیل
فع۔ دو بارے تنہا بہ تیر غم نہ دل دوخت او چہ کز آتش فراق مرا سوخت او چہ تنہا مفعول
تیر غم فاعلات دل دوخ مفاعیل او فع۔ کز ات مفعول شے فراق فاعلات مرا سوخ مفاعیل
او فع۔ صاحب شجرۃ العروص نے محبوب مکشوف کی جگہ مٹھوس لکھ دیا ہے اور طمس کی تعریف
خلاف واقع کی مولف نے اسکی تصریح بیان طمس میں کر دی ۔ یہ چودہ وزن وافی اشمن ہیں ۔
(۱۵) چھ رکں کا شعر اور ہر رکں سالم مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ۔ دو بارے نئے خجوم
از تو یکدم جد باشم چہ تو باشی ہمراہ من ہر کجا باشم چہ نئے خاہم مفاعیلن از تو یکدم فاع لاتن جد باشم
مفاعیلن چہ تو باشی ہم مفاعیلن راہ من ہر فاع لاتن کجا باشم مفاعیلن ۔

(۱۶) بیت سہدس عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف مفاعیل فاعلات مفاعیل ۔ دو
سہ ہاندم ز عاشقیت چنین زار چہ کنون بر من او نگار بخشاے چہ ہادوم مفاعیل عاشقیت فاعلات

چنی دارمفاعیل + کنوبرم مفاعیل نے نگر فاعلات پنجشاسے فعولان -

(۱۷) شعرش رکنی عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف - مفاعیل فاعلات فعولن - دوبار

جامی سے خوشا جلوہ جمال تو دیدن خوشامیوہ وصال توجیدن پد کشا جلو مفاعیل

یے جمال فاعلات تدین فعولن + خوشامیو مفاعیل یے وصال فاعلات تجیدن فعولن -

(۱۸) چھر رکن کا شعر صدر وابتدا اعراب عروض و ضرب سالم باقی مکفوف - مفعول فاعلات

مفاعیلن - دوبارے احو مجبین کہ یار دل آزاری پد سویم نگاہ کن ز سر یاری پد اوج

مفعول بیک یار فاعلات ولازاری مفاعیلن + سویم مفعول گاہ کن ز فاعلات سرے یاری

مفاعیلن -

(۱۹) بیت مسدس صدر وابتدا اعراب حشو مکفوف عروض و ضرب مقصور - مفعول فاعلات

مفاعیل - دوبارے اذکار رفتہ پیچ میندیش پد وز نامرہ ہنوز مکن یاد پد از کار مفعول رفتہ پیچ

فاعلات میندیش فعولان - وز نام مفعول وہ ہنوز فاعلات مکن یاد مفاعیل -

(۲۰) شعرش رکنی صدر وابتدا اعراب حشو مکفوف عروض و ضرب محذوف - مفعول فاعلات

فعولن - دوبارے رو دکی سے آویخ کہ خون خویش بخوردم پد در غم چہ صبر پاک نکر دم پد اوجک

مفعول خویش فاعلات بخوردم فعولن + در غم مفعول صبر پاک فاعلات نکر دم فعولن -

(۲۱) بیت مسدس صدر وابتدا اعراب حشو مکفوف عروض و ضرب محقق - مفعول فاعلات

مفعولن - دوبارے دارم برد و ہجرش بیتابی پد بہر چرانا باشد بخوابی پد دارم مفعول

در و ہجرش فاعلات بیتابی مفعولن + بہر مفعول رانا باشد فاعلات بے خالی مفعولن -

(۲۲) چھر رکن کی بیت عروض و ضرب محقق مقصور باقی شل وزن بست و یکم مفعول فاعلات

مفعول - دوبارے آن بیو فاکھارے دل برد پد زیر قدم بخواری بسیرہ پد اایو مفعول فاکھارے

فاعلات دل برد مفعول + زیر قی مفعول دم بخواری فاعلات بسیرہ مفعول -

(۲۳) بیت شش رکنی صدر وابتدا اعراب حشو مکفوف عروض و ضرب محقق محذوف باقی مکفوف

مفعول فاعل لاتن فعلن۔ بسکون دوم۔ دوبار۔ امید می رازی سے رخسار درنقاش بنگرہ
خورشید درحالبش بنگرہ رخسار مفعول درنقاش فاعل لاتن بنگرہ فعلن + خورشید مفعول درنقاش
فاعل لاتن بنگرہ فعلن۔

(۲۴) شعر سترس صدر وابتدا خرب جشو مکفوف عروض و ضرب ازل۔ مفعول فاعلات
فعل۔ دوبار سے مانند رو سے خوب نگارہ تا بدشب چار آہ ماہ بد مانند مفعول رو سے خوب
فاعلات نگار فعلن + تا بدشب مفعول بے چار فاعلات دماہ فعلن۔ اس وزن میں عروض
ضرب محبوب بھی لانا جائز ہے بر وزن فعل بحركات اوائل۔

(۲۵) چہر کن کا شعر مکرر معقد اسطرچ کہ چہوٰں ارکان ملا کر ایک بیت بر وزن مفعول فاعلات مفعول
بحرکت آخر + فاعلات مفعول فاعل۔ یوں سمجھو کہ ایک شمن تھا بر وزن مفعول فاعلات
مفعول فاعلات + مفعول فاعل لات مفعول فاعل لاتن۔ سو اسے ضرب سب ارکان
متحرک لاواخر اسکے مصرع دوم کے آخر سے اسقدر (لات مفعول فاعل لاتن) نکال لیا تو وہی
باقی رہ گیا جو اوپر مذکور ہوا پھر بقیہ کے دو حصے کر کے دو مصرعے تین تین رکن کے بنائے اسطرچ
کہ عروض مفعول بحرکت آخر مکفوف (اسی کف کے سبب شعر معقد ہے) اور ضرب فاعل محبوب
موقوف اور صدر مفعول خرب اور ابتدا فاعلات مکفوف فی المعیاد سے تاکو بوم باندہ و
یتار عشق اک بت نامہ زبان بد عین عشق سے مصرع دوم شروع ہو یوں۔ تاکیب مفعول م
فاعلات ہ تیار مفعول + یہ ایک مصرع ہو۔ عشق اب فاعلات نامہ مفعول بان فاعل + یہ مصرع
دوم ہو۔

(۲۶) شعر شش رکنی معقد سب مثل وزن بست و پنج مکرر کن دوم و پنج اپنے اواخر کے ساتھ مسکن
مفعول فاعل لاتن مفعول + فاعل لاتن مفعول فاعل۔ فی المعیاد سے سروسی بیبالا رخ سید و
سیم دندان لب ناروان بد سین سیم سے مصرع دوم آغاز ہو یوں۔ سروسی مفعول ہی بیبالا
فاعل لاتن رخ سید مفعول + یہ مصرع اول ہوا۔ سیم دندان فاعل لاتن لب نار مفعول وان فاعل۔

یہ صبح دوم ہے۔

(۲۷) بیت مسدس بر وزن مفعول مفاعیل فاع لاتن۔ دو ہا۔ اسکا نام شمس الدین فقیر دہلوی نے
حدائق البلاغۃ میں مضاعف مسدس اخرب مکفوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن نکلیگا جو ہم نے
وزن سجدہم میں بتایا۔ الغرض حضرت فقیر اوسکی مثال میں انوری کا یہ شعر کہتے ہیں کہ تا
ملک جہان را مدار باشد چہ فرمان وہ آن شہر یار باشد چہ تاملک مفعول جہا رام مفاعیل را شد
فاع لاتن + فرمان مفعول + ا شہر مفاعیل یا را باشد فاع لاتن۔ اور فرماتے ہیں کہ درینجا یکرکن
فاع لاتن از اصل شمن درخشو کم شدہ۔ مولف عرض کرتا ہوں کہ قاعدہ استعمال اس بات کا مختصی
ہو کہ ہر ایک وزن شمن کے آخر سے رکن کم کر کے مجز و بناتے ہیں یہ خلاف استعمال ہو کہ شمن کے
در میان مصرع سے کوئی رکن نکال کر زبان فارسی میں مجز و بنایا جائے۔ اسلئے میری رائے ہے
یہ وزن وزن پنجم بحر قریب مسدس الاصل اخرب مکفوف سالم العروض والضرب سے ہو جسکا وزن
بحر مضاعف سے تراشا۔

(۲۸) بیت مسدس بر وزن مفعول مفاعیل فاعلات یا فاعلن۔ اسکا نام بھی فقیر دہلوی نے
مضاعف مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف رکھا۔ اس نام سے تو وہ وزن بنائیگا جو ہم نے
وزن نوزدہم میں نقل کیا۔ خلاصہ یہ کہ صاحب حدائق نے اسکی مثال میں انوری کا یہ قطعہ
لکھا ہے گواصف جم کو بیا سبین چہ بر تخت سلیمان راستین چہ پیش بل دیو و دام و دزد
در ہم زدہ صفہاے حور عین چہ گواصف نجم کو ب مفاعیل یا سبین فاعلات + بر تخت
مفعول سلیمان مفاعیل راستین فاعلات + پے شش مفعول دے دیو مفاعیل دام و دزد
فاعلن + در ہم مفعول و صفہاے مفاعیل حور عین فاعلات + اس بحر میں پھر جناب فقیر نے
وزن بست و ہفتم کا غوطہ کھایا اور در میان مصرع سے ایک رکن کم بتایا۔ اب ہم پھر وہی کہتے ہیں
کہ یہ وزن وزن ہفتم و نهم بحر قریب مسدس اخرب مکفوف مقصور یا محذوف سے بلا وقت
بن سکتا ہے طرہ یہ کہ صاحب میزان الافکار کو بھی مولانا صاحب نے ساتھ لے ڈوبے میزان کا

وزن دوازدهم مضارع ملاحظہ طلب ہو۔ صرف بوجہ رفع مغالطہ صاحب حدائق ہم نے وزن بست و ہفتم و بست و ہفتم بیان قائم کیے ورنہ ضرورت کیا تھی۔

(۲۹) شعر شش رکنی جنوسالم باقی مقبوض۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن۔ دو بارے مرا بکھو تو رفتن کجا شود پوزنا تو انی مگر از خدا شود پوزمرا بکھو مفاعیلن یہ تر رفتن فاع لاتن کجا شود مفاعیلن زنا تو مفاعیلن نی مگر از فاع لاتن خدا شود مفاعیلن۔

(۳۰) چار رکن کا شعر صدر مکفوف ابتدا اخرب عروض و ضرب محذوف باقی مکفوف۔ مفاعیلن فاعلات فاعولن + منعول فاعلات فاعولن۔ رو دکی سرم قند می سے جوانی گسست چیرہ زبانی + طبع گرفت نیز گزانی پوز جوائیک مفاعیلن ست چیر فاعلات زبانی فاعولن + طبعمک منعول فاعلات گزانی فاعولن۔ یہ وزن گویا اوزان ہفدہم و ہستم کا مجموعہ ہو۔ وزن پانزدہم سے یہاں تک سولہ اوزان مجز و ہیں۔

(۳۱) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا مکفوف عروض و ضرب سالم۔ مفاعیل فاع لاتن۔ دو بارے چہ کہ دم بتا بگوئی پوز کہ برن چین بیکینی پوز چکر و سب مفاعیلن تا بگوئی فاع لاتن + کبرنج مفاعیلن نی بیکینی فاع لاتن۔

(۳۲) شعر ربیع صدر و ابتدا مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ مفاعیل فاعلات۔ دو بارے نہ بینی کہ عشق یار پوز بمن دست بر کشاد پوز بنی نیک مفاعیلن عشق یار فاعلات + بمن دست مفاعیلن بر کشاد فاعلات۔

(۳۳) بیت چار رکنی صدر و ابتدا مکفوف عروض و ضرب محذوف۔ مفاعیل فاعولن۔ دو بارے یک اندر ز رہا شود پوز کہ پیش عد و مرو پوز یکتہ ز مفاعیلن ماشنوقاعولن پوز شیع مفاعیلن دو مرو فاعولن۔

(۳۴) چار رکن کا شعر صدر و ابتدا اخرب عروض و ضرب سالم۔ منعول فاع لاتن۔ دو بارے آمد بہار خرم پوز وقت گل اندر آمد پوز ادب منعول پار خرم فاع لاتن + وقتیک منعول

لند را مد فاع لاتن -

(۳۵) مست مریع صدر و ابتدا الخرب عروض سالم ضرب محذوف مفعول فاع لاتن + مفعول فاعلن سے افتد چنانکہ دانی + در عشق آن صنم + افتد مفعول ناکدانی فاع لاتن + در عشق مفعول اصنم فاعلن -

(۳۶) شعر چار رکنی صدر و ابتدا الخرب عروض مسبق ضرب بقصور - مفعول فاع لیبیان + مفعول فاعلات سے ایدلر نگارین + بامایکے بساز + ایدلر مفعول سے نگارین فاع لیبیان + بامایکے مفعول کے بساز فاعلات -

(۳۷) چار رکن کا شعر صدر الخرب ابتدا موفور یعنی مخفوف قائم عروض ضرب مقصور - مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلات سے ایدلر باربے + یکے بار ہی بساز + ایدلر مفعول دلربے فاعلات + یکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلات - یکے کے بعد لفظ بار بقصد اور ہی بفتح اول بندہ -

(۳۸) بیت چار رکنی صدر الخرب ابتدا موفور یعنی مخفوف عروض مقصور ضرب محذوف مفعول فاعلات + مفاعیل فاعلن سے ایدلر الغیث + برین بندہ رحم کن + ایدلر مفعول الغیث فاعلات + بری بند مفاعیل رحم کن فاعلن - سی و سہم اور سی و ہتم کا اجتماع درست ہو بلکہ چارون اوزان اخیر کا اجتماع باہمی جائز ہو اور اگر بطریق وکیعہ تو اوزان سی و سہم و سی و ہتم کے عروض و ابتدا میں باہم تسکین لانے سے وزن سی و سہم و سی و ہتم بن جائیگے حکما صحیح فی العیار - وزن سی و یکم سے یہاں تک اوزان مشطوبین -

(۳۹) تین رکن کا ایک شعر معقد صدر مخفوف ضرب محبوب عروض ندارد - مفاعیل فاعلات فعل کچھ تین اوائل ایک بار - فی العیار سے دل اذیا رنگدل گیسل + دل و بار مفاعیل سنگدل فاعلات گسل فعل - قدما سطر کے چار شعر کہتے تھے تین شعرون میں ایک قسم کا قافیہ اور چوتھے شعر میں اور قسم کا قافیہ لاتے تھے اور اسکو ایک خانہ فرض کرتے تھے

جسکو عوام ہند کڑی کہتے ہیں مگر کیا سنانے کا قافیہ اخیر دوسرے خانے کے قافیہ اخیر سے ہند ہوتا تھا یوں سے دولت گرچہ مبتلا بکند، بگیسوت در بلا بکند، اگر یا تو یک جفا بکند، دل از یار سنگدل گسل، یہ چار شعر مثلث ہم وزن ہیں اور سب ملا کر ایک خانہ جو اس طرح دو خانہ سمجھو مگر گسل کا قافیہ اس خانے کے چوتھے شعر میں لانا پڑ گیا لیکن بند مطلع کے چاروں اشعار کا قافیہ یکساں چاہیے پھر وہی ہر بند کے چوتھے شعر میں بولتا جائیگا۔ الغرض مطربان پارس میں بعض اسکو (پارسی باربد) کہتے ہیں اور بعض (جادور راہ) نام بتاتے ہیں۔ راہ کے معنی نعمتہ و راکل و رؤفین۔ باربد خسرو پر ویز کے گویے کا نام ہے وہ اسی قسم کی راہین الایا تھا۔ صاحب معیار فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اوزان پر طول طویل نظم مثل قصیدہ یا غزل کے نہیں کہی گئی۔

(۴۰) بیت تہ کنی سب مثل وزن سی و نہم مگر اس دووم و سوم با ہم محقق یعنی ضرب محبوب محقق۔ مفاعیل فاع لاتن فع۔ یکبار سے بنام دمی چار گوشہ بنام د مفاعیل می چار گوشہ فاع لاتن شی فع۔ یہ بھی جادور راہ ہے۔ متاخرین شعراء میں ایک شاعر نے اسکے صدر و ابتدا کو اضراب اور رکن دووم کو بہ طور سابق مکفوف اور ضرب کو محبوب مقطوع استعمال کیا اور اس جادور راہ میں ایک نوٹہ لکھا ہر وزن مفعول فاعلاتن فع۔ جبکا ایک بند یہ ہے اسشب عزابود بہ آہ و فغان بجا بود بہ ماتم مصطفیٰ بود بہ این غم ہر تضرع بود بہ اسشب مفعول بے عزاب فاعلاتن و دفع + اہوف مفعول غابجا فاعلاتن و دفع + ماتم مفعول مصطفیٰ فاعلاتن و دفع + ای غم مفعول مرتضاب فاعلاتن و دفع۔ یہ بھی پارسی باربد چار شعر ہیں (۴۱) شعر مثلث سب مثل وزن چہلم مگر ضرب زل محقق۔ مفاعیل فاع لاتن فع۔ یکبار سے ازیرا چنین گزیدیم یار۔ ازیرا لاج مفاعیل فی گزیدیم فاع لاتن یار فاع۔ یہ بھی جادور راہ کا ایک شعر ہے۔ وزن سی و نہم سے یہاں تک تین اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہے اور یہ تینوں اوزان منہو کہ مشطوریہ یعنی وزن مشطوریہ کے چار حصوں میں سے ایک حصہ اخیر نکال کر تین حصوں

کے برابر استعمال کیا ہو۔

تنبیہ ۴۸۔ اس بحر میں بھی لوگوں نے طوفان بے تمیزی اٹھایا جو اور ایک شعر لائے ہیں برو
مفعول فعلین مفعول فعلین۔ بحرکت دوم۔ دوبار۔ یون سے گریم شب غم سوز و چودل میں
کل شمع بکند آت آب و گل میں۔ گریم شب غم فعلین سوز و چودل مفعول دل میں فعلین۔ و
علیہ۔ کتے ہیں کہ مفعول اس میں ہر جگہ ضرب ہو اور فعلین بحرکت دوم ہر مقام پر جنہوں نے محذوف
یا رب ہم کہاں تک سمجھا میں ایک ایک وزن میں تین تین خطائیں۔ اول غرب و یونانی
نا درست ہو۔ دوم عروض و ضرب کے سوا محذوف اور جگہ غلط۔ سوم بحر مضارع کا فاعل لاتن مفروق ہو
پھر وہ مفروق میں جنہوں نے کرنا سراسر خط ہو لہذا یہ وزن محل در محل و غلط و غلط اور سراپا بے ربط ہو

مقضب

یہ بحر خاص اہل عرب کی ہے۔ اسکی اصل مفعولات مستفعلن مستفعلن اُسے میں دوبار ہو اور بنا
میں اسکو بحر ولاتے ہیں۔ اسکے عروض و ضرب دونوں ایک ہی قسم کے آئے ہیں یعنی مطوی
اور پانچ وزن اسکے مستعمل ہیں یون۔

(۱) چار رکن کا شعرا و ہر رکن مطوی۔ فاعلات مفتعلن۔ دوبارے اَعْرَضَتْ فَلَاحَ
لَهَا بَعْدَ اَرْضَانِ كَالْبَدْوِ بِاشْبَاعِ۔ اَعْرَضَتْ فاعلات لاحقہ مفتعلن۔ عارضان فاعلات
کلیہ دی مفتعلن۔ معشوق نے منہ پھیرا تو اس کے دونوں رخسار اوڑے کے مانند شفاف اور
سفید ظاہر ہوئے۔

(۲) شعر ربیع صدر مخبون باقی مطوی۔ مفاعیل مفتعلن۔ فاعلات مفتعلن۔ اَنَّا نَا
مُبَشِّرُونَكَ بِالْبَيَانِ وَالنَّدْبِ۔ اَنَا نام مفاعیل لبش شرث مفتعلن۔ بل بیان فاعلات
ون نذری مفتعلن۔ بیان اور ہم سے ہمارا بشارت دینے والا آیا۔

(۳) بیت چار رکنی صدر و ابتدا و نون مخبون باقی مطوی۔ مفاعیل مفتعلن۔ و و با
یَقُولُونَ لَا يَبْعُدُونَ أَبًا وَ هُمْ يَدْفَنُونَ نَهُم بِاشْبَاعِ۔ يَقُولُونَ مفاعیل لاحقہ مفتعلن۔

وہم یدف مفاعیل نونہ مفتعلن۔ کہتے ہیں ہلاک نہوں بجا لیکہ دفن کرتے ہیں یعنی دفن کرینو
 دعا کرتے ہیں کہ ہلاک نہوں۔ یہاں بعد بکسر دوم یعنی ہلک ہو جو بفتح دوم ہے۔ یہ فنونم کا ہم
 ساکن نہیں ہو سکتا ورنہ بروزن فاعلن ہو جائیگا اور وہ غلط ہے کیونکہ بیان رفع جائز نہیں
 اس بحر میں مفعولات کی ہے اور واو میں مراقبہ ہو یعنی ایک کا سقوط جائز ہے اور ایک کی بجائی
 واجب ہے اگر نہیں ہوگا تو طوٹو ہوگا اور طوٹو ہوگا تو ضبن ہوگا یعنی ایک ہی مفعولات میں ضبن
 طو ساتھ ہی ہو کر فعلات نہیں ہو سکتا۔ ابن قوطع کہتا ہے ضبن سے طو مفعولات حسن ہے۔ قرا
 کے نزدیک اسمین مراقبہ نہیں ہے وزن چارم میں اسکی مثال موجود ہے۔

(۴) بیت چہار کنی صدر وابتدا مبحول باقی مطوی۔ فعلات مفتعلن دوبارے صکو
 جَارِیۃٌ ۚ تَوَکَّلْتُ فِی نَعَبٍ ۚ بِبِشَاعٍ۔ مرتکب فعلات جاریتن مفتعلن + ترکلت فعلات
 فی تعبی مفتعلن۔ قطع کیا تجھکو جاریہ نے چھوڑا تجھکو تعبی میں۔ یہی شعرا کا مراقبہ کے لیے قرآن
 لایا ہو پس اس صورت میں مکافہ ہوگا یعنی ساکنین مفعولات کا متعاقب سقوط جائز ہے۔

(۵) شعر ربع صدر وابتدا سالم باقی مطوی۔ مفعولات مفتعلن۔ دوبارے مَا بِالذَّارِ مِنْ أَحَدٍ
 إِلَّا التَّوْحٰی وَالْوَلَدُ ۚ بِبِشَاعٍ۔ مابہ دار مفعولات من احدن مفتعلن + ال لن نوی مفعولات
 ول وتدو مفتعلن۔ نہیں ہے گھر میں کوئی مگر خندق اور منج۔ نوی بضم نون و سکون ہمزہ
 وہ خندق کہ گردا گرد نیمہ کھودین تاخیم کے اندر پانی نہ آئے اور اوسے میں رہ جائے۔ یہاں
 دو تون مفعولات میں برمتی ہو یعنی اسمین معاقبہ ہو سکتا تھا اور نہ کیا۔ یہ شعر بھی قرآن الہامی
 یہاں تک پہنچ اوزان بحر وین۔

بزبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے میں مفعولات مستفعلن چار بار کا ایک مصرع ہے۔
 فارسی میں وافی و مشطور ہلا کر اسکے نو وزن مستعمل ہیں حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ رکن کا شعرا و ہر رکن سالم۔ مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ دوبارے
 مے سوزم ز داغ جگر مے نالم ز درد و الم ۚ مے غلتم ز شب تا سحر خون گیرم زان وہ و غم ۚ مینومز

مفعولات داغے جگہ مستفعلن سے نام مفعولات در دو عالم مستفعلن سے علم مفعولات شب بکھر
مستفعلن خوگر نیز مفعولات اندوغم مستفعلن۔

(۲) بیت مشمن اور ہر رکن مطوی و فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن۔ دو بار جامی سے
سر و گلخدا ز منی فصل نو بہار منی بہ من اگرچہ ننگ نام عز و افتخار منی بہ سر و گلخدا فاعلات ذواتی
مفتعلن فصل نوب فاعلات ہار منی مفتعلن بہ من اگرچہ فاعلات ننگ نام مفتعلن عز و افتخار
فاعلات خار منی مفتعلن۔

(۳) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مطوی نڈال باقی مثل وزن دوم۔ فاعلات مفتعلن
فاعلات مفتعلان۔ دو بار سے ہر زمان از غم تو اضطراب بیشتر است بہ گر جہائی از بر من و
رخ تو در نظر است بہ ہر زمان فاعلات موزون تو مفتعلن اضطراب فاعلات بیشتر است مفتعلان
باقی اسطرخ۔ وزن دوم کے ساتھ اسکا اجتماع درست ہو۔

(۴) شعر شہت رکنی مفعولات ہر جگہ مجنون اور مستفعلن جشوسوم بین مطوی مسکن باقی ہر جگہ
مطوی۔ مفاعیل مفتعلن مفاعیل مفتعلن بہ مفاعیل مفعولن مفاعیل مفتعلن۔ ولم
بر دہ صنما چرانا لہا نکتم بہ پلے این در غلتان بسر ننگ چون نہ ہم بہ ولم بر دہ مفاعیل یے صنما
مفتعلن چرانا لہا نکتم مفتعلن بہ پلے اید مفاعیل سے غلتا مفعولن بسر ننگ مفاعیل
چون نہ ہم مفتعلن۔ اس میں عروض و ضرب یا ایک نڈال بھی جائز ہو یعنی مفتعلان۔

(۵) آٹھ رکن کا شعر مستفعلن ہر جگہ مطوی مسکن باقی مطوی۔ فاعلات مفعولن فاعلات
مفعولن۔ دو بار۔ حافظ سے کام بخشی دوران عمر در عوص دارد بہ جد کن کہ از عشرت
جام خویش بستانی بہ کام بخشی فاعلات یے دوران مفعولن عمر در عوص فاعلات و ص در مفعولن
جد کن فاعلات از عشرت مفعولن جام خویش فاعلات بستانی مفعولن۔ ناسخ سے سننے
والے روتے ہیں ایسی نیند سوتے ہیں بہ اونپہ نوسے ہوتے ہیں اپنی وہ کہانی جو ہر سن
فاعلات روتے ہو مفعولن ایس نیند فاعلات سوتے ہیں مفعولان۔ ان پنج فاعلات

ہوتے ہو مفعول اپنے وہ کہ فاعلات بانی ہو مفعول۔ اس وزن کو پنج شمس اشتر مکفوف مقبوض
مسکن سے بھی تقطیع کر سکتے ہیں لیکن زحاف کے حساب سے اسکو مقتضب ہی میں شمار کرنا اولیٰ
ہو بلکہ پنج کے وزن مذکورہ کو بھی اسی جگہ سمجھنا انسب ہو کہ آسانی مقتضب ہی میں ہو۔

(۶) بیت شمس عروض و ضرب اعرج باقی چھ رکن مثل وزن پنجم۔ فاعلات مفعول فاعلات
مفعول و بارات است اسے اشب آتشین روئے گرم ژند خوانی ہاست پد کر لبش نواہر دم در شد
نشانی ہاست پد امشب فاعلات شمس رویے مفعول گرم ژند فاعلات خانی ہاس مفعول
وقس علیہ۔ لؤلؤ سے ہم اگر قیامت میں جبکہ ٹکٹکی باندھیں پد آفتاب جھنڈی رو یا رہو جا پد
ہم اگر ق فاعلات یاست مے مفعول جم کٹاٹ فاعلات کی بادین مفعولان۔ باقی مثل وزن
پنجم۔ پنجم و ششم اوزان کا اجتماع باہمی جائز ہے۔

(۷) شعر شمس رکنی سب مثل وزن پنجم و ششم مگر کسی درمیانی مفعول مطوی مسکن کو برو وزن مفعول
لائے ہیں وہاں یہ سمجھو کہ یہ وزن دراصل مشطور تھا اور او سمین عرج لائے تھے اس کے بعد بعض
کر لیا یون۔ فاعلات مفعولان فاعلات مفعول یا مفعولان۔ صائب تبریزی سے کہہ سبو
زخم بر سنگ کہہ بیائے خشم فتم پد سا قیام پنج از من عالم جوا تہا ہست پد کہہ سبوز فاعلات
زخم بر سنگ مفعولان کہہ بیائے فاعلات خرم فتم مفعول۔ استاد سے حال دل نہیں معلوم
لیکن اسقہ یعنی پد ہم نے بار بار ڈھونڈا تم نے بار بار پایا پد حال دلن فاعلات ہی معلوم مفعول
لیکنسق فاعلات در یعنی مفعول۔ وقس علی ہذا۔ لوگون نے ناحق ایسے اعرج درمیانی کا نام
(مزحوم مروج) رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک حرف تقطیع سے زیادہ موزون ہوا۔ یہ سات
وزن وافی المثلین ہیں۔

(۸) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن مطوی۔ فاعلات مفتعلن۔ دوبار سے ترک خوب روے
مرا پد گوچر اند خوش منشی پد ترک خوب فاعلات روے مر مفتعلن۔ گوچران فاعلات
خش منشی مفتعلن۔

(۹) شعر مربع رکن فعلات ہر جگہ مخبون اور مستفعلن طوی۔ مفاعیل مفتعلن۔ دو بار سہ چار
اگشتی از گم ہم پنجہ شست کہ بگینم ہم چہ اگشت مفاعیل نیز گنم مفتعلن + ہجہ شستیک مفاعیل بگینم مفتعلن۔
وزن ہشتم سے یہاں تک دو اوزان مشطوبین۔

مبحث

اس سحر کی اصل بزبان تازی مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دارسہ میں دو بار ہر جگہ بنایین
لائے ہیں۔ اسکے عروض۔ سالم۔ مخبون۔ مکفوف۔ تین قسم کے اور ضربین۔ سالم۔ مخبون۔
مشعث۔ تین طرح کی آتی ہیں۔ پانچ وزن اسکے ستعل ہیں اور پانچون مجز و حسب تفصیل فاعل۔
(۱) چار رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم مس تفع لن فاعلاتن۔ دو بار سہ الکتبن فیہا
خیمینص۔ والوجہ مثل الہلال۔ + باشباع۔ الطن من مس تفع لن باخمینص فاعلاتن +
ول وجہ مث مس تفع لن للہالی فاعلاتن۔ اوس معشوقہ کا شکم خالی ہو یعنی وہ نازک کمزور اور
اوس کا رخ مثل ہلال کے روشن ہو۔

(۲) شعر مربع اور ہر رکن مخبون مفاعلن فعلاتن۔ دو بار سہ ولو علیقت لیسلمیٰ + علمت
ان ستموئت + باشباع۔ ولو علیق مفاعلن ت سلمیٰ فعلاتن + علمت ان مفاعلن ستموئت فعلاتن
اگر تو عاشق ہو سلمیٰ پر تب تو جانیگا کہ میں جلد مر جاؤنگا۔

(۳) بیت چار رکنی ضرب سالم باقی مکفوف۔ مس تفع لن فاعلاتن + مس تفع لن فاعلاتن۔
سہ ماکان عطاؤہن۔ الا عداۃ ضماک۔ + ماکان مس تفع لن فاعلاتن + ال لا
مس تفع لن ضماک فاعلاتن۔ اولون عورتوں کی کوئی عطا نہیں مگر وعدہ تو اوسین فاعلاتن۔
ضماک بالکسر وہ وعدہ جسکی وفا کی امید نہو۔ اس بحر میں ضربین و کف ہر جگہ جائز ہو مگر ضرب میں
کف جائز نہیں اور یہی شعر اوسکی مثال ہو۔

(۴) چار رکن کا شعر عروض و ضرب سالم باقی مشکول۔ مفاعل فاعلاتن۔ دو بار سہ اولیاء
خذیر قوم۔ + اذا ذکرنا الحیاء۔ + باشباع۔ الایک مفاعل خیر قوم فاعلاتن + اذا ذکرنا

رل خیار و فاعلاتن۔ جب کہ نیک لوگ مذکور ہوئے ہیں اور سوقت یہ بہتر قوم ہیں یعنی جہان
نیکوں کا ذکر کرتے ہیں تو انکو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ مس تفع لن کے نون اور فاعلاتن کے
اسف ول میں پھر فاعلاتن کے نون اور مس تفع لن کے سین میں معاقبہ ہو۔

(۵) بیت مربع ضرب ثبوت باقی سالم۔ مس تفع لن فاعلاتن + مس تفع لن مفعولن۔
لَمْ لَا يَعْزِي مَا أَقُولُ + بِاشْبَاعِ - كَذَّ السَّيِّدُ الْمَأْمُولُ + بِاشْبَاعِ - لَمْ لَا يَعْزِي مَا أَقُولُ
فاعلاتن + ذس سویدل مس تفع لن مامول مفعولن۔ کیون محفوظ نہیں رکھنا جو کچھ کہ میں
کہتا ہوں یہ سید امید داشتہ شدہ۔ یہاں تک پہنچ اوزان مجز و بین۔

بہ زبان فارسی اس بحر کی اصل دائرے میں۔ مس تفع لن فاعلاتن چار بار آئی ہو۔ وافی
اور مجز و اور شرط و ملا کر پندارہ اوزان اسکے مستعمل ہیں حسب تفصیل ذیل۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اور ہر رکن سالم۔ مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن۔ دو
من شجرة العروض۔ در عشق تو ای پریر و دیوانہ خواہم شدن من + نو ذ غلط گفتم این را فو
خواہم شدن من + در عشق تو مس تفع لن ای پریر و فاعلاتن دیوانہ خواہم شدن من فاعلاتن
فاعلاتن + نو ذ غلط مس تفع لن گفتمی رافا فاعلاتن فو زان خواہم شدن من فاعلاتن۔
(۲) شعر شبنم اور ہر رکن مجنون۔ مفاععلن فاعلاتن مفاععلن فاعلاتن۔ دو بار نفی کر

شب فراق چراغ زول فروزم و گریم + چو شعله افتم و خیزم چو شمع سوزم و گریم + شب فراق
مفاععلن چراغ فاعلاتن زول فروم مفاععلن زم گریم فاعلاتن + چو شعله اف مفاععلن تم خیزم فاعلاتن
چشم سو مفاععلن زم گریم فاعلاتن + سید محمد خان زند کھنوی۔ موافقت میں عناصر کی گرفتار
نہو تا + فراق روح کا قالب سے اتفاق نہوتا + موافقت مفاععلن عناصر فاعلاتن ک گرفتار
مفاععلن ق نہوتا فاعلاتن + فراق و مفاععلن حک قالب فاعلاتن سات فاعلاتن ق نہوتا
فاعلاتن۔

(۳) بیت شہت رکن عروض و ضرب مجنون۔ مس تفع لن فاعلاتن مفاععلن فاعلاتن۔

دوبارہ شاہ آفرین لاہوری سے مرقوان کہ درانکار با وہ مست جدال اند بہ منفہ در تہ جن
پیالہ چچو ہلال اند بہ مزو ورامفا علن کد زکا فعلاتن ربا دمس مفا علن تجدانہ فعلیایان +
نہفہ درمفا علن تہ ناخن فعلاتن پیالہم مفا علن چیلانہ فعلیایان - یا جیسے آتش کا یہ صغ
اول سے فرار کرتے ہیں صورت سے تیری دل کے جو غم بین بہ نشاط و عیش ہمارا ہر تو سر
ہمارا بہ فرار کر مفا علن تہ صورت فعلاتن سیر دل مفا علن کج غم بین فعلیایان -

(۴) بیت شمن عروض و ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا علن فعلات
بحرکت دوم - دوبارہ - رفیع قزوینی سے فلک دو یار موافق بہم رفیق نکو د بہ کباب گر نکین
شراب بے نمک ست + فلک یا مفا علن ر موافق فعلاتن بہم رفی مفا علن تنکہ و فعلات
کباب گر مفا علن نکلی شد فعلاتن شراب بے مفا علن نمکست فعلات - ذوق دہلوی سے
انگہ وہ ترک کہ جسکی نہیں جفا کی پناہ + اور اوسکی آنکھ وہ کا فر کہ بس خدا کی پناہ + نہنگ و ترنغان
کے جسکی فعلاتن نہی جفا مفا علن کپناہ فعلات - باقی علی ہذا القیاس -

(۵) بیت شمن عروض و ضرب مخبون محذوف باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا علن فعلات
بحرکت دوم دوبارہ - ہلاکی ہدانی سے زبس کہ حسن فرود و غمش گداخت مرا + نہ من شنا ختم
اورانہ او شناخت مرا + و بسک حس مفا علن نفرو دو فعلاتن غمش گدا مفا علن خمر فعلات +
من شنا مفا علن خمر و فعلاتن او شنا مفا علن خمر فعلاتن حکیم میرضامن علی جلال کھنوی
شاگرد جناب مرزا برق مرحوم سے خبر جو آمد پیری کی آ کے ضعف نے دی + شباب لینے کو
خود پیشتر روانہ ہوا + خبر جہا مفا علن مد پیری فعلاتن کیا ضع مفا علن فندی فعلات - باقی علی
(۶) آٹھ رکن کا شعر عروض و ضرب مغث مقصور باقی مخبون - مفا علن فعلاتن مفا علن
فعلاتن - بسکون دوم دوبارہ - ملا فوج اللہ شو شتری سے مغان کہ دانہ انگو آب میسا زندہ
ستارہ سے شکند آفتاب میسا زندہ مغان کہ مفا علن نے انگو فعلاتن را اب سے مغان
سازند فعلاتن + ستارے مفا علن شکند فعلاتن قتاب سے مفا علن سازند فعلاتن نشی

سے پھنسے ہیں دام حوادث میں عاشق و معشوق بہ قفس میں بند ہو بلبل گلاب شیشے میں
پسے ہوا مفاعیلن محو اذات فعلاتن معاشقو مفاعیلن معشوق فعلان - وقس علیہ -
(۷) بیت بہشت رکنی عروض و ضرب مشعث محذوف باقی مخبون - مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن
فعلن - بسکون دوم - دوبار - آذری اسفرائی سے سحر خیال رخت بستم اولین مصرع
چو آفتاب برآمد تمام شد مطلع بہ سحر خیال مفاعیلن رخت بس فعلاتن تمولی مفاعیلن مصرع
فعلن + ج ۱۱ افتا مفاعیلن ب برابرہ فعلاتن تمام شد مفاعیلن مطلع فعلن - استاد سے
ہر ایک بات پر کہتے ہو تم کہ تو کیا ہو + پتھین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہو + ہر کیا مفاعیلن پتھ
فعلاتن ہتم کہو مفاعیلن کا ہو فعلن - وقس علیہذا -

(۸) شعر شمن مثل وزن چارم یا پنجم ہشتم یا ہفتم مگر کوئی فعلاتن بیانی ممکن - مفاعیلن
مفعولن مفاعیلن فعلن - کاتبی نیشا پوری سے بہ تحت بلغ زجم میدہ نشان نرگس +
کہ جام دارد در دست زرقشان نرگس + کجام مفاعیلن رد در دوس مفعولن تر زرقشان مفاعیلن
نرگس فعلن - یا جیسے خواجہ آتش سے کسی کی محرم آب روا کی یاد آئی + حساب کہ جو برابر
کوئی حساب آیا + کسیکج مفاعیلن رم ابے مفعولن روا کیا مفاعیلن دالی فعلن - باقی
علیہذا القیاس - بیان محرم کو مضاف ٹھہر کر آب روان کو مضاف الیناری نہیں کہہ سکتے کیونکہ
محرم لفظ فارسی یا عربی بدین معنی نہیں فارسی میں انگلیا کو شامال و رشاما کہہ سکتے ہیں جب
اسمین اضافت نہوئی تو فعلاتن سے تقطیع نہو کی بلکہ مفعولن ہو کر رکن ممکن کھلائیگا
فانضم - لہذا محرم کا سیم دوم بیان ساکن ہو اور ترکیب ہندی مضاف و مضاف الیہ -

(۹) شعر بہشت رکنی عروض مشعث محذوف ضرب محذوف مقطوع مخبون - مفاعیلن فعلان
مفاعیلن فعلن بسکون دوم + مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعل - بحر کتین! وائل سے مرا
دے بہت کہ دائم شمع کند برین + چو بودے ارشم از شمع آمد سے + مراد لے مفاعیلن
سک و ایم فعلاتن شمع کند مفاعیلن برین فعلن + چو دیر مفاعیلن شمع از شمع آمد سے شمع کند مفاعیلن

مد سے فعل - وزن چہارم سے یکہ پانچواں حصہ اوزان کا اختلاط باہمی جائز ہو۔

(۱۰) بیت مثنوی عروض مخبون مخدوف مطویں اور ضرب مخبون مخدوف مدروس مشدود مخدوف
مسکن باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فع + مفاعلن مفعولن مفاعلن فاعلن مفعولن
پر آتش و چشم پر آب دارم + ازاںکہ باسن بدخوشند ہست جانان + دے پر مفاعلن مفعولن
فعلاتن پر آب و مفاعلن رمفع + ازاںکہ مفاعلن من بدخوشم مفعولن شدست مفاعلن فاعلن
(۱۱) شعر شہت کنی ہر س تفع لن مشکول و رب فاعلاتن سالم - مفاعل فاعلاتن مفاعل
فاعلاتن - دوبار سے بدان یکا ملو کے کہ ہر دو جان با مرش + شدند ز ہر چیزے مفعولن
کون و نونے + بدل مفاعل کل ملو کے فاعلاتن کہ دُج مفاعل بابا مرش فاعلاتن - شدند
مفاعل ہر چیزے فاعلاتن مفعولن مفاعل کاف نونے فاعلاتن - بیان تک گیا رہ وزن
وافی بین -

(۱۲) چہر کن کا ایک شعر ضرب مخبون مسجع باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفاعلن
فعلاتن مفاعلن ۵ دلم پروہا و یاربے بہا + بہا بیار و لبان را بہن سپا رہ + دلم بہر مفاعلن
دی اویا فعلاتن ربے بہا مفاعلن + بہا بیامفاعلن رلبا رفاعلاتن بہن سپا رفاعلاتن -
یہ ایک وزن مجزوی۔

(۱۳) چار رکں کا ایک شعر اوہر رکں مخبون - مفاعلن فعلاتن - دوبار سے بحق خوبلی
رویت + کم ازغان بر یانی + بحق قنحو مفاعلن بی رویت فعلاتن + کم غل مفاعلن بر یانی فعلاتن +
کم بمعنی کہ مرا سیم سہین ضمیر مفعول ہو۔

(۱۴) شعر مرع ضرب مخبون مقصور باقی مخبون - مفاعلن فعلاتن + مفاعلن فعلاتن -
بحرکت دوم ۵ منم زیار بحرکت + منم عشق بچو رہ منم زیامفاعلن رجسرت فعلاتن +
منم ز عش مفاعلن قبجو رفاعلاتن - اسہین ضرب مخبون مخدوف بھی جائز ہو وزن فعلن
بحرکت دوم -

(۱۵) بہت چار رکنی عروض مخبون محذوف ضرب شعث محذوف باقی مخبون۔ مفاعل فعلن بحرکت دوم۔ مفاعل فعلن۔ بسکون دوم۔ تو آگلی صفا کہ من چہ غم خوردم بہت آگلی مفاعل صفا فعلن۔ من چہ غم مفاعل خردم فعلن۔ وزن سیزدہم سے یہاں تک تین اوزان مشطوین اس بحر میں ہر جگہ فاعلاتن کو مخبون کر کے تسکین جائز ہو تا کہ بروزن مفعولن ہو جائے۔ اگر وہی تسکین عروض و ضرب میں واقع ہو تو اسکو تشعیت کہیں گے۔

بعض متاخرین اسکے مفاعلن صدر و ابتدائی میں خرم لائے ہیں اور دھوکے کھائے ہیں کیونکہ اسکی اصل مس تفع لن مفروق ہے، آغاز رکن پر سبب واقع ہو تو نہ نہیں ہو کہ اس میں خرم ہو سکتا۔ ایسے محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ در صدر و ابتدائے این بحر خرم روا نہ بود۔
تنبیہ۔ بحر بحر میں بھی بعض متاخرین ایک شعر لائے ہیں اور کہتے ہیں کہ مطوی مخبون ہو بروزن مفتعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن۔ یوں غمرہ و ناز و ادایت بحسب کار گزارہ و خنجر و تیروسانت بعشق سینہ درآمد غمرہ و ناز مفتعلن ز ادایت فاعلاتن بحسن کا مفاعلن رگزارہ فاعلاتن۔ باقی علیٰ ہذا القیاس۔ اسکے مس تفع لن کا تفع و تد مفروق ہو پھر فاع تفع طو سے کیونکہ ر ساقط ہو سکیگی لہذا یہ وزن محض غلط ہے۔

مشاکل

یہ بحر خاص اہل فارس ہی کی ہے۔ دائرے میں پہلے مسدس الاصل ٹھہری اور فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن۔ دو بار کا ایک ایک شعر قرار پایا اور دو وزن مسدس مستعمل ہوئے پھر ایک اسکا مجز و یوں۔

(۱) چہر کن کا ایک شعر عروض و ضرب بقصور باقی ہر کن مکفوف۔ فاعلات مفاعیل مفاعیل۔ دو بار سیفی۔ یا غم شدہ ام و رشپ و یچور بہ زان سبب کہ نشہ در دجوب و در پیا رش فاعلات و آم و رش مفاعیل بہ یچور مفاعیل۔ ز اسبب کہ فاعلات نشہ در مفاعیل مجز مفاعیل۔

(۲) بیت شش رکنی عروض و ضرب مخدوم باقی مثل وزن اول۔ فاعلات مفاعیل فاعلون۔ دوبار۔ محب و ملو می سے جان من زغم عشق تو زارم بد حاصل بجز اندوہ ندارم بد جان من ز فاعلات غم عشق مفاعیل تزارم فاعلون بد حاصل ب فاعلات جزدوہ مفاعیل ندارم فاعلون۔

(۳) بیت بحر یعنی مسدس سے مربع صدر و ابتدا مکفوف عروض و ضرب مقصور۔ فاعلات مفاعیل۔ دوبار سے روزگار فزان است بد باز گر دے ازان است بد روزگار فاعلات خزانست مفاعیل۔ وقس علیہ۔

بعدہ متاخرین نے دائرے میں اسکو شمن قرار دیا اوس طریقے سے جو کہ قاعدہ ششم میں بیان کیا اور فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن۔ دوبار کا شعر مقرر ہوا یوں۔

(۴) آٹھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب مقصور باقی مکفوف۔ فاعلات مفاعیل فاعلات مفاعیل۔ دوبار۔ جامی سے خیز و طرف چن گیر با حریف سمن رو بد گاہ سنبل تر چین گاہ شاخ سمن بوے بد خیز و طرف فاعلات چن گیر مفاعیل با حریف فاعلات سمن روے مفاعیل گاہ سنبل فاعلات تر چین مفاعیل گاہ شاخ فاعلات سمن بوے مفاعیل۔ اگر روے و بوے سے تحتانی آخر نکال ڈالو تو یہی شعر مکفوف مخدوم کی مثال ہو سکتا ہو مفاعیل عروض فاعلون عروض و ضرب مین ہو جائیگا۔

چونکہ وزن اول و دوم یعنی مسدس وزن شمن کے مجز و نہیں ہیں بدین سبب ول و دو و و چارم تینوں وزن وافی ہیں اور سوم مجز و۔

اسکے باقی اوزان شمن سبب لتباس ستعل نہیں مثلاً اسکے مفاعیلن کو ہر جگہ مقبوض کر دو۔ اور فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن۔ دوبار کا ایک شعر کہو تو اوسکو بحر خفیف شمن کا ایسا وزن کہہ سکتے ہیں جسکے مس تفع لن کو ہر جگہ مخبون کر لیا ہو اور فاعلاتن کو ہر مقام پر سالم لائے ہوں یہ بحر مستحدث ہے۔ دائرہ مشتبہ کی بحرین اور کل اوزان تحت بالخیلو۔

تک

جس طرح پہلے قرآن، ششمین مذکور کیا اور سیطرہ دائرہ منعکس کی فوجوں کا استعمال پس
 شافذ آیا وہ سب سالم نوکیلا بھین۔ ہاں اونکے اوزان مزاج محمد بن قیس نے معیار اہم
 میں درج کیے ہیں۔ اگرچہ انہیں بھی وہ یہ نفلش بیان کرتے ہیں کہ ان بحور کے کل اوزان
 مزاجت بحور نوزدہ گانہ سے ملتے ہوتے ہیں۔ لیکن مولف نے نظر غور کے بعد ایسا پایا کہ
 البتہ انہیں پانچ چھ اوزان پھیل بھی ہیں۔ پس وہ مثالین اور ایہ ادجو صاحب معیار اہم کا ہیں
 اور اونکے جواب اکثر جو چار سے ذہن میں آئے ہیں ہم بیان درج کرتے ہیں اور جن اعتراضوں
 کو صحیح جانتے ہیں اونکو ہم بھی مانتے ہیں۔

صریح

اسکی اصل دائرے میں دو بار مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن ہو اور دو اوزان اس کے
 مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چھ رکن کا ایک شعر عروض و ضرب بقصہ رباعی مکفوف۔ مفاعیل فاعلات فاعلان
 دو بار مخمور پنج درو یا زنا بکار نہ کند یا زنا بکار دل نگار نہ مخمور پنج مفاعیل درو یا زنا فاع
 نا بکار فاعلان۔ وقس علی ہذا۔ قال محمدؑ۔ یہ وزن پنج مسدس مکفوف اکثر مقبوض
 مسجع ہو بر وزن مفاعیل فاعلن مفاعلان۔ اقول۔ شعر خرم سے مرکب ہو اسیلے در میان
 میں خرم کے موافق شعر بھی نہیں آ سکتا بدین سبب اس وزن کو بحر صریح ہی میں شمار کرنا چکیا
 (۲) بیت مسدس صدر وابتدا خرب باقی سالم۔ مفعول فاع لاتن فاع لاتن۔ دو بار
 امر و ذکر دیارم قصد لشکر چہ تا گشت جانم از دوش پر آورہ۔ امر و مفعول کو دیارم فاع لاتن
 قصد لشکر فاع لاتن۔ تا گشت مفعول جانم در فاع لاتن دوش پر اور فاع لاتن۔ قال۔ یہ
 مضارع شبن اثری شعر محض ہو بر وزن مفعول فاع لاتن فاعلن فاع۔ وغیرہ۔ اقول۔ بیان
 بھی رکن سوم یعنی مفاعیلن سے اکثر و سیالی نہیں بن سکتا اور فاع لاتن مفعول ہی محض

نہیں ہو سکتا کیونکہ اس رکن میں نہ خذ و چل سکتا ہے نہ خبن اور جحف انہیں سے مرکب ہو سکتا ہے۔
یہ وزن بحر صریح کا ہے۔

کبیر

اس بحر کی اصل دائرے میں مفعولات مفعولات مستفعلن۔ دوبارہ اور دو وزنوں پر لپٹی ہوئی۔
(۱) چھ رکن کا شعراور ہر رکن مطوی۔ فاعلات فاعلات مفتعلن۔ دوبارہ آن گکار خوب چھ
سیم ذقن۔ دو سے خوب در نہان نمود مبن۔ ان گکار فاعلات خوب چھ فاعلات سیم ذقن مفتعلن
رو سے خوب فاعلات در نہان فاعلات مود مبن مفتعلن۔ قال۔ یہ وزن بحر وافر اجم معقول سے
بوزن مسدس بن سکتا ہے فاعلن مفاعلن مفاعلن کے وزن پر۔ اقول۔ میں بیان محمد
بن قیس سے سہزبان ہوں۔

(۲) بیت مسدس عروض و ضرب مخبون مسبق۔ باقی مخبون۔ مفاعیل مفاعیل مفاعیلان
دوبارہ دلم بر دیکے ترک زامردان۔ رخم کرد زیتا رچوز عفران۔ دلم بر و مفاعیل یکے ترک
مفاعیل زامردان مفاعیلان۔ رخم کرد و مفاعیل زیتا مفاعیل چہ عفران مفاعیلان۔ قال
یہی ارکان بعینہ ہر ج مسدس مکفوف عروض و ضرب مقبوض مسبق کے ہیں۔ اقول۔ لاشافہ

مذیل

اسکی اصل اربعے میں پس تفع ل م تفع ل م فاعلاتن۔ دوبارہ اور ایک وزن اسکا فعل ہوں۔
(۱) چھ رکن کا شعراور ہر رکن مخبون۔ مفاعلن مفاعلن فاعلاتن۔ دوبارہ گکار من
سوار من سفری شد۔ بہتے رو و چو سر کشان بجان در۔ گکار من مفاعلن سوار من مفاعلن
سفری شد فاعلاتن۔ بہتے رو و مفاعلن چہ سر کشا مفاعلن بجا و فاعلاتن۔ قال۔ بحر کامل
موقوف منقطع مسدس سے بلا تغیر یہ وزن بن سکتا ہے۔ اقول۔ سکتا ہے۔

قلیب

دائرہ منکسہ میں اس بحر کی اصل۔ قاع لاتن قاع لاتن مفاعیلن۔ دوبارہ اور دو وزنوں

اسکا استعمال جاری ہو حسب ذیل۔

(۱) بیت شش رکبئی عروض و ضرب بقصور باقی مکفوف۔ فاعلاتُ فاعلاتُ مفاعیل۔ دوبارے اوستم رہی گشت کہ ستر نیست + این جفا کن بتا کہ روان نیست + اوستم فاعلاتُ ہی مکشک فاعلات سترانیس مفاعیل + ای جفام فاعلات کن بتاک فاعلات روانیس مفاعیل۔ قال۔ بحر مدید مکفوف مجنون مسبغ مسدس کا وزن ہو۔ فاعلات فاعلن علیان۔ اقول۔ بان بلاتامل۔

(۲) شعر مسدس عروض محذوف ضرب بقصور باقی سالم۔ فاع لاتن فاع لاتن فعون فاع لاتن فاع لاتن مفاعیل۔ مستندم راز دارم نگار + چہ خستہ داری جان را بجزان + مستندم فاع لاتن راز دارم فاع لاتن نگار فعون + خست داری فاع لاتن جانم را فاع لاتن بجزان مفاعیل۔ قال۔ یہ بحر مدید مسدس ہو مسبغ الضرب باقی ارکان سالم ہو وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن + فاعلاتن فاعلن فاعلیان۔ اقول۔ بان بان۔

حمید

اسکی اصل دائرے میں مفعولات مستفعلن مفعولات۔ دوبار ہو اور دو وزن اسکا مستعمل ہیں یوں۔

(۱) بیت شش رکبئی عروض و ضرب بطوسی موقوف باقی مطوی۔ فاعلاتُ مفتعلن فاعلات۔ دوبارے دوش باز گشت مرا چون ستاد + تا بوصل جان مرا گردش + دوش باز فاعلات گشت مرا مفتعلن چو ستاد فاعلات + تا بوصل فاعلات جانم را مفتعلن گردش فاعلات۔ قال۔ یہ وزن بحر مقضب مسدس ہو۔ اقول۔ یہ تو ہم نے مانا مگر مقضب زبان فارسی میں مسدس نہیں آئی اگر بطور عربی مقضب کو بیان مسدس سمجھیں تو عربی میں مفعولات مستفعلن مفتعلن ہو پھر حمید سے کیونکہ مطابقت ہوگی بدین علت یہ وزن حمید ہی کا ہو۔

(۲) شعر چہر کن کا عرض و ضرب مجنون مکشوف باقی مجنون۔ مفاعیل مفاعیل مفعولن
دو بار سے ہے دل بزد آن نگار دلبر کہ گداغ نہ بجان و دل پر پد ہے دل مفاعیل روا
مفاعیل روا مفعولن کہتا داغ مفاعیل نہ بجا مفاعیل نعل بر مفعولن۔ قال۔ بعینہ ہرج
سدس مکفوف مقبوض مخدوف ہو۔ اقول۔ بیشک بلکہ ہرج میں آسانی ہو۔

صغیہ

دائرے میں اسکی اصل مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن۔ دو بار ہو۔ دو وزن اسکے بھی
مستعمل ہیں یوں۔

(۱) چہر کن کا ایک شعر اور ہر کن سالم سے بر خیز جانا بہن وہ آن جام ہو کہ نہ روا
جان مارا شد روشنی پد بر خیز جامس تفع لن تا بہن وہ فاعلاتن اجام موس تفع لن کہ نہ
مس تفع لن مارا فاعلاتن شد روشنی مس تفع لن۔ اسکو صاحب معیار حجم کے کسی دوسری
بحر سے نہیں بتایا۔

(۲) بیت سدس اور ہر کن مجنون۔ مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن۔ دو بار سے بہار بود
پشیم خزان و دو کہ شاد بود برویم نگار سن پد بہار بود مفاعیلن و پشیم فعلاتن خزان مفاعیلن
کشا بود مفاعیلن و برویم فعلاتن نگار سن مفاعیلن۔ قال۔ یہ مجتہد سدس مجنون ہو۔ اقول۔
ہم بھی یہی کہتے ہیں بلکہ ٹھیک یہی وزن مجتہد فارسی کے وزن دوازدهم میں لکھ چکے ہیں۔

اصم

اسکی اصل دائرہ منعکس میں فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن۔ دو بار ہو۔ اسکے دو وزن
ہیں اور دونوں ناجائز یوں۔

(۱) چہر کن کا شعر عرض و ضرب مقبوض باقی مجنون خلاف قاعدہ۔ فعلاتن مفاعیلن
فعلاتن۔ دو بار سے عجبی ترک من برفت بغربت پد زغم عشق او برنگ زریمر پد عجبی تر
فعلاتن کن برف مفاعیلن ت بغربت فعلاتن۔ وقس علی ہذا۔ قال۔ بنائے بحر پر وند مغرور

نہادہ والف فاع لاتن راضین کردہ لہذا بے هیچ تغیر لین مسدس خفیف مجنون است۔ اقول۔
فی الواقع فاع لاتن مفروقی بین خبن نہیں ہو سکتا کیا فاسمین سبب خفیف ہو جو خبن حل سکے۔
(۲) بیت نشش رکنی صدر و ابتدا مکفوف حشو محقق عروض مقصور ضرب مجنون مقصور غلام
قیاس۔ فاع لاتن مفعولن فاعلات + فاع لاتن مفعولن فعلات ۵ تیر تو چو بین سختے ہندین
عاشق مسکین چون بشکند این ۶ تیر تو چو فاع لاتن بی سختے مفعولن ۱۱ ہندین فاعلات + شش
فاع لاتن کی چوبیش مفعولن کن دین فعلات۔ قال۔ رمل مسدس مجنون مشعث مقصور ہو۔
اقول۔ اس ضرب نے وزن غلط کر دیا وزن اول کا اعتراض یہاں بھی جتا ہی بدین سبب
رمل سے شمار کرنا اولیٰ ہو۔

سلیم

دائرے میں اسکی اصل متفعّلن مفعولات مفعولات۔ دو بار ہو اور تین اوزان اسکے مستعمل ہیں
(۱) بیت چھ رکن کی عروض و ضرب مطوی موقوف باقی مطوی متفعّلن فاعلات فاعلات
دو بار ۵ امیبتک ماہر وے حور زاد ۶ بادہ بمن دہ چورنگ باداد ۶ ایو یکے متفعّلن
ماہر وے فاعلات حور زاد فاعلات + بادہ بمن متفعّلن دہ چورنگ فاعلات باداد فاعلات۔
قال۔ یہ وزن منسرح مسدس مطوی مجنون مکشوف نڈال ہو بروزن متفعّلن فاعلن مفاعلات
اقول۔ کشف و ربیان مصرع کیونکر حل سکتا ہو ایسے منسرح ناجائز ہاں اگر بسیطاً مجز وے
مطوی مجنون نڈال کہہ دو تو کیا مضائقہ۔

(۲) شعر شش رکنی عروض و ضرب موقوف باقی مطوی متفعّلن فاعلات مفعولات۔ دو بار
۵ امی صنم حور زاونیکو روے ۶ جنگ مجو باریق کتر گوے ۶ ایو صنم متفعّلن حور زاد
فاعلات نیکو روے مفعولات + جنگ مجو متفعّلن باریق فاعلات کتر گوے مفعولات۔ قال۔
یہ وزن منسرح مسدس مطوی مقطوع نڈال ہو۔ اقول۔ سب نام درست مگر اسکے عروض و ضرب
کا لقب بین اعج کتا ہوں۔

(۳) بیت مسدس عروض و ضرب مخبون موقوف باقی مخبون۔ مفاعلن مفاعیل مفاعیل
دو بارے مکن بتا بن پیدہ آزار چہ کہ مروے ام کم آزار دل آزار چہ مکن بتا مفاعلن
بن بے مفاعیل و آزار مفاعیل + کم ویم مفاعلن کما زار مفاعیل و لا زار مفاعیل۔
قال۔ یہ پنج مسدس مقبوض مکفوف مقصور ہے۔ اقول۔ مین بیان محمد بن قیس سے
سہ زبان ہوں۔

حمیم

اس بحر کی اصل دائرہ منعکسہ میں۔ فاعلاتن مس تفع کن مس تفع لن۔ دو بارہ اور ایک وزن
اسکا استعمال اس طرح۔

(۱) بیت مسدس الارکان اور ہر کن مخبون۔ فاعلاتن مفاعلن مفاعلن۔ دو بارے
بچہ ماند رخاں آن نگار من چہ کہ ہے تابدان خوش چو مشتری چہ بچا نہ فاعلاتن رخاں مفاعلن
نگار من مفاعلن + کہے تا فاعلاتن بد خوش مفاعلن چہ مشتری مفاعلن۔ قال محمد ابن وزن
کامل موقوف ست کہ صدر وابتداے آخر قطع کردہ اند۔ اقول۔ قطع کا زحاف سوا عروض
و ضرب کے اور کمین جائز نہیں لہذا یہ وزن بحر کامل سے بن نہیں سکتا بلا شک بحر حمیم
شمار کرنا بیجا۔

قاعدہ ہفتم بحر مستعد و مستزاد

بحر دائرہ منعکسہ کے علاوہ رسالہ محب و بلوی اور کا فل عروض اور رسالہ میزان الاسفار
سے واضح ہوتا ہے کہ گیارہ بحرین اور ایسی احداث ہوئی ہیں جنہیں دو تین کے سوا سب تقطیع غیر
اور زحافات بے موقع سے ناجائز ہیں ہم بیان وہ سب درج کر کے ان کے سوا دلائل بیان
کرتے ہیں اس طرح۔

مستزاد

اس بحر کی اصل ثمر بار مفعولات بضم آخر کا ایک شعر ہے۔ بنامین اسکو موقوف لاتے ہیں اور

وانی اور مجزوم لکرات اوزان اسکے مستعمل کیے ہیں یوں۔

(۱) شعر ثمن عروض و شعر ب موقوف باقی سالم مفعولات مفعولات مفعولات
دوبارہ محب سے پیارا ان عشقش را دادم از در و بیایمی است و مفعولات مفعولات مفعولات را ہمہ شب کا
بیخوابی است و قطع کی ضرورت کیا ہو کہ اعدا عروض تمام ہوئی لوگ مشاق ہو گئے۔ یہ وزن
در اصل ہزج ثمن اخر مسموع بوزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلن مفعولات۔ دوبارہ پھر
یہ بحر مہمل ہو گئی پہلی بسم اللہ غلط۔ اس بحر کے موجد حضرت محب ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ بحر دائرہ
مجتلبہ سے مستخرج ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلا زحاف کسی جنز کی نام نہ تین توڑی مفعولات کے
آخر و تدفق ہر وہ خود ایسے زحاف اسمین لائے ہیں جو تدفق کے واسطے خاص ہیں
پھر مفعولات ابر مفاعیلن کے اور مفاعیلن سے فاعیلن م برابر مفعولات کے کس طرح ہو گا
جب یہ نہ آیا یعنی ہزج اس سے مستخرج نہ ہوئی اور ہزج سے یہ مکمل نہ سکی تو دائرہ مجتلبہ سے اسکا
نکلنا بالاسے طاق ہے۔ اس بحر کے سوا حضرت نے دوزحاف بھی ایجاد کیے ایک تنوین
دوسرے نقل اور نکاح بیان آئندہ ہے۔

(۲) آٹھ رکن کا شعر اور ہر رکن متون۔ مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن مفعولاتن
کہتے ہیں کہ جب مفعولات کے آخر ایک لون ملاؤ تو اس زحاف کا نام تنوین ہے یوں
جانم پر لب آمد بے تو وز غم دارد ہر دم زاری و جانان آخر جسے فرمایا تا کو از خود دورم داری
سبحان اللہ بحر متدارک محبوب مسکن شازدہ رکنی اور بحر متقارب شرم مقبوض بحق شازدہ رکنی
سے یہ وزن بخوبی مکمل سکتا ہے بوزن فعلن فعلن فعلن ہر پھر متقارب متون بے اصل
شعری۔ اس وزن کے نصف کا نام بعضوں نے بحر وافر رکھا ہے اور وہ بھی مکمل ہے۔

(۳) بیت ثمن ایک رکن سالم ایک رکن مکشوف۔ مفعولات مفعولن مفعولات مفعولات
دوبارہ در بستان محبوبی بنو چون تو رنگین گل و زرافسون حسن است این چندین
شورش بلبل و اول کشف در میانی ناجائز دوم بحر ہزج اخر مکشوف بحق سے یہ وزن

بخوبی بن سکتا ہو بروزن مفعولن مفاعیلن مفاعیلن۔ پھر تشابہ غلط اور بکار
(۴) آٹھ رکن کا شعر ایک رکن سالم ایک رکن۔ طوی مکشوف۔ مفعولات فاعلن مفعولات
فاعلن۔ دوبارہ مفعولاتن او مخموراندا ابجد کو شمشیر غمرہ را آب از کو ہے وہر چہ بیان
بھی اعلیت کشف مابین وزن ناجائز۔ یہ چاروں وزن وافی ہیں۔

(۵) چھ رکن کا شعر عمدہ روا ابتدا سالم حشو مخبون مکشوف عروض و ضرب مکشوف مفعولات
مفعولن مفعولن۔ دوبارہ دل در زلف پیر روئے بستم چہ اذ افکار دو عالم وارستم چہ
کشف درمیانی سنے وزن غلط کر دیا۔

(۶) بیت مسدس صدر و ایتدا مخبول حشو مخبون مکشوف عروض ضرب مکشوف۔ فعلات مفعولن
مفعولن۔ دوبارہ بخمال تو محفل شد گلشن چہ ز جمال تو دیدہ شد روشن چہ وز
مین شوق غلط و تقطیع غیر حقیقی آڑے آئی۔ یہ تو کھلا کھلا متدارک مثنیٰ مخبون ہو بروزن
فعلن فعلن فعلن فعلن۔

(۷) شعر شش رکنی عروض و ضرب موقوف باقی مثل وزن ششم۔ فعلات مفعولن
مفعولات۔ دوبارہ زغم تو چنانم سرگردان چہ کہ مباد کہے چون من حیران چہ یہ بھی
متدارک مثنیٰ مخبون مسکن اعج ہو بروزن۔ فعلن فعلن فعلن فعلان۔ یہ تین وزن مجرب ہیں
کلید ختم سات وزن نخل ساتون ندارد۔

مختص

اس بحر کی اصل مفاعیلن مفاعیلن۔ چار بار کا ایک شعر ہو۔ اس بحر میں ایک رکن
کامل کا ایک رکن وافر کا علی الترتیب مرکب کیا ہو۔ وافی اور مجز و ملا کر چھ وزن
اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) آٹھ رکن کا ایک شعر اوہر رکن سالم۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
دوبارہ محب س مکن انیقدر جفا صنما کہ بجان و دل گدا سے تو ام چہ سر بندگی بخوار

بہادہ وفد اسے توام پہ قطع آسان ہو۔ جناب بحر سے یہی غم دل حوزین کو رہا کبھی غم کی
شب سحر نہوئی؟ دم مرگ بھی وہ آنہ پھر کبھی تھر کی نظر نہوئی؟ آسمین عروض و ضرب مسبغ
بھی آتے ہیں بروزن مفاعلتان۔

(۲) بیت ہشت رکنی کبھی آسمین متفاعلن سالم اور مفاعلتن معصوب آتے ہیں اور عروض
و ضرب مسبغ لاتے ہیں اور سالم بھی۔ متفاعلن مفاعیلن متفاعلن مفاعیلان۔ دوبار
محب و بلو می سے من مستند را تنہاء بعشق اور مکارست پہ بکند زلف مشکینش دل عالم
گرفتارست۔ اور کبھی صرف عروض معصوب آتا ہو باقی ارکان سالم۔ بروزن متفاعلن
مفاعلتن متفاعلن مفاعیلن + متفاعلن مفاعلتن متفاعلن مفاعلتن۔ جناب بحر
نہ ڈر و کسی سے بادہ کشو پیو شوق سے مگر کچھ دو؟ ابھی تھی حلال قاضی و نکو و سرخ آب ز
نہوئی؟

(۳) شعر ثمن۔ اس وزن میں اختیار ہو کہ رکن متفاعلن کو سب جگہ یا جہان ل چکا
وہاں مضمر یعنی بروزن مستفعلن لاؤ اور مفاعلتن کو سالم۔ محب سے من و مطلب کی
نکتم ہر چند نا امید شوم؟ چند انگہ اوز من برد من نیز در پیش بروم۔ یہاں اضافہ متفاعلن
میں ہو۔ جناب بحر سے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے کوئی ہیں معنی عمر گفت یہی؟ جو بات اوستے
چاہی ہوئی مری چاہی عمر بھر نہوئی؟ یہاں خسو دوم اور ابتدا مضمر ہیں باقی سب ارکان
سالم۔ اس وزن میں عروض و ضرب مسبغ بھی جائز ہیں۔

(۴) آٹھ رکن کا شعر خسو اول و سوم و عروض مسبغ باقی مثل وزن اول۔ متفاعلن
مفاعیلان متفاعلن مفاعلتان + متفاعلن مفاعلتان متفاعلن مفاعلتن۔ یہاں
رکن دوم معصوب بھی ہو۔ جناب بحر سے کہو بکریا ہوانی الفور میں نہ کہتا تھا برسین
یہ طور؟ تم ذلیل یا کوئی اور کوئی بات کار گر نہوئی؟ یہ وزن گویا مرجع تھا او کو
مضا عطف کیا ایسے تسبیح در میانی بہتر از آخر ہو گئی۔

(۵) شعر ثبت کرنی ایک کرن مضمر ایک کرن معصوب علی الترتیب تا ضرب مستفعل بنفاعیلین مستفعل بنفاعیلین۔ دو بار۔ محب دہلوی ۵ یکدم جدا شدن از تو ای دلربا بود مشکل ۵ کز دیدن رخت مارا آرام جان شود حاصل ۵ یا جیسے سید محمد خان زند کھنوی ۵ مدت ہوئی نہیں دیکھا دلدار کو قیامت ہو ۵ تدبیر کچھ نمین نبی کیا موت سے نہ است ہو ۵ اسمین عروض وضرب مستقیم بھی روا ہیں۔ یہ پانچ اوزان وافی ہیں۔

(۶) چھ کرن کا ایک شعر صدر وابتدا مضمر ضموسالم عروض وضرب مخزول نال مستفعل بنفاعیلین متفاعلتین متفاعلتان۔ دو بار ۵ اے حسن تو ز شمس و قمر پر وہ نمود ۵ در حیرتم کہ دیدہ چربے خبر ست ۵ اسکے عروض وضرب مخزول یعنی مفتعلن اور مقطع یعنی مفعولن اور اعرج یعنی مفعولان بھی روا ہیں۔ یہ ایک وزن مجزو ہے۔

مجزوہ

اس بحر کی اصل فاعلن متفاعلن۔ چار بار ہے۔ وافی اور مجزو ملا کر دو وزن مستعمل کیے ہیں اس بحر (۱) آٹھ کرن کا ایک شعر اور ہر کرن سالم۔ فاعلن متفاعلن فاعلن متفاعلن۔ دو بار محب ۵ آنکہ دل زمین گدا برد و ضعف جمال و ۵ میر و مہر راہ او بر امید وصال او ۵ بیان عروض وضرب نال بھی جائز ہیں۔ یہ وزن وافی ہے۔

(۲) چھ کرن کا شعر اور ہر کرن سالم۔ فاعلن متفاعلن فاعلن۔ دو بار ۵ ہر کرانم عشق او کم بود ۵ دم بدم بدل حزین غم بود ۵ اسکا عروض وضرب نال بھی لاسکتے ہیں۔ یہ وزن مجزو ہے۔

مستوی

اس بحر کی اصل مفعولات فاعلاتن مفعولات فاعلاتن۔ دو بار ہے اور ایک وزن وافی مستعمل ہے یون ۵ درو لہاے اہل دنیا از عشقش اثر نباشد ۵ بید روان ز لذت این سعد و اند گد نباشد ۵ اسمین عروض وضرب سیغ یعنی فاعلیان بھی روا ہیں۔

hs

اس سحر کی اصل نفعوالات مفاعلتن چار بار ہو۔ وافی اوزان اسکے چار مستعمل کیے مین اور ایک ایک وزن مین دو دو وزن لانے سے آٹھ اوزان ہو گئے مین یوں۔

(۱) شعر مشیت کنی ضرب بسینج باقی سالم مفعولات مفاعلتن مفعولات مفاعلتن مفعولات
مفاعلتن مفعولات مفاعلتان آ نکس لاف عشیق زند کز جان پیچ خطر نکند چه گردلدا
سرش طلبده او پیش آوردش به نثار چه۔

(۲) بیت شمن ضرب معصوب مستیع باقی ہر مفاعلتین معصوب۔ مفعولات مفاعیلین مفعولاً
مفاعیلین، مفعولات مفاعیلین مفعولات مفاعیلان۔ کنج کنج قفس بہتر گرازدست
نگار آید و در گلزار جنان باشد زندان وار بودے مار پ۔

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر پر مفعولات اٹھل ضرب مستغ باقی سالم۔ کہتے ہیں کہ جب او مفعولات کو متحرک کر دو تو اس زحاف کا نام ثقل ہو جیسے مفعلات مفاعلتن مفعلات مفاعلتن مفعلات مفاعلتن مفعلات مفاعلتن۔ محب و بلوہی ۵ کوچہ زلف صنم بجاں گوشہ حافیت ست لکیرہ ورنہ زگردش دور زمان فتنہ پیاست بشہر و دیار ہدیہ تو متقارب متباعد ہو

(۴) شعر میں ایک رکن اٹھل ایک رکن معصوب علی الترتیباً ضرباً و ضرب مستغ مفعلات مفاعیلن مفعلات مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ ببل خستہ جان ہرگز بیل چین نکند بے تو کہ کو گل تازہ نمے بیند ہچو رخ تو درین گلزار ۶ یہ سب وانی ہیں۔ انکے علاوہ زحافات ناجائزہ مثل قصم و غضب درمیانی لاکر اور اوزان بھی تراشے ہیں اور وہ سب غلط ہیں۔ یہ پانچ بحرین محب و بلوہی کی ایجاد ہیں ایضاً وزن متقارب متباعد ہو

اس بحر کی اصل فاعلن فعلون چار بار ہے۔ ایک رکن بحر متدارک کا ایک بحر متعارف کا اسمین مرکب ہے اور کل تین اوزان اسکے مستعمل ہیں یوں۔

(۱) شعر شمن اور ہر کن سالم - فاعلن فعولن فاعلن فعولن - دوبارے قاءت صنفہ -
عاضت گل ترید زلف مشک و غیر تاج حسن بر سر پہ بیان علی الترتیب ارکان ہر دو بحر
مخلوط ہیں - یہ وزن وافی ہو -

(۲) بارہ رکن کا ایک شعر یعنی مسدس لمضاعف - اہمین ارکان فعولن و فاعلن
بلا ترتیب مرکب کرتے ہیں اور مزاحف لاتے ہیں اور چار خانے ٹھہراتے ہیں یوں سے
از من این حدیث + رشوت روادارہ الزانی والمرتثی + کلاہما فی الثانیہ بروز
فعلن فعلن فاعلان + فعلن فعول فاع + فعلن فعلن فاعلن + فعل فعول فعلن فاع - ایسے
اوزان میں جہاں درمیان شعر فعلن مسکن الاوسط ہو اوسکو متدارک کا مخجون مسکن یا تفتا
کا محق جانو اور جہاں آغاز پر ہو اوسکو متقارب کا اٹم اور آخر میں ہو تو متدارک کا مقطع
یا متقارب کا وہی محق سمجھو - جب فاع عروض یا ضرب میں ہو تو وہ غریب کا مطوئں او -
آغاز پر متقارب کا اٹم اور درمیان متقارب کا محق ہو - کبھی فاع آخر کے عوض فع لاتے ہیں
اور اخذ نام بتاتے ہیں جب فعول بحرکت آخر ہو تو متقارب کا مقبوض اور جب آخر میں ہو
آخر ہو تو متقارب کا مقصور ہو - فعل بحرکتین متقارب کا محذوف ہو بشرطیکہ عروض یا ضرب
میں ہو - اسطرح طالب کو حسب قواعد زحافات مقام کا جانچنا ضروری ہو - یہ وزن دو بار
اور سورٹھاسے ملتا جلتا ہے جسکا ذکر ہم قاعدہ ہجہم میں کریں گے انشاء اللہ -

(۳) آٹھ رکن کا ایک شعر درہم برہم مقبوض و مخجون و مسکن - فعول فعلن فعول
فعولن + فعلن فعلن فعول فعلن - ایک بارے نیا و نہ کہن کہن شکرائی + بن کینے
لکھ لہن برائی + آگاہ کی شنوی اور شنوی امیر خسرو دہلوی واقعات فرزند پتھر امین اور
خالق باری کے اکثر اوزان و رازق باری وغیرہ اسی بحر میں ہیں - صاحب میزان الاشعار
کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بحر بھاشا کی چوپائی سے ملتیس ہو اور چوپائی کے اوزان سبیل
استقرار چھپا سٹھ ہیں جو بحر خربسہ سے مستخرج ہوتے ہیں - مؤلف چوپائی کا ذکر قاعدہ ہجہم

مین کر گیا۔ انقض وزن اول وسوم دونوں دانی مین وردوم مجزوء مضاعف۔

گفت

اس بحر مین دو فاصلہ صغریٰ سے ایک رکن اور چار رکن سے ایک مصرع تمام ہوتا ہے۔
متفاعلتن متفاعلتن متفاعلتن۔ دو بار۔ بیدل سے اگر مفعولک طلبہ زدن
و گرم زمین فگند ز فلک ہے بقبول اطاعت حکم قضائون در عذرو بہانہ زدن ہے چونکہ
اسکا ہر مصرع آٹھ فعلین متحرک لسانی سے تقطیع ہو سکتا ہے اسلئے یہ وزن بحر متدارک مشمن
منجوں مضاعف الارکان مین شمار کیا جائیگا اور گفت محض بے اصل ہے۔

زل

دو سبب خفیف و ایک فاصلہ صغریٰ سے اس کا ایک رکن اور دو رکن سے ایک
مصرع پورا ہوتا ہے بروزن مفتعلاتن چار بار یون سے ذلیف درازت دام دل من ہے
بوسہ رویت کام دل من ہے چونکہ ہر مصرع۔ فاع فاعولن فاع فاعولن۔ ایک بار سے تل سکتا ہے
لہذا یہ وزن بحر متقارب مشمن اثرم مقبوض بحق مین شمار ہوگا اور زل سلسلہ ضلل ہے۔

خشب

اس بحر کا ایک مصرع۔ مفعول فعلان مفعول فعلان۔ ایک بار سے ختم ہوتا ہے یون سے
چند آگاہ فیتیم غم با طبیبان ہے در مان نکر دند مسکین غریبان ہے۔ یہ بحر فعلن فاعولان فعلن
فاعولان سے بنجوبی پوری او ترقی ہے جسکو ہم متقارب کے وزن ہفتم مین لکھ چکے پھر خبب
دھوکے کی ٹٹی ہے۔

مواسع

اس بحر کا ہر مصرع۔ فاعلتن مفعول فاعولن۔ ایک بار سے پورا ہوتا ہے اسطرح سے این صفت
مژگان فوج و سپاہش ہے میر سپاہش چشم سپاہش ہے اس شعر کو بلا تکلف بحر زل سے
تقطیع کر سکتے ہیں اور زل کو متقارب سے بحر زل کی طرح یہ بھی پر خلل ہے۔

مرکز

اس بحر کا ایک ایک مصرع پانچ پانچ رکن کا قرار دیتے ہیں، یعنی ہر شعر کے ایک ایک مفعول
مفاعیل مفاعیل مفعولن مفعولن۔ دو بار۔ یوں ہر شعر کا جو جان پختہ در راہ صال
اندر سیرت ہو کہ گرم سرور اندوگے گرم طلال اند۔ سیرت پختہ شاق مفعول تہ پانچ مفاعیل
تدر راہ مفاعیل وصالن مفعولن در سیرت مفعولن۔ کہ گرم مفعول سرور در مفاعیل گئے گرم
مفاعیل ملالان مفعولن در سیرت مفعولن۔ اول تو پانچ رکن کا ایک مصرع یعنی ہر رکن کا ایک
پورا شعر خلاف قرار داد فن عروض ہے۔ ڈوم بتلیم حال بحر پنج سے ہی ارکان بن سکتے ہیں
اگر پنج رکنی فرض کرو یوں۔ صدر ارب باقی دو رکن مفعول پھر رکن چارم یا رکن پنجم مفعول
محبوب اور خاص رکن پنجم محذوف۔ بروزان مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفعولن
بلا تکلف شعر مذکور کی تقطیع کر لو۔ لہذا بحر مکرن غلط اور مغل ہے۔

اسی طرح اوروں نے بھی ایجادین کی ہیں اور تقطیع غیر حقیقی کے دھوکے کھائے ہیں۔
وہ بھی کوئی بحر جو جگانہ کچھ اصول ہونہ کوئی دائرہ پھر استخراج کیونکر ہو سکیگا۔

بیان مستزاد

ہمارے نزدیک مستزاد کا تعلق بھی علم عروض سے ہے۔ لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ
مستزاد ایسا شعر ہے جسکے ہر مصرعے یا ہر بیت کے آخر شعر کا ایک فقرہ بڑھا دیتے ہیں اور وہ
فقرہ اپنے فقرہ ماقبل یا مابعد سے مستخرج ہوتا ہو اور معنی میں کلام سابق کے ساتھ مربوط
مگر ضرور نہیں کہ معنی بیت بغیر اسکے تمام ہو سکین جیسے ابن حسامؒ کے آن کیست کہ
تقریر کند حال گدا + در حضرت شاہ + وز غفل بلبل چہ خبر یک صبارا + جز نالہ و
آہے + یا جسطح فخریؒ + رفتم بطیب و گفتش پیارم + از اول شب تا سحر بیدارم +
در نام چیت + نبضم بطیب و گفت از سر لطف + چہ عشق نداری مرضے پندارم +
محبوب تو کیست +۔

اگر یہ صاحب مناظر الانشا اور صاحب مجمع الصناع کا اتفاق اسی بات پر ہو کہ مستزاد کا ٹکڑا فقرہ نثر ہوتا ہو۔ کما فی المناظر۔ الْمُسْتَزَادُ كَلَامٌ مَنْظُومٌ يُسْتَزَادُ بَعْدَ مَوْصُوعِهِ أَوْ بَيْتِهِ فَقَرَأَ مِنْ النَّثْرِ۔ یعنی مستزاد ایک کلام منظوم ہے کہ بڑھایا جاتا ہو اس کے ہر مصرعے یا ہر بیت کے بعد نثر کا ایک فقرہ۔ لیکن فقیر مؤلف کو جزو مستزاد کے نثر ہونے میں دو دلیلوں سے حجت اور گفتگو ہے۔

اول خود وہ جزو موزون ہوتے ہیں اور شعر مربع کے ایک مصرعے کے برابر مثلاً۔ در حضرت شاہے ہر وزن مفعول مفعولن۔ یہی اسطرح۔ جزو نالہ وآہے۔ بھی ہر وزن۔ مفعول مفعولن۔ یہی یونہی درانم چسیت۔ ہر وزن۔ مفعولن فاعل ہے۔ اور محبوب تو کیست۔ ہر وزن مفعول مفعول۔

دوم بالفرض ولتسلم اگر یہ بڑھائے ہوئے جزو نثر ہیں تو ہم کو اختیار تھا کہ جس ٹکڑے کو چاہتے جس نظم کے بعد بڑھا دیتے مثلاً ابو ظفر بہادر شاہ کا یہ مستزاد ہے۔ دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر۔ مانند آئینہ پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی میں ہے کیا حسن جلوہ گر ہے اگر اس مستزاد کے اجزاء کو ہم بدل دیں اور بجائے جزو اول (مثل آئینے کے) اور بمقام جزو دوم (آٹھ پہر کیا حسن) لگا کر یوں پڑھیں۔ دل اپنا پہلے زنگ کدورت سے صاف کر۔ مثل آئینے کے پھر تو بغور دیکھ کہ اس آرسی میں ہے آٹھ پہر کیا حسن پھر تو کبھی اسکو کیسا مذاق قبول نہ کرے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اجزاء مستزاد اپنے مستزاد کے ساتھ ہموزن ہوتے ہیں اور فقرات نثر نہیں ہوتے۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ جس شعر میں مستزاد کا جزو بڑھایا جاتا ہو اس بیت کے صدر و عروض کے برابر۔ یا ابتدا و ضرب۔ یا صدر و ضرب۔ یا ابتدا و عروض۔ یا اس کے اخوات کے ہموزن و ورکن لیکر ایک ایک مصرعے کے بعد یا ایک ایک شعر کے آخر لگا دیتے ہیں مثلاً طلب بوسہ پہ کیوں اتنا ہرمانتے ہو بہین پہچانتے ہو ہم وہی عاشق صادق بن جو تم جانتے ہو

کرتے ہیں جان فدا + علیہ ہو فعلاتن سبکدوات فعلاتن نہرانا فعلاتن نیت ہو فعلاتن +
ہم بچا فعلاتن نیت ہو فعلاتن + ہم وہی عافا فعلاتن شوق صادق فعلاتن + ہم بچا
فعلاتن نیت ہو فعلاتن + کرتو جانا فعلاتن نفدا فعلاتن + دیکھے یہاں (علیہ ہو فعلاتن +
نیت ہو فعلاتن) مجموعہ - فعلاتن فعلاتن کے ہوزن ہواوسی کے برابر (ہم بچا فعلاتن +
نیت ہو فعلاتن) مجموعہ - فعلاتن فعلاتن کے ہوزن مصرع مذکور کے آخر لگا دیا یوں ہیں
مصرع دوم کو سمجھو۔

جسطرح علم عروض میں صدر مخبون اور سالم - اور اعراب و اعرام کا اختلاف + اور
عروض و ضرب مخبون مقصور - اور مخبون محذوف - اور اہم و محبوب و غیرہ کا اختلاف +
جائز ہواوسی طرح مستزاد میں یہ اختلافات درست ہیں - اسی گوہم نے اخوات سے تعبیر
کیا ہو مثلاً ۱۵ او طیبو مرے جینے کے کچھ آثار نہیں + نکر و فکر دوا + اوس مسیحا کو
دکھا دو تو کچھ آزار نہیں + ابھی ہو جاے شفا + دیکھو یہاں (او طیبو فاعلاتن +
رہنیں فعلاتن) مجموعہ فاعلاتن فعلاتن ہو مگر جزو مستزاد میں (نکر و فکر فعلاتن +
رد و افعلاتن) مجموعہ فعلاتن فعلاتن کے برابر لکھا گیا ہو یوں - او طیبو فاعلاتن
فعلاتن کچھ آزار نہیں فعلاتن + نکر و فکر فعلاتن رد و افعلاتن - یونہی
مصرع دوم کی تقطیع بھی ہو۔

مستزاد کے واسطے کوئی خاص بحر مقرر نہیں مختلف بحر میں اجزائے مستزاد لگاتے
ہیں - کبھی ایک ہی بار وہ اجزائے ہیں جیسے جناب بحر کیا قمر ہو نہ تنون کی
پھر کادبت بے باک + عشاق میں غمناک + اور اوس پہ غضب ہو تری خود بینی
و سخوت + نگہ توری کی عادت + کا قمر مفعول ہ نیت نوک مفاعیل پڑک و مفاعیل
تہے باک مفاعیل + عشاق مفعول ہنم تاک مفاعیل + اور سپ مفعول غصبت
مفاعیل رعد میں مفاعیل ی سخوت فاعلاتن + نگہ توری مفعول کعادت فاعلاتن +

لیکن یہ اجزائے مستزاد کو ہر مصرعے کے بعد دو بار بھی لاتے ہیں۔ شیخ محمد جان شاد ۵۵ نال زن
 باغ میں یہ چیز پل نال شاد نہیں + بندر کے کام و زبان + کر نہ فرما دو بجا + ڈر سی ہو کہ خفا ہو
 ستم یہ بجا و نہیں + باغبان دشمن جان + گھونٹ ڈالیکا گلا + نال زن باغ علالتن غم ہو بل
 فعلالتن بل نال شاد فعلالتن و نہیں فعلالتن - بندر کے کام و زبان فعلالتن + کر نہ فرما
 فعلالتن دجا فعلتن + ڈر سی ہو فعلالتن کنفا ہو فعلالتن ستمی جافعلالتن و نہیں فعلالتن
 باغبانوش فعلالتن من جان فعلالتن + گوٹ ڈالے فعلالتن گ گلا فعلتن + اجزائے مستزاد
 کو دو بار لانا اکثر وہ کلام میں پایا ہو مگر بطریق شاد دو بار زیادہ بھی مستزاد کے نکلے
 لگائے جاتے ہیں۔

میر انشا اللہ خان نے ایک ریختی میں ہر مصرعے کے بعد پانچ مرتبہ اجزائے مستزاد لکھا
 ہیں اس طرح ۵۵ میں پچاند کے دیوار جو کل رات بجاتی + کنڈی نہ ہلاتی + جا کر نہ جگاتی +
 ننید او سکوند آتی + جو بن کی و و ماتی + تیور سی نہ ہلاتی + اور چٹکیوں میں میرے تنین
 صبح اوڑاتی + ہاتھوں پہ بجاتی + گاتی نہ بجاتی + کھانے کو نہ کھاتی + پھر تو نہ ہلاتی + سوٹ گاتی
 تقطیعہ - مویاد مفعول کدیور مفاعیل جکل رات مفاعیل بجاتی فعلون + کنڈین مفعول
 ہلاتی فعلون + جا کر کن مفعول جگاتی فعلون + ننید سب مفعول ن آتی فعلون + جو بن ک
 مفعول ہو ماتی فعلون + تیورین مفعول ہلاتی فعلون + ارچٹک مفعول سی مے میر مفاعیل
 تسی صبح مفاعیل اڑاتی فعلون + ہاتوپ مفعول بجاتی فعلون + گاتین مفعول بجاتی فعلون +
 کانیک مفعول بجاتی فعلون + پرتون مفعول ہلاتی فعلون + سو سوہ مفعول لگاتی فعلون
 لیکن حق یہ ہے کہ دو بار سے زیادہ بیت یا مصرعے میں مستزاد لگانا خالی از تحلف نہیں
 بلکہ راجح اور ناگوار ہے۔ یہ نکتہ بحر بنج اور بحر ثلث میں بکثرت آتے ہیں۔ اکثر اوزان مرہون
 مستزاد کو پیوند لگاتے ہیں مسدسات اور شہنشات پیایہ مسدسات مثل تقایب غیریہ میں یہ مستزاد نہیں
 لاتے ہیں۔ ہالی غزوہ و بحر ثلث و ان میں حکم میں ساتے ہیں۔ و علیک السلام و الہی السلام۔

قاعدہ ہیروم بیان پنگل

کتاب یعنی علم شعربان سنکرت اور برج بھاشا میں عربی و فارسی کے طرح چند فنون بیان کیے
مثلاً پنگل یعنی علم عروض اور انشیراس یعنی قافیہ اور انکار یعنی علم بدیع اور انکار بھید یعنی حالات و
عاشق و معشوق اور سنگیت یعنی علم موسیقی لیکن بیان صرف پنگل کا بیان منظور ہے لہذا
جو کچھ سکوزا باندان سحر البیان عالم گرامی استاد نامی جناب پنڈت جٹا شکر پانڈے بھٹا
چار نے تعلیم فرمایا اور سالہا پنگل مثلاً چند مہودہ اور چند سارا اور چنداڑن اور چند
بنو اور بھاشا بھاسکر اور بانی بہوشن پوتھی اور سکھدیو پنگل اور تحفۃ الہند سے پڑایا اور سمجھایا
وہ ہم نے ایک رسالے میں جمع کیا اور پنگل میں المعروف بہ بارمہڑہ اور سکھ نام رکھ دیا
اب اوسے کا خلاصہ بطور مشتمل نمونہ از خردوار اس مقام پر دس ضلوع میں نقل کرتے ہیں۔
اگر کراست یک حرف بر است واللہ الموفق وعلیہ التکلیل۔

فصل اول استخراج و وجہ تسمیہ پنگل

پنگل کہ سربابی پارسی و نون غنہ و کاف عجمی مفتوح مع لام آخر۔ سانپ کا نام اور
اصطلاحاً علم عروض کو کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شیش ناگ نام ایک سانپ سانپو کا
سردار اور ہندوؤں کا دیوتل ہے اوسکی اولاد میں ایک سانپ پنگل نام ہے اور
پاتال لوک یعنی تحت الثری میں اوسکا مقام ہے۔

گر اگر بفتح کاف فارسی و رای محملہ مضموم مع رائے ہندی آخر ایک عظیم الجثہ طائر
پنگل کا بی مات یعنی علاقہ بھائی ہے جسکی شکل طاووس دار اور خوراک اوسکی مار ہے۔
دشن دیوتا کی سواری اسپر مقرر ہے اور اسی طائر کا نام رخ قصہ خوانان فارسی
کی زبان پر ہے۔ سوتیلی بھائیوں کی عداوت مشہور ہے گر اگر پنگل کے ناک
میں تھام۔ ایک بار پنگل پاتالی سے نکل کر بنارس کو گیا اور کایا پست

کر کے برہمنوں کی شکل میں جا بیٹھا اگرچہ گڑ نے دور سے دیکھ بھال کر پہچان لیا مگر بے تعظیم برہمن نچل پر حملہ کیا ناگ پنجی کے دن رسم مذہب کے موافق بنارس والے سانپوں کو دودھ پلاتے ہیں اس برہمن نو وار دے کھا کہ جانور کی خدمت سے تو یہ بہتر ہے کہ کسی برہمن کا پیٹ پالو اگر سانپ ہی پر مدار ہے تو کیا دشوار ہے ہم ابھی سانپ ہوئے جاتے ہیں برہمن کا شرف ازما لویہ کہا اور لوٹ پوٹ کر جامہ اصلی میں آگیا ۵ کا چشمہ حریصان پر نشہ سانپ سنتے ہی گر چیل جیسے کی طرح اوپر ٹوٹ پڑا۔ نچل بولا افسوس میں نے ایک وسیع علم ایجاد کیا ہے جسکو ابھی تک کسی نے مجھ سے نہیں سیکھا تم پہلے وہ علم سیکھ لو پھر اختیار ہے۔ فقیر کو تاہ گڑ راضی ہو گیا اور نچل پچھلے پاؤں رک رک نے لگا اور پہن سے زمین پر لگہا اور گڑ گے نشانیاں بنانے لگا جتنا ذکر آئندہ ہے پس او نہیں تسانپوں سے چہند یعنی بخور و اوزان پیدا ہوتے گئے۔ گڑ نے نچل سے کہا کہ اگر دفعۃً تم کسی باغی میں گہس جاؤ تو ہم تمہارا کیا بنالین علم او ہو دار ہے او سننے کہا جاتے وقت میں تمکو خبر کروں گا۔ رفتہ رفتہ بنارس سے سمندر کے کنارے تک پہنچ گیا اب اس علم کی وسعت قابل غور ہے کنارے پر کہا کہ دیکھو اس چند کا نام ہنچکیر بات ہے یہ کہکشمند رین اتر گیا میان گڑ منہ دیکھو کہ ہنچکیر بہت زار مار لگے تو جواب دیا کہ ہنچکیر بات کے معنی یہ ہیں کہ سانپ جاتا ہے۔ العرض اوسے سانپ کے نام سے عرض کا نام نچل مقرر ہوا۔ پھر گڑ سے یہ علم بھام نے سیکھا اور بھام کو گٹ (۱) لہذا نچل کو اسکا سر جدامتہ ہیں اور بھام اور گٹ کو مغلد جانتی ہیں۔

فصل دوم اصطلاحات بیا کرن جب ضرورت

بیا کرن یعنی علم صرف و مختصر ہیں (۱) اکثر حروف پنجی کو کہتے ہیں عوام اسیکو اچھر بولتی ہیں

موقوف وہ حرف جبکہ دہنے طرف دو نقطے دیدین ان نقاط سے اس کشر کے آخر ہای ملفوظی ملفوظ
 ہو مثلاً ^{۱۱} یہ ہندی میں م ہر اگر اسکے دہنی طرف دو نقطے درج ہے: ^{۱۲} تو یہ سہڑا جا گیا اور اب
 یہ نقطہ سہڑا گیا۔ اسکو عربی میں ہای مظهر ہوتے ہیں (۱۹ اشار) بفتح اول وضم نون سین مہلہ
 مع الف کشیدہ در آہلہ موقوف ^{۱۳} وہ اکثر جسکے اوپر ایک نقطہ دینی سین نون غنہ کی آواز و سین آجائے مثلاً ^{۱۴}
 یہ گای پہلو کاف پر بندی یعنی نقطے دینے سے گنگا ہو جائیگا اور وہی سنگا بنا کر کہلائیگی یون ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰}

کہتے ہیں جیسے سہ جیب ہے چام کے ۴ جھوٹ کے ٹھام کی ۴ جام و تھام ان پراس اور کی
 نکات ہے (۱) جبکہ (۲) بفتح جیم تازی دیم مفتوح و کاف عربی ساکن۔ چرون کے درسیانی۔
 فوافی کو کہتے ہیں جبکہ نام نظم عربی و فارسی میں سمع ہے جو کہ سمط میں تو میں صبر سے
 تریبگی ناما چند سد امانات ابھر انکرت لے ۴ کہوں جکن آوے کے کب میں بہاؤے
 سرون سہاؤے گنی گئے ۴ یہاں ناما۔ سدا ما۔ ابہرا ما۔ اور آوے۔ بہاؤ۔ سہاؤ
 جبکہ میں (۳) بہت برت (۴) بفتح ہاے ہوز و تازی فوافی مفتوح و کسربای سوحده وراہما کہو
 مع تازی فوافی۔ ایک قسم کا دو کہہ یعنی عیب سی۔ دہنی جانے کے بشرا م کی مارتا یا اکثر کا نکر از رک
 وزن بامین طرف کے خانے میں اسطرح ملا نا کہ معنی میں خلل پڑ جاوے جیسے دو باسے و دوی
 بیجک پریات سن۔ بتا تریبگی ان ۴ بتا ایک لفظ ہے اسکو شاعر فرحلال کر کے سن خانہ اول
 اور بنا خانہ دوم میں تقسیم کیا اسکو فارسی میں قطع خانہ کہتے ہیں آتش سے شمشیر کھینچ لیا یا
 تجھی پڑ گئی ۴ تصویر کرنے میری۔ طیار۔ تا بہ گردن ۴ یہاں سی مانی ندا اسنادی کو دو خانہ میں بانٹا
 اسکو جت بہنگ بھی کہتے ہیں۔ (۵) چند بہنگ (۶) خلاف قاعدہ مقام مارتا یا برن کا گہٹ
 بڑہ یا گنون کا بے محل لانا (۷) سنگھا بلوکت (۸) کسر اول و کسر ششم و او مجہول و کسر نہم
 دوم غنہ ایک چرن کا آخر کلمہ دوسرے چرن کے شروع پر لانا بقول صاحب قعدہ اسکو
 گانٹہ کہتے ہیں۔ فارسی میں اسکا نام سدا ہے۔

فصل چہارم بشر اولین علم نگل

یہاں دو باتیں بیشتر قابل لحاظ ہیں۔ اول ناگری خط میں جو لفظ یا عبارت یا
 علامت ہوتی ہے وہ بامین طرف سے دہنی جانب کو تشریر آ جاتی ہے۔ جہاں
 علامتیں کہی جائیں وہاں اسکی پابندی ضرور ہے۔ دوم۔ برج بہا شامین لفظ
 کا آخر ہمیشہ متحرک رہتا ہے جب تک کہ آخر میں گریابل ہنوجطرح عوض و غیرہ میں اسکی

چھ اجزا میں اور سیدھے پنگل میں سب دو جز ہیں۔ لگہہ اگر۔ جب طرح اجزای عرضی
 ارکان بنتے ہیں اور سیدھے لگہہ اور گرسے گن مرتب ہوتے ہیں۔ اجزائی نصرت
 یون ہے۔ اول۔ لگہہ بفتح لام و کاف فارسی مخلوط بہا مضموم۔ بخنون میں پانچ سان
 ماتر این ملائے سے سیرخن پنگل کی اصطلاح میں لگہہ کہلاتا ہے اسکو بیا کرن
 میں ہرس کہتے ہیں۔ جیسے کل میں کاف اور ہم اور لام تینوں اکثرخن تھی ہر ایک
 میں آگئی ماتر اٹنے سے سب لگہہ ہو گئے۔ یون میں بہت میں بسخن تھا آگئی ماتر
 پ لفظ ہر لگہہ ہو گیا۔ یون میں کم میں آگئی ماتر اسے دو حرف اولین دو
 لگہہ ہیں۔ یون میں برتہوی کے پ میں ریر کی ماتر اسے پ پر ہو کر لگہہ ہو گیا
 (لہذا پ مع ر) ایک حرف سمجھا جائیگا۔ یون میں کلرنت کے کاف میں ر کے
 ماتر اٹنے سے وہ ک لگہہ ہو گیا لہذا ک + ل + ایک ہی اکثر سمجھا جائیگا۔ یہ دونوں
 ماتر این لفظ سنکر کے واسطے خاص ہیں۔ الغرض ایک حرف متحرک کو لگہہ کہتے ہیں۔

جب دو لگہہ متوالی ہوں جیسے دل نو او سکوستری کسر سین مہلہ و باے فارسی
 شد و مفتوح و راے مہلہ کسور مع تختانی شد و معروف کہتے ہیں۔ جب تین لگہہ
 متوالی آئیں جیسے چور نو او سکام ناری نبون و باے معروف ہے۔ جب چار
 لگہہ متواتر ہوں جیسے بھو بھئی نو او سکوپرم پد کہتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھو کہ ایک
 ایک لگہہ ہمیشہ ایک ایک ماتر کے برابر آجاتا ہے۔ پنگل میں لگہہ کے واسطے
 ایک نشانی مقرر کی گئی ہے جو کہ خط عمودی لنگل الف ہی یون (۱)

دوم۔ گز کضم کاف یارسی و راے مہلہ مضموم۔ پانچ سان ماتر این جب
 باقی کے گیارہ ماتر این جب بخنون میں متی ہیں تو وہ سیرخن اصطلاح پنگل میں گز
 کہلاتا ہے اسکو بیا کرن میں دیر گھہ پالٹ کہتے ہیں جسے راو دامن۔ ر۔ اور
 وہ۔ سخن ہے ہر ایک میں۔ آ۔ کی ماتر اٹنے سے راو داندونون گز ہو گئے یون ہی میں ہر

بنجن تہے اوسین اسی بیاسے معروف کی مازا سے ہی گر ہو گیا۔ یون ہین بدہوین
 وہ بنجن تھا او بو او معروف کی مازا سے دہو گر ہو گیا۔ یون ہین پشربن مین ت
 بنجن تہا رری کے مازا سے تری ہو کر گر ہو گیا لہذا (ت ہری) دو ہی مازا مین
 سمجھی جائینگے۔ یون ہین کلیرین مین ک بنجن تہا رری کی مازا سے کلری ہو کر گر ہو گیا
 لہذا (ک + ری) دو ہی مازا مین ہین یہ اخیر کی دو مازا مین لفظ سنکرت کے
 واسطے خاص ہین۔ یون ہین۔ ارے مین ر بنجن تہا اوسین اسے بیاسے مچھول
 کی مازا ملنے سے رے گر ہو گیا۔ یون ہین رین مین ر بنجن تہا اوسین اسے بیاسے
 ملینہ کی مازا اگر ری گر ہو گیا۔ یون ہین مورین مین بنجن تہا اوسین او بو او ملینہ کے
 مازا سے سو گر ہو گیا۔ یون ہین کنج مین ک بنجن تہا افسار سے کن گر ہو گیا۔ یون
 ہین پرانہ کال مین ت بنجن تہا اوسین بسرگ سے تہ گر ہو گیا۔ الغرض ایک حرف
 متحرک مع یک ساکن کو گر کہتے ہین۔ اسی کو عروض عربی و فارسی جن میں بحفیف کہتے ہین
 جب دو گز متوالی ہوں جیسے بالی تو او سکو کرن کہتے ہین۔ جب ایک لگہ بعدہ ایک گر ہو تو
 او سکو تو مر بو او مچھول کہتے ہین جیسے کلا۔ یہ تو مر ہے۔ جب ایک گر بعدہ ایک لگہ
 اسی جیسے تال تو او سکا نام کرتا ہے۔ جب دو لگہ بعدہ ایک گراے جیسے کلا
 تو او سکو کر بفتح کاف نازی وراے مہلہ ساکن بولتے ہین۔ جب ایک گر بعدہ دو لگہ
 متوالی آئین جیسے جام تو او سکا نام دہن بفتح دال مہلہ وای ہوز مفتوح ہر جب ایک لگہ بعد
 دو گز آئین جیسے پرانا تو او سکوا ہت کہتے ہین بفتح حمزہ وکسری ہوز و فانی جب ایک لگہ بعد
 ایک گر ہر ایک لگہ واقع ہر جیسے مرار تو او سکو بھی یعنی مرار کہتے ہین۔ جب دو گز کے مین ایک لگہ
 پہنچا جیسے کالکا تو او سکو گر کہتے ہین۔ لگہ کے بیان سے لیکر بیان تک جن جن کا نام مہنر ایک
 ایک بتایا جو آئین ہر ایک کے نام کنی ہین (مار مہر) و کہ ہوا ان علاوہ اور نیز کہین پرستار
 سے آئندہ معلوم ہونگی۔ یہ بات نہ پہلو کہ ایک ایک گر ہیشہ دو دو مازا کن برابر مانا جاتا ہے۔

پگل میں گر کیواسے ایک علامت مقرر کی گئی جو خط مخفی شکل کا فسطح یا نصف تختائی کر مثل
یا ہنجرہ کے مانند ہی یون (ک) یا (د) یا (ر) لکھہ کی صورت خط عمودی کی طرح بننا جو جہ یہ ہے
کہ بہا شاسان ماترا وینن وانڈیون ہی ہوتی ہے پس لکھہ کو وانڈ کی شکل پر مان لیا ہے اور اگر کی صورت
کو بطور خط مخفی بنایا گیا ہے سبب یہ کہ اگر دو لکھہ یعنی (۱۱) کو محف خط سی باہم ملا دو کر کی شکل پر
ایک صورت بن جائیگی یون (۱۶) اور یہ بات نشٹ کر قاعدہ میں ثابت ہو جائیگی۔ دو لکھہ دو دواترا
کے برابر ہیں اور دو دواترا ایک گر کے برابر ہندادو لکھہ ملانے سے ایک گر بناتا ہے (لطیفہ) اہم
کے خیال میں آتا ہے کہ سانپ کی دو جالین ہیں ایک سیدھی ایک لہریا۔ گر گر کو پگل نے
سیدھی چال چکر لکھہ اور لہریا چال دکھا کر گر بنایا ہو گا اسی لہریا لکھہ اور گر کی سیدھی اور
لہریا دار شکلین ہو گئیں۔

فصل پنجم بنٹ یعنی تقطیع کا بیان

بنٹ بفتح با می موحده و نون غنہ و نای ہندیہ مفتوح مع تائی فوقانی چہند کر اکثر و نحو لکھہ یا گریا
ماترا بابر ن سے ملانا یعنی برابر کرنا اسی کو عربی و فارسی میں تقطیع کہتے ہیں بنٹ کر فی من
جو حروف گہٹے یا ٹہتی یا گرتے ہیں وہ جب تفصیل ذیل بارہ قسم کے ہیں یون۔

(۱) جب وزن شعر کے واسطے گر کو اشباع نہ کریں تو وہ گہٹ کر لکھہ کے آواز میں
بولا جاتا ہے یعنی لکھہ ہو جاتا ہے جیسے ۵ سا پنچا کی سن برابر و دین بندہ ہو
نام ۶ بارن کو بارن کرے ۷ د کہہ چہڑا رے دیو دام ۸ یہاں دیو کے آخر گر ہے
لیکن اشباع نہونے سے لکھہ ہو گیا۔

(۲) جن اکثر و ن میں ماترا نہون تو ہمیشہ لکھہ بنتے ہیں جیسے دک۔ بسا کن آخر میں
کاف تازی لکھہ ہے جسکے معنی طرف۔

(۳) چھوٹے۔ آ۔ ا۔ بجن میں ملنے سے لکھہ بنتے ہیں جیسے گمٹ۔ بمعنی عقل خراب
بضم اول و فتح دوم و کسر سوم۔ مین۔ م۔ اورت۔ اورک لکھہ ہیں۔

(۴) جب ہلت کو وزن شعر کے سبب نہ بڑھائیں تو وہ لگہ ہو جاتا ہے جیسے **اے** رے کاغذ تو چھانڑے + گر گر پر ہو تھ + ایسے کت او پچائے سنج + تھا پو گو پ ہمتہ + یہاں لفظ (رے) بجائے دوم ہلت تھا مگر اشباع نمونے سے لگہ ہو گیا۔

(۵) سنجوگی حرف کے ماقبل کا حرف گر ہوتا ہے مگر کمین کمین لگہ ہی قائم رہتا ہے جیسے **جگ** مانا سر شوت سمر اکت کیئت دے مو نہ + یہاں سر سوت ہوا و معدولین (۶) گر تھا لیکن سنجوگی اوسکے بعد ہوا سیلے لگہ ہو گیا۔

(۷) وہ نون غنہ جب کو سان ناسک کہتے ہیں چرن کے آخر بخلاف فارسی ہشت کے وقت شمار میں نہیں آتا اور فارسی میں بھی نصیر المحققین کا یہی مذہب ہے جیسے **س** ہر کو بھجین + کل سنگ تجین + میں بھجین ورنجین کے نون ماتراؤں میں نہ گنے جائینگے۔ (۸) سنجوگی حرف سے ماقبل کا حرف اگر اترامیت لے تو وہ گر ہوتا ہے جیسے بھنگہ پات میں (گ) گر ہو۔

(۹) بزرگ اور انتا ہمیشہ گر ہوتا ہے جیسے رائے کے آخر باے مفوظ گر ہو اور انک من نون غنہ گر ہو۔

(۱۰) چرن کے آخر کا حرف تلفظ کے موافق رہتا ہے خواہ لگہ ہو خواہ گر یعنی جب کھنچا تو لگہ کھلائیگا اور جب اشباع کیا جائیگا تو گر بن جائیگا۔

(۱۱) جب حرف (ر) کلے کے آخر یا دریاں آتا ہے تو وہ اکثر چندوں میں ہشت کے وقت گر جاتا ہے جیسے **س** بھو من کرشن ٹکند گپال + کر پال رسال سو دین دیال + یہاں کرشن کرشن اور کر پال کپال رجائیگا۔ یونہی راتر سے رات۔

(۱۲) جب حرف تحرک کے بعد (ل) آتا ہے تو وہ اکثر چندوں میں ہشت کے حساب سے ساقط ہو جاتا ہے جیسے **س** رٹو گو پکشتا + ہر و کیش چشتا + یہاں کیش کے عوض کیش ہوگا۔

اور چرن کی چند بار تکرار سے ایک چھند پورا ہو جاتا ہے۔ ہم اکثر بحیدون کو لکھ دگر کے حساب سے اصول و فروع عروض عربی کے ساتھ بحباب اجزا ملا سکتے ہو۔

باتر ابرت کے پرستار کا قاعدہ۔ اگر ماترائین جنفت ہوں تو سطر اول میں سب گہر رکھو ورنہ پہلے لکھ پھر گہر۔ اور فی گرو ماترا اور فی لکھ ایک ماترا سمجھلو۔ پھر پہلے گہر کے نیچے لکھ رکھو بعدہ اوپر کے بقیہ اکثر اوتار لو۔ اوسکے بعد غور کرو کہ اب ماترا کی کل تعداد میں کیا کمی ہے اگر ایک سے زیادہ ماترائین باقی ہوں تو پہلے گہر لکھ کر پورا کرو اور پھر اگر اتنی کمی ہو جو ایک لکھ سے پوری نہ ہو سکے تو پھر گہر رکھو اور جب صرف ایک ماترا کی کمی رہے تو ایک لکھ رکھ دو۔ کیونکہ ایک لکھ ایک ماترا کے برابر ہے۔

الغرض جب تک آخر کے بحید میں سب تراؤں کے شمار کے برابر لکھ نہ آجائیں یہی عمل جاری رکھو۔ مثلاً یہ چھ ماترا کا پرستار ہو اور آہن تیرہ بحید مہین۔ اور ہر بحید نے چھند کا ایک چرن ہے۔ اوسکی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند بن جائیگا یونہی تیرہ چھند علیحدہ علیحدہ ہاتھ لگینگے۔

(۱) ۵ ۵ ۵ = مفعولن

(۲) ۵ ۵ ۱۱ = فعلاتن

(۳) ۵ ۱ ۵ = مفاعلن

(۴) ۵ ۱ ۱ ۵ = مفتعلن

(۵) ۵ ۱ ۱ ۱ ۱ =

(۶) ۵ ۵ ۱ = مفاعیل

(۷) ۵ ۱ ۵ = فاعلات

(۸) ۵ ۱ ۱ ۱ = فعلتان

(۹) ۵ ۱ ۱ ۵ = پس تفعیل

(۱۰) ۵ ۱ ۱ ۵ =

(۱۱) ۵ ۱ ۱ ۱ =

(۱۲) ۵ ۱ ۱ ۱ ۵ =

(۱۳) ۵ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱ =

برن برت کے پرستار کا قاعدہ - پہلے گر کے نیچے لکھ رکھے اور اس کے آگے یعنی دہنے طرف اوپر کے اکثر اوتار لے اور پیچھے یعنی بائیں جانب گزرتے خالی جگہ اوپر کے مقابل بھرتے

(۱) ۹ ۹ ۹ = مفعول

(۲) ۱ ۹ ۹ = فعل

(۳) ۹ ۱ ۹ = فاعل

(۴) ۱ ۱ ۹ = فعل

(۵) ۹ ۹ ۱ = مفعول

(۶) ۱ ۹ ۱ = فعل

(۷) ۹ ۱ ۱ =

(۸) ۱ ۱ ۱ =

مثلاً یہ تین برن کا پرستار ہو اور سہن
آٹھ بھید ہین اور ہر بھید نہ چھند کا ایک
چرن ہو اس کی چار بار تکرار سے پورا ایک چھند
بن جائیگا یونہی آٹھ چھند علیحدہ علیحدہ ہاتھ لکھیں گے

دوم سنکھیا بفتح سین مملہ و نون غنہ و کاف تازی مخلوط بہا مکسور و یاء تختانی
مخلوط بالف زده - اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہو کہ اتنی ماتراؤں یا اتنے برنوں
میں کتنے بھید ہین۔

ماترا سنکھیا کا قاعدہ - اول ماترا پر ایک کا ہندسہ رکھے دوسری ماترا پر دو کا ہندسہ
تیسری ماترا پر دو اور ایک کا مجموعہ یعنی تین کا ہندسہ رکھے چوتھی ماترا پر تین اور دو کا
مجموعہ یعنی پانچ اور پانچویں ماترا پر پانچ اور تین کا مجموعہ یعنی آٹھ کا ہندسہ علیٰ ہذا تقیاً
رکھتا چلا جائے اخیر ماترا پر جو ہندسہ آئیگا وہی شمار درجہ ہوگا - بسین یہ خیال
رکھنا ضرور ہو کہ جب ایک ماترا یعنی لکھ ہو تو صرف اس کے سر پر ہندسہ رکھا جائیگا
اور جب دو ماترا یعنی گر ہو تو اس کے تلے اوپر دو نون جگہ ہندسہ رکھ کر اون دونوں
کا مجموعہ ماترا سے ماترا یعنی دہنے طرف کی ماترا پر رکھنا پڑیگا - اگر آخر کی ماترا گر ہوگی
تو ماترا کے نیچے کا ہندسہ جواب ہوگا ورنہ اوپر کا ہندسہ - ظاہر ہو کہ گر کو دو ماترا ملنے سے

اسکی مثال مچ ذیل ہے۔

مثال (۱) ۱۲۳۴۵۶۷۸۹۰ یہ آٹھ ماترا کی سنگھیا ہو اور چونتیس^{۳۱} اخیر کا ہندسہ پنجمو کہ چونتیس^{۳۲} بھید آٹھ ماترا کی سنگھیا میں ہونگے اگر اسکا پرستار کیا جائے تو چونتیس^{۳۳} سلسلے ضرور بن جائیں گے یہی امتحان سب جگہ ہے۔

مثال (۲) ۱۲۳۴۵۶۷۸۹۰ یہ پانچ ماترا کی سنگھیا ہو اور آٹھ بھید سمین میں بوجہ معلومہ صدہ مثال (۳) ۱۲۳۴۵۶۷۸۹۰ یہ چھ ماترا کی سنگھیا ہو اور اسمین تیرہ بھید میں فافتم۔

برن سنگھیا کا طریقہ۔ شروع برن پر ایک کا ہندسہ رکھے اسے دو گنا کر کے دوسرے برن پر رکھے یونہی آخر تک دو گنا کرنا چلا جائے تو اخیر والا ہندسہ جو آخر برن پر ہو گا دو گنا شمار دہ ہو گا۔ دیکھو سات برن کی مثال۔ سات برن میں ایک سلوٹھائیں^{۳۴} بھید ہونگے یوں (۱۲۸) ۱۲۳۴۵۶۷۸۹۰ کیونکہ آخر برن پر چوتھ^{۳۵}

کا ہندسہ ہو اور ۱۲۸ کا مضاعف ۱۲۸ میں۔ یہ پرستار سے ثابت ہو سکتا ہے۔

شوم۔ شوچی شین معجمہ باو او معروف وجیم پارسا ہاتھانی معروف۔ اس قاعدے دریافت ہوتا ہے کہ پرستار کے بھیدوں میں کتنے بھید ایسے ہیں جنکے اول میں گربوں اور کتنے ایسے ہیں جنکے آخر میں گربوں اور کتنے بھید ایسے ہیں جنکے اول میں لگے اور کتنے ایسے ہیں جنکے آخر میں لگے ہوں۔

ماترا پرستار کی شوچی کا قاعدہ۔ پہلے سنگھیا نکالے۔ سنگھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہو اسکا ماتقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدوں کا بتاتا ہے جنکی ابتدا میں لگے ہوں یا جنکے اخیر میں لگے ہوں۔ اور اس ہندسہ ماتقدم کا قبل ہندسہ شمار ایسے بھیدوں کا بتاتا ہے جن کے اول میں گربوں یا جنکے آخر میں گربوں۔ (ماترا سنگھیا) (چار ماترا کا پرستار)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۰

دیکھو چار ماتر کی سنکھیا کی تو معلوم ہوا کہ اخیر کا ہندسہ (۵) ہو اور پانچ کا ہندسہ ما تقدم (۳) ہو۔ پس دریافت ہوا کہ چار ماتر کے پرستار میں تین ایسے بھید ہیں جنکے اخیر میں لکھ میں اور تین ہی بھید ایسے ہیں جنکے اوائل میں لکھ میں پھر (۳) کا ہندسہ ما تقدم دو ہو۔ پس دریافت ہوا کہ چار ماتر کے پرستار میں دو بھید ایسے ہیں جنکے اوائل میں گز میں اور دو ہی بھید ہیں جنکے اوخر میں گز میں۔ ہر پرستار کی شوچی کا طریقہ۔ ہر سنکھیا کے اخیر کا جو ہندسہ ہوا اسکے ما تقدم کا ہندسہ شمار ایسے بھیدوں کا بتاتا ہو جنکے اوائل میں لکھ ہوں یا جنکے اوخر میں لکھ ہوں اور وہی ہندسہ شمار ایسے بھیدوں کا بتاتا ہو جنکے اوائل میں گز ہوں یا جنکے اوخر میں گز ہوں ذیل میں مثال دیکھو۔

(چار ہر پرستار)

- | | | |
|------|-----------|---------|
| (۱) | ۵ ۵ ۵ ۵ = | مفعولات |
| (۲) | ۵ ۵ ۵ ۱ = | مفاعیل |
| (۳) | ۵ ۵ ۱ ۵ = | فاعلات |
| (۴) | ۵ ۵ ۱ ۱ = | فعلات |
| (۵) | ۵ ۵ ۱ ۵ = | مستغفل |
| (۶) | ۵ ۵ ۱ ۵ = | مفاعیل |
| (۷) | ۵ ۱ ۱ ۵ = | مفتعل |
| (۸) | ۵ ۱ ۱ ۱ = | فعلات |
| (۹) | ۵ ۵ ۵ ۱ = | مفعولات |
| (۱۰) | ۵ ۵ ۵ ۱ = | مفاعیل |
| (۱۱) | ۵ ۱ ۵ ۱ = | فاعلات |
| (۱۲) | ۵ ۱ ۱ ۵ = | فعلات |
| (۱۳) | ۵ ۵ ۱ ۱ = | مس قفع |
| (۱۴) | ۵ ۱ ۱ ۱ = | . |
| (۱۵) | ۵ ۱ ۱ ۱ = | . |
| (۱۶) | ۵ ۱ ۱ ۱ = | . |

(ہر کی سنکھیا)

(۱۶) ۵ ۵ ۵ ۵

دیکھو چار برن کا پرستار کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے پرستار میں (۱۶) بھید ہیں کیونکہ اسکی سنگیا کا اخیر ہندسہ (۱۶) اور سولہ کا ہندسہ ماتقدم (۸) ہے پس دریافت ہوا کہ چار برن کے پرستار میں آٹھ بھید ایسے ہیں جنکے اوائل لکھ میں اور آٹھ ہی ایسے ہیں جنکے اواخر میں لکھ ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چار برن کے پرستار میں آٹھ بھید اوائل میں گروا لے اور آٹھ ہی بھید اواخر میں گروا لے ہیں۔

چہارم۔ اودشت بضم اول و و او معدولہ و دال مملہ مشد و کسوروشین معجمہ ساکن مع تاء ہندی موقوف۔ اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہے کہ ماتر ایا برن کے پرستار میں فلان بھید گوتھا ہے۔

ماتر اودشت کا قاعدہ۔ سنگیا کر کے گر کے سروں کے ہندسون کو اکٹھا کر کے پھر کل جمع کو سنگیا کے اخیر کے ہندسے سے گھٹا دے جو باقی رہے وہی ماتر ایا برن کے بھید کا عدد ہے اور وہی عدد جواب ہے۔

مثلاً کوئی پوچھے کہ چہ ماتر کے پرستار میں (۱۱ ۱۱) یہ گوتھا بھید ہے۔ تو اول اسکی سنگیا نکالے جیسے (۱۱ ۱۱) تو کل جمع سنگیا کی (۱۲) ہے اس تیرہ میں سے گر کے سروں کے ہندسون کا مجموعہ یعنی (۵+۱) = ۶ کو گھٹایا تو باقی بچے (۶) پس معلوم ہوا کہ وہ بھید ساتواں ہے۔

برن اودشت کا قاعدہ۔ سنگیا کر کے گر کے سروں کے ہندسون کو اکٹھا کر کے مجمع کو سنگیا کے اخیر کے مجموعی ہندسون سے تفریق کر کے جو باقی رہے وہی برن پرستار کے بھید کا عدد ہے۔ اسکا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ لکھوں کے سروں کے ہندسون کو جمع کر کے ایک کا ہندسہ اوسمین جوڑ دے تو مجموعہ جواب ہوگا۔

مثلاً کوئی پوچھے کہ چار برن کے پرستار میں (۱۱ ۱۱) یہ بھید گوتھا ہے۔ پس اسکی سنگیا نکالی یوں (۱۶) ۱۱ ۱۱ ۱۱۔ تو کل جمع سنگیا کی (۱۶) ہوئی

اس سولہ میں سے گروں کے سروں کے ہندسوں کا مجموعہ یعنی $(۲ + ۴) = ۶$ کو گھٹایا تو باقی رہے (۱۰) لہذا معلوم ہوا کہ وہ ہجیدہ دسواں ہے۔
 (مثال قاعدہ دوم) لگھوں کے سروں کے ہندسوں کا مجموعہ $(۱ + ۸) = ۹$ ہوا۔
 اس نو میں ایک کا ہندسہ چڑا تو مجموعہ (۱۰) ہوا۔ پس دریافت ہوا کہ وہ ہجیدہ دسواں ہے۔

پہلے نقشہ - بفتح نون و سکون شین مجھ و تاسے ہندی موقوف - اس قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ماترا یا برن کے پرستار میں فلان ہجیدہ کی کیا شکل ہو یعنی کس مقام پر اوسمیں لگھہ میں اور کس جگہ اوسمیں گرے۔

ماترا پرستار کے نقشہ کا قاعدہ - جتنی ماترا کا پرستار ہو اتنی ماترا بشکل لگھہ لکھے اور اوسکی سنکھیا نچالے۔ پھر اوس پوچھے ہوئے ہجیدہ کے شمار کو سنکھیا کے اخیر ہندسے سے تفریق کر دے۔ جو باقی بچے اوس ہندسے میں سے سنکھیا کے ایسے بڑے ہندسے کو (جو اوسمیں سے گھٹ سکتا ہو) تفریق کرے اور اب جس ہندسے کو گھٹایا ہو اوسکے نیچے کی ماترا کو دہنے طرف کی ماترا سے ملا کر بشکل گر بنالے۔ پھر غور کرے کہ تفریق کرنے سے کچھ باقی تو نہیں رہا۔ اگر رہے تو اوسمیں سے بھی بقاعدہ مذکورہ سنکھیا کا بڑے سے بڑا ہندسہ (جو کہ تفریق ہو سکتا ہو) تفریق کرے اور پھر بقاعدہ و شکل مذکورہ دو ماتراؤں کو ملا دے۔ اگر پھر بھی باقی رہے تو وہی قاعدہ کرتا چلا جائے الی غایت النہایت۔ پس وہ شکل جو اس طرح بنائی جائے گی وہی جواب ہے۔ مثلاً کوئی پوچھے کہ (۵ ۵ ۵) یعنی چھ ماترا کے پرستار میں نوین ہجیدہ کی کیا شکل ہے۔ تو پہلے اون چھ ماتراؤں کو بشکل لگھہ لکھے یوں = (۱ ۱ ۱ ۱ ۱ ۱) پھر عمل موافق ذیل کے کرے۔
 (دیکھ صفحہ ۳۵۳ میں صورت عمل)

(تشیخ عمل)

خبر اولیٰ اور ثانیہ
پہلے پہلے اور پھر
تیسری پہلے

دیکھو ۱۲ — ۹ — ۶
اصل تفریق ۲ — ۳ — ۴
اصل تفریق ۱ — ۱ — ۰ (کچھ بانی بنچا)

{عل}

دیکھو ۱۲ — ۹ — ۶
دیکھو ۱۲ — ۹ — ۶
دیکھو ۱۲ — ۹ — ۶
دیکھو ۱۲ — ۹ — ۶

پس یہی شکل جواب ہو اگر صفائی سے لکھو تو یوں ہو۔
(۱ ۱ ۱) ۵ ۵ = جواب۔

برن پرستار کے نشٹ کا قاعدہ۔ پوچھے ہوئے بھید کے شمار کو اول دیکھے کہ وہ طاق ہو یا جفت۔ اگر طاق ہو تو ایک کا ہندسہ اوہین جوڑ کر جفت بنائے پھر اوہینو نصف کرے اور ایک گر رکھ لے۔ اور اگر جفت ہو تو کوئی ہندسہ جوڑے اور نصف کرے اور اس صورت میں ایک لکھ رکھے اور گر نہ رکھے۔ پھر نصف کرنے سے جو عدد حاصل ہوگا تو وہ طاق ہوگا یا جفت۔ اگر طاق ہو تو بقاعدہ طاق اور جفت ہو تو بقاعدہ جفت عمل کرتا جائے یہاں تک کہ جتنے برن کا نشٹ ہو اتنے درجے آجائیں۔ مگر یہ خیال رکھنا واجب ہو کہ جب نصف کرنے کے لیے ایک کا ہندسہ جوڑا جائیگا تب گر رکھا جائیگا۔ اور جب نصف کرنے کے واسطے کسی ہندسہ جوڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی تو لکھ رکھا جائیگا۔ جب تک تقسیم نہ ہو عمل تمام نہوگا جیسے چار برن کے پرستار میں کوئی پوچھے کہ گیارہوین یا بارہوین بھید کی کیا شکل ہو تو اس کا عمل یوں کرو۔ (دیکھو صفحہ ۳۵۵)۔

عمل مثال اول-

$$(1) \quad 12 = 1 + 11$$

$$(5) = 4 = \frac{12}{3}$$

$$(2) = 3 = \frac{6}{2}$$

$$(3) = 1 + 3 = 4$$

$$(5) = 2 = \frac{10}{5}$$

$$(4) = 1 = \frac{4}{4}$$

دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے

(چار برن)

جواب (۱ ۱ ۱ ۱)

یعنی ایک گرا ایک لگھ

پھر ایک گرا ایک لگھ ہے۔

عمل مثال دوم-

$$(1) = 4 = \frac{12}{3}$$

$$(2) = 3 = \frac{6}{2}$$

$$(3) = 1 + 3 = 4 \text{ کے اور } \frac{12}{3} = 4$$

$$(4) = 1 = \frac{4}{4}$$

دیکھو چار برن کا نشٹ تھا اس لیے چار درجے آئے۔

(چار برن)

تو جواب (۱ ۱ ۱ ۱) یعنی

دو لگھ ایک گرا ایک لگھ ہے۔

ششم - میر - سیم بایاے مہول آخر اسے مہلہ اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان پر ستار میں کو لگھ اور کو گردا لے کتنے بھید ہیں۔

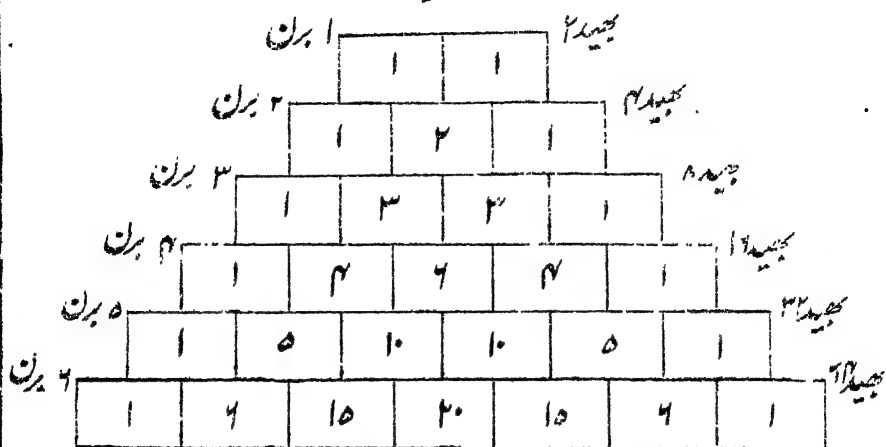
ماترا میر کا قاعدہ - پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جبکو میر چکر کہتے ہیں اور اس کا ہر خانہ کوٹھا کہلاتا ہے چونکہ ایک ماترا کا ایک ہی پر ستار ہوتا ہے اس لیے چکر کے درجہ اول میں ایک ہی کوٹھا رکھا اور درجہ دوم میں ایک اور بڑھا کر دو کوٹھے بنائے اس طرح درجہ سوم میں بھی دو ہی کوٹھے بنائے بعدہ درجہ چہارم میں ایک اور بڑھا کر تین کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجہ پنجم میں بھی پھر درجہ ششم میں چار کوٹھے بنائے اور اوسیقدر درجہ ہفتم میں بھی علیٰ ہذا القیاس ایک ایک کوٹھا بڑھاتے گئے۔ مگر یہ خیال رکھو کہ دو دو درجہ میں ہر جگہ برابر کوٹھے ہوتے ہیں مثلاً دوم و سوم میں دو اور چہارم و پنجم میں دو اور ششم و ہفتم میں دو قس علیٰ ہذا ہر درجے کے دہنے طرف کے خانے آخر میں ایک ہندسہ

محل لکھ ہو جائیں گے (اجتماع اجزاسے مراد پٹنڈی جو کہ آئندہ مرکبی میں مذکور ہے)۔
 مثال جفت - چار ماترا کے میر تکڑ میں دیکھا تو پہلے کوٹھے میں (۱) پایا پس معلوم ہوا
 کہ ایک بھیدا ایسا جنہیں چار ماترا (۵ ۵) یعنی دو گرہن پھر اوکے دہنے طرف (۳)
 پایا تو دریافت ہوا کہ تین بھید ایسے جنہیں ایک گرہ اور دو لکھ میں کیونکہ $۱۱ = (۵ + ۵ - ۵)$
 پھر اوکے دہنے طرف (۱) دیکھا تو دریافت ہوا کہ ایک بھیدا ایسا جنہیں چاروں لکھ
 میں کیونکہ کے ہر $۱۱۱۱ = (۱۱ + ۵ - ۵ - ۵)$

مثال طاق - پانچ ماترا کے میر تکڑ میں دیکھا تو پہلے کوٹھے میں (۳) پایا پس دریافت
 ہوا کہ تین بھید ایسے جنہیں پانچ ماترا (۵ ۵ ۱) یعنی ایک لکھ دو گرہن پھر اوکے
 دہنے طرف (۴) ملا تو سمجھے کہ چار بھید ایسے جنہیں تین لکھ دو گرہن کیونکہ
 کے ہر $۱۱۱۵ = (۱۱ + ۵ - ۵ - ۵)$ پھر اوکے دہنے طرف
 (۱) دیکھا تو جانا کہ ایک بھیدا پانچوں لکھ والا ہی کیونکہ کے ہر
 $۱۱۱۱۱ = (۱۱ + ۵ - ۵ - ۵ - ۵)$

برتن میر کا طریقہ - پہلے ایک چکر یعنی نقشہ موافق ذیل بنائے جسکو میر چکر کہتے
 ہیں اور اوسکا ہر خانہ کوٹھا کھلاتا ہے۔ چونکہ ایک برتن کے دو پرستار ہوتے ہیں
 اس لیے درجہ اول میں دو خانے رکھے اور درجہ دوم میں ایک اور بڑھا کر تین خانے
 بنائے اور تیسرے میں ایک اور بڑھا کر چار خانے بنائے علیٰ ہذا القیاس ایک
 ایک خانہ بڑھاتے گئے۔ پس جتنے برتن ہونگے کوٹھے میں اتنے ہی درجے ہونگے۔
 ہر درجے کے دہنے اور بائیں طرف کے آخر خانوں میں ایک کا ہندسہ رکھا جائیگا پھر
 جس خانہ درمیانی کو بھرنا ہوا اسکے سر کے دو خانوں کے ہندسوں کو جوڑ کر اوہیں کھڈ
 علیٰ ہذا درجہ آخر تک پہنچ جاؤ۔ کوٹھے کے بیرونی کونوں پر بائیں جانب جو ہندسے
 ہیں وہ برتن کے شمار ہیں اور دہنے گوشوں پر کے ہندسے بھیدوں کی تعداد ہیں۔

برق سیرنگ



پہلے خانے کو جانب چپ سے برن کے شمار کے موافق گرجا جانے۔ پھر دوسرے خانے میں ایک گرم کر کے ایک لکھ بڑھائے اور اس خانے کے ہند سے کے موافق بھید کا شمار جانے اس چکر میں ایک گرم کر کے عوض ایک ہی لکھ بڑھیا کیونکہ برن کے عوض برن ہی ملنا چاہیے یونین بائیں طرف سے دہنے طرف کو چلا جائے اور ہر خانے پر ایک گرم کر کرنا ہوا اور ایک لکھ بڑھاتا ہوا دہنے طرف کے آخر خانے تک پہنچ جائے حسب تفصیل شمال ذیل۔

یہ تین برن کے پرستاری مثال ہو (۱) س س س

155 (2)

5 1 5 (2)

1 1 9 (r)

991 (5)

1 5 1 (7)

911 (4)

111 (A)

دیکھو تین برن کے پرستار میں آٹھ بھید ہیں وہی (۸) درجہ سوم کے دہنے طرف
 ہو اور وہی (۳) یعنی برن کا شمار اس کے بائیں جانب ہو۔ اب خانوں میں غور کرو
 کہ اول خانے میں ایک ہندسہ ہو۔ پس معلوم ہوا کہ تین برن کے پرستار میں ایک
 بھید ایسا ہے جنہیں تین گرہیں۔ بعدہ خانہ دوم میں تین کا ہندسہ ہو۔ پس معلوم ہوا
 کہ اسی پرستار میں تین بھید ایسے ہیں جنہیں۔ کے ہیں۔ (۱ ۵ ۵) =
 (۱ + ۵ - ۵ - ۵ - ۵) یعنی دو گر اور ایک لکھ ہیں۔ بعدہ خانہ سوم میں پھر
 تین کا ہندسہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ پرستار مذکور میں پھر تین بھید ایسے ہیں جنہیں
 کے ہیں۔ ۱۱ = (۱ + ۵ - ۵ - ۵ - ۱) یعنی ایک گر دو لکھ ہیں۔ پھر خانہ
 چہارم میں ایک کا ہندسہ پایا۔ پس معلوم ہوا کہ پھر ایک بھید ایسا ہے جنہیں۔ کے
 ہیں۔ ۱۱۱ = (۱ + ۵ - ۵ - ۱۱ - ۵) یعنی تین لکھ ہیں۔ نتیجے آٹھون بھید
 پورے ہو گئے۔ یہ کل درجہ سوم کی مثال ہوئی۔ یہ نہیں سب درجوں کو
 آزما لو۔

تہنقہ - مگر کئی - اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی ماترا یا اتنے برن
 کے پرستار میں کل بھید اس قدر اور کل ماترا اور کل لکھ اور کل گر اور کل برن
 اور کل پنڈ (جسکی تعریف ذیل میں ہے) اس قدر ہیں۔ یہ قاعدہ گویا سب کی
 فہرست ہے۔

تعریف پنڈ

سب لکھوں کے مجموعے کو نصف کر کے گربنائے اور اسکو گرون میں جوڑ کر
 سب گرون کا مجموعہ پنڈ کہہ رہے پارسى و تون ساکن و دال ہندی موقوف
 کہلاتا ہے۔ جیسے کسی پرستار میں دس لکھ اور پانچ گرہیں تو دس لکھ ہی دس
 گرہیں سب کا پنڈ ہے۔

ہندوستان کے اعداد										ماترا مرکبی کا چکر									
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

درجہ ہائے (۱) و (۲) کے اعداد کا حاصل ضرب

خانہ اول میں (۱) رکھا پھر او سکود و گنا کر کے اوپر کے خانے کے عدد سے گھٹا کر باقی کو رکھ دیا۔ اسی حساب سے خانہ راست سے طرف خانہ چپ کے چلے جاؤ۔ الی آخر

خانہ اول میں صفر رکھا بعد صفر کے اوپر کا عدد اتار کر صفر کے دہنے خانے میں رکھا پھر اس خانے کے اوپر کا عدد اتار کر اس دہنے خانے کے دہنے طرف رکھ دیا۔ علیٰ ہذا القیاس آخر تک

درجہ ہائے (۳) و (۴) کے اعداد کا مجموعہ

درجہ سوم کے اعداد کا نصف

(نتیجہ) مثلاً ۶ ماترا کے پرستار میں ۱۳ بھید ہوتے ہیں وہی ۱۳ خانہ ۶ کے نیچے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کی ماترا میں جمع کرو تو ۸ ہوتی ہیں وہی ۸ خانہ ۱۳ کے نیچے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کے لگھ جمع کرو تو کل ۲۸ ہوتے ہیں وہی ۳۸ خانہ ۸ کے تلے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کے گرج جمع کرو تو کل ۲۰ ہوتے ہیں وہی ۲۰ خانہ ۳۸ کے تلے ہیں اور اسی پرستار میں کل بھیدوں کے اکثر جمع کرو تو سب ۵۸ ہوتے ہیں وہی ۵۸ خانہ ۲۰ کے تلے ہیں اور اسی پرستار میں سب بھیدوں کے لگھوں کو جمع کر کے اس مجموعے کا نصف پرستار کے گرد کے مجموعے کے ساتھ ملاؤ تو اگر ۳۹ ہوتے ہیں وہی ۳۹ خانہ ۵۸ کے تلے ہیں۔

برن عمر کئی کا چکر							
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	ہندو سہا کے معمول پر ستار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	برن منکھیا کے اعداد کو شروع کر کے رکھو
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	اعداد درجہ (۱) و (۲) کا حاصل ضرب
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	اعداد درجہ سوم کا نصف
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	ایضاً ایضاً
۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	درجہ سوم و چہارم کے اعداد کا مجموعہ
۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	درجہ ششم کے اعداد کا نصف
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	ہشتم پتاکا۔ بفتح باے پارسى و تاے نو قانی بالف کشیدہ و کاف تازی بالف
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	اس قاعدے سے دریافت ہوتا ہے کہ فلان ماترا یا برن کے پرستار میں کس کس
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	بھید میں کتنے گر اور کتنے لکھ تعداد میں۔
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	پتاکا کے دو جز ہوتے ہیں۔ ایک دند بفتح دال مملہ و نون ساکن آخر دال ہندی۔
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	یعنی علم کی چھڑ کی شکل۔ ایک پتاکا یعنی پھر ہرے کی شکل۔
۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	ماترا پتاکا کا قاعدہ جتنے ماترا کا پتاکا لکھا نا منظور ہو۔ پہلے اوتنی ماترا کی سنکھیا لکھو
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	اور اسکے درجہ اعداد بقدر ہوں اوتنے ہی خانے دند میں بنائے اور خانوں میں سنکھیا کے اعداد
۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	ترتیب وار بھر دے۔ چونکہ پہلے بھید کی ماترا میں تو معلوم میں کہ سب کثر گر ہیں۔ لہذا اسکے
۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلے سے کم اور سب سے زیادہ کتنے گر آ سکتے ہیں۔ جتنے
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	آ سکیں اوتنے ہی خانے پتاکا میں بنائے۔ پھر سنکھیا کا اول عدد اس سنکھیا کے
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	دہنے طرف مقابل میں رکھے اور اخیر عدد سنکھیا کے دہنے جانب اخیر عدد کے مقابل میں
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	رکھے۔ اب خانے وسط کی خانہ پوری کا قاعدہ سنو۔ دند کے پہلے خانے کے عدد کو سنکھیا کے

چھ ماترا کے پرستار کی سنگیہ ۱۳، جو آخر تک یوں = $\frac{13}{1} \frac{13}{2} \frac{13}{3} \frac{13}{4} \frac{13}{5} \frac{13}{6}$ -

اسی لیے - ونڈ کے خانوں میں چھ ماترا کی سنگیہ کے اعداد کے مین ترتیب وار -

پتا کا کے حصہ اول کی خانہ پڑی اس طرح کی ہو

عمل - $13 - (1 + 2) = 10$ اسکو حصہ دوم کی خانہ پڑی اس طرح کی ہو

پھر - $13 - (1 + 3) = 9$

پھر - $13 - (1 + 5) = 7$

پھر - $13 - (1 + 8) = 4$

اور - $13 - (2 + 3) = 8$ اسکو بوجہ صدر نہ رکھا -

پھر - $13 - (2 + 5) = 6$

پھر - $13 - (2 + 8) = 3$

اور - $13 - (3 + 5) = 5$ اسکو بھی بوجہ صدر نہ رکھا -

پھر - $13 - (3 + 8) = 2$

اعداد صدر دوم

عمل - $13 - 1 = 12$

پھر - $13 - 2 = 11$

پھر - $13 - 3 = 10$

پھر - $13 - 5 = 8$

پھر - $13 - 8 = 5$

حصہ اول کے اعداد

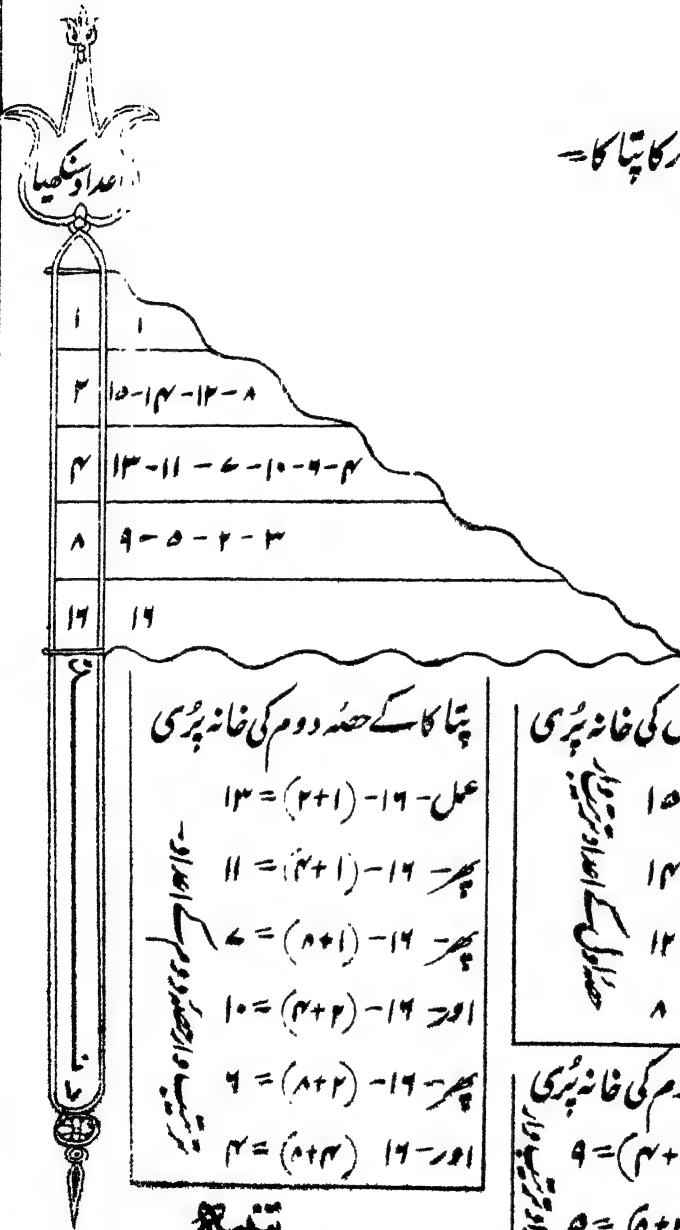
اگر پتا کا مین اور حصے ہوتے تو پانچ ثابت فلان فلان کو اس عدد سے گھٹاتے جو سنگیہ کا عدد آخر ہوتا - اور ظاہر ہو کہ چھ سے زیادہ ماترا کے پرستار مین تیرڈ سے زیادہ کا عدد سنگیہ کا آخر ہوگا - فافہم -

برن پتا کا کا قاعدہ - اس کا قاعدہ بھی ماترا پتا کے کے قاعدے کے مثل ہو لیکن بیان ونڈ کے خانوں میں برن سنگیہ کے اعداد بھرے جائینگے - دیکھو چار برن کے پرستار مین سنگیہ کا عدد آخر سولہ ہو -

یوں (۱۶) $\frac{16}{1} \frac{16}{2} \frac{16}{3} \frac{16}{4} \frac{16}{5} \frac{16}{6}$

پس برن کے سرن کے اعداد ترتیب وار مع عدد آخر مضاعف یعنی (۱۶) دند زمین بھردو

چار برن کے پرستار کا پتا کا =



پتا کا کے حصہ اول کی خانہ پُری

عمل - $15 = 1 - 14$

پھر - $12 = 2 - 14$

پھر - $12 = 2 - 14$

پھر - $8 = 8 - 14$

پتا کا کے حصہ سوم کی خانہ پُری

عمل - $9 = (2+2+1) - 14$

پھر - $5 = (8+2+1) - 14$

اور - $2 = (8+2+2) - 14$

پھر - $3 = (8+2+1) - 14$

(پتا کا کتا پتہ)

ضمہ رہے کہ ماترا اور برن کے پرستار کے پہلے بھید میں سب گریہوں اور اخیر بھید میں سب لگے باقی بھید میں سب گریہوں اور برن کے پرستار کے واسطے۔ پتا کا کے بتنے جتنے یعنی خاصے انداز سے پتہ ہوئے ہوں اور نہیں خانہ (۱) کے سیٹھ (۱) گمر قرار دو۔ اور خانہ (۲) کے واسطے (۲) گمر اور خانہ (۳) کی خاطر (۳) گمر علی ہذا القیاس جتنے درجے یعنی خانے نیچے اترتے جاؤ فی خانہ ایک ایک گمر بڑھاتے جاؤ یعنی جتنے جاؤ۔ پھر ہر خانے کے اعداد کو علیحدہ علیحدہ موافق خط فاصل پرستار کا ایک ایک بھید جانو۔ اس خانہ اول کے ہر بھید میں ایک ایک گمر ہوگا باقی لکھ پھر خانہ دوم کے ہر بھید میں دو دو گمر ہونگے باقی لکھ پھر خانہ سوم کے ہر بھید میں تین تین گمر ہونگے باقی لکھ۔

جیسے پتہ ماترا کا پرستار کرو تو او میں ۱۲ و ۱۱ و ۱۰ و ۸ و ۵ بھیدوں میں ایک ایک گمر ہوگا باقی رہے دو دو لکھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ ماترا پتا کا کے خانہ (۱) کے ہیں۔ اس طرح ۹ و ۷ و ۶ و ۳ و ۲ بھیدوں میں دو دو گمر ہونگے باقی رہا ایک ایک لکھ وہ ہوگا کیونکہ اعداد مذکورہ پتا کا کے خانہ (۲) کے ہیں۔

یونہی چار برن کا پرستار کرو تو او میں ۱۵ و ۱۴ و ۱۲ و ۸ و ۵ بھیدوں میں ایک ایک گمر ہوگا باقی رہے تین تین لکھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مذکورہ برن پتا کا کے خانہ (۱) کے ہیں۔ اس طرح ۱۳ و ۱۱ و ۷ و ۱۰ و ۶ و ۴ بھیدوں میں دو دو گمر ہونگے باقی رہے دو دو لکھ وہ ہونگے کیونکہ اعداد مسطورہ پتا کا کے خانہ (۲) کے ہیں۔ اسی طرح ۹ و ۷ و ۲ و ۳ بھیدوں میں تین تین گمر ہونگے باقی رہا ایک ایک لکھ وہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اعداد خانہ (۳) کے ہیں۔ اب دو نوں پتا کا سے ملا کر سمجھ لو اور امتحان چاہو تو پرستار کر کے جانچ لو۔

فصل ہفتم بیان گن

چند ماترا یا چند برن کو اکٹھا کر کے اونٹالیس قسم کے الفاظ بنائے گئے ہیں اونکو سنسکرت میں (گنٹر) بفتح کاف فارسی و نون غنہ و رے ہندی ساکن کہتے ہیں اور بھاشا میں (گن) بفتح اول و سکون نون۔ یہ سب گن چند ون میں ارکان یعنی اصول افعال کا کام کرتے ہیں۔ اونین ماترا کے واسطے پانچ گن مقرر ہیں اور برن کے لیے آٹھ گن۔ ماترا گن میں نہ کچھ پھل ہو نہ کوئی دیوتا۔ وہ پانچوں یہ ہیں (۱) ٹگن جس میں چھ ماترا ہوں جیسے سری گنگا (۲) ٹگن۔ پانچ ماترا والا جیسے کالا (۳) ڈگن جس میں چار ماترا ہوں جیسے کالی (۴) ڈگن۔ جس میں تین ماترا ہوں جیسے نگر (۵) ٹگن۔ دو ماترا والا جیسے دل۔ پھر اول گن کے پرستار سے تیرہ بھید اور دوم سے آٹھ اور سوم سے پانچ اور چہارم سے تین اور پنجم سے دو بھید پیدا ہوتے ہیں جنکا مجموعہ اکتیس ہے۔ لہذا ماترا گن کے سب اقسام اکتیس ہیں اور ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ نام مقرر ہے۔ (باقی مارہرہ دیکھو)

برن گن کے لیے خاص خاص دیوتا اور مخصوص مخصوص پھل مفروض ہیں جس طرح دعوتیوں کے ہاں حروف کے واسطے موکلین اور تاثیرات و خواص ہیں۔ پھر اول سب کے دو اقسام ہیں۔ ایک گن وہ سکھائی کلمات ہیں یعنی مین۔ دوسرے گن۔ وہ دکھائی مشہور ہیں یعنی بد مین۔ پھر ہر ایک کی چار قسمیں ہو کر مجموع آٹھ گن گن ہو جاتے ہیں ان آٹھوں میں ہر ایک تین تین جڑ کا ہوتا ہے یا تو تینوں لگے ہوتے ہیں یا تینوں گریا لگے اور گریسے مرکب مگر تین جڑوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ یہ آٹھوں گن گن تین برن پرستار سے علی الترتیب نکل سکتے ہیں۔

اب ہم آٹھوں برن گنوں کے نام اور ان کے لگے و گری کی ترکیب اور ان کی نشانی بحساب لگے و گری اور مثال اور دیوتا اور پھل اور اقسام نقشہ (۱) میں بتاتے ہیں اور یہی بہت کام تین

نقشہ (اسٹ) برنوں کے گن گن کا بیان

پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا	پنجم	چل	اقسام
۱ گن	تین گن	۵۵۵	یتاجو	زمین	لکشمی یعنی دولت ہے	سکھائی
۲ لیکن	ایک لکھ دو گن	۱۵۵	بھوانی	پانی	دھن یعنی اسباب ہے	سکھائی
۳ گن	ایک ایک لکھ	۵۱۵	کالکا	آگ	موت اور سوزش دے۔	دکھائی
۴ گن	دو لکھ ایک گن	۱۱۵	مشر	ہوا و کال	خوف عظیم دے۔	دکھائی
۵ گن	دو لکھ ایک گن	۵۱۵	پاتال	آسمان	پنج یعنی کچھ نہ دے۔	دکھائی
۶ گن	ایک ایک لکھ	۱۵۱	مُرار	سُوج	درو پیدا کرے۔	دکھائی
۷ گن	ایک دو لکھ	۵۱۱	بامَن	چاند	جس اور سکھ دے۔	سکھائی
۸ گن	تین لکھ	۱۱۱	کھَل	سانپ	عقل اور سکھ دے۔	سکھائی

قطعہ شناخت گن باشارہ حروف آغاز

آغاز و وسط و آخر گرائین تو مجھیں جان
ان درجون پر جو لکھ ہوں انکو میری پچان
سب گرجو ہوں گن پر سب لکھ جو ہوں گن
تو کہیں صدر میں تو کہ لکھ و نشر پر دھیان

ان آٹھوں میں دو دو ایک قسم کے ہیں بدین سبب انکے چار اقسام یوں ہو جاتے ہیں
دو مرت یعنی دوست - دو داس یعنی غلام - دو اودا سین یعنی بیگانہ - دو اری یعنی دو
سب تفصیل نقشہ (ب) -

نقشہ (ب)				
۱	لگن	اور	لگن	۸۰۱
۲	لگن	اور	بھگن	۸۰۲
۳	لگن	اور	بھگن	۸۰۵
۴	رگن	اور	لگن	۸۰۳

نقشہ اتر یعنی (ج) مفصلہ ذیل سے دریافت ہوتا ہو کہ اگر دو وائٹن یا گن مفصلہ
نقشہ (ب) چند میں متوالی آئین تو کیا خاصہ پیدا کرتی۔

نقشہ اتر یعنی (ج)	
۱	دوست دوست متوالی آئین۔
۲	پہلے دوست پھر غلام
۳	پہلے غلام پھر دوست
۴	غلام + غلام
۵	پہلے دوست پھر بیگانہ
۶	پہلے دوست پھر دشمن
۷	پہلے غلام پھر بیگانہ
۸	پہلے غلام پھر دشمن
۹	پہلے بیگانہ پھر دوست
۱۰	پہلے بیگانہ پھر غلام
۱۱	بیگانہ + بیگانہ
۱۲	پہلے بیگانہ پھر دشمن
۱۳	پہلے دشمن پھر دوست
۱۴	پہلے دشمن پھر غلام
۱۵	پہلے دشمن پھر بیگانہ
۱۶	دشمن + دشمن

خوشی ہو

کام اپنے کی صورت مقبول محکم۔

کام پورا ہو جائے۔

کام اپنے اختیار میں رہے۔

کام پورا ہو۔

درود پید ا ہو جائے۔

دولت کا نقصان ہو۔

خوف کا مقام ہو۔

گنہگار پلے۔

آفت پیدا ہو۔

کوئی فائدہ نہ ہو۔

بھائیوں بھائیوں عداوت ہو۔

اسکا پل پتہ ہو۔

بیوی مر جائے۔

خاندان اور دولت کی تباہی ہو۔

امیر اور ملاح اور مدوح مر جائیں۔

نقشہ (ج) کو نقشہ (ب) سے ملاتے ہی اور نقشہ (ب) کو نقشہ (الف) سے ملاتے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قسم کے الفاظ اور کس کس وزن کے لفظ چھند میں متوالی لانا بہتر ہو یا متوسط ہو یا بُرا ہو۔

(تتمہ) انکے علاوہ تہہ حروف و گدھ برن کہلاتے ہیں جب وہ چھندوں کے آغاز پر آتے ہیں تو دولہند کو تباہ کرتے ہیں۔ یوں۔

باجی یعنی گان ۱۰ یان ۱۱ طران ۱۲ جھ ۱۳ ر ۱۴ کھ ۱۵ پ ۱۶ پھ ۱۷ بھ ۱۸ نام ۱۹ لا ۲۰ ملا ۲۱ آ ۲۲ ٹھ ۲۳ اب ۲۴ تھ ۲۵ اڈھ۔ وَاللّٰهُ الْمَوْشِدُ وَعَلَيْكَ النَّاسُ يَوْمَ

فصل ششم اقسام وحدود برت

ہم فصل سوم میں برت کی تعریف کر چکے۔ یہاں اس کے دو اقسام ہیں۔ اول ماترا برت اسکو گتہ بفتح کاف فارسی و تشدید وال حملہ بھی کہتے ہیں۔ دوم برن برت اسکو پڑہروژن گتہ بھی بولتے ہیں۔ ان دونوں میں ہر ایک کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) سم برت بفتح سین حملہ۔ وہ چند جسکے ہر چرن کی ماترائیں یا ہر چرن کے برن اور کوشمار برابر ہوں جیسے ۱ گے گنج مال ۲ پہرے گپال ۳ سر مور نکیش ۴ جن کو سر کشن ۵ یہاں ہر چرن کے لگھ و گر لیکر فی لگھ ایک ماترا اور فی گردو ماترا کے حساب سے جمع کر لو تو ہر ایک چرن میں کل آٹھ ماترائیں ہیں۔ جہاں ماتراؤں کا شمار منظور ہو وہاں یونہی گنا کرو۔ یا جیسے ۶ کنجن میں نہ لا لا ۷ سکھ لے بھج بالا ۸ کیل کو بن سکھ کندا ۹ مادھو گوکل چندا ۱۰ یہاں ہر چرن کے لگھ و گر لیکر دو کی ماترائیں نہ بناؤ بلکہ صرف اوشیں لگھ و گر کو شمار کر لو تو آٹھ اکثر ہر چرن میں ہیں۔ برن گننے کو یہی قاعدہ بکار آ رہا ہے۔

(۲) اردھ سم برت۔ بفتح ہمزہ و سکون اسے حملہ و دال معطلہ مع ہائے مخلوط موقوف۔ باقی معلوم۔ وہ چند جن میں پہلے اور تیسرے یعنی طاق چرن کی ماترائیں یا برن از رو سے شمار باہم برابر ہوں اور باقی کی باہم برابر ہوں جیسے ۱ چپا چمکت چپل چپ ۲

برکت گن گنگھورہ پنپیا پنیا پارت نت چو کہت چو نہ وس مور پد بیان مد وسط مین
تیرہ تیرہ ماترا اور وسط وسط مین گیارہ گیارہ مین۔ یا حسب طرح سے مور پکشتن سوہ شیش
گھوڑ بھال چھری پر سون یا تھ مین گل گنج مالا پد پتیر پتیر سیام گات پتیر لال پد پتیر
مین لیے پھرین سنگ گوال بالا پد بیان مد وسط چرن مین بارہ بارہ برن اور وسط وسط
مین چوڑہ چوڑہ مین۔

(۳) بشم برت۔ بکسر لے موصد و شین معجمہ مفتوح۔ وہ چند جسکے چرن از روے مارا
یا از روے برن تین یا تین سے زیادہ مختلف تعداد ہوں جیسے ۷ پر مشرور رہے
ویب پد مادھو جادوگر دھر جگ بھوپ پد بگ تارن پر بھو ہوا بھیب پد تم مین سب کے
ان روپ پد بیان مد وسط چرن مین تیرہ تیرہ مت۔ اور مد مین ستہ۔ اور وسط مین
چوڑہ مین۔ یا جیسے ۷ برج تو کماے کے پد مدھ نگری ہر جاے کے رہو پد پر کھو
چت تیرو پد مد گوال جو دین کو بسارو پد بیان مد چرن نو برن کا مد بارہ کا مد
دش کا مد تیرہ کا ہو۔ ان تینوں مین بشم برت بقول بھکاری داس صاحب چند انہ
کم مستند ہو۔

(۴) جات۔ وہ چند مین جو دو چند ون یا زیادہ سے مرکب ہوں جیسے ہلاس
چند ایک پادا کو لک اور تر بھنگی سے مرکب ہوتا ہو یوں ۷ کا نہ جنم دن سر نہ بھو پد
بھو دھرش با مسرسم تولے پد مہر آپر اوڑا وین پد دو کے دیو سمن برساوین پد
سمن برساوین۔ ہرش بڑھاوین۔ تچ تچ آوین۔ یانن کو پد سچ تو نہ بھیش۔ بہت
الینش۔ کدین اشیش۔ گانن کو پد تین لوگن کی گت۔ دانن کی ات۔ نہر کو سچی پت۔
بھول رہے پد برج شو بھ پر کا شہ۔ شند ہلاس۔ داس ہلاس۔ کون کے پد خواہ دو دو قسم
کے چرن یا زیادہ زیادہ قسم کے چرن سے مرکب ہوں جیسے اردھ سم برت اور بشم برت۔
(۵) ماترا سوتیا۔ بفتح سین مملو و او مفتوح و تحتانی مشدومع الف کشیدہ۔ ماترا برت کی

ایک حد کا نام ہو۔ بتول صاحب چھند بنو وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم تین^{۱۲} ماترا کا اور زیادہ سے زیادہ چونتیس^{۱۳} ماترا کا ہو۔ لیکن صاحب چھند مہو دوتیخہ تین^{۱۴} ماترا سے لیکر تیس تک والے چھندون کو سوٹیا کہتے ہیں۔ اور یہی اصح ہو کیونکہ اس سے بڑھکر دندک کہلاتا ہے۔

(۶) برن سوٹیا۔ برن برت کی ایک حد ہے۔ وہ چھند جنکا ہر چرن کم سے کم بائیس^{۱۵} برن کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس^{۱۶} برن کا ہو۔

(۷) ماترا دندک۔ بنتج وال مہلہ ونون ساکن و وال ہندی و کاف تازی ساکن ماترا برت کی حد آخر کا نام۔ وہ چھند جنکے چرن تیس^{۱۷} ماترا سے زیادہ ہوں چھٹالیس^{۱۸} ماترا تک کے دندک سم برت استعمال میں ہوں جیسے چرچری چھند۔ اگر اس سے بھی زیادہ کو تو کوئی مزاحم نہیں۔

(۸) برن دندک۔ برن برت کی حد اخیر ہے۔ وہ چھند جنکے چرن چھبیس^{۱۹} برن سے زیادہ ہوں۔ کیا^{۲۰} وں برن تک کے دندک سم برت مستعمل ہوں جیسے آگم چھند۔ اگر اس سے زیادہ بھی کو تو کوئی مانع نہیں۔

(تکملہ) چھندون کی کچھ انتہائیں جنہی ماترائیں یا برن بڑھاتے جاؤ چھند بڑھتے جاتے۔ اگر صرف چالیس^{۲۱} چالیس^{۲۲} ماترا یا برن تک کا پرستار کرو تو دونوں اقسام ملکر ونل کرب ننانوے^{۲۳} ارب تتر پٹھ کرو رہتلا کھ سات ہزار نو سو سترہ^{۲۴} سے چھند شمار میں آتے ہیں اور اس شیطان کی آنت کو جب چاہو سنگھیا سے ناپ لو۔ پھر انہیں ہر ایک کی ترتیب و شکل از روئے لکھ کر تم نقشہ کے قاعدے سے نکال سکتے ہو۔ ہم نے ماترا اور برن کے ہر مراتب کے ساتھ انکی تعداد و علحدہ علحدہ سنگھیا سے بتا دی ہے (مار مرہ دیکھو) اب رہے ان سب کے نام۔ پس ہمیں بڑا خلفشار ہو کیونکہ اکثر وں نے اسمائیں مختلف کیا ہے بلکہ پرستار میں جو بحید جسکو پسند آیا ہو اس میں کچھ قیدین لگا کر اسکا نیا نام مگر دیا ہے

ہم نے اس سمندر کو متحکم یا نسو عمدہ چھند مار مرہ مین لکھے مین بیان اونہین کا انتخاب کیا
مشہور مشہور شہر چھین ماتر ابرت کے فصل نہم مین اور پھر استی چھند برن ہرت کے فصل نہم
مین لکھ دیے اور ان دونوں مین کمی وزیادتی کا خیال رکھا ہوتا کہ جتنی ماتراؤں پائے
برنوں کا چھند مطلوب ہو اس شمار کے سلسلے سے مداخل آئے۔ وَاللّٰهُ الْمَلِیْکُ عَلَیْکُمْ اَمَامٌ

فصل نہم ماتر ابرت چھند ون کا بیان اور ترتیب

اس فصل مین فی چرن دو ماترک چھند ون سے لیکر سو تیا کی حد آخر تک ترتیب ۱۹
چھند مندرج مین پھر وڈک مین ترتیب تعدادی کو نانگھ نانگھ کر انتظام درجہ کے زیورن ہو
قدم رکھے مین۔ ان سب مین ایک چرن کی تعریف جی لکھ دی ہو اوسی قیاس پر باقی چرن
مین۔ جہاں جہاں گن آنے مین صرف اونکا حرف اولین لکھا ہو جیسے سکن کے عوض
(س) تاکہ تجنیس خطی سے اردو مین دھوکا نہ پڑے۔ ان سب چھند ون مین ایک چرن
کے ماترا اور اکثر جانکر لکھ وگر کے شمار بتا دینے کا قاعدہ یہ ہو کہ ایک چرن کی کل ماتراؤں سے
اکثر ونکی تعداد کو تفریق کرو تو حاصل تفریق گر ہونگے پھر اونہین گردن کو اکثر ون سے
نہا لو تو حاصل تفریق لکھ ہونگے۔

علاوہ برین جو چھند جو عربیہ فارسیہ سے ہوزن مین اونہین عربی یا فارسی بحر کا نام بھی
تقطیع سمیت بتا دیا جنکی مثالین قاعدہ شادوہم مین درج کر چکا ہوا۔
(دو ماترا والا چھند)

(۱) شمری چھند۔ ایک گر کا ایک چرن ے جو + ہو + شمری + کی + معنی جہاں
کی مد ہو۔

(تین ماترا کا)

(۲) مہی۔ ایک لکھ ایک گر ے نا + سما + نہی + محی + کشمہی کے برابر دنیا مین کوئی نہیں
(۴ مت)

(۳) کا-ما-گرے-رامو-نامو-یامو-کامو-مام کے نام ہی سے اس دنیا میں غرض ہے۔ بروزن فعلن بسکون دوم۔ متدارک مجنون مسکن۔

(۴) مٹد-ر-گر-لگھ سے دھیاوٹ-لاوٹ-بند-مند-بنومان مندر پہاڑ کو دوڑتے لیے آتے ہیں۔

(۵ مت)

(۵) شش-سی-نہی-مین-سہی-مین-جشی-جشی سے ششی سے عمار لوگ دنیا میں چاند کے مانند روشن ہیں۔ فعلن۔ متقارب۔

(۶) پریا-رے-ہو-کھرو-پتھرو-توسیا-ری-پریا-ری پیاری تیرا دل تیرے کے مانند سخت ہے۔ بوزن فاعلن۔ متدارک۔

(۶ مت)

(۷) رام-گرے-جگ-ماہین-سکھ-ناہین-تج-کامو-بج-رامو-دنیا میں نہیں ہر خواہش نفسانی کو چھوڑ رام کی طرف منہ موڑ۔ فعلاتن۔ مل مجنون۔

(۸) کلا-گرے-گرے-دھیر-گرو-آج-لو-نند-للا-کام-کلا-ای-سری-کرشن-جبر-کرو-آج ہی تم سے وصل ہوگا۔ مفعولن۔ رجز مطوی۔

(۷ مت)

(۹) شبھ-گت-بضم-شین-بجہ-فی-چرن-سات-اترا-کر-پا-بند-ہو-دین-بند-ہو-سرب-سربیت-دیش-بجہ-گت-ای-بجر-مت-غریب-پر-ور-نشدون-کے-ماک-بجک-نجات-دو-اسکا-نام-سوگت-بھی-ہو-اور-چار-وزن-اسکے-اور-ہین-مار-مہرہ-دیکھو-سفا-عیلن-فاعلاتن-سے-اکثر-ہوزن-ہے۔

(۸ بیت)

(۱۰) مد-بجار-نفع-سیم-وال-معلہ-وموصلہ-مخلو-بابا-آخر-اسے-معلہ-فی-چرن-۸-بیت-چنین

آخر ایک جگہ سے نہ دیکھ سکیے۔ بڑھن دیکھو، لگت نہ ٹھیکہ، من چتر لیکہ، کرشن کی
و نہرداری دیکھ کر مزج کی عورتیں حیرت سے تصویر ہو گئیں۔ مدبھار کو چھب بھی کتے ہیں۔

(۹ مت)

(۱۱) ہاری ۲ گری سے توان بھاری، ٹھانے پیاری، سوتین سکھاری،
ہوتین مھاری، ہاری پیاری تو روٹھی ہوئی غور میں بیٹھی، اس سب سے سوتین خوشنیا
فعلن فعلن، مقارب مربع اٹلم۔

(۱۰ مت)

(۱۲) ونیک - دس کل جنین آخر والا آشر لگے، جو جیت جگ بند، پٹن کو رہی
چند، تر لوک انہیپ، دشر تہ کل دیپ، جو دنیا کا معبود، سب مابندیلو، فہن او
وہ چاند، اور تینوں لوک کا زمین داوہ اور دسرتھ کے دو دمان کا چرل، ہوا کی جڑ

(۱۱ مت)

(۱۳) آپہیر - فی چرن، ۷ مت پھر آخر میں ج سے کوٹک سنبہ نہ پیر، نہان دھنسی
تو نیر، چیر دھروکھ تیر، لو بھج کیواہیر، کیون بھائی یہ تماشا بھی سنا، کہ ایک عورت
جننا میں نہانے اتری پوشاک کنارے دیکھ کر کنھیا جی لے بھاگے۔

(۱۲ مت)

(۱۴) آلن پھلا - ۸ مت پھر ایک بھر سے اہو جوتوت نندن، کھل دل دنج
نکندن، بھگتن کے ارجندن، بھنجنہ بھو بھی پھندن، اہو مند و جسد ا کے صاحبزادے
بچلن اور خیشون کے بچکن عابدون کے کلچون کی ٹھنڈک میری دنیاوی دہشت کے
چندون کو توڑیے۔

(۱۵) تو مہر - بوا و مبول - س - ج - س - ہج - رام کرشن مکند، بھج ناتھ گول چند،
گنشیام کانت اماند، چھب دھام شری مند، رام کرشن کو یاد کرو جو کہ نجات دہندہ

اور محافظ برج اور گول کے چاند اور ابر سیاہ کے مانند شوخ رنگ اور حسن کے مکان اور زند کے
فرزند ہیں۔ اس چند کو ہم ہر وزن متفاعلین فعلات۔ کامل مربع اخذ سیخ کتے اگر آخر میں لگے
نہو تا ایسے اخلاط صاحب تحفۃ اللہ نے اکثر کیے ہیں۔ فتاۃ قبل۔ بنت یون۔ ج۔ راء۔ ۱۱۵۔
کمشن = ۱۵۱۔ مکند = ۱۵۱۔ بوضون نے اسکو ۹ برن میں شامل کیا ہے۔

(۳۱ امت)

(۱۶) مراحچکا۔ بفتح نون و کسر جیم پارسی و کاف تازی۔ ۲ گرج۔ ر۔ ۷ بھونہین کمری
کمان ہیں۔ نینا پر چند بان ہیں۔ رکیا سہری جو تین دئی۔ نار اچکا ہو بھئی۔ دونوں
ابرو سخت کمان اور اکھیں تیز تیر ہیں تو نے مانگ جو نکالی وہ بھی تیر بنگئی۔ بھاشا میں بھون
کو بھونہ بہاے آخر بولتے ہیں اوسی کی جمع بھونہین ہو۔ مستفعلمن مفاعلمن۔ رجز مربع بھون
اسکو آٹھ برن میں بھی لوگوں نے شامل کیا ہے۔

(۳۲ امت)

(۱۷) ہاکل کا۔ ہر دو کاف تازی و لام مفتوح۔ ۱۴ ماترا میں آخر والا کثہ گرج۔ اسمین شرط
ہو کہ کمین بگن۔ آئے۔ ۷ پرتی گرتی تول گنو۔ پردھن گول سماں بھنو۔ ہی نہت
رگبہ نام ر۔ ۲ تاس کماکل کال کری۔ جو شخص پرانی عورت کو اُستانی جانے اور
غیر کی دولت کو سم قاتل مانے اور دل میں شب روز رام رام کیا کرے کجک و سکا بال
نہ بیکا کرے۔ اسکے اکثر چرن تقارب اثر مٹمن کے ہوزن ہیں۔ فاع فاعول فعل فعل
(۱۸) من موہن۔ بواو مجبول۔ ۹ ماترا پھر۔ بھ۔ پھر لکھ۔ سند رنکھہ ہر شپاٹمن
یہ جات ال ابھرام تن۔ مہ سنگ چلو تچ ذحام دھن۔ کد دوش پور و کام سن۔ ہر جو
خوبصورت آرام دہندہ چھیلے دیکھو یہ جاتے ہیں دولت اور گھر چھوڑ کر میرے ساتھ چلو
اور زیارت کر کے اپنی مراد میں پوری کرو۔

(۱۹) متورمان۔ بواو مجبول۔ ۱۱۔ ر۔ ج۔ گرج۔ جبہ بال پاکھی چڑھی۔ شبہ آؤ

بُختی پر بجا بڑھی ۽ لکھت داس پور ٹوپان ۽ کل میں بسی منوران ۽ جسوقت وہ عورت
پاکلی پر چڑھی اسوقت عجب تماشا نظر آیا داس نے بے تحشہ کامل پالی نہ کل میں کھشمتی
ہو (داس تخلص ہو)۔

(۱۵ امت)

(۲۰) گوپال - بوا و مہول - اامترا - بھرج - ۸ مت پر شرام ۽ پر چرن تمام سے
دیکھنی دیش - شری رگھو ۽ پوچھن لاگے سچ بھائے ۽ کون بیت پڑی - رشن
لکھائے ۽ ہسی سوسب - کہو بھائے ۽ ستیا کی طرف رام متوجہ ہو کر یون میں پوچھنے لگے
کہ اے پیاری تم رشیوں کو دیکھ کر ہنسین کیوں اسکی وجہ بتاؤ۔

(۲۱) چوہی - بفتح جیم عجی و موصدہ مفتوح و ہمزہ مع تحتانی معروف - فی چرن ہاتھ
بقول صاحب چھند مودہ پتل چرن کے آخر ج - دوسرے کے آخر ت - تیسرے
کے آخر س - چوتھے کے آخر ر - جواو خین پندرہ میں شامل - جیسے پنڈت رام لال
رام تخلص شاہ آبادی سے پدین کے اُگج من مال ۽ پیک بھاس پد رم سی لال ۽
بین بنب جب تاپڑ پرے ۽ نیلم من کی شو بھارے ۽ پد منی کے گلے میں موتیوں کا
مالا ہو جب گلے کی پان کی سرخی کا عکس پڑتا ہو تو وہ مونگنا بنتا ہو اور جب چوٹی کا عکس
اوپر پڑتا ہو تو وہ نیلم کی خوبصورتی کو لے لیتا ہو - جمہور کے نزدیک چوہی کے آخر
گنوں کی قید نہیں ہو۔

(۱۶ امت)

(۲۲) پادا گلک - اول باسے پارسی و ضم کاف تادی و فتح لام و کاف عربی آخر
بقول صاحب چھند مودہ چار چرن اور ہر چرن کے آخر ایک - سی - او خین سولامترا
میں شامل سے میری مانوسیکہ بھلی ری ۽ اس اڈسریو نہ الی ری ۽ روس مان
اب بھول نکجے ۽ درشن کر من آند لیجے ۽ اے پیاری میری نیک صلاح مان ایسا موقع

نہ لیگا اب غرور دھوکے میں نہ کرنا شق کو دیکھ کر خوش ہو۔ کہتے ہیں کہ اگر پاؤں اکٹک میں لگن کی شرط نہ رکھو تو اس کا نام موہن ہے لیکن بانی جیوشن پوٹھی میں یہ شرط کی ہو نہ موہن نام بتایا ہو سولہ ماترا والے چھند کو پاؤں اکٹک ٹھہرایا ہو۔ غرض یہ کہ یہ مور ۱۵ و ۱۶ است کے سب چھندوں کو پاؤں اکٹک و چو پئی و چو پائی کہتے ہیں علی العموم بلا شرط۔ لیکن تحقیق یہ کہ یہ است و اا چو پئی ہو اور ۱۶ ماترا والا چھند پاؤں اکٹک و چو پائی بالف بلا شرط۔ چو پائی چھند میں بڑی بڑی کتابیں منظوم ہیں مثلاً کی طرح جیسے رامائن وغیرہ۔ پھر چار چرن کی قید بھی حشو زائد۔ (۲۳) پد دھری۔ بفتح باء پارسی و دال مہملہ دوم مع ہائے مخلوط مفتوح آخر یاے معروف۔ فی چرن ۱۲ است پھر ج۔ ۱۵ نیم چرن سکھن غم بھویشال ۱۶ پد نکٹ کنٹک و بھجال ۱۷ من نمرت بھو بجن گپال ۱۸ پد دھری پریم مدست بال ۱۹ رات کو کالی گھٹا چائی ہر تاریکی سے بول آتا ہو پاؤں جھاڑی میں اونچے ہیں مگر خوف کے دفع رام کو دل میں یا د کرتی ہوئی عورت نشاہ عشق میں چور قدم بڑھاتی چلی جاتی ہو بعضوں نے دس ماترا پر ہرام اور چھ پر چرن تمام کیا ہو۔

(۲۴) ڈال۔ دال ہندی بالف کشیدہ و رائے مہملہ مکسور مع لام۔ فی چرن ۱۲ است پھر۔ ۱۳ پھر اگر ۱۴ لے ہر نام مکند مراری ۱۵ نارائن بھگونت کھاری ۱۶ رادھا بلب گنج بہاری ۱۷ سیتا ناتھ سداسکھ کاری ۱۸ ہرکانام لے جو نجات دینے والے اور مردیت کے دشمن اور چھپر سمندر کے ساکن اور بڑے نامی اور کھرا کھچس کے قاتل رادھا کے شوہر کنجون کے سیر کرنے والے اور سیتا کے وارث اور دای سکہ دینے والے ہیں۔ اسکا نام اپنچرا بھی ہو بضم ہزہ و فتح باء پارسی و کسر جیم عجبی و فوقانی شبد مفتوح و رائے مہملہ بالف کشیدہ۔ متقارب شمن اٹلم یا اثرم محقق۔ فاع فاعول فاعول فعلون۔ وغیرہ۔

(۲۵) پرجلیا۔ بکسر باء پارسی و رائے مہملہ مفتوح و ضم جیم تازی و لام مکسور و تحتانی بالف کشیدہ۔ فی چرن ۱۲ ماترا پھر ج۔ ۱۳ نیر دھر بر سین ال گھنگھور ۱۴ نیل کٹھ پک

جسہ کرت۔ سورہ پتیم بن ناہن برت چین بدیت دکھنا پنت اوٹھ مین پدا کھی ٹھنگھور
گٹا برس رہی ہ مور او پھیا اور جھینگڑ شور چارہ مین بیا کے بغیر مجھے چین نہیں پڑتا
اوسپر غضب ہو کہ گھڑی گھڑی جوش جوانی ستا تا ہو

(۱۷ مت)

(۲۶) دھاری۔ ۳ ج۔ سی ۱۷ میو کچا سرین تھر کائے پ سو پت پٹا ر مین
ارمائے۔ چلین مکھ چند بلوک کھاری پ گئے تلسی بن مین گردھاری پ مور کے پروں کا
تاج سر پر رکھے زرد دوٹھا گلے مین لٹکائے مو شون کا منہ دیکھتے ہوئے تلسی بن کو کنھیا جی
گئے۔ نغول نغول نغول نغول۔ ستقارب مقبوض۔

(۱۸ مت)

(۲۷) راجیو گن۔ اسے مہلہ بالف کشیدہ وجیم تازی با تھانی معروف فتح داد و گن
پارسی مفتوح بانوں۔ فی چرن ۱۶ ماترا پھر ایک گر۔ نو پر بشرام۔ نو پر چرن تمام ۱۷ رگھنا تھ
شری اپت۔ چرن مین درے بد کام کرو و لو بھ۔ موہ نشا ورے۔ مان مور سکھ جت در
باور سے پون ناہ پری۔ اس پھیل داورے۔ رگھنا تھ یعنی لکھشمی کے شوہر کے قدموں کو
پوج اور شہوت و غصہ و طمع و سجت دنیوی کو ترک کر۔ ای بے عقل میری نصیحت بگوش
ہوش سن لے پھر ایسا موقع نہ ملے گا۔

(۱۹ مت)

(۲۸) بروا۔ باے موعده مفتوح وراے مہلہ و فتح داد بالف کشیدہ۔ ۲ چرن فی
چرن ۱۵ ماترا پھر ایک ج۔ ۱۴ ماترا پھر ایک ت۔ ۱۲ پر بشرام۔ ۷ پر تمام۔ علامہ میر عبد الباقی
واسطی بلگرامی مغفور ۱۷ تنیک دیا کے چتے۔ مور بچاؤ و بدل و پر چوٹی کو تنگو ہی ناؤ پ نظر
ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجئے تو میرا بڑا پارہ پانی پر چوٹی کو ایک تنکا ہی ناؤ کا سہارا دیتا ہو۔
مور کے معنی میرا یہاں بطریق ایہام ہو۔ یہاں عروض و ضرب دونوں ج مین۔ بچاؤ۔ ۱۷۔

و ناو- ۱۷- ولہ ۵ پھر کٹ لکھ من تھا کیو- نہیں اُپاؤ ۶ پر بن کا وہ نہ بورے- اولیٰ ناو ۶
 دل بیدوست و پا برد کو دیکھ کر تھک گیا اور کچھ زور نہیں چلتا عاشقہ کیونکر نہ ڈوبے ناو اولٹ
 گئی ۶- بیان عروض ج ہر یون- اُپاؤ- ۱۷- اور ضربت ہر یون ٹی ناو- ۱۷- ۵- پہنے
 اس چھند میں غنوی دیکھی ۶- بعضوں نے اور خرمین کسی گن کی قید نہیں کی ۶- بردا
 کو نندادو با بھی کہتے ہیں-

(۲۰ مت)

(۲۹) جل دھر مالہ- بفتح جیم تازی و دال مہملہ مفتوح مخلوط بہامع راے مہملہ باقی معلوم
 ۴ چرن فی چرن- م- بھ- س- م- ۵ چہ بان ناچن پُل کلا پی اوری ۶ پی پی بکے
 پہر با پی بری ۶ کیسے را کھین ہرن بالاجی کو ۶ جارین کارے جل دھر مالہ کو ۶ چارون
 حرف سورنا چنے بن پہیا بخت پی پی بولتا ۶ مجور عورتین کیونکر جین کالی گھٹاؤن کے دل
 جلائے دیتے ہیں- پہلے انہر اس سے ثابت ہو کہ بھاشا میں بھی فارسی کی طرح او حذرنا بفتح
 اول ۶-

(۲۱ مت)

(۳۰) پل بنگم- بفتح باے پارسی و سوم موصدہ مفتوح مع نون نیم غنہ و فتح کاٹ فارسی-
 پہلے بھ- پھر ۱۲ مت- پھر- یہ ایک چرن- ۵ ایک کو ڈولیا گر کھو دہا و تو ۶ تو کت و کشن یون
 تیان سا تو ۶ بیا کل پر بن بال جھنکے بھر میں کو ۶ نندت ہارو ہار پونگم سین کو ۶ اگر کوئی شخص
 ملیا گر کو (جہان صندل پیدا ہوتا ہے) کھو ڈالتا تو او دھر کی خوشبو دار مہا فراق زدہ عورتوں کو
 کیون ستاتی- اس طرح وہ مجور عورت عاشقہ آنسو بھرے ہوئے اپنی قسمت کو جھیکتی ہے اور بار بار
 ہنومان کے شکر کی توہین کرتی ہے کہ لٹکا کے پل باندھنے کو ملیا گر کیون نہ کھو لے گئے- صاحب
 چھند ہودو نے گیارہ پریشرام اور وٹل پر چرن تمام کیا ہے- بعضوں کے نزدیک چرن کے آغاز
 پر بھگن کی قید نہیں ہر وہ پہلے ۱۲ مت پھر ایک رگن مانتے ہیں- اسکا نام پونگم بھی ہے-

(۲۲ مت)

(۳۱) میسر۔ ہاے ہوز بایاے تختانی معروف وراے مہلہ۔ پہلے ایک۔ سال۔ تین بار پھر ایک۔ ر۔ (ایک گر چار لکھ) کو سال کہتے ہیں سے پیام برن موڈ کرن دُکھ ہرن گاؤک ۛ بیت بسن مند ہنسینو چرن باورسے ۛ نندنن دُشٹ کد ن ر دھ سدن دھیاورسے ۛ گر بھر ہرن دھیر دھرن تاہ شرن آورسے ۛ کنھیا جی سبزہ رنگ خوشی دینے والے دُکھ دور کرنے والے کو یا دکر زرد لباس خندہ پیشانی والے کے قدموں کو ادا دان پوج مند کے فرزند بدون کے سچکن ولینعت کو نہ بھول دافع غرور تسلی دینے والے کی پناہ مین آ۔

(۲۳ مت)

(۳۲) ور پڑھ پڑ۔ کسر دال مہلہ وراے مہلہ مکسور وراے ہندی مخلوط با وفتح بابے فارسی مع دال مہلہ۔ ۹ امت پھر دو گر۔ ۱۳ پر بشرام۔ ۱۰ پر چرن تمام۔ ۵ پرت جا ما جھین کو۔ چہ گھا لگ جھو نیو ۛ بدن باندھت ہو و ہو۔ ہاتھن مین گھومیو ۛ ڈار دیوری پیج مین۔ میر و من آلی ۛ دڑھ پٹ کو کٹ کست ہی۔ موہن بن مالی ۛ سری کرشن باریک کپڑے کا گھیر دار جامہ پہنے دونوں بازوؤں مین اکے باندھے ہوئے پھرتے ہیں ٹکے سے کمر کھینچ کر باندھی حسنے اکی سکھی میرے دل کو پیج مین ڈالا ہر۔

(۲۴ مت)

(۳۳) اَمَرَت دھن۔ بفتح ہمزہ و کسر میم وراے مہلہ ساکن مع تاے موقوف و ضم دال مہلہ مع ہاے مخلوط بنون آخر۔ چھ چرن ہر چرن مین ۲۴ ماترا۔ پہلے دو چرن مین ۱۳ پر بشرام ۱۱ پر تمام۔ پھر ہر چرن مین آٹھ آٹھ ماترا پر دو بشرام اور آٹھ پر چرن تمام۔ دوسرے چرن اور تیسرے چرن مین باہم گانٹھ۔ پھر چھٹے چرن کا جزو آخر پہلے چرن کے آغاز پر ردالجز علی الصدر کے مثل آتا ہے۔ اُت اکثر اس میں زیادہ لانا اور چار آخر چرن مین جبکہ جانا حسن بلکہ شرط یون اُتم ۵ اُتم جہر رکھ بر لھو۔ شکر پتر سچت ۛ چلیو لین سُدھ سیبی

کی۔ بکٹ بھیم گھربت + بیت بندک۔ گھوڑ کر پنچر۔ لگے بھجن + چھپے شیلن۔ ات بھو کر من۔ رہو جو بھجن + جنک مشابہ۔ پانی سوکھڑ۔ گن تہم + اٹم داسا۔ سہت بلاسا۔ آیو جہہ + اٹم داسا۔ مصنف چھند مودو دھو کا نام ہی جگایہ چھندو۔ ترجمہ۔ جو تہت را چھندو۔ سے ہندوان نے اپنا پانی اپنا ڈیل ڈول بھیانک بنا کر سیتاجی کی خبر لینے چلے۔ اوکی خوفناک صورت۔ دیکھ کر راجھس بھا۔ گئے۔ لگے اور کثرت خوف سے پہاڑوں میں چاہیے اور جو ٹیک سے وہ بھاگے۔ جب سیتاجی نے یہ خوشخبری پائی اور وہ آئے تو نہایت گن ہو گئیں۔

(۳۴) رولا۔ اسے مہلہ بواہ مہول۔ پہلے میں ماترا پھر دو گرا۔ امت پر بشرام۔ ۳۱ پر تمام رام کرشن کو بند بھجے۔ کچھ ہوت گھنیرو + بیان پر مودو دھو لہنت انتہ سیکٹھ سیرو + مرگ ترشا سوکھو۔ پھڑات بندھن جی کو + تاتے چھاڑ گنگ۔ گوہر نوہری کو + عتاب چھند مودو دھو صاحب چھند ارنب ایسے چھند کو روڈا بواہ مہول کہتے ہیں اور زمین دو گرا کی شرط نو اور ۲۴ ماترا ہون اور بشرام اسی طرح ہوا۔ سکورو لا بتاتے ہیں۔ الغرض رولا اور روڈا میں صرف دو گرا کی شرط کا فرق ہے۔ ترجمہ رام اور کرشن کو یاد کرنے سے بہت خوشی اور دنیا میں سرور آخری میں بہت کا مقام بتا کر یہ تعلقات دنیاوی سراب دار ہیچ اور دام روح میں ایسے صحبت بد کو ترک کر کے خدا کی پناہ میں آ۔ اسی کا نام بھوا ہے۔

(۳۵) کاپ۔ کاف تازی مع الف و با سے موصدہ شد۔ گیارہ ماترا پر بشرام اور وہاں ایک لکھ واجب بقول صاحب چھند ارنب۔ ۱۳ پر چرن تمام ۳۵ جنم کہا ہیں جبت جبت سو کہاں جو بن + کہ جو بن بن و حنیہ۔ کہا دھن بن اردو گ تن + تن سو کہاں گہ۔ کہا گن گیان ہیں چھن + گیان کہ پرتا ہیں۔ کہ پرتا سو کاب بن + زندگی بغیر عورت کے کس کام کی۔ عورت بغیر جوانی کے بیکار۔ جوانی بغیر دولت کے ٹکڑی۔ دولت بغیر سندرتی کے بیج۔ سندرتی بغیر نہر کے رو کوڑی کی۔ نہر بغیر سمجھ کے کیا مال۔ سمجھ بغیر علم کے ناجیز۔ علم

بغیر شاعری کے بے نمک ہے۔ صاحب چند مودودہ پہلے ۷ ست پرچہ ۱۲ پرچہ اور ۱۳ پرچہ تمام تین
میں اور وہ ان ایک چرن پر تمام تین میں اور لکھو کی شرط نہیں کہتے۔ مگر اونکی مثال
میں ۱۱ پر لکھو ہے۔

(۳۶) دو پا۔ دال مصلح دال مجمل دال سے ہوز یا نف کشیدہ۔ دو چرن فی چرن
چوبیس۔ ۱۳ پرچہ تمام۔ ۱۱ پرچہ تمام۔ اسکے درون چرنوں میں ملا کر کم سے کم ۲۶
حرف اور زیادہ سے زیادہ ۴۸ اکثر ہونے ہیں۔ پچھرو ۲۲ اکثر وانے میں ۲۲ گرا اور ۴۸
والا بھر کر کھاتا ہے۔ جیسے رام شاہ آبادی سے وا کے ٹینا مارکا۔ کپنجی سے درشت +
پریمی کے جی بستر ت۔ تا سے کاٹو جات۔ + نقشہ الف

اسما سے دو پا	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	
بھرا	۲۶	۸	۲۲	۱																				
بھرا	۲۷	۹	۲۱	۲																				
بھرا	۲۸	۱۰	۲۰	۳																				
بھرا	۲۹	۱۱	۱۹	۴																				
بھرا	۳۰	۱۲	۱۸	۵																				
بھرا	۳۱	۱۳	۱۷	۶																				
بھرا	۳۲	۱۴	۱۶	۷																				
بھرا	۳۳	۱۵	۱۵	۸																				
بھرا	۳۴	۱۶	۱۴	۹																				
بھرا	۳۵	۱۷	۱۳	۱۰																				
بھرا	۳۶	۱۸	۱۲	۱۱																				
بھرا	۳۷	۱۹	۱۱	۱۲																				
بھرا	۳۸	۲۰	۱۰	۱۳																				
بھرا	۳۹	۲۱	۹	۱۴																				
بھرا	۴۰	۲۲	۸	۱۵																				
بھرا	۴۱	۲۳	۷	۱۶																				
بھرا	۴۲	۲۴	۶	۱۷																				
بھرا	۴۳	۲۵	۵	۱۸																				
بھرا	۴۴	۲۶	۴	۱۹																				
بھرا	۴۵	۲۷	۳	۲۰																				
بھرا	۴۶	۲۸	۲	۲۱																				
بھرا	۴۷	۲۹	۱	۲۲																				
بھرا	۴۸	۳۰	۰	۲۳																				

اوسکی چشم و بینی، مگر مقراض کے مانند دکھائی دیتی
ہر عاشق کے لباس جان اوسی قینچی سے
کاٹے جاتے ہیں۔
پھر اگر اسی ۲۲ گرا اور چار لکھ والے سے ایک ایک گرا
نچا لکھو لکھو فی گرا بڑھاتے جاؤ تو نام بدلتے جائیں گے
اسیے سب سے مرست کل ۲۳ نام اور ۲۴ اقسام دوہے کے
ہو جائینگے چونکہ دو پا چند کثرت متعل ہر لکھ اپنے وہ
قسمیں نقشہ (الف) میں بتا دیں تاکہ ہر دوہے
کے گرا اور لکھ اور کل اکثر معلوم ہوں اور اوس
سب قواعد مفہوم ہوں۔

بعضوں نے ۱۲ پرچہ تمام اور ۱۱ پرچہ تمام کر کے
اوسکا نام پتھا دو پا رکھا ہر اوسکے ماترا ۲۳ میں
اور اوسکی ۲۴ قسمیں کی ہیں۔

(۳۷) سورٹھا۔ سین مہلج واد مہول ورا کے مہلہ ونا سے ہند یہ مخلوط بہا با الف کشیدہ یہ چھند دوہا چھند کا سکوس ہر بین حساب کہ آسین بھی دو چرن ہوتے ہیں لیکن بشرام اولت جاتے ہیں یعنی الامت پر بشرام اور ۳ پر چرن تمام۔ دوہا کے آخر چرن پر موافق معمول انہر اس ہوتا ہے اور سورٹھا میں درمیان یعنی گیارہ گیارہ ماترا پر انہر اس آتا ہے اور آخر میں ندارد۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ جب دوہا کے اخیر خانے توانی سمیت اولت کا قبل میں لے گئے ہیں تو انہر اس چرنوں کے اندر پڑ کر سورٹھا کہلایا ہے۔ ایک لطیفہ گو پنڈت کا قول ہے کہ لفظ سورٹھا دراصل سواو لٹا ہے یعنی وہی دوہا اولٹا ہوا۔ اگرچہ سورٹھ ویش میں اسنے ایجاد پائی لہذا سورٹھا نام ہوا۔ جیسے کہ کین پرس پر نار۔ بار بلوچن چک تن پہ سکھی سب کرب پرار۔ پنی پیو بندھ بھوپ دودھ آنکھوں میں اشک بھرے بدن پر رو نگئے کھڑے ہوئے عورتیں کہتی ہیں۔ کہ اگر سکھی جنگ اور درست کے واسطے سے مہادیو سب کچھ کر دیئے کیونکہ یہ دونوں ثواب بخشی کے سمندر ہیں۔ لیکن بطریق شاڈ گیارہ ماترا اور تیرہ مت پر دونوں جگہ انہر اس لاتے ہیں۔ جیسے علامہ میر عبد الجلیل واسطی بلگرامی کہ کون کہاں لو بھیدہ پیا تیرے چرن کے ہجھانوان چھاتی چھیدہ چھین بھرت جا کے پرے ہین کہا نکا اور پیارے تیرے قدموں کے اوصاف بیان کر دیں پل بھر جدا ہوتے ہی جہادین کے سینے میں غم سے سوراخ سوراخ ہو گئے ہیں۔ یا جیسے آریو ری گھنشیام۔ ایک سکھی اوچک کھیو بہ پست نکسی بام۔ دیکھت دکھ دونوں بھو بہ ایک سکھی نے دفعہ کہا کہ گھنشیام آئے ایک عورت خوش ہوتی ہوئی نکلی اور دیکھا کہ گھنشیام ہے اور گھنشیام نہیں ہے۔ (بیان گھنشیام کے معنی پہلے شاعر نے ابرسیا ہ تصور کیے دوبارہ کرشن لے لیے) یہ دیکھتے ہی اوس عورت کا دکھ دونا ہو گیا کہ ہانے یہ کالی گھٹا اور مشوق ندارد۔ اکثر وں نے دوہا اور سورٹھا کو لادھ سم برت میں شامل کر کے بشرام پر ایک ایک چرن اور باقی کو ایک ایک چرن مانا ہے اور دونوں کے چار چار چرن بتائے ہیں۔ سورٹھا کو چار چرن چھند بھی کہتے ہیں

(۲۵ مت)

(۳۸) مکتا من۔ بضم میم وکاف تازی ساکن و فوقانی بالف کشیدہ و فتح میم مع نور
۴ چرن فی چرن ۲۱ مت پھر دو گر۔ ۱۳ پر بشرام ۱۲ پر تمام۔ ۵ ایک دن کج بدن فی
ایسی ہر بھل رتی ہر بھول چوک نہیں چپت دھرن۔ جو سمت کر پرتی ہر گرجا ست پت
رین دن۔ پو جو جھانڑا میتی ہر اتم نشیچہ پورین۔ لمبو درمن جدیتی بگنیش جی کا طریقہ
کیا اچھا ہے کہ جو انکو خلوص سے یاد کرتا ہو اسکی خطا دل میں نہیں رکھتے ایسے بد چلنی کو چھوڑ
کر رات دن اونکے قدم پو جو اوی اتم داس وہ بیشک تمھاری مراد دلی بر لائینگے۔

(۲۶ مت)

(۳۹) ال لالا۔ بضم اول۔ دو چرن۔ پہلے ۶ مائرا پھر ۴ مت۔ بیان۔ ج۔ نو
پھر ۳ مائرا اور اسکی آغاز پر گر نہو۔ ان ۱۳ پر بشرام۔ پھر یون ۱۳ کے۔ ۳ حصے اور
چرن تمام۔ اسی طرح دوسرا چرن بھی سمجھو۔ ۵ رمین ہر بھیج کھنچ۔ سچ ست سنگت
رین دن ہر کاٹ بھوکے پھند کو۔ اور نکو ورام بن ہر ارے دل ہر کو یاد کر اور شک
کو چھوڑ رات دن اچھی صحبت اختیار کر تعلقات دنیوی کے پھندے کو بغیر رام کے
کوئی نہیں کاٹتا۔ صاحب تحفۃ الہند و صاحب چھند اڑنب ۲۸ مائرا کا ایک چرن بتاتے
میں مگر صاحب چھند سارو چھند ہو دودھ نے ۲۶ ہی مائرا کا ایک چرن رکھا ہے۔

(۴۰) بے مال۔ بے سودہ مع تختانی مجبول و تا سے فوقانی بالف کشیدہ آخر لام۔

۴ چرن ہر چرن ۲۳ مت پھر ایک گر پھر ایک لگو۔ ۱۴ پر بشرام۔ ۱۲ پر تمام ۵ کردھیان
باکو باورے۔ مکام کو لپ تیناگ ہر ہر ما درمن کنڑا جب چہ بھٹی بڑ بھاگ ہر جڑ جیب
چیتن جگ جتے۔ بنیا یک سب میں سوے ہر پار پاوے ویدہ۔ تہ کسکے کم کوے ہر
بیوقوف غرور و شہوت و شوخی کو چھوڑا اور سکویا دکر جسکو برہما وغیرہ فرشتے اور کنڑا دکر کے
صاحب نصیب ہوئے اور کل مخلوق میں وہ سہا یا ہوا اور سکارا زبید بھی نہیں بنا سکتے

پھر اور کی کیا طاقت۔ اگر گرگہ مقدم ہو جائیں تو بھی درست ہو۔

(۲۷ مت)

(۲۱) ہر پد۔ فتح ما۔ سے ہوز کو سرے مہلہ دبا سے پاری مفتوح آخر دال مہلہ ۲ چرن فی چرن ۲۴ ماترا پھر ایک گر پھر ایک ٹکڑہ ۱۶ پر بشرام۔ ۱۱ پر تمام سے سن بچ بالین۔ کسبچ مذہب بھونے سکل سیات ۱۰ چرن پھون دھالے تب لاڑل۔ پکر لپو کران ۱۰ بچ کی عورتوں کی تقریر سکد کا خاسب ہوشیاری بھول گئے اور قدم چھونے کو دوڑے تب راوہکا نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہ بان بان۔

(۲۲) مسر سہی۔ چار چرن فی چرن ۲۳ مت پھر ایک ج۔ ۱۶ پر بشرام۔ ۱۱ پر تمام اتم سے مہر سودن گوہرہ سہری ایک شہ جہمت مند ۱۰ من موہن شری راوہا بلجہ گو کلش برج چند ۱۰ داسودر ماوہو گرہ۔ ہاری ۱۰ پائیدہ سکھ کند ۱۰ سارنگ دھرو گوال چتر بھج ۱۰ ناشودکھ اکھ پند ۱۰ ای قاتل مہرہ اور گماشتوں کے بچانے والے اور قاتل مر اور پھر سمندر کے سونے والے حبودا فرزند دل بھانے والے راوہا کے خاوند گوکل مقام کے مالک برج کے چاند داسودر ماوہو پہاڑ اوٹھانے والے دریائے مہر سکھ بنیا دکما نڈار گالیان پالنے والے چار بازو والے میری تکلیفوں اور گناہوں کے پھندوں کو کاٹو۔

(۲۸ مت)

(۲۳) نمبر نمبر۔ بفتح نون دس سرے مہلہ دسکون نون مع سکون دال وراے مہلہ بھو ۱۰ ۲ + ج + ج + ی۔ سے سنگھ بلوک ننگ مرگ درگ اڑ۔ چال کری مدد ہاری جائے آب جات پنج من مہر پریت کرین ادھکاری ۱۰ کول کرات بھیل جھپ دھبت دیکھیہ بوہن سکھاری ۱۰ رام برودھ سکھ بن بچ کرہ۔ شتر زند کمار ۱۰ بھکاری داس نے ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام کیا ج۔ ترجمہ۔ راجندر کی کمر شیر دیکھ کر اور آنکھیں ہرن اور چال مست ہاتھی دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ ہم ہیں اس لیے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ کول کرات بھیل وغیرہ جنگی قومیں انکا

حسن عجیب دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور دشمن راجا کی لڑکی رام کی دشمنی سے آپ
ہی آپ جنگل میں پھرتی ہے۔

(۴۴) ہر گیتکا ہائے ہوز باری مہلہ مفتوح و کاف عجبی بابا سی معروف و تہای فوقانی
مفتوح و کاف تازی بالف کئیدہ فی چرن ۲۳ ماترا پھر ایک ر۔ ۹ پھر ۱۲ پر بشرام ۱۲
پر چرن تمام ۵ کن ہون ہنن کر۔ لیوودہ کو۔ آج لگسن نیجے ۱۲ آؤ نئے تم
لین ہارے۔ راز نامن کیجے ۱۲ جسکو پرودہ۔ چہیر کو تو۔ یون ہن گردہ ہر بیجے ۱۲
کہین کر۔ چہانٹر گہہ کو۔ جان گھر کو دیکھے ۱۲ اے سری کشن آج تک کہینو وہی پر محصول
ہنن لیا تہین نے لینے والے آئے جگٹا کرنا اچھا ہنن اگر آپ کو وودہ وہی کا چکا پڑا
یون ہن لے لیجئے ہم ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں کہ ہاری راہ زو کو اور گہر جانے وودہ ۱۶
پر بشرام اور اپر چرن تمام بناتے ہیں بعضی شروع چرن پر ایک ت لانا واجب جاتی ہیں۔
(۴۵) لکت۔ بفتح لام و کسر لام دوم و تہای فوقانی۔ فی چرن ۲۴ ست پھر دو
۱۲ پر بشرام ۱۲ پر تمام۔ اتم ۵ کو دسندہ جن لکن نشجر ۱۲ مردہی شت پراری ۱۲ چہی کما
مہابل و حاری چن میں کر بوسنگہاری ۱۲ برہم پاش بچ ہنسکے جانے۔ لکارت ہی جاری
تا کو سمرت میں نندن۔ دین پدارتہ جاری ۱۲ جنہون نے سمندر پہاڑ کر لکنی دنگا کی
مجسم شکل کو گہونسو نے مارا اوراکشی کمار (فرزند راون) کو جو بڑا زور آور تھا ہم بہرین
مار ڈالا اور برہم پانس (ایک قسم کی گند) میں پہنچانے سے فوراً جا کر لنگا جلا دی
او کو شب و روز یاد کر وہ دولت اور دین اور مراد اور نجات دینگے۔

(۲۹ ست)

(۴۶) چلیا لا۔ مضمر جم فارسی سوم یاے تختانی۔ دوسہے کا ایک
چرن انپراسنگ لیکراو سکے آخر پانچ ماترا ۱۱ اور ملاؤ۔ ۱۳ پر بشرام ۱۶ پر
چرن تمام اور کل دو چرن واس ۵ میں پی لمن ہی گنو بل پس سمجھتے

تو نہ نور تہ جھگ جھگ کر لا ڈلے۔ چڑیا لاکھن کے کت پہورست + مین
یار کی ملاقات۔ آب حیات جانتی ہوں (اور تجھے لئے بجاتی ہوں) ای لاڈلی اونٹو
نہر سہجک تیری خوشامد بہنیں کرتی ہاتھ جھگ جھگ بیفائدہ اپنی لاکھہ کی جوڑیاں
کیون توڑتی ہے۔ چڑیا لاکھہ ہی ہے۔

(۴۷) مہرہٹا بفتح میم و رائے جملہ مفتوح و نامی مظہرہ مفتوح و نامی ہندی مشد و لہف
کشیدہ فی چرن ۲۶ مت پھر ایک گز پھر ایک لگہہ۔ داس سے سن بلب نی
ارجن کی نایمن نیٹ ہی پر گٹ بنوے + ار گچر جگت پیو دہر کی بدہ نیت نہ را کہو گو
کر پر گٹ ورے کے بج را کہئے بون اکثر کی چوچ + جدہ مرہٹ بدہور اکھت
مین کے گچ کی ادوج + شعر کا مضمون اور الفاظ بالکل بازار سی اور کہلا کہلا مالوے کے
عورتوں کی چہاتوں کے مثل سچا بیئے اور گجرات کی ستورات کی پستان کے مانند
بالکل معنی پیدا اور چھاپا ہوا بھی نہیں خوش ہے بلکہ پوشیدگی اور ظہور کے درمیان مین
چاہیے جیسے ہمارا شرمک کی عورتیں چولی مین اپنی چہاتیاں رکھتے ہیں کہ نہ بالکل کھلی
نہ بالکل بند۔ بعضوں نے دس ماترا پر پھر آٹھ پر بشرام پھر گیارہ پر چرن تمام کیا ہے
صاحب چنداڑنب نے لگہہ اور گر کی کچھہ تیر بہنیں کی۔ یہ شرط صاحب
چند ہودہ کی ہے۔

(۳۰ مست)

اب بیان سے چند سویا کی حدین شامل ہے

(۴۸) چوبولا۔ بفتح جیم پارسى و سوم با سے موحده مع و او مجہول و لام بالف کشیدہ۔
فی چرن ۲۸ مت پھر ایک گز ۱۶ پر بشرام ۱۴ پر تمام داس سے بہت بہت شری پت
باسن ہو بل بہوت سنون چہل ہے چہو + سوام کاج بہت شکر دان ہوں۔ رو کیو رو رو
ان سہو + مت ہوت اپکار لگہہ تو۔ چہو ٹو گت نہ شنگ گہی + پراپکار ہوت جانہ تو۔

کب ہوں نہ ساچو کہے۔ اندر کے فائدہ کے لئے سری دشمن نے ہونا ہو کر رہا
بل سے فریب کیا اور شکر نے فائدہ مالک کے واسطے خیرات نکلی اور اپنی آنکھیں کھولی
پس عقلمند کو مناسب ہے کہ پر اسے فائدہ یکے لئے جھوٹ بولنے میں خوف نہ کرے
اور غیر کا نقصان ہوتے دیکھے تو کبھی سچ نہ بولے۔

(۴۹) چوپیا۔ بفتح جیم فارسی مع واو و باہمی پارسی مفتوح و تحتانی مشدود بالف کثیرہ فی
چرن ۲۸ ہست بعدہ ایک گر۔ ۱۰ پر پہرہ پر بشرام۔ ۱۲ پر تمام۔ ۵ پیروٹ کا ندہ ہے۔ کٹ سہ
باندہ ہے۔ سری کہہ پر راجی۔ سو ہے بن مالا۔ روپ رسالا۔ جل دہتر تہا چپ چہا جی۔
جگ آند کڈا۔ گوگل چندا۔ نندندن بھی ارے۔ گے گرداری۔ راس پہارے۔
بر ندابن سچارے۔ پیلادو وٹیا کا ندہ ہے پر کت سپر بانلی ہونٹون پر خوش تہا جی
پہو لو کا مار زیندہ حسن عشق انگیزا رسپاہ کے مانڈ بدن چہیلاد ونا کی عیشو نخی میناد گوگل
کے چاندند کے فرزند وافع خوف پہاڑا وٹھانے والے رہس کے صاحب محفل
بر ندابن کے سیر کر نیوالے کو یاد کیجئے۔ بعضون نے ۲۶ مارتا پہرہ و گردا کرہ پر بشرام
۱۲ چرن تمام بنا کر جو پیا کی دوسری قسم تباہی ہے جسکا ترجمہ ہاشامین (ان سٹا چوپیا)
ہے۔ گویا مال میں بھی قسم لکھی ہے لیکن بشرام میں فرق ہے۔

(۵۰) رچرا۔ بفتح راء مہلہ و کسیر جیم فارسی و راء مہلہ بالف کثیرہ۔ روچرن فی چرن ۲۸
مارتا پہرہ ایک گردا جب ۱۶ پر بشرام ۱۲ چرن تمام۔ اتم واس کب۔ آج نرگن زہبت گوچر
الکھہ ارو بن زو نا باراد اکتہا تیت الو لکھہ امین برہم انوچم انکارا۔ خد اپیدایش اور اخصیت
اور بی تعلق اور وائی قائم بالذات انکھون دور ہے نہ اوسکی کوئی صورت نہ اوسے
کیسا سہارا انسان وکی توصیف میں مجبور ہے انتہا نہیں رکھتا دنیاوی اشیا سہارا واحد ہے
برہما ہے صمدی (۵۱) شکھا۔ بکسرثین معجود کا تازی بہا مخلوط مع لائف۔ روچرن
چرن میتالی ۲۸ لکھہ پہرہ ایک گر۔ ۱۶ پر بشرام ۱۲ پر تمام۔ اتم کب۔ گردو ہر جی چہت

یہ پت سکھ کر بہت سہریں ہو چرن نمن تہ چھل مدج کر۔ نت بچ جن بہت ہمیش دہریں
بعضون نے فی چرن ۳۰ لکھ اور ایک گرا نا ہے بدین فرض ایک چرن ۳۲ ماز کا ہوگا
اور اس پر ستارے نکلیا گیا ترجمہ۔ گو بردہن پہاڑ کے اوٹھانے والے برج کے مالک حبت
فرزند بدیشیون کے ستارے آرام بخش دافع مصیبت قدم کمل کے مثل او کو فریب اور
غور ترک کے ہمیشہ یاد کر جو او میونگی مدد کیواسے او تار لیتے ہیں۔

(۳۱ مست)

(۵۲) وہ تھا۔ وال مہلہ بابے مخلوط مفتوح و تلبے فوقانی مشد و بالف کثیدہ۔
دو چرن فی چرن اٹھائیس ست پھر ۳ لکھ۔ ۱۰ پر پھر ۱۲ پر شرام ۱۳ پر چرن تمام داس سے
موسن لکھ آگے۔ ات ان را گے مین جو رہی شش چپ ندرہ دیکھت دت سولے۔ بن
بن مالے۔ گھٹالہ چوکت نہ آرہ شری کرشن کے منہ کے سامنے کثرت محبت سے
مین نے چاند کی وضع کی تو مین کی نہی اے سبھی اب وہی چاند اس کے ہجر مین تحلیف و
رہا ہے سچ ہے دشمن موقع پا کر چوکتا ہنیں۔ اسکا نام گھٹا ہی ہے۔

(۳۲ مست)

(۵۳) لیلادوتی۔ ہر دو تختانی معروف۔ فی چرن ۲۸ ماز پھر دو گرہ ۱۸ پر شرام ۱۴ پر
تمام۔ اتم ۵ سبہ ندر مورت شام صورت اندر مندر سکھہ و اتا۔ سر مور پھونا کاٹن
مخندل۔ بہال تلک گن کھیا ناچ بک کس نخندن بہت بڑارن۔ سمپت کرنا جن زانا
سازنگ پان گرڈرہج کیشب۔ کنج بہاری جگ۔ دھاتاچ شری کرشن عہدہ
سبز رنگ۔ چہرہ رکھنے والے عیشون کے مقام باعث آرام سر پر
مور کے پروں کا کٹ کان مین بالے ماستہ پر ٹیکا علم و ہنر مین نامی بک دیوا اور
کس کے ٹکین بلائے ناگہانی کے دافع نعمات دنیوی کے مالک اپنی پکاریون کے محافظ
کمان ہاتھ مین گرڈرہج پر سوار مندر کے سونہ والے برج کی گلیون کے سیار و بنا کے پاسدار مین۔

(۵۴) جل برن - بحیم تازی مفتوح - فی چرن ۱۰ - پہرہ پہرہ پریشرام پھرہ پریشرام -
 اسین ۲۲ ماترا ہوتے ہیں اور بیون لگہ - لیکن صاحب چند مہودہ تیس لگہ پریشرام گر
 فی چرن بتاتے ہیں - داس ۵ سدیو تہن رب - امر گھڑیہ - لگن گہن گہن - چپک
 چپک کر چلت نکٹ تن - چرن چرن چرن - لگہ اب چہرسم - لپک لپک
 لپک کہ نکٹ تی - برہ اہل ہے - او تہٹ کہنہ کہن تپک تپک - ات سکت سکھین
 ادہ کر انہین - لگہ جل برن - ٹپک ٹپک - آفتاب کا جو زامین آتا تھا کہ ہوا رنگ -
 لای بڑے زور شور سے گہنگہو گہنگہا چھائی زامدم چپک چپک کر بجلی کا دکننا شہباز تیز
 پرواز کا شکار پر لیکنا ہے - برق فراق کی ایک جلی ہی عورت یہ سمان دیکھ کر دم بخود ہو
 سر ٹپکتی ہے - جدائی کی آگ رہ رہ کر دلہن پر کتی ہے - کہے تو کیا کہو کہ بیون سے چپ
 چپ کر انہ چپکاتی ہے جب انہ چپکتی ہو انٹو ٹپک پڑتے ہیں ایک ندی بجاتی ہے
 (۵۵) پد ماوتی - بفتح بای پارسی و وال مہلہ پنجم و او ششم نامی فوتانی باکتانی معروف
 ۲۸ ماترا پھر - ۱۰ پر پہرہ پریشرام ۱۲ پر نام - ہر ایک چرن کو آٹھ دکن پر تقسیم کر دینا
 حصے میں چ نہ آنے پائی - تیس ماترا ترک چہند و نین جھان کسی گن کے ممانعت ہو
 اسی حساب سے دیکھو دیکھو اک با ما - چہب او بہر اما - رسک رسیلی مان بھری
 سند رال بلی تول ٹوٹلی - کلب لہا سے جان پری بکھین مرگ نینی - کو کل بینی
 راجب بدنی چال کری - کچھ بین استکا بستی مرگنا - تن دت لکھہ رت چرن پری - ای
 عاشقو ایک عورت کو دیکھو جسکی وضع حسین ہے رسیلی ٹھہے میں پری ہوئی خوبصورت
 عجیب طوبی قاست مہولا اور بہن کی سی انکھوں والی کو کلاسی آواز گھل سا کھڑا مانتی
 کی روش ستانہ چال سخت چھاتیان او بہرے او بہرے خوشننگ لباس میں
 نظر آتی ہے بدن کا روپ دیکھ کر کام دیو کی عورت پاؤں بڑتی ہے -

(۵۶) وندر کلا - بفتح دال مہلہ سوم دال مہندی چہارم کاف تازی مفتوح - فی چرن مہندی

پہر ایک گز پر پھر پر شرام ۲۰ اپر تمام ۵ پہل پہولن لادین - ہرہ سناوین - لیے ہیں ایک
 بہوگن کی ۴ ارسب گن پوری - سوادن روری - ہرن انیکن روگن کی ۴ ہنس لکھن کپانڈہ
 لکھ جوگی بدہ - منڈہین اپنے جوگن کی ۴ ہنہ تے سر جاہین - بہاگ سرلین - پھر ہرن
 لوگن کی ۴ جنگلی لوگ پہل پہول وغیرہ چیزیں لاکر کہتے ہیں کہ یہ کہانیکے لائق ہیں اثر
 وار ذائقہ عمدہ بیمار یوں کے دافع - اون کو وہ بھر جنت یعنی رام خوشی سے لیتی ہیں یہ
 دیکھ کر عابد اپنی عبادت کو بیچ سمجھتے ہیں کہ کاش ہم بھی جنگلی ہوتے -

(۵۷) پلو ماوتی - باسے پارسی بواو نمبولہ ویہم بالغ کشندہ وواو مفتوح ونامی نومان
 با تھانی معروف - فی جرن ۲۸ ماترا پھر دوگر - ۱۶ اپر شرام ۱۶ اپر تمام - رام لال شاہ آبادی
 ۵ نین ہین کہنچ سم سون - بینی ناگن بہونہ کانا ۴ کیر ناسکا اد بہر بپہل - پشپ کپول
 شکنہ گل جانا - ۴ شری پہل ارج سنال کل کر - درین ارج بھرنگ سمانا ۴ کٹ بہر جان
 کدل گج و ت گت - نارہوے عجائب کہانا ۴ انکھہ مہلی اور مولا کی طسج چوٹی ناگن
 ابرو کمان ناک تو تے کی شکل بہونٹہ کندر و رخسار پہول گردن شکنہ چہاتیان پہل کا
 پہل پنجہ اور کلانی دندی سمیت کل کا پہول پیٹ آئینہ سابل بہونرا سے کا لے کر
 شیر کی رانین کیلے کا تہہ ماتھی کی سی چال ہے عورت کیلے ایک عجائب خانہ ہے -

(۵۸) کملاوتی - بفتح کاف تازی - ہرچرن میں اٹھائیس ماترا پھر دوگر - ۱۰ اپر پھر
 پھر پر شرام پھر چہر پر تمام ۵ جی جی گرد ماری - ہون بلہاری - کرو ن پکاری
 اکہا ہی ۴ کچ اور نہاری - منہ پکاری - جن کہ باری - جدرائی ۴ سینے پر بہہ سوری
 بہون کر جوری - کرنی توری - جب چہائی ۴ دل سرنگھارو - دشت پر مارو -
 سنن نارو سکھدائی ۴ گرد ماری کے جمن اون کے تصدق بفریاد و فغان او کو یاد
 کرتا ہوں کہ آپ کو دیکھ کر دلمین سوچا اب دیر نیچے اسی مالک سے سننے میں تاہم یاد نہ کر رہا ہوں
 کہ آپ کا حسن عمل دنیا میں ظاہر ہے راکھ ہونکی گروہ کو مارو بدون کو دفع کرو عابدوں کو بخادو

اے سکھہ دینے والے۔

(۵۹) درملہ۔ بضم دال ہملہ و کسریم۔ فی چرن ۲۸ تا پچرس۔ ۱۰ پھرہ پریشرام ۴ پر
تمام ۵ بے بے ترپاری۔ بے کمارسی۔ جن من کے پر بھہ دکھ ہرنن ۴ بے بے
تری لوچن۔ بہو بھی موچن۔ اچل ستاری سنگ دہرنن ۴ شہ سوہت گنگا انگ
بھجنگا۔ گل ڈمالا شبہ کرنن ۴ شیچ مشنگ چندا۔ اندکندا۔ رکھشوا تم تم سہرن
ہبادیو کام دیو کے قاتل دلہاے مردم کے رنج دفع کرنیوالے تین انہوں داخوت
دنیادی کے چٹانیوالے کی بے پاروتی کو ساتھ لیے ہوئے ماتھے پر گنگا تمام جسم
مین سانپ لپٹے ہوئے گلے مین کہو پر یو کا مالاسد کام کرنیوالے ماتھی مین پانڈر کہو
خوشیونجی مینا دآپ کی پناہ مین انم داس مین اونچی حفاظت کرو۔ اسکو دلا بھی کچھ مین
(۶۰) ترہنگی۔ بکسرلے فوقانیہ وراے ہملہ و باے موحده مخلوط ہا مفتوح مع
نون غتہ و کاف عجبی مع تخانی معروف فی چرن ۳۰ مت پھر ایک گر۔ کہین ج نہ آنے
پاے۔ ۱۰ امارا پھراٹھ پھراٹھ پریشرام پھر چہر پر چرن تمام ۵ سجھے جگ جن مین۔
کو پھل من مین۔ ہر سمرن مین۔ دن بہرے ۴ جگر دہنیرو۔ گھیر گھینرو۔ میرو تیرو۔
پر ہرے ۴ موہن بنواری۔ گربرداری۔ کنج بہاری۔ پگ پرے ۴ گوین کو شکے
پر بھہ بہرنگی۔ لال ترہنگی۔ ارد ہریے ۴ دنیا مین پیدا ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا
کی یاد مین عمر بسر کرو بہان جبکڑے بہت ہن تعلقات بکثرت ہن اپنے پرائی کا
دم نہ بہر و جنگل مین متکل کرنیوالے گوبردہن پہاڑ اوٹھانے والے کنجون مین طلبہ
جمانے والے موہن کے پاؤن پر سرور ہو گو پین کی صحبت رکھنے والے مالک
ہر رنگ مین سامنے والے بانکے شری کرشن کو دل سے یاد کرو۔ یہ آہون چند
از روے وزن ایک مین شرایط مین فرق ہے اور وہ ہم نے ہر ایک کے ساتھ بتا دیا
ان شرطوں مین بھی اکثر اون اختلاف کیا ہی لیکن مولف نے بہت صاف کیا ہی ان باتوں پر یہ ختم کر

اب بیان سے مارتاؤنڈک میں چھپد شامل میں

(۳۷)

(۶۱) کڑکھا۔ بفتح کاف تازی در اسے ہندیہ و کاف عربی مع مائے مخلوط بالاف کیشہ
نی چرن ۳۳ مارتاؤنڈک۔ آہٹہ مارتاؤنڈک پر پھر آہٹہ پر بشرام پھر نون پر چرن تمام سہ جہمہ
کو چیر۔ شری کنت بلونت پر بہہ۔ واس کے کاج۔ بچ دام چہاڑو۔ روپ رن سنگہ۔
بھوہرن کشتپ ٹپک نکھن سون جہنگ۔ ارچٹ پھاڑو۔ بھکت بچ جان۔ پلاؤ کو گولی
راج کو کھاج۔ تہ کال دینہو۔ ویب برہما۔ شرنا بے بے کہین۔ وید ہون گائے کن
جس لینہو۔ لچھی کے شوہر زور آوزر سنگہ اپنے بندے کیلئے اپنا مقام چوڑ کر ظاہر ہو
سرن کشتپ کو زمین پر ٹپک کر ناخن سے اسکا پیٹ چاک کیا اور پلاؤ کو اپنا متعقد جانکر
اغوش میں بٹھا کر اوسوقت سلطنت کا کاروبار اوسکو سونپا فرشتے برہما وغیرہ
جھکا کر اونکی جی مناتے ہیں اور وید نے ہی تعریف کر کے ناموری پائی۔

(۶۲) جھولنا۔ جیم عربی بہا مخلوط مع واو جھول۔ ۳۷ مارتاؤنڈک چرن۔ ۱۰ پھرا پر بشرام
پھرا پر تلم۔ پان پیوے ہینن۔ پان چہوے ہینن۔ باس ربن راہی نہ سیرو۔ پان
این مین۔ نین مین مین مین۔ ہوہر ہوہر روپ گن نام تیرو۔ برہ بساں ہی۔ ہی نہو کی ہی
راکھری کے ہینن پران میرو۔ باہ سندہ کے۔ جھونا توتہ تک۔ جھولتوتہ گوپال گرو۔
مشتوتہ گوپال کا یہ حال ہے کہ پانی پتا ہینن پان چھوتا ہینن بستر اور کپڑی باس ہینن کہتا
مقام جان مین اور انکھون مین اور زبان مین تیرا ہی روپ اور اوصاف حمید اور نام
چارا ہے سوچتا ہے کہ جھکو بھی اس جدائی کا رنج ہے یا ہینن کیا میری جان کہہ گی یا ہین
جسے تجھے دیکھا ہے اسی خیال میں اچھا کل ڈانوان ڈول ہو۔ سکھدیو جی اور پکھاسی داس
نے تین جگہ دس پر بشرام پھر سات مارتاؤنڈک چرن تمام کیا ہے۔
(۴۰ مس)

۱۰۔ پر تمام ۵ جاگو نہ آوا نت - جلن جنگ دیو کنت - روپ رنگ یکہ رہت - بیا یک
جگ جونی + کچہ مچہ کول روپ - باسن نرہ انوپ - برس رام رام کرشن - بدہ کلنک
سوئی + مدہ رب ماد ہومار - کرنامی کبٹ بہار - رام اوک نام جاس - جاہر ہیروہ کول
شہہ باس تنج - شکمان سکھ شل گنج - نا کو پد کج چت - چنچر یک میروہ جگانہ اول نہ آخر
نہ مان نہ باپ نہ بزرگ نہ مالک نہ ادسکی کچہ صورت نہ رنگ نہ نشان اور تمام دنیا میں
پہلا ہوا ہے وہی کچہ مچہ بارہ باسن نرہ پر سر رام رام چندر شیر کشن بدہ انور
کلنک ہی اور مدہ رب ماد ہو مرار کرنامی کبٹ بہار اور رام وغیرہ او یکے سب نام مشہور
میں ادسکی پاؤن کل کے مثل ملائم اور خوشبو اور خوبصورتی اور اخلاق کا معدن میرادل
اوسر کل کا ہونہ ہے۔ صاحب چند ہودوہ ہر چرن کے آخر دو گرتاتے ہیں جو کہ چلیا کر
میں شامل ہیں اور اس مثال میں بھی ایسا ہی ہے - اسکا نام چرچری بھی ہے - سم برت
چند تمام ہیں اگر اور مطلوب ہوں تو مارہرہ دیکھو -

(اروہ سم برت)

(۶۶) اسند - بالف مدودہ - پہلے اور دوسرے چرن میں تیس تیس
مت اور ۱۰ پر بشرام ۱۲ پر چرن تمام - پھر تیسرے اور چوتھے چرن میں بائیس
بائیس مت اور ۱۱ پر بشرام ۱۱ پر تمام ۵ دودہ بچن چو گئی - الی ہر گاہ چوری
پکر بانہ جینجہو - سک دی چولی موری + جو میو کہہ بھرتک - مودات
سرسایو + کہوں کہان لگ اور - کرلو جو من بہا یوہ + ای سکھی میں دی بیچنے
جو گئی تو کاخانے میری ڈھینڈی توڑ ڈالی اور ماتہ پکر کر کہنی اور میری
انجیا سکادی اور آغوش میں کہنچک مہ چوم لیا ایسے بخود ہو گئے قصہ
کو تاہ جو اونکے دلین آیا وہ کیا -

(۶۷) آپانا لکا - پہلے چرن میں ۶ ماترا پھر پھر ۲ گر - کل ۱۲ ماترا - یونہی

تیسرا چرن بھی۔ پھر دوسرے چرن میں ۸ ست پھر پہلے پھر دوسرے چرن میں ۱۶ ماترا
یونین میں چوتھا چرن بھی۔ ۵ میری سنے برج چندا۔ پہون جو کر آند کندانہ
نچ ویجے جو چل چندانہ مانو سیکہ صبت نندانہ اسے برج کے جاندا اور خوشی
کی بنیاد اور نند کے فرزند میری عرض سن لیجے، میں ماترہ باندہ کر کہتا ہوں کہ نطق
دینیوی اسے صاحب چھڑا دیجے اور یہ بات مان لیجے۔ باقی مار مہرہ دیکھو۔

(بشم برت)

(۶۸) آریا۔ بالف محدودہ ورا سے ہلکے کمور و تختانی بالف کشیدہ۔ پہلے اور
تیسرے چرن میں بارہ بارہ ماترا۔ پھر دوسرے میں ۱۸۔ پھر چوتھے میں ۵ ست
۵ جنات آندندانہ راس رچو صبت ست برج چندا۔ چلکر درش مکنا
لیہہ سجن تجہ ہو پندانہ اسے ہلکی شری کرشن نے جنانا کے کنارے دیوم دہم
رہس قایم کیا ہے اونکو چلکر دیکھو اور کب صواب کر دو اور تعلقات دینیوی کا دم
نہ بہر و آریا کو گاتھا ہی کہتے ہیں سنکرت میں یہ چند بہت متعلیٰ ہے لہذا بیان اسکا
بیان یون مفصل ہے سنکرت میں اسکے پہلے اور دوسرے چرن کو ملا کر ایک
چرن بناتے ہیں۔ اب یہ پہلا چرن ٹھہرا یعنی $12 + 18 = 30$ ۔ یہاں اول چرن
کی ماترا ہو میں پھر اسکو چار ڈگن پر تقسیم کر کے سات حصے کرتے ہیں جسکے
۲۸ ماترا میں ہو میں باقی پچپن دو ماترا میں ان دو کے عوض آخر میں
ایک گر لاتے ہیں اب پورے میں ۳۵ ماترا دن کا اول چرن ہو گیا۔ پھر ان
سات حصوں میں سے حصہ ششم میں یہ شرط ہے کہ یا تو وہ حصہ ۴
لگہ ہو یا ایک ج۔ کا یہ پہلے چرن کا حساب ہوا۔

اب دوسرے چرن کا حساب سمجھو۔ کہ تیسرے اور چوتھے چرن کو ملا کر
ایک چرن بناتے ہیں اور اسکو دوسرا چرن ٹھہراتے ہیں نیز $12 + 15 = 27$ ۔ یہ دوسرا چرن

ماترین ہون میں بھراؤ سکون پانچ ڈگن برہانٹ کر میں ماترین گن لئے ہیں بعدہ ایک لگبھ چھ ایک ڈگن بھراؤ سکون گراؤ سکون آخر ملائے ہیں اب پورے ستائیس ماتراؤ لگا دو سہاچرن ہوا۔ اب دو لون چرنون کی ماترین ستاون ہونگی یون (۵۰۰۲۰۰۳۰) اگر ان ستاون ماتراؤن میں ۲، ۳ اور ۴ لگبھ لادو تو اسکا نام کھلا ہو جائیگا بھراؤ لگبھ چھ کے ۲، ۳ گرون میں سے ایک ایک گر گھٹاتے جاؤ اور اس ایک ایک کے عوض دو دو لگبھ لاتے اور لگبھون میں جوڑتے جاؤ تو نام حسب تفصیل بدلتی جائیگی۔

(۲) لیل (۳) بدہ (۴) لچا (۵) بدیا (۶) چھا (۷) دیہ (۸) گوری (۹) مالا (۱۰) کنیا (۱۱) چھایا (۱۲) کانتی (۱۳) پایا (۱۴) کالی (۱۵) سیدہ (۱۶) ماننی (۱۷) اربھی (۱۸) رودہ (۱۹) کسینی (۲۰) دہرن (۲۱) کشنی (۲۲) شو بھا (۲۳) ہرنی (۲۴) چپتر (۲۵) سنگھی (۲۶) ہنسی۔

اگر آریا کے ۳ و ۴ چرن میں ۴ و ۶۔ اکثر کی جگہ لگبھ اور پانچون کی جگہ گر کی شرط کر دین تو اسکا نام جگہن چلا ہو جاتا ہے۔ باقی مارہسرہ میں اسکا گنج ہے۔

(جائت چھند)

(۶۹) کند ٹکا۔ بضم کاف تازی و سکون نون و فتح دال ہندی و کسر لام و کاف تازی بلف کشیدہ۔ مرکب چھند ہی پہلے ایک دو مالا و پھر ایک رولا ملا و توبس ملا کر چھ چرن ہوئے گا۔ دو کی ۸ ماترین اور رولا کے چھانوے مجتمع ہو کر ایک سو چوالیس کل ہونگی۔ دو ہی اخیر حلیہ رولا کے لفظ گرہ دیا جاتا ہے اور رولا کا آخر حصہ لفظ دو ہی کے ابتدا میں اعادة کیا ہے اور اس عمل کو گانہہ صاحب نے بتایا ہے لیکن ہم نے ہاشا پرتیو غن نگہا بلوگت اسکا نام پایا ہے جیسی ۵ بنا چاکر جو کرے سو باجی پچی کا نام بگاری پچو جب میں ہوتے ہاں جب میں ہوتے ہاں پخت میں چین اوی کہان پان ہان راگ رنگ

من نہیں بھاوے کہ کہیں گرو حکمران رہے۔ ذکر کچھ مرتبہ نہ مارے۔ نہ گھٹکٹ ہی دوزات
کیوجو بنا بچارے۔ جگ عالم۔ ہنسائے مضحکہ۔ چپت دل۔ کھان طعام۔ پان شراب۔
ستان غرت۔ باقی ترجمہ پانی ہی۔ صاحب چھند اڑنب کا قول ہی کہ کٹڑ کما میں رو لا کے
دوسرے چرن کا شروع حصہ اوسکے تیسرے چرن کے آغاز پر بھی لانا چاہیے۔ اسکو کٹڈی
اور کٹڈ لا بھی کہتے ہیں۔

(۷) چھتری۔ جیم پاری مخلوط بہا مفتوح و باے عجی مشدد مع تحتانی ملینہ۔ مرکب
چھند ہی پہلے ایک رو لا پھر ایک آل لا باہم مجتمع ہوتا ہی۔ رو لا کے چار چرن اور آل لا
کے دو چرن ملکر چھ چرن ہوتے ہیں پہلے کے چھیا نوے اور دوسرے کی باون ماترائیں
بلکہ ایک سوا تا لیس اسکل کل چھون چرنون میں ہو جاتی ہیں ۷ دھرو دھیان
گھنشیام سرس سندرنند لا لا ۷ مکت مال بک جال تتریت پٹ پٹ رسالا ۷ سیکنٹ
سور چا پ گرج مری دھن راجی ۷ دھروا الگ آرن نگہ اندر بدھن چھب چھا جی ۷
نیہ مینہ برکت سدا سوکھ تے تن ہرش من ۷ سنگل سکھ او بھت درگن دیکھو سونہ میں سرون ۷
گھنشیام کا دھیان کرو جو ایک کالی گھٹا ہیں اور موتیوں کا مالا اوس ابرین سفید بگلے اور
اونکا زرد لباس بجلي ہی اور مور کے پیرون کا تاج قوس قزح بانسلی کی آواز بادل کی گرج
اور اونکی زلف لگے ابرا اور سرخ ناخن بیر ہوٹی اور محبت کا پانی ہمیشہ دمان برستا ہی
اوسکو دیکھ کر میں پھولا نہیں ساتا دہی برسات سبکو ہر کرتی ہی یہ تو عجیب چیز ہیں
میں نے ایسا نہ آنکھوں دیکھا ہی نہ کانوں سنا۔ بھکاری داس مصنف چھند اڑنب کہتے
ہیں کہ کاتب چھند کے بعد آل لا لا لانے سے چھتری بنتا ہی۔ چھتری کو شٹ پد بھی کہتے ہیں اور
دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی چھ چرن والا چھند۔ ماترا برت چھند ون کا بیان یہاں
اسقدر کافی ہی اگر زیادہ ہوس ہو تو مار مرہ دیکھو۔

فصل دہم برن برت چھند ون کا برتن علی الترتیب

اس فصل میں فی چرن ایک برن کے چھندون سے لیکر ۳۳ برن تک کے چھند ترتیب وار مندرج ہیں بعدہ ترتیب تعدادی کی چوٹ جا بجا خالی دی ہے۔ جو شرط مাত্রا برت چھندون کے آغاز میں درج ہیں وہ ان میں بھی سمجھو۔ ایک چہرے کی مাত্রا میں جان کر لگھ و گرتا دینے کا قاعدہ بیان بھی وہی ہے جو ذکر ہو چکا۔

نئی بات اس مقام پر یہ ہے کہ سنسکرت میں برن سو یا کی آخر تک ہر پرستار کے واسطے ایک ایک لقب مقرر ہے لہذا ۲۶۱ القاب ہو گئے ہیں وہ ہم بھی برن کی ہر تعداد کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں مثلاً ۴ برن کے پرستار سے ۱۶ چھند نکل سکتے ہیں اون سولہوں بھید کا نام زبان سنسکرت میں پرتیشٹا ہے۔ یونہی چھبیلون کو سمجھ لو۔

(ایک برن کا چھند۔ اس پرستار کو آؤگتا کہتے ہیں)

(۱) شری۔ بکسر اول دیا سے معروف۔ ۴ چرن فی چرن ایک گرس شری
دھی + دو + نو + ترجمہ۔ دولت اور عقل مجھ کو دو۔

(دو برن = اس کا نام آتیوگتا ہے)

(۲) کام۔ بکات تازی۔ فی چرن دو گر۔ سکھ یو کب + سوہی + ناری +
پنی کی + پیاری + وہی عورت خوب ہے جو خاندن کی پیاری ہو۔ اس چھند کا
استری بھی نام ہے۔

(۳) مہی۔ بفتح میم دنا سے ہوز یا یا سے معروف۔ فی چرن ایک لگھ ایک گر۔ ولہ
+ وہی + ہشی + ہشی + ہسی + وہی خندہ مجھ کو اب تک یاد ہے۔

(تین برن کا چھند نام)

(۴) ششی۔ بدوشین معجمہ اول مفتوح دوم با تھانی معروف۔ فی چرن
ایک ی۔ آٹم کب + کھاری + بہاری + کرپالا + دیالا + کھرا کچھس کے

دشمن جلسہ جانے والے مہربان رحیم = فعلون۔ - متقارب۔

(۵) رسن۔ بفتح راے مہملہ و میم مفتوح بانون۔ فی چرن ایک س۔ ولہ ۵
گر جا ۵ گر جا ۵ بھیجے ۵ بھیجے ۵ پہاڑ اٹھانے والے کو یاد کیجیے۔

(۴ برن = پرتیشٹا)

(۶) مڈرا۔ بضم میم و فتح وال مہملہ و راے مہملہ بalf کشیدہ۔ فی چرن۔ ی + گر
ولہ ۵ انگاری ۵ سشی ۵ صاری ۵ کر پاتکیجے ۵ سکھی دیجیے ۵ کام دیو کے
دشمن چاند ماتھے پر لگائے ہوئے مہربانی کر کے چین دیجیے = مفاعیلن۔ ہرج۔

(۷) وھارا۔ وال مہملہ بااے مخلوط بalf و راے مہملہ بalf کشیدہ۔ فی چرن۔
ر + گر۔ ولہ ۵ رام ناما ۵ آشت جا ما ۵ مور پیارے ۵ چیت لارے ۵ رام کا
نام میرے پیارے آٹھ ہر دل میں رکھ = فاعلاتن۔ رمل۔

(۸) ہمیر۔ ہاے ہوز با تھما فی معروف آخر راے مہملہ۔ فی چرن۔ ت + گر۔ ولہ
۵ رامابھو ۵ کرو دھرتجو ۵ چنتا ہرو ۵ پا پورو ۵ رام کور ٹوغصے سے ہو فکر
دینوی سے خیال موڑو گناہ کو چھوڑو = مستفعلن۔ رجز۔

(۹) رس۔ راے مہملہ مفتوح با سین بے نقطہ۔ فی چرن۔ بھ + گر۔ رام شاہ آبادی
۵ رام بھو ۵ کام تجو ۵ مان کی ۵ ساری ۵ رام کو یاد کر شہوت سے درگزر
میری بات ٹھیک ٹھیک جان = منقطن۔ رجز مطوی۔

(۵ برن۔ سو پرتیشٹا)

(۱۰) ہمنسی۔ بفتح ہاے ہوز مع فون و سین مہملہ با تھما فی معروف۔ فی چرن۔ بھ + گر
سکھ یو ۵ چھوڑ ہمارے ۵ آہ کہارے ۵ توڑو ہگ ری ہون ۵ بھان نہ جی ہون
لے لے مجھے چھوڑوے آخر کی کیا بات تیرے پاس رہو نگلی بھاگ نہ جاؤ نگلی = فاع فون۔
متقارب اثرم۔ اسکا نام پنکٹ اور ہنس بھی ہو۔

(۱۱) کیر-کاف تازی با تھانی معروف آخر اے مملہ- فی چرن- می + لگھ + گر-
 اتم + چورام کو + تجو کام کو + دھرو دھیر کو + ہرو پیر کو + رام کو یاد کر و شہوت
 کو چھوڑ و نیک چلن ہو دکھ درد کو دور کرو = فعلن فعل- متقارب مریع محذوف-
 (۱۲) ماریت- مے ہوز بالف کشیدہ در اے مملہ بایا اے معروف مع تاس
 فوقانی- فی- ت + ۲- گر- سکھ دیو + تو پی کنھانی + مین یاہ لائی + جو یون
 کھجی ہو + تو پھیرا می ہو + ای شیر کیرشن مین تیرے پاس اس عورت کو لائی ہوں
 اگر یون ہن جھیریکا تو بھلا پھر آئیگی = فعلن فعلن- متقارب مریع اٹلم- ماری
 بھی یہی ہو -

(۱۳) مایا- سیم بالف و تھانی بالف کشیدہ- س + لگھ + گر- اتم + تچ کرودھ کو
 دھرو دھ کو + جب رے ما + بھل ہو سا + غصہ ترک کر عقل پر دھیان دھو رام کو
 خوب وقت ہو = متفاعلن- کامل-

(۶ برن - گائیتری)

(۱۴) بدیل لیکھا- کبیر بے موحده و دال مملہ مشد و مضموم مع لام و لام ثانی بایا
 معمول و کاف تازی مخلوط بہا با الف- ۲- م- سکھ دیو + تیرے پاچھے کو ہی + واک
 شو بھا جو ہی + و اہی جو ا دھیوا وی + دھیان کو کیون ہو آوی + تیرے پیچھے کون عورت
 ہو او سکا حسن مین نے دیکھا اوسی کو دل چاہتا ہی کہ کسی طرح وہ یہاں آئے = فعلن
 فعلن فعلن- غریب سسیدس مخبون سکھ- شیش راج بھی اسکا نام ہو-

(۱۵) تلک- بکترے فوقانیہ و فتح لام با کاف تازی- ۲- س- از چھند سار
 ہر کو جو بھیجین + کھل سنگ تعین + سب کارنج سرین + بھوسندھ ترین + جو خدا کو یاد کرین
 اور جاہلون کی صحبت چھوڑین اونکے سب کام درست ہوں اور دنیا کے سمندر سے اونکا
 بیڑا پار ہو = فعلن ۲ بار- غریب مریع مخنون- اسکا نام دل بھی ہو-

(۱۶) بھو ما۔ کجسہر باے سوحدہ و سیم باد او مجول و ماے ہوز با لٹ کشیدہ۔ ۲۔ ر۔ سکھدیو
 ۵۔ پیارجی مین دھرے ۵۔ لاگ میرے گرے ۵۔ جو کے سوکرون ۵۔ پائے تیرے پروں
 پیار کی انگ مین میرے گلے لگجا جو تو کیگی مین کرونگا تیرے قدموں پر سردھرونگا =
 فاعلن فاعلن۔ غریب مربع سالم۔ اسکو بچو ما بھی کہتے ہیں۔

(۱۷) مالتی۔ سیم با الف و فتح لام و تائے فوقانیہ با تھانی معروف۔ دو۔ ج۔ ولہ
 ۵۔ اتی مکھ بھیر ۵۔ ہما ناک ہیر ۵۔ پروں تھ پان ۵۔ نہ روس ٹھان ۵۔ ادھلنیا
 سٹہ بھیر کر لٹد فرا دیکھ لے مین تیرے پاؤں پڑتا ہوں مجھ سے روٹھ نہیں۔

(۱۸) سنکھیا ناری۔ بفتح سین مہلہ و نون غنہ و کاف عربی با ما دیاے تختانی
 مخلوط مکسور با لٹ کشیدہ۔ دو۔ ی۔ ولہ ۵۔ کتے رین جاگے ۵۔ ہمارو نہ سوہین ۵۔
 جھپے مین دیکھو ۵۔ اونیندے آجہ ہیں ۵۔ رات کمان بسر کی ہو جو آنکھیں چپراتی ہو
 خمار آلودہ نظرون سے دیکھتی ہو جو اب تک نیند سے بھری ہیں = فعلن فعلن۔
 متقارب مربع سالم۔ سوم راج بھی اسکا نام ہو۔

(۱۹) (۱۔ برن۔ اسٹینک)

(۱۹) سمان۔ بفتح سین بے نقطہ و سیم با لٹ کشیدہ و نون معلن۔ فی چرن۔ ر۔ ج۔
 گر۔ اٹم کب ۵۔ رام نام گا ورے ۵۔ آٹھ جام دھیا ورے ۵۔ بول بول ساچ رے
 ساچ کو نہ آج رے ۵۔ رام کا نام رٹ آٹھ ہراسی فکر مین رہ اور سچ بولا کرشل مشہور کی
 کہ ساچ کو آج نہیں = فاعلات فاعلن۔ رمل مربع مکفوف مخدوف۔ یا ہرج مربع
 اشتر مقبوض۔ فاعلن مفاعلن۔

(۲۰) مد لیکھا۔ بفتح میم ح دال مہلہ و لام با یاے مجول و کاف عربی مخلوط بہا با لٹ کشیدہ۔
 فی چرن۔ م۔ س۔ گر۔ سکھدیو ۵۔ تیرو پھون ہت چاہوں ۵۔ تو سون پریت بنا ہوں ۵۔ میری
 سون پی پیارو ۵۔ کچھ نیک نہ نیارو ۵۔ مین تیری بھلائی چاہتی ہوں تجھ سے دوستی نہاہتی ہوں

تھے میری قسم ای پارسہ پیانڈا بھی مجھ سے جدا ہی اختیار نہ کرنا = فعلن فاعل من -
تہ تیار پمس اس اترم محبت مقبوض -

(۸ برن - انشپ)

(۲۱) پدن ماللا - بکسہ باے تودہ و وال مشد مضموم مع نون ویم بالف ولام بالفیہ
دوسم + ۲ گر - بھکاری داس ۵ دوجے کو پو بانو بھاری بد نیسے ناہین شرنگی مھاری
ای ری کیون جیوگی بالا + چو مان تاچین بدن ماللا + (ایک توجہ دانی نے ستایا ہی)
دوسرے اندر کے غصے سے پانی برس رہا ہی گردھاری پاس نہیں ہین جو پہاڑ کو چھتری نکا
بچالین ای سکھی مین کیونکر جیونگی چارون طرف بھلیون کا حلقہ گھوم رہا ہی = فعلن
فعلن فعلن فعلن صوت التاقوس غریب - (اسکو بچو مالا بھی کہتے ہین - صاحب چھند)
نے اسکو ۱۶ مازا کے برت مین شامل کیا ہی -

(۲۲) پرمانکا - باے پاری مفتوح و کسر راے محلہ و نون کسور و کاف تازی مع اللف
ج + ۲ لگھ + گر - سکھ یوے چھٹے اصول بارہین + ٹٹے انوپ مارہین + رتے
ننیک چاہ ہی + کیونہال کاہ ہی + عمدہ بال کھلے ہوے ہین بے مثل ٹٹے ہوے ہین
ادھر تو ذرا بھی توجہ نہیں کرتی ہو تاؤ تو سہی کسکو نہال کرائی ہو = مفاعن مفاعن -
نہج مربع مقبوض -

(۲۳) ملکا - بفتح میم و لام مشد و کسور و کاف تازی بالف کشیدہ - ر + ج + گر لگھ -
سکھ یو کب ۵ نیک ہوت ماس مند + جو لکھے لجات چند + یون لگے اپار جوت +
ملکا ملین ہوت + جب وہ ذرا تبسم کرتی ہی تو چاند اسے دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہی اور
اوسکے بدن کا رنگ دیکھ کر پسی شرماتی ہی -

(۲۴) سوم سین بے نقطہ با و او مجہول آخر میم - ر + ت + ۲ گر - اتم ۵ کرشن باوہو
گو کلیشا + چکر دھاری جا دبیشا + رادھکا دھیشا کمن دا بد گالے رے تندرندا +

تو یاد کر لے کرشن اور نادھو اور توکل کے مالک اور چکر رکھنے والے اور جادوؤں کے مالک اور نادھو کے خاوند اور مکہ اور تندر کے وزیر کو = فال علائقین فال علائقین۔ رمل مریح

(۹ برن - برہمہ)

(۲۵) نگس سروپٹی - بفتح نون و کاف پارسوی شریج باسین بے نقطہ و مین جھنڈ
مضموم و راسے مملہ با و ز و مروف و با سے عجی و نون باستمانی مروف - فی چرن بقول
صاحبہا چنڈ مود و مود - ج + ر + ج - رام شاہ آبادی سے الی تجر نہ سوت لاج +
بگارتی بوسکاج + لکھو جو مود نہ پٹی تیر + تو دھاتی ہی ہو سے ادھیر نہ اکی سکھی
شرم سوت بکر میر سے نیچے پڑی ہی بنانا یا کام میرا بگاڑتی ہو جب پیاسے پاس مجھ کو
دیکھتی ہو تو بتیایا نہ دوڑ پڑتی ہو مین اپنے دل کے پیاسے کہ نہیں سکھ پاتی - صاحب
چھند سارنے شاید اسکو آٹھ برن مین شامل کیا ہو وہ یوں کہتے ہیں سے سال
کنج مین کو + سو بھکت مود و مین کو + الخ - اسکا نام پانی بفتح با سے پارسوی بھی ہو۔

(۲۶) اچھیرا - بضم ہمزہ و فتح با سے پارسوی و کسر جیم عجی و تاسے فوقانی مشد و مفتوح و
را سے مملہ بالف کشیدہ م + ت + ی - فی چرن - اٹم سے پاپی و شاتین بہتارے +
کنسا چاروڑا دک مارے + کالی کیسی شش پر حارے + گاوین چارون وید پکارے +
تو نے بہت گناہگارون اور بدون کو بجات دی ہو اور کنس اور چاروڑ وغیرہ کو قتل کیا
کالی ناگ اور کیسی اور بکاسر اور بتسا سر کے بجلیں چارون وید ہیں آپ کے اوصاف
مشہور ہیں - فعلن فعلن فار فعلن - مقارب مثنیٰ اترم محبت -

(۱۰ برن - پنگٹ)

(۲۷) اچرت گت - بفتح ہمزہ و کسر جیم و سکون را سے مملہ یا تاسے فوقانی و کاف
پارسوی مفتوح و تاسے فوقانی کمور - فی چرن - ن + ج + ن + گر - کھدیو سے برص
کچھ درگ ہیں + نجات لگے سب درگ ہیں + اب ارنیک کچھ ہو + چوت ہو + کچھ ہو

ر شباب آچلا ہی کچھ کچھ آنکھیں بڑھ چلی ہن جنکو دیکھکر ہرن شرمندہ ہن گات اوچھرتی
آتی ہی جسکو دیکھکر وہ محبوبہ خود جھپیتی ہی۔

(۲۸) سیتا۔ بفتح سین مملہ مع نون وضم تحتانی و تاء فوقانی بالفت کشیدہ۔ س +
ج + گر۔ سکھ دیوے جن جان کاٹھ کھون کھو + نش دیوس ہی گھر ہی رہو + کیو
سوین اب مان ہون + کب ہون نہ زوسن ٹھان ہون + ای سرکیرشن کہین جانے کو
نکھورات دن گھر ہی سین رہو جو کچھ تم کو گے مین مانوگی اب کبھی تم سے نہ روٹھوگی =
مٹا علن مٹا علن۔ جسہ کامل مربع سالم۔

(اا برن۔ تر شٹپ)

(۲۹) نیل سروپ۔ نون بایاے معروف مع لام وضم سین مملہ وراے مہملہ باواو
معروف آخر باے پاری۔ فی چرن۔ ۳ بھ + ۲ گر سکھ دیوے مانہ شیانم سرورہ رہین
کھنجن مین جھین لکھ لاجین + یون جو بھئے درگ تو پھل کل ہی + جو پی کو مکھ چند پنجا ہی +
آنکھیں گوسیاہ کھل ہن جنکو دیکھکر مولا اور پھلی شرمندہ ہون اگر ایسی آنکھیں ہوئیں اور
چاند سامنے خاوند کاٹھ دیکھا تو کس کام کی = فارغ فعل فعل فعل۔ متقارب اثرم مقبول
اسکو دو دھک اور ہی ہن اور بندہ بھی کہتے ہن۔

(۳۰) سو پر ن پر یات۔ سین مملہ مضموم باواو معدولہ وفتح باے پاری وراے
مملہ ساکن باون و باے محی مفتوح مع راء مملہ و تحتانی بالفت کشیدہ آخر تاء فوقانی۔
۳ ت + ۲ گر۔ اتم۔ جو جی راکنت مادھو مکندا + کیسی بکاٹش کالی مکندا + گوپش
کیشو بر جیٹا گندا + میری بھامیٹ آند گندا + ای لکھشسی کے خاوند ای مادھو اور نکلت
کیسی بکاٹش برتاسر اور کالی ناگ کے بچن گویون کے وارث ای کیشو برج کے مالک
ای گو بند ای سرت کی بڑ میری مصیبت کا ٹو۔ فعلن فعلن فعلن۔ متقارب نشن
اٹلم الصدر والابتدا۔

(۳۱) اندر سچرا۔ بحیرہ زہ و نون غنہ و ذوال حملہ ساکن و راس حملہ موقوف و فتح باے
 سوحدہ و حیرہ تازی شد و مفتوح و راس حملہ بالف کشیدہ۔ ۲ + ج + ۲ + گز سکھ دیوے
 کو ریچھ کے روکن کو نہ دور می بد بھا کچھو آن آج اوری بد جاردن کہون جاسن جام جاگ
 نینا موزون رنگ پاگے بد کون ایسا ہی جو گرد ہو کر تلور و کسنہ نہ دوڑے کیونکہ آج
 تمہارے رخسار کا رنگ اور ہی ہی تم چار پر رات کہین جاگے ہو اسی سب سے آنکھیں
 سرخ ہیں۔

(۳۲) اپیندو سچرا۔ بضم ہمزہ و باے پاری بایاے مجبولہ و نون غنہ و ذوال حملہ موقوف
 باقی معلوم۔ ج + ت + ج + ۲ + گز سکھ دیوے کری نہ جو تو مرگ ناچھ ٹیکو بد ترنت
 ہی مان ٹپی شمشئی کو بد سروپ تیرے درگ کو جو چاہی بد سروج مین گات اگو کہا ہو
 اگر تو مشک کا ٹیکانہ لگائے تو فوراً چاند کا گھنٹہ کھل جائے اگر کل تیری آنکھ نہ نکا دعوی
 کرے تو اسکی یہ مجال کہاں۔ اندر سچرا اور اپیندو سچرا کو مرکب کر کے چوڑا قسبون کے چھند
 مع اسماء اور بنائے گئے ہیں وہ آپ جاتی کہلاتے ہیں (مار مرہ) دیکھو۔

(۱۲ برن = جگشتی)

(۳۳) تروٹنگ۔ بضم تائے فوقانی و راس حملہ باو و مجبول و تائے ہندی مفتوح
 باکاف عربی۔ فی چرن ۴ س۔ سکھ دیوے لکھاپن کی دت جان لگی بد تن مان
 ترنا پن آن لگی بد او گھرے ارنیک لجان لگی بد کچھ کام کھاتا نہ لگی بد لکھپن
 کی عادتین چھوٹ چلی ہیں نوجوانی آنے لگی ہو ذرا چھائی کھل جاتی ہو تو وہ شرماتی ہو
 اب عاشقانہ حکایت سنتی ہو تو پسند آتی ہو = فعلن فعلن فعلن۔ متدارک شمن مجنون۔
 اسکو تو تک بھی کہتے ہیں اور عوام ٹھری۔ لیکن ٹھری مین انتر از یادہ ہوتا ہو۔

(۳۴) میننا ولی۔ بضم مفتوح باحتضانی ساکن و نون بالف کشیدہ و ذوال مفتوح و
 لام بایاے حروف۔ فی چرن ۴ ت۔ ہستو بھلے بے کرین دھرم کے کام بد کر بھلے

جو سنہین شری گن گرام بد نیر و بھلہ کرشن سو بھالکھے شیان بد جو ابھلی جو رٹے رام کے ہم
وہی ماتھ خوب ہین جو صواب کے کام کرین وہی کان بہترین جو خدا کے (وصا و سنہین
وہی آنکھ عمدہ ہو کرشن کا سبزہ رنگ دیکھے وہی زبان اچھی ہو جو نام کا نام لیا کرے۔

(۳۵) موتی دام۔ بوا و جھول و تاسے فوقانی یا یا سے معروف و وال حملہ۔ ۴۴
فی چرن۔ اس سے تال کے اوپر ہر گب پانت بد کہ نیل شلا پرست جمات بد
بچھترن انک ایسے گھنشیام بد کہ شیان ہیے پر موتی دام بہت مال (ایک درخت نہایت بزم)
پر بگلون کی قطار ہی یا کہ نیل گری (ایک پہاڑ کا نام) پر غابدون کی جماعت ہو سیاہ باو
سے سنا بے دکھانی دیتے ہین یا کہ سرکیرشن کے سینے پر موتیوں کا مال لٹکا ہی۔

(۳۶) بھجنگ پر بات۔ بضم باے موصدہ با با سے مخلوط و فتح جیم تازی و نون غنہ و
کاف پاری متوج و باے عجی مشد و مفتوح۔ وراے حملہ مکسور و تھانی بالفت کشیدہ آخر تاسے
فوقانی۔ فی چرن۔ ۴۴۔ سکھ دیو سے جین پنج پاوین تھین ہو نہارین بد مندی
ہوے ڈھری پریت دو و او گھارین بد کچھو ہوے تھو یین ہی نین ٹیرے بد لکھنند کو نند
آنند میرے بد جو وقت را دھکا اور کرشن موقع پاتے ہین تو ایک کو ایک دیکھنے لگتا ہی
اور اپنی اپنی پوشیدہ محبت اظہار کرتا ہی اور کچھ کچھ شرمندہ ہو کر رادھا کی آنکھیں زبان
حال کہتی ہین کہ سرکیرشن کے نظارے سے ہمیں خوشی ہو = فحولن فحولن فحولن۔
متقارب ثمن سالم۔ اسکو بھنگی اور بھنگ پر بات بلا تشدید باے عجی بھی کہتے ہین۔

(۳۷) سرنگارنی۔ کجسرین حملہ وراے حملہ مکسور و نون غنہ و کاف پاری بالفت کشیدہ
وراے حملہ ساکن و نون با یا سے معروف۔ فی چرن ۴۴۔ سکھ دیو سے کیون بجانے ہیے
نیک ہیرواتی بد کون کے سنک مین رین بیتی کتی بد یون سدا چین سے نین دو و بگلین بد
پران پیارے ہما موہنی کے لگین بد دل مین جھپتے کیون ہو ذرا دھرتو دیکھو کے ساتھ
کہان رات کٹی ہو خدا کرے یونین چین سے دونوں آنکھوں مین نیند نہ آیا کرے او جان نہ

یہ آنکھیں مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں = فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن - بحر غریب دشمن
سالم - اسکو سرنگنی اور سرگ نبی اور لکشمی بھی کہتے ہیں۔

(۳۸) مودک - میم باو او مچول و فتح دال مملہ باکاف تازی - فی چرن ۴۷ -
سکھدیو ۵ ہوت کہا جو دھرو و شرول ہر ۵ ہوت چھوٹا چھین چھپا کر ۵ آست اودیگر
سرنگن دھیاوت ۵ تو لکھ کی نہ تو دت پاوت ۵ الہ پند چاند کو ہما دیو نے سر چڑھایا پھر
بھی وہ دما دم گھٹتا ہی غروب و طلوع کے وقت ہمارا کی چڑیوں پر سر بلند ہوتا ہی پھر بھی
تیرے رنسا کی وضع کو نہیں پاتا۔

(۳۹) کسم پچھرا - بضم کاف تازی و سین حملہ مضموم باسیم و کسر الے مودہ و جیم پارسی کسور
وتائے فوقانیہ شد و مفتوح و رائے حملہ بالف کشیدہ - فی چرن (ن + ی) دوبار - اس ۵
چلن کھیو پی منہ ڈر بھاری ۵ پر م سگندھا و سکمار ۵ ال تینہ ہوین اوصک بہاری ۵
کسم پچھرا ۵ پلواری ۵ اکی کرشن اوسنے اگرچہ مقام موعودہ پر آئے کو کہا ہی لیکن مجھکو بڑا خوش
ہو کہ اوس نازنین کے جسم میں خوشبو ہو اور دمان بھونرے بہت ہیں کیونکہ رنگ برنگ کے پھول
دمان ہیں کہیں اوسکو نہ ستائیں۔

(۴۰) چاتاک - جیم پارسی بالف کشیدہ و تائے فوقانی مفتوح باکاف تازی -
فی چرن (ج + ر) دوبار - اتم کب ۵ جی جیو بانسری بریش کی ۵ بھئی کب ۵
بدھ دھی گنیش کی ۵ ہی اولٹ نندنی ویش کی ۵ ڈری سادھ گورھ ہو ہمیش کی ۵
جب شکریشن کی بانسری بننے لگی تو گنیش کی عقل و شعور جاتے رہے اور جتنا اوس آواز
سے اولٹی بننے لگی ہما دیو کا مراقبہ شکست ہو گیا = مفا عیلن - ہنرج مسدس مقبوض۔

(۱۳ برن = پرت جگتی)

(۴۱) کندک - بفتح اول و ضم سوم - فی چرن ۴۷ - لگھ - سکھدیو ۵ گھنے
کچ کے پنج مین گچھرن بھونر ۵ کتی کتی کو کلا ٹھوہی ٹھوہ ۵ سپین نہ تیرے کہو ان نیک

بھونکے جھنڈ پر گنج بین گونجئے ہیں کو کلوں کے غول خوشی سے چمک کر گون کا
دل لے لیتے ہیں باغ میں بہت کی نر آہ و کھچ کر المیہ میں اور ٹھٹھا چھوڑ کر خاند کے
گلے لگوا۔ فاعلات۔ فاعلات فاعلن۔ رل فاعلن مخدوف۔

(۴۵) **نشیالکا**۔ بحسب نوں دشمن مجبور و بائے عجبی بالفت کشیدہ و کسر نام بکافت تازی
بالفت کشیدہ۔ بھ۔ ج۔ س۔ ن۔ ر۔ فی چرن۔ اتم و اس کب سے نہ پتر از بند مکہ ستر
ست جانے بد بال سچا رکھتوں کر مانیے بد انگ دوش چپ بر چال گتھیے بد بین تپ
مان در لال چل دیکھیے بد آنکھ کل کے مثل ہرہ چاند سا بال رشیم کے پچھے بدن چپ پی چال
ہاتھی کی سی آواز پیسے کے مانند۔ غور و چھوڑ کر امی پیاری آنکھوں پر دیکھ۔

(۴۶) **من سنہس**۔ بفتح سیم و کسرون و فتح ہاے ہوز و نوں ساکن و سین مملہ آخر۔
فی چرن۔ س۔ ج۔ بھ۔ ر۔ سکھد یو سے کب ہوں اپانک آئے کے ات ہو چلے بد
تب تے اچیت پرے منون کت ہو چھلے بد آنچرا او گھار دکھائے کے چھل ہون ہو بد
ترچھے جی سکائے کے کچھ تین کیو بد عاشق بھی ادھر ہو نکلا تھا جب سے بے ہوش پڑا ہو گیا
کسی نے لھایا ہو پچل اٹھا کر فریب سے تو نے اپنی گات دکھائی ترچھی نظر سے مسکرا کر
اوس پر تو نے کچھ کیا ہو۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ کامل مسدس سالم۔

(۴۷) **مارلنی**۔ نوں باستحتانی معروف۔ ۲ن۔ م۔ ۲ی۔ ہ پر شرام۔ ہ پر تمام۔
سکھد یو سے گت ات گریلی۔ بان ہو ہی ریلی بد حسن سبجیلی۔ دیکھیے دیو میل
من گنم گئے ہیں۔ کیون نہ ہو ہی ترا گے بد کت نش درگ لاگے۔ کون کے بھاگ جاگے بد
چال ستانہ وضع ریلی جھپ جھپ کر رہتے ہو ہاتھ پاؤں بے قابو آنکھیں کسم کے مانند
لال لال ان سے محبت کیون نہ ظاہر ہو رات کو کسان آنکھیں لگی ہیں کیسے نصیب جاگے ہیں
(۱۶ برن = آٹھی)

(۴۸) **چنچل**۔ بفتح ہر دو جیم پاری حرف دوم نوں۔ فی چرن۔ ج۔ ر۔ ج۔ ر۔

لگھ۔ سکھ یو۔ کچ کچ مین لکھی پرسون پانت بھانت بھانت بد بھونرتی کچنرین
 انیک بھانت پانت پانت بد باوری بچار دیکھ کچ کچ نہ تہ تہ ان بد یا بھنت کے
 دنان کنت سون کرے جو مان بد کچون مین بھولون کی قطارین دیکھ کر بھونرون کے
 جھنڈ عجیب طرح سے گونجتے ہیں ای لٹھ ذرا خیال کر تھکا کو کچھ عقل نہیں اسی سبب سے
 تو موسم بہار مین خاوند سے دون کی لیتی ہے۔ اس مین اور چار چھپنے مین ایک آخری لکھ کا
 فرق ہے۔

(۴۹) پہنچ چامر۔ نفتح باے فارسی ونون نیم غنہ وجم عجی۔ ج۔ ر۔ ج۔ ر۔ ج۔ گر۔
 سکھ یو۔ جو دھائی ہر سوچیت مین رساس آس پاس ہے بد پرس کی تیان
 سون کون نہ ریت اس ہے بد اٹان مین جٹان نو منور پر چند آگ ہے بد ہہار ہو گو نہ بانہ
 نامہ نند جا لگو بد مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔ ہرن شمن مقبوض۔ ترجمہ۔
 اچی دانی جاگتی ہے اور ساس مین کہین ہر ہسایون سے بھی بگاڑی کوٹھے پر جٹانی
 بڑی غصہ دہی ای صاحب ہیں ہین ٹھہر و میرا تھ نہ کھینچو ورنہ نند جاگ پڑگی۔ اسکو
 ناراج اٹھی اور نار آ بھی کہتے ہیں اگر غور کرو تو یہ چنل چھند کا ہی معکوس ہے۔

(ء ابرن = اترشا)

(۵) روپ مال۔ رائے محلہ باوا و معروف و باپاری مفتوح ویم بالٹ ولام بالٹ
 کشیدہ۔ ر۔ س۔ ۲ ج۔ بھ۔ گر۔ لگھ۔ ۱۰ پر شہرام۔ ۷ پر تمام۔ اتم کب۔ رام کے
 گن گا و مور کھ۔ لوک پالک جان بد دشت بھجن سنت رخن جیت ویکرگان بد اس
 کے سب کام پورن۔ موہ با و حکمان بد وید پاوت بھیدناہن۔ ماہ کو آران بد دنیا
 کے مربی رام کو جان کرای نادان اونکے اوصاف بیان کو جو بدون کے شکست دینے والے
 عابدون کے غوس کرنے والے ہیں اونکو رٹ بندے کے کام پورا کرنے والے تعلقا کے
 تامل وید بھی اونکا بھید نہیں پاتے اونکو یاد کر۔

(۵۱ برن = حضرت)

(۵۱) چیر چری - بفتح ہر دو نیم پاری و درائے مملہ و آخر تختانی معروف - ریس -
 ۲ ج - بحر - ۱۰ پر بشرام - ۸ پر تمام - کھدیو - نیک جو بن کے گئے تن - مین نہ روپ
 آدوت ہی دیون سرور ذوال مین پھر اور پھول نہ ہوت ہی جو سنو کھجور نہ تو تم -
 سو کہا کہ لیجیہ دیکھیے مکن مین بچار جو - چار ہوئی کیجیہ جب ذرا جو بن ڈھاتا ہر
 تو پھر تن بدن مین جن مین رہتا جیسی کل کی سات مین توڑنے سے دوسرا پھول مین
 تم میری بات سنکر وہ بیان نہیں دیتے پھر تیسے کھکر کیا فائدہ اپنے دل مین سو جو جو بہتر
 ہو وہ کرو -

(۵۲) مین چری - بفتح میم و جیم تازی و سکون دوم درائے مملہ دیاے معروف - ۴ -
 بحر - م - س - م - ۹ پر بشرام - ۹ پر تمام - کھدیو - کو جانے دھون کیسہ بھان رگ
 آئے ہوئی کا کے کاجے دے راتے راتے مانتے سے درگ - دو ویہ آت شو بھاسا جے
 جا کے ہی مین لاگے ہو تم - جاگے ہونش جا کے لینے دے آؤن مین دا ہی کومن - کی
 ہو مین سب پوری کینے بد نہیں معلوم کیون اور کسکے واسطے آپ یہاں تک آئے مین
 دونوں آنکھیں سرخ اور ست بہت بھاتی ہین جسکے واسطے شب بیداری کر کے سینے سے
 لگے ہو کیسے تو مین اوسیکو لے آؤن دل کا حوصلہ نکال لیجیہ - فعلن فعلن فعلن فعلن
 فار فعلن فعلن - متقارب شمن مضاعف اثر مقبوض محن -

(۱۹ برن = است و حضرت)

(۵۳) کرنا - بفتح کاف تازی درائے مملہ مضوم و نون بالفت کشیدہ - فی چرن -
 ۶ بحر - گر - رام شاہ آبادی - پن پو دھر چارنو ہزار گرزل ہی چنچل نین
 سو کو کل مین پزین سی کو مل ہی دے نام کہین تو جو بن مت دھرے شیچ انچل ہی اسی
 پر یا کے نہ کٹھ گلیو تہ چو نیشن پھل ہی دے و بھری چھاتیون والی نفیس دہر چالاک

شفاف جسم رکھنے والی نوجو میرہ کہلائی سی آواز رکھنے والی کسل کے مانند
نازک شباب میں مست عمرہ پریشاںک پہنے ہوئے۔ ایسی پارسی کے گلے نہ لگے تو اس
شخص کی زندگی بے فائدہ ہو۔ فاعل فعل فعل فعل فعل فعل فعل۔ متقارب
اثر مقبوض محذوف لیکن بہت کہنی خلافت شمال۔

(ہارن = کرستہ)

(۴) گیت۔ کات پارسی بیارے حروف آخرت سے فوقانی۔ فی جن۔ س۔ ج۔
بج۔ ر۔ س۔ لکھ۔ گر سکھ دیو۔ جو کہو چو سو کہو نہ مونہ گور ہو بل دور تین پھٹک
راور سے ہر ہون ڈرات یہ بلوک بسور تین کہہ ہون کہو تہ کون او تر زندا نوگ ہر
رنگ راور سے تن کو کون تنکو جو موتن لاگ ہی جو کتا ہو وہ دور سے کہو میرے بدن کو
ہاتھ نہ لگاؤ آپ کے پاس ڈرتی اور سسکتی ہوئی رہو گی جب نند خفا ہو گی تو او کو
کیا جواب دو گی کیونکہ کچھ نیکچہ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن میں لگیا یگا صاحب
مودوہ نے ۱۲ پر بشرام اور ۱۴ پر چپرن تمام کیا ہے۔ اسکو گیتا اور ہر گیت کا بھی کہتے
ہیں۔ متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔ کامل مشن سالم۔

(۵) ونڈکا۔ بفتح دال مملہ مع فون و کسر دال ہندی و کات تازی بالفت کشیدہ
(۶) ۳ بار پھر ایک گر پھر ایک لکھ سکھ دیو۔ تین کھیو کہ آج شیا م شیا م
اونٹھ میں کہاں لگی لکیر۔ آری نہار کے انگو چھپے پچھار کی گلاب نیر۔ موسیپ آے
کے سموسکھین ہون کیو کچھوک کھیاں بد نیک لون بسور سون کچھو ہری اتی چو کے نہ
لال بد میں نے کہا کہ ای شریکرشن آج ہونٹھون میں سیاہی کیونکر لگی آئینہ دیکھ کر اسکو
گلاب سے دھویئے اتنے میں میرے پاس سکھون نے اگر کچھ پھیر چھا کی اسلئے کرشن جی
میری طرف نہ دیکھ سکے اور نہ جواب دیا۔ ۵ فاعلات مل مکفوف اگر آخرین بھی بطریق
عربی کف مانو۔ اسکو گونا گوا بھی کہتے ہیں۔

(۲۱ برن = پُرگرت)

(۵۶) بندرا - بفتح سیم و کسر دال محلہ وراے بے نقطہ بالٹ کشیدہ - بقول صاحب چھند
 مودودہ - فی چرن - ۷ بھ - ۱۱ م شاہ آبادی ۱۵ آے جگی ارت تے بر مانل چاہت ہی
 تن بارن ۷ سیتل مند گنڈ سہیر لگی تہ کو ہی پر چارن ۷ دھاسے پری ات آ نکھ سو
 سار تھ جان بھیا دن کارن ۷ آسن بھٹے گھٹت مور ابھاگ نے کاہ کری اُچپارن ۷
 ادھر جدائی کی آگ بھٹک کر بدن جلایا چاہتی ہی نیم سحری اُسکو اور بھڑکانے لگی
 اودھر آنکھ بھائے جسم سے اپنا بچاؤ اور اوس سے دیدار مشقون کا فائدہ جانکڑ بھانے کو
 دوڑی مگر میری قبضہ تہی سے اشکون نے روغن کا کام کیا اے کھٹی پھرتیری ہر درسی اور
 تیمار بیکار ہی - سکھ یوجی اور بھکاری داس نے وزن لکھا ہی نہیں - اسکا نام جھیلا
 بھی ہی -

(۲۲ برن = آگرت)

اب یہاں سے برن سو تیا کی حد میں چھند محسوب ہیں

(۵۷) مکندر - ا - بفتح سیم دنون ساکن و کسر دال محلہ وراے بے نقطہ بالٹ - فی چرن
 ۷ بھ پھر ایک گر - سکھ یو ۱۵ نیک سکا ت نہ کاہ کہے کچھ ایسے بھٹے آمنت ہما ۷
 جانہ کو تو جانہ چور لون آوت ہو یہ آہ کہا ۷ جاگتی باجی آئے یہ نیور دیور دارن ہی
 رسہا ۷ آئے کالہ کچھوس گھال ہو جاؤ آبی ہر چھوڑ وہما ۷ لوگون کی بدنامی سے بھی تم
 نہیں ڈرتے ایسے ڈھیٹ ہوے ہو اس ڈھب سے آتے ہو جیسے کوئی چور آئے آخر یہ بات
 کیا ہی دیکھو پازیب کے بچنے سے دیور جاگ پڑیگا اوسکا مزاج برا ہی کل پھر کسی بہانے سے
 آنا آج چلے جاؤ آت آوہ کا مٹھا مجھے چھوڑو - بھکاری داس اور سکھ یو نے اسی کا نام
 مدر اتنا دیا ہی اور مندر اسکا نام ہی اوڑا دیا ہی - خلع فعل فعل فعل فعل فعل
 فعل - متقارب اثر م مقبوض محذوف شاذہ رکنی - اسکا نام سند اور ماننی بھی ہی -

(۲۳ برن = بکریست)

(۵۸) مَسَّت گیند۔ بفتح سیم و تاءے فوقانی مشدود و فتح کاف فارسی و تحتانی مفتوح مع نون ساکن و دال مملہ موقوف۔ فی جرن۔ ے بجم۔ ۲ گز۔ ناصر ے کام کو رنگ کر دودھ کو ترگیان کے بان سون مار گرائے بدینہ کا لون لگاے پھلی بدھ سَت کی سیکھ مین آن پہائے ۛ اچھیا جراسے کرے کو نرائن پریم کے پاوک آن پائے ۛ ایسے کباب بنائے کے ناصر بایشو ہوت کباب کے کھائے ۛ رایشو وشن دیوتا کے ماننے والے انکے طریق مین علی العموم گوشت حرام ہی ترجمہ۔ جو کوئی شہوت کے ہرن اور غصے کے کبوتر کو عقل کے تیرے نہکا کرے اور محبت اتنی کا نمک لگا کر اچھی چال سے صدا کی سیخ پر چڑھائے اور خواہش دنیوی کو جلا کر کوٹلا بنائے پھر اخلاص دلی کے چرلے پر اسکو بھونے تو ایسے کباب بنا کر کھانے سے اسی ناصر بایشو بنتا ہی۔ اسکو سببھا۔ بکری۔ بکری۔ التی اور اندب بھی کہتے ہیں۔ فو لن آخز مین سالم باقی مثل سندر۔

(۵۹) چکور۔ بفتح جیم پارسی و کاف تازی بادا و مجهول آخرائے مملہ۔ ے بجم۔ پھر گر پھر لکھ سکھ یو ے ناہک بھونہ ترچھ کی ڈارت ناہک ہی کو پنجاوت نین ۛ ناہک مو نہ کجاوت ہو ات ہی ستر اہٹ کے کہ ہیں ۛ پائین پیار و پر و چٹے نہ ریتک سیان ہیے مہر ہی نہ ۛ جو بن دیوسن بے رہ ہیں جو کہا کہوں جانت ہو کچھ بن ۛ ناعن ابر و پر بل لاتی ہو اور ناعن آنکھیں بدلتی ہو۔ اور ٹیڑھی باتوں سے مجھے ناعن دق کرتی ہو وہ پیارا تمھارے پاؤں بھی پڑا جب بھی تنے توجہ نہ کی تمکو ذرا بھی شعور نہیں یہ جو بن کیا مدتوں تاک رہیگا اگر عقل ہی تو خود ہی سمجھ سکتی ہو۔ اسکا نام شبہ صا بھی ہے۔

(۲۴ برن = ست کزت)

(۶۰) کر سیٹ۔ بکسر کاف تازی و راء مملہ مع یاءے معروف آخر تاءے ہندیہ۔ ے بجم۔ سید مبارک محدث بلگرامی ے کاٹھ کی بانکی چٹون چھبھی چپت کاٹھ توں جمانکی ریل

گو چھین ۛ دیکھی ہو نوکھی سی چوکھی سی کوڑن او چھے پھرن او بھرے جت جا چھن ۛ
 مارو گونہ پھیرتے موبارک ہو سبجے کجوارے مرگا چھن ۛ کاجر دے ری نہ ای ری سہاگن
 آنگری تیری کیٹگی کٹا چھن ۛ جب توکل جھروکے سے جھانک رہی تھی تو تیری بانگی چوٹ
 کا بھاکے دل میں چھپ گئی تھی اور جب سے وہ عجیب لگا ہ شوخ آنھون نے دیکھی ہو تو
 وہ مست و دیوانہ وار پھر رہے ہیں تیری سیاہ غزالی آنکھوں نے بلا قصع دل زخمی کیا ہو
 اسی سہاگن تو کا جل نہ لگا ورنہ تیری او بھلی کجایاگی کیونکہ آنکھ چھری کے شل تیر ہو۔

(۶۱) گنگو دک - بفتح کاف فارسی و نون ساکن و کاف عجمی باداد و مہول و فتح دال
 مہلہ آخر کاف تازی - ۛ - داس ۛ - بادہی آسے کے بیرنوا ین ین ین کے گھاو
 کیونکر کے گھاوری ۛ اپنی تہ ہون ایک ہی باکھیو کون کیونکر سے بات پھیلاوری ۛ
 داس ہون کاغذ داسی بنا مول کی چھانڑو نیھو سی شیش بنٹاوری ۛ گیان سپھان
 تاسو جدی رکھشیے پھشیے جاو پرتکس ہین باوری ۛ تم بنے فائدہ میرے گھر اگر باتوں سے
 زخمی کرتی ہو جو میرا مطلب تھا وہ میں نے ایک بار کہہ دیا پھر اسکو طول کون دے میں شکر کر
 کی دم نا خریدہ لوٹدی ہون میں نے اپنے کل خاندان کو ترک کیا ہو ایسے شخص کو نصیحت
 بیکار ہو کہ ٹھیک جنونی معلوم ہو۔

(۶۲) دو ملا - بضم دال باداو معدولہ و کسریم و لام بالفت کشیدہ - ۛ - س - انگنی لال
 چھاپ رسال بلگرامی باد فروش ۛ آنکھیاں نکھچا ہتین دیکھیے کو چہین شرون
 سو بین سائے ہون ۛ ادھر ادھر ان رسال چہین ہے چاہے ہے میں لگائے رہون ۛ
 بھج چاہن گرے کی ہیل بنون گر چاہن کچھ پر چھلے رہون ۛ سب انگ اڑی تو نے نگ
 بنا ترسین کب تو ترسائے رہون ۛ آنکھیں چاہتی ہین کہ چہرہ تیرا دیکھیں کان چاہتے ہین
 تیری آواز سنیں ہونٹھ ہونٹھون کو چاہتے ہین سینہ چاہتا ہو کہ تیرے سینے میں چاہتا ہو
 بازو چاہتے ہین کہ گلے کی جمیل نجاؤن ماتھ چاہتے ہین کہ چھاتی پر پڑے ہین - انعرض

سیر کے نکل اعضا تیرے اعضا کے بغیر ترستے ہیں مین انکو کب تک ترساتا رہوں۔ بعض نسخہ
مین تیسرے چرن کے انپرس کی جگہ (پرسائے) آیا ہی اور وہ متعدی ہی یعنی چھلانا
لہذا خوب معنی نہیں جیتے = ۸ فعل متحرک انشائی۔ متدارک مجنون شمن المضاعف۔
اسکو چند رکلا بھی کہتے ہیں۔ صاحب چھند ہود دھنے اسکا نام مادھوی بتایا ہی لیکن
صاحب نسخہ چھند ارنب دو ملا کے آخر ایک گراور بڑھا کر اسکا مادھوی نام بتاتے ہیں
وانشائی ہوا لاصح۔

(۶۲) مہا بھجنگ پریات۔ بفتح میم و ماسے ہوز بalf کشیدہ۔ باقی معلوم۔ ۸ ی۔
داس کب ۵ تھیں دیکھئے کی مہا چاہ باڑھی ملا پنی پجاری سرائی سمری جو مہی بیٹھی
رینا رہی گھٹا دیکھ کاری بہاری بہاری رہی جو مہ بھی بال پوری سی دوری پھرے
آج باڑھی دشا پس کا دھون کرے جو مہ بتھائیں گنسی سی بھجنگی ڈوسی سی چھری سی
مری سی گھری سی بھرے جو مہ تھارے دیکھنے کی اوسکو نہایت آرزو ہی ملاقات کی فکر
مین رہتی ہو اور آپکی تعریف اور یاد کرتی ہو کالی گھٹا دیکھ کر تنہا بیٹھی ہو بی بہاری بہاری
رہتی ہو وہ عورت دیوانی سی آج پڑی پھرتی ہو اسکا حال تباہ بہت طول ہو گیا ہو
خدا خیر کرے مصیبت مین گھری ہوئی جیسے کالا ڈوبے زار و ناتوان قریب الموت
گھڑیاں گن رہی ہو = فعل ۸ بار متقارب شمن المضاعف جیسے ذون ۵
کتاب محبت مین ابھرت دل بناؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو مہ کہ جب آن کر تلو دیکھا
تو وہ ہی لیے دست افسوس کے دو ورق ہو مہ اسکو چنڈر کر پڑا بھی کہتے ہیں۔

(۲۵۔ برن = آت کرت)

(۶۳) ملا بفتح ہمزہ و میم مفتوح و لام بalf کشیدہ۔ ۸ س۔ پھر گر۔ بسنت بدیاونی
۵ مگر ڈھج کوٹ لہجین چھپ سون سر سپرہ انک دوسے برت نارے مہ کر
سندھربانہ بسنت منو گج میچک چکین گھونگر وارے مہ کٹ بھانت کسے سرچاپے

پت پٹ مہا چلاؤت کارے بہ من بھول نہ تاہ سدا یدھ متین رٹ سووت جاگت
چت سنبھارے بد کرورون کا دیو اوسکے حسن سے شرماتے ہیں دو آنکھیں لال کمل
کے مثل ہیں بانہیں ماتھی کی سونڈ کے مانند سڈول سیاہ بال چکنے گھونگھر والے۔
کمر کسے ہوئے ترکش لگا ہوا تیر و کمان لیے ہوئے۔ زرد و پٹا کا ندھے پر جیسے بجلی
کی چمک۔ ایسے گھنشیام کو ہوشیاری سے ایدل کسی وقت نہ بھول = آٹھ فعلن
متحرک الثانی اور ایک فع آخرین۔ غریب مخبون اخذ مگر نور کن خلاف استعمال۔
اسکا نام سندری بھی ہو۔

(۲۶ برن = اُت کُرت)

(۶۵) سگھد۔ بضم سین مملہ و کاف تازی مخلوط بہا مفتوح مع دال مملہ آخر۔
فی چرن۔ آٹھ س۔ پھر ۲ لگے۔ داس ۵ مہا گن بنت کی داس بڑھی یکے جب رچیم
کے دان جواہر پگن بنت تے پن دانہ جس بھلیت جات و کنت کے باہر ہجم المتی
سون ات نیہ بنا ہے نے بھو نر بھو رسکا فی من جاہرہ اور بھو نرہ کوات آور کینہ
سو باس مین المتی یون بھئی ماہرہ جب سخی خوش ہو کر جواہر دیتا ہو تو اہل نہر کی قدر
بڑھتی ہو اور اہل نہر سے سخی کی ناموری پیدا پھیلتی ہو جس طرح چنبیلی سے محبت کر کے
بھو نر عاشق مین مشہور ہوا اور بھو نرے کی عزت کرنے سے خوشبو مین چنبیلی کا مذکور ہوا۔
یہاں سو یا تمام ہوا اور چھبیسون سنکرت کے پرستار کے القاب کا اختتام ہو۔

(۲۷ - برن)

یہاں سے چھند و نڈک بھید مین شامل ہیں

(۶۶) کُسمِ تیک۔ کاف تازی وسین مملہ دو نون مضموم و فتح میم باہین
مملہ ساکن و تاسے فوقانی مفتوح و فتح باسے موحده و کاف تازی ساکن۔ فی چرن۔
۹ س۔ داس کب ۵ سخمی شو بھت شری نیند لال بھئی یکے بن تے بتا گن سنگ جیو

ہر ساتھ ازواجین کے ہاتھن یاہ پر باہ دھڑے گلدست پھڑی۔ ہر جو کے ہر اُسے کو بہ
تیر تلاس کرد اٹان کے داس ابی وچت پائے تے کیلی ملی ہین منو گسٹ تبکی گسٹیش کی
سین سبکی و اسی سکھی شری نند لال جب جنگل سے عورتون کے ساتھ رونق افروز ہوے
تو اوندکے ساتھ اون او بھری چھاتی والیون کے ہاتھن میں اس طرح گلدستے پھبتے تھے
گویا مادیو کے ہر اُسے کو (جو کہ مادیو کے دشمن ہین) بہت تیر ڈھونڈ نکالے اور کامیو
(یعنی شہوت) کی اجازت پا کر کامیو کی فوج گویا جمع ہوئی ہی خبکے ہاتھون میں گلدستون
کے تیر ہین = ۹ فعلن متحرک اثانی۔ بحر غریب منجون مگر نور کن خلاف استعمال۔

(۲۸۔ برن)

(۶۷) مہی دھڑ۔ بفتح میم و ماے ہوز بایاے معروف و دال مہلہ با ماے مخلوط مفتوح
۴ خرراے مہلہ۔ فی چرن۔ ۱۴ تو مر۔ آٹھ آٹھ برن پر ۳ بشرام۔ ۴ برن پر تمام۔ (تو مر =
لگہ + گر) یا یون سمجھو کہ (ج + ر) ۴ بار پھر (ج + گر) ایک مرتبہ = فی چرن۔
لیکن اول آسان اور دوم مشکل و بدین ہین۔ اتم مہاکب۔ گرے سروج ہار ہی۔
کپول ہو سڈھا رہی۔ بھونڑ پانت بار ہی۔ بریش ہی پسی سکھو ر ماتھ ہی۔ چھری پرسون
ماتھ ہی۔ اناٹھ کوسناٹھ ہی۔ ریش ہی پدینگر نکتر تھ ہی۔ دھڑے میو پٹھ ہی۔ جیو سترن کچھ
سریش ہی۔ اٹوپ روپ انگ ہی۔ لکھے جھری انگ ہی۔ سنگوال بال سنگ ہی۔
سبیش ہی۔ گلے میں کل کے پھولون کا مالاکال سڈول بال بھوزون کی قطار برج کے
مالک ماتھ پر ٹیکا پھولون کی چھری ماتھ میں تمبون کے وارث لچھی کے خاوند خبکے منہ
کے آگے چاند پہنچ ہی مور کے پردون کا گٹ سر پرچمین جواہر جڑے ہوے دیوتاؤن کے
پادشاہ بدن کا حسن بٹیل خبکو کامیو دیکھ کر بے رونق ہو اچھے گوالون کے لڑکے ساتھ و
کیسا بناؤ ہی۔

(۲۹۔ برن)

(۶۸) پسندھا و صھر۔ بفتح باے موحده وسین مہملہ مضموم و وال مہملہ بااے مخلوط
 بالفت کشیدہ و وال مہملہ بااے مخلوط مفتوح آخر اے مہملہ۔ ۹س۔ ۲ لگہ۔ رم شاہ ربابی
 اک کامن او بھت کلب لتا کے سان ترگا پہ باگ مین ہی من موہت *
 کلا کرت مین کپول گلاب جمیلی سے دنت سو چمک گات ہی ٹوہت * ادھر کند
 رو کچ ناپنگ سے تنک چونچ سی ناک کپوت سو کتمہ ہی سوہت * رت راج سان
 چلو من موہن دیکھ دیرے آیکھ کو ماگ جوہت * ایک عجیب عورت طوبی قامت
 باغ مین حوض پر دلبری کر رہی ہو جسکی آنکھیں کل کے مانند گال گلاب کے پھول
 دانت جمیلی کی کلی دکھائی دیتے مین لال لال ہونٹہ کند رو چھاتیان نازگی سی ناک
 توتے کی چونچ کلا کو ترکا سار و نٹ پزیر۔ ای دلدار آپ باد بہاری کی طرح چلیے
 وہ دیر سے آپ ہی راہ تک رہی ہو۔

(۳۱۔ برن)

(۶۹) مین ہرن۔ بفتح میم و کسر نون و ہاے مفتوح و فتح راے مہملہ مع نون آخر۔
 پہلے تیس اکثر لاؤ خواہ لگہ خواہ گرہچہ آخر مین گرلاؤ۔ ۱۶ پریشرام۔ ۱۵ برن پرچرن تام۔
 موہن سلطا پوری * پیاری رت رنگ سپہ جنگ جیت بیٹھی پرات۔ آنک بھٹن
 کو انام بکست ہو * آنگی و نیھی نچن ٹھن با جو بند دینھو۔ نو پرنکن بیندی بھال کو لست ہو
 موہن سلب مین انجن ادھر بیری جنگھن کو کول کزن پھول لست ہو * پاچھے پرے
 یاتے تان بھونھن کٹا چھن یے۔ بار بار بندن ہون بارن کست ہو * پیاری رات کی
 مزہ دینے والی عاشق کے ساتھ شمن کی فوج لیکر لڑی اور صف جنگ کو جیت بیٹھی۔
 وقت صبح بدن کے سپہ سالارون (اعضا) کو اس فتح کا انعام بخشی ہو یعنی محرم پستان
 کو دی بازو بند بانہون کو پازیب پاؤن کو قشقہ پستانی کو غایت کیا سر مہمہ کھوکھو کج
 گلوری ہونٹھون کو لہنگا کو لون کو کرن پھول کون کو خلعت ویا پھر بھون تان کرت چھی

نظر سے غلطی میں بار بار بالون کی شکمیں کستی ہو کہ تنے لڑائی میں کیوں بچھا دیا اور
نظارہ ہو کہ بالغ بچہ بڑے رہتے ہیں۔ اس جزا و سزا سے مراد صبح کا سنگار ہی۔ اس کو
گھنا کچھری بھی کہتے ہیں۔

(۷۰) سِلل - بفتح سین مہملہ و لام مکسور مع لام - فی چرن ۲۸ حرف بلا قید لکھ و گر۔
پھر ایک ر۔ ۱۶ برن پر بشرام - ۵۰ پر تمام - سید نظام الدین احمد بگلرامی چھاپ مدھنا
عرف میران مدھنا یک کلف ماہ کے وصف میں کہتے ہیں ۵ کو کو کے چند کے
مرگنک انک دیکھیت - کو کو کے چھاپا چھپ بھوتل پر کاس کی ۵ کو کو کو اندھکار پڑی
سو بیکھیت - کو کو کے کالمان کلنک آتیاں کی ۵ مدھنا یک کے سار ہر لیو کرتار۔
تاہی کی سنواری بھامان کا نغہ کے بلاں کی ۵ تاہی دن تے پرے چھید چھپاتی
چھپا کر کے - وار پار دیکھیت نیلتا اکاس کی ۵ کوئی کتاہی چاند کے گو دین خرگوش
دیکھتے ہیں کوئی کتاہی زمین کے عکس کا سایہ اوسمیں چھپا ہو کوئی کتاہی چاندنی چٹکی
رات کا اندھیار اچاند پیگیا ہی وہی کلف نگر دکھائی دیتا ہو کوئی کتاہی کہ اندر کے
کہنے سے اسنے دھوکا دیا تھا اسی بُرائی کا داغ لگا ہو مدھنا یک کتاہی کہ خدا نے
چاند کا اصل الاصول نکال کر کرشن کی محفل کی عورتیں بنائیں پھر جسدن سے جہان جہان
اصل الاصول نکالا وہان وہان چاند کے سینے میں سوراخ پڑ گئے اون سوراخوں کی
راہ سے آسمان کا نیلا رنگ وار پار دکھائی دیتا ہی یہ کلف ماہ نہیں ہو (راہلیا نام
ایک حسین عورت شوہر وار پر اندر عاشق تھے چاند نے بخاطر اندر مرغ نگر آدمی راستے
بانگ دی تاکہ اہلیا کا خاوند صبح کے دھوکے جنگل کو چلا جائے اور اندر کا مقصد برائے
خدا نے اس فریب دہی پر چاند کو کلنک لگایا) صاحب چھند مود دھ آٹھ آٹھ برن پر
۳ جگہ بشرام اور ۷ برن پر سلل کا ہر چرن تمام بتاتے ہیں۔

(۷۱) مہمک - بفتح سیم و ناے مفتوح مع کاف - ۲۸ حرف بلا قید پھر ایک م۔

آخر میں ۱۶ پر بشرام - ۱۵ پر تلام - نہال کب ساکن گلو با ضلع کا پنور سے مور بن ٹیرا
کرین گھوم گھن پھیرا کرین بھیک ہوا بھیرا کرین جھونپٹین آٹھنی ہون ۱۵ دھروا دھمک
بارگھن کی گھمک چار - چپلا چمک چونک اندر نہ پٹھنی ہون ۱۵ ٹمک نہال سانج ٹور ہو
سنگار آج - سانجہ ہی سے بیرگان سوتن ٹون آٹھنی ہون ۱۵ پون اب ڈولا کرے
کو نہ صا روپ گھولا کرے - پیہا پیہا پیا بولا کرے پیا کے پاس بٹھنی ہون ۱۵ بنگل کے مور
کو کا کرین بادل مجھوم جھوم کر گھیرے رہن میں تک ٹور چاتے ہن تو چمائن مین بھون خمدار
رکھے ہوئے ہون رند کی گرج باد لون کی گمک خوب ہر چلی کی چمکے چونک کر
اب نہ بھاگوں گی موہون سنگار سنجکر شام ہی سے دشمنی ٹھان کر سوتون سے کشیدہ رہوگی
ہوا چلا کرے کو نہ صا ہوا کرے پیہا پی پی چلا یا کرے میری پا پونش سے مین تو اپنے پیا
کٹا مین بٹھنی ہوئی مزے اوڑا نہ ہی ہون مجھے کسی کا ڈر کیا ہے۔

(۳۲ - برن)

(۲) گنڈ لٹی - بضم کاف تازی و سکون فون و فتح وال ہندی و کسر لام و فون بایا
معروف - اکتیس حروف بلا قید پھر ایک لگھ - ۱۶ پر بشرام - ۱۶ برن پر چرن تمام - ۱۵ بایا
عظیم آبادی سے گنڈ کی کلی سی دنت پانت کو مدی دیسی - پنج پنج میسی رکھامی سی
گرک جات ۱۵ ہیری تیون رچی سی لکھی ترچھی سی - ایسی آنکھیان دی سپھری سی
پھرک جات ۱۵ رس کی ندی سی تھاہ ویاندمہ کو نہ دیسی - چکت اری سی رت ڈری سی
سرک جات ۱۵ پھند مین پھنسی سی بھر پنج مین کسی سی - تاکے سیسی کرے مین سد جاکھی
سی ڈھرک جات ۱۵ داتون کی بتیسی چیلی کی کلی ایسے شفاف جیسے چاند در میان
در میان سی کی رکھ گویا آب حیات بھرا ہوا ہے اسپر بان کارنگ خدا کی صنعت ترچھی
نظرون سے گھورتی ہے تو مچھلی کی طرح آنکھیں پھرک جاتی ہن عورت کیا ہے ایک
مزے کی ندی ہے جسکی تھاہ دیاندمہ کو نہ ملی چونک چونک کر ہٹ مین بھری ہوئی

صحبت سے ڈری ہوئی ماسٹ کے پھندے میں پھنسی ہوئی آغوش میں کسی ہوئی جسکی
سسکار بھرے آجیات کی شیشی ڈھلکتی ہو۔ اس میں اکثر و ن لے۔ اور ن پھر
پھر پر بشرام کیا ہو اور ۶ برن پر چرن تمام کیا ہو۔

(۷۲) برن جل ہرن نفتح باسے موحده وراسے مملہ آخرون وجم تازی نفتح
مع لام نفتح نا وراسے مملہ بنون آخر ۳۲ حرف بلا قید ۱۶ پر ایک لگھ واجب اور
و مان بشرام پھر تیس پر ایک لگھ واجب اور و مان چرن تمام۔ پھیرن کب
اکل انار آربند کو برن بار۔ ہوا پھل بدرم ہمار سے تول تول پگیندا اور گلاب گل لالہ
گلاباس اب۔ جائین جیو جاوک جپا کو جات جھول جھول + پھیرن پھبت تیلے پان
للائی تول۔ اینگر بھرے سے دول اُمرت جھول جھول + چاندنی سی چند رکھی دیکھو اوٹھی
برج چہند۔ چاندنی بھونگل چاندنی سی پھول پھول + عمدہ گلزار اور لال کھنڈ
اور کبدر اور موگکا اپنی برابری میں دیکھتے ہیں گیندا اور گلاب اور گل لالہ اور گل عباس کا
رنگ اور ہوا اور اہل سبے کا پھول ان سب کی جان نکلتی ہو اسکے تلوون میں اسی
سرخ ہو جیسے دول میں جوش کھاتا ہوا شخرف۔ ای برج چندہ چاندنی سی مسرد
چاندنی کے بھونے پر گل چاندنی کے شل پھول اوٹھی ہو۔ اسکو روپ گھنا کشری بھی
کہتے ہیں۔

(۷۳) میں کسیت۔ سیم باتھانی معروف و نون معلن و کاف تازی باتھانی پھول
ونابے فوقانی آخر۔ (ج + ۵ بار۔ بعدہ ایک لگھ پھر ایک گر۔ آٹھ آٹھ پر ۳ بشرام۔
آٹھ پر چرن تمام۔ رسال کب بلگرامی ۵ کھری جوشیام گات کی۔ نہ جانون کون جاتا
کی۔ اینک۔ نیک بھانت کی۔ سبھاے بھینٹ ہو گئی + ہو ہو ہون ساٹھ کی۔ سبھاوتی
ہو گات کی۔ انیک چور ہاتھ کی۔ متو کی مون گر گئی + گئی نہ جات بھاسنی۔ بجات جات
کاسنی۔ نہ ڈوٹھ ہوت ساسنی۔ دیال ہوے چو گئی + رسال میں جو یکے۔ مثال جھونہ مور کے

چاک پت چور کے۔ پٹاک پٹ دی گئی + ایک سبزہ رنگ عورت خدا معلوم کس قوم کی عجیب وضع کی مجھے اتفاقاً مل گئی بہت عورتیں اُسکے ساتھ تھیں اوسکا بدن سا پٹے میں ڈھلا ہوا قسم قسم کی چڑیاں پہنے ہوئے اپنے دل کی خوشی کر گئی دوڑ کے پکڑو تو پکڑی بجائے شرمائی جاتی ہو آنکھ سامنے نہیں کرتی ہریان ہو کر کنکھون سے دیکھ گئی۔ رسیلی آنکھیں ملا کر یاری رسال آنکھیں ملا کر ڈی بڑی بھون مٹ کر پٹ سے دل چپ کر پٹ سے پٹ بند کر کے چل دی۔ اس میں رسال کا لفظ بطریق ایہام واقع ہو۔ پہلے چرن کا انپراس لب و او معدولہ فتح کے ساتھ ہمقافیہ ہو جیسے فارسی میں انشام ضمہ کا قافیہ فتح کے ساتھ بہت آیا ہو ویسا ہی یہ بھی ہو = مفاعلن بحر نرج مقبوض شمن المضاف

(۳۵ - برن)

(۵) پلٹ - فتح باے پاری ولام مشد و مفتوح آخر باے موحده مفتوح - فی حیرن پنتیس ۳۰ کشر خواہ لگھ خواہ گر - ۱۷ برن پر بشرام - ۸ پر چرن تمام - اتم دس کب بدایونی ۵ جاکی اور دیکھے نیک تیکچن چکھ کوئن نون - تہ کی چھتیاں مانہ لاگت جم سلا کے ہیں * پھری سی تھیرن مانہ پھیرا گرنج - مرتکب جیا ون کو پو ش سم بلا کے ہیں * کھنجن او چکورن کی کہان گت سمتا کی - چلا لی سون چپلا کے پرت جہان پھلا کے ہیں * کہین کب اتم چنچل چلا کے ہیں بلا کے - کرین کام بلا کے کہا وین مین ایل کے ہیں * جسکی طرت وہ کیٹلی آنکھوں سے دیکھے اوسکے سینے میں سلاخ کے مثل نظر جھپتی ہو اوسکے گورے ٹکڑے پر آنکھ یوں دکھائی دیتی ہو جیسے نہر لبین میں مچھلی تیر رہی ہو اوس عورت کے دیدے مردون کے جلانے کو آب حیات کے مثل ہیں مولا اور چکورن کی کیا طاقت کہ اوس سے آنکھ لائیں اوسکی شوخی دیکھ کر بجلی بھی تڑپتی ہو وہ شوخ اور چالاک دیدے غضب کے ہیں آنکھیں تو عورتوں کی کہلاتی ہیں مگر کام بہادر ون کے کرتی ہیں اس نزاکت پر یہ ہمتی انھیں کا کام ہو - سویا اور دندک بکبت کہلاتے ہیں -

تخلہ

مختلف برنوں میں نوچھند اور آئے ہین یون (۱) نبھ۔ بفتح نون و موحده بائے
 مخلوط اسمین فی چرن ۲ ن۔ ۷۔ ہین جسکے ۲۷ برن ہوئے اب ہر چھند میں ایک
 ایک رکن اپنے مقام پر علی الترتیب بڑھتا جائیگا مگر۔ ن۔ وہی رہینگے اس طرح (۲)
 اور ن بفتح ہمزہ و سکون راے مملہ با نون = ۲ ن۔ ۸۔ ۳۰ برن (۳) ارنو۔ ہمزہ و
 راے مملہ و نون و وادوب مفتوح = ۲ ن۔ ۹۔ ۳۳ برن (۴) نیال۔ موحده مکسور
 با تھاتی مخلوط بالفت کشیدہ آخر لام = ۲ ن۔ ۱۰۔ ۳۶ برن (۵) جیوت۔ جیم تازی
 پایاے معروف و سیم با واد معروف آخر تاے فوقانی = ۲ ن۔ ۱۱۔ ۳۹ برن (۶)
 یلاکر۔ لام با تھاتی معروف و لام ثانی بالفت کشیدہ و کاف عربی باراے مملہ = ۲ ن۔
 ۱۲۔ ۴۲ برن (۷) اڈام۔ بضم ہمزہ و وال مملہ مشد و بالفت کشیدہ آخر سیم = ۲ ن۔
 ۱۳۔ ۴۵ برن (۸) مشنکھ۔ شین بمعجم مفتوح و نون ساکن و کاف تازی بائے مخلوط
 ۲ ن۔ ۱۴۔ ۴۸ برن (۹) آگم۔ الف محدودہ و کاف پارسی مفتوح آخر سیم =
 ۲ ن۔ ۱۵۔ ۵۱ برن۔

بھکاری داس نے صرف ششکھ چھند کملر آگم کے سوا سب کی مثالیں اسی سے نکالیں اور
 ہر چھند کے چرنوں کے انہر اس اسی ششکھ میں جائے جس چھند کے چاروں چرنوں کو
 چاہو قطع کر لو سنی میں فتور نہ آئیگا ہم یہاں وہی چھند نقل کرنے ہین جہاں پہلا چھند
 ختم ہوا ہی و مان ایک کا ہندسہ دیا ہی۔ جہاں دوسرا آخر ہوا ہی و مان ۲ کا۔ جہاں تیسرا
 تمام ہوا و مان ۳ کا۔ جہاں چوتھا تکمیل کو پہنچا ہی و مان ۴ کا۔ جہاں پانچواں
 کامل ہوا ہی و مان ۵ کا۔ جہاں چھٹھا پورا ہی و مان ۶ کا۔ جہاں ساتواں انجام کو
 پہنچا ہی و مان ۷ کا۔ جہاں آٹھویں چھند کا خاتمہ باخیر ہوا ہی و مان ۸ کا ہندسہ لکھا ہی
 اور چاروں چرنوں میں یہی تیب ہو طالب کو چاہیے کہ ہر چھند کی تعریف اور نام خطوط

و حدانی کے اندرونی ہندوؤں کے بعد کی عبارت سے رجوع ہم صدر عبارت تکملہ میں لکھ چکے ہیں) سمجھ لے۔ باقی رہا نوان چھندینی آگم وہ آگے ہم بیان کرینگے۔ مارہرہ تین ہر ایک چھند کی مثال جدا جدا بھی لکھی ہے۔

(۴۸ - برن)

(۷۶) **شنگھ**۔ چہرہ معلوم۔ تعریف تمام۔ اس کب ۵ چرن سرن ہون
 سدا تاہ کینھو کر پاسندھ گوبال گو بندہ اور دورو ۱۰ بشن جو ۱۰ مادھو ۱۰ شام جو ۱۰
 او سبھو ۵ سکھ ۱۰ سرن ہی ۱۰ اس کو ۱۰ سندھی ہر دی ہو ۵ ہین پال ہی آٹھ
 جانکی سو ۵ شوش بشبھو ۱۰ حشن جو ۱۰ راگھو ۱۰ رام جو ۱۰ او پر بھو ۵ دکھا ۱۰ ہرن جو
 ۱۰ تر اس کو ۱۰ سبش بدت جاس سنار کے پنج میں سریدا ایش ہی دیو دیویش کو ۱۰
 دھرم ہی ۱۰ پالو ۱۰ جیا بو ۱۰ مار بو ۱۰ جو گنو ۱۰ ہی جنون ۱۰ دیدین ۱۰ بھجن کرے
 چرت میں تاہ کونت ہی دان ہی سدا کو کوک کو کیش کو ۱۰ کرم ہی ۱۰ گھاتو ۱۰
 نیا بو ۱۰ تار بو ۱۰ سو بھنو ۱۰ کیون ہون ۱۰ بھید میں ۱۰ جو آپ کی حفاظت میں آنا ہم
 ای دریاے رحمت ای گو پال ای گو بندہ ای دو دورای بشن جی ای مادھو ای شام جی
 ای بذات خود قائم ای سکھ دینے والے او سپر آپ مہربانی کرتے ہیں اندا اس آپ کی
 پناہ میں آیا ہے۔ دل میں ترس کھا کر اپنا جانکر ہماری پرورش وہی کر گیا جو جہان کا
 مالک اور رب اور بشن جو اور راگھو اور رام جو اور پر بھو اور دکھ دفع کرنے والا اور
 تکلیف کھونے والا ہے۔ جسکی شہرت جہان میں ہے وہ دیوتاؤں اور انکے بادشاہ
 کا مالک ہے او سپر فرض ہے پرورش کرنا زندہ کرنا مار ڈالنا وہ چارون وید میں مذکور
 ہے۔ اسکو دل میں ہمیشہ یاد کیجیے تمام عالم اور عالم کے مالکون کی کارروائی کرنے والا
 اسکا کام ہے مارنا اور ظاہر کرنا اور نجات دینا پھر میں وہ بیان کر کے اسکا
 بھید کیونکر پاسکتا ہوں۔

(۵۱- برن)

(۷۷) آگم۔ چہرہ اور تعریف تکلمہ میں مذکور ہے۔ کب اتم دس بدایونی سے
 برکت سکد وید چارون جسی تاہ کیون بھولیے کوٹ بادھا شین دوش سارے کٹین
 رام کو نام لے نام لے اور ہین بھانت نامکت ہی۔ آگ بگم رنج باس جا کو دمہر دھیا
 تا کو سد انیم سے پریم سے بھاو بیڑاگ سے گیان سے مان سے تیاگ کے کام کرو دھسا دکو
 سادھتا جکت ہی۔ شمن مکھ دلین گلین پاپ نانا کرالاما گھور کا لاکسا لاکھو، کال
 کو جال کاٹین اوکھاڑین آہنکار کی پیل پاتی نی آکت ہی۔ اقرت بھنین رمانا تھ
 پاتھوج سے پاد پوج نہیں تا پ۔ سنتا پ کلیشا دوا بابشا دھا ا پادھی پر پادو
 نراجن سو کوٹ کو بھکت ہی۔ جسکے اوصاف چارون وید میں ہین او سکو بھوننا کیسا
 او سکی یا دے کرورون آفتین ثلثی ہین سب گناہ معاف ہوتے ہین اسلیے رام رام
 کیا کرو بجات کی اور کوئی صورت نہیں۔ جو کل میں سایا ہوا ہی او سکو ہمیشہ بطریق لطیفہ
 مقررہ اور خلوص دلی اور اپنے سلسلے اور تجویز اور تخصیص سے تارک الدنیا ہو کر از رو سے
 مکاشفہ و قدر دانی اور شہوت و غصہ وغیرہ سے چشم پوشی کر کے یاد کرو درویشان کامل
 کی راہ یہی ہے۔ اس راہ سے مالک دوزخ کا حوصلہ پست کرتے ہین طرح طرح کے
 گناہ دفع ہوتے ہین اور مصیبت عظیم کی تکلیف اور زمانہ موجودہ بینی کجاگ کے پھندے
 کاٹتے ہین غور کے درخت کو وہ لوگ بچ و بن سے اوکھیرتے ہین یہی بزرگون کا قول
 ہے۔ اندر کہتے ہین کہ لچھی کے مالک کے کل سے پاؤن پوجا بھی تکلیف اور مصیبت عظیم
 اور دکھ وغیرہ جو نارجم کے مثل ہین اور رنج دلی و تمست و غفلت و پیدایش سیکڑون
 بار بھگتنی ہے۔ جو کملہ کی عبارت بخوبی سمجھ لیگا وہ یہ نکتہ بھی پا جائیگا کہ ۳۲ برن کے
 بعد سے یہاں تک ایک ایک رکن بڑھتا گیا ہے چونکہ رکن ۳۲ برن کا ہوتا ہی اسزا
 ہر ایک کے درمیان سے دو دو برن کے چھند نکل کر درمیان میں گم ہو گئے اور کم نہیں ہوئے

سم بہت چند اس قدر تھوڑے نہیں زیادہ مطلوب ہوں تو مار مہرہ پر بائعہ صاف کرو۔

(اردو سم بہت)

(۸) بیگموتی۔ بائے موحده با تختانی مجبول و فتح کاف پارسی و و او مفتوح و تائے فوقانی با تختانی معروف پہلے اور تیسرے چرن میں ۳ س۔ ایک گر۔ پھر دوسرے اور چوتھے میں ۳۔ بھ۔ دو گر۔ اس ۵۔ بنگو اور ہزار رنگ کیون ہر ۲ باڑھ گسی بکوا گھری ۲۰۔ یہ سب گروتن سید سون ہر ۲ توے ڈر آوت بیگموتی ہوئے ۲۰ یہ بطریق سوال و جواب کے واضح ہر ۲ ترجمہ۔ (س) تیرے ہونٹھون کارنگ کیون اور گیا ہر ۲ (ج)۔ دو گھری تاکہ ایک سکھی ۳۰ بین بکوا اس کرتی رہی۔ (س)۔ تیرا تمام بدن پسینے پسینے کیون ہو گیا۔ (ج) میں تیرے خوف سے ابھی دوڑی چلی آتی ہوں

(۹) پھلدر پر اٹھ۔ بائے موحده مخلوط بہا مفتوح و دل مملہ مشد و ساکن آخر پر مملہ موقوف و کسر بائے موحده ثانی و اسے مملہ بالف کشیدہ و تائے ہندی بائے مخلوط موقوف۔ پہلے اور تیسرے چرن میں ۳ ج۔ پھری۔ پھر دوسرے اور چوتھے میں ۳ بھ ۲ گر۔ اتم کب ۵۔ دیولیش کند یا درویشا ۲ مادھو کیشو کرشن و دار کیشا ۲ کوثر گبند گو کلیشا ۲ شری دامو در موہنا بر جیشا ۲ دیوتا ون کے مالک اور گمند اور ید و منشیون کے سردار مادھو کیشو کرشن و دار کا کے مالک دنیا کے حاکم گائین پالنے والے گوکل کے وارث خداوند محبت سے بچپن میں بندھنے والے لوگوں کے دل بھانے والے برج کے ایش یعنی حاکم و سردار و مالک۔ اسکا پہلا اور تیسرا چرن بروزن۔ مفعول مفاعل مفعول۔ بحر ہرج مسدس اخرب مقبوض مخدوف ہر ۲۔ اس وزن پر فارسی وارد و تین اکثر متو یان این جیسے نلدن فیاضی و گلزار نسیم دیا شکر وغیرہ

(بشم بہت)

(۱۰) سورج۔ بفتح سین مہملہ و سکون و او و اسے مملہ مفتوح و بائے موحده مخلوط بہا

ساکن۔ پہلا چرن۔ س + ر + ج + س۔ لکھ۔ پھر دوسرا چرن۔ ن + ہ + ج۔ گر۔ پھر تیسرا
چرن۔ ر + ن + ہ + ج۔ پھر چوتھا چرن۔ س + ج + س + ج + گر۔ سکھ دیو
ات ہی جھنانت انگراست۔ کہہ است ترات بات ہو + جو کچھ سوچ ہو کیسے + تب
ہیں نو اسے درگ موند گھاسٹ ہو + بہت ہی جاہلیان اور انگریزیاں لیتے ہو اور بات
کرتے ہو بے زبان لڑکھڑاتی ہے۔ اور جو یونہی بھی کوئی بات پوچھیں تو ایس وقت
جھپ کر قسمن کھانے لگتے ہو۔ یہ ہی کیا۔ اسمین دوسرے چرن کو چونے چرن کے
ساتھ ہمقافیہ کیا ہی جاتی دو کا انتہا اس جھوڑ دیا ہی۔

چلتے چلتے ایک بات اور سن لو کیدار بھٹ وغیرہ جمہور علما کا اتفاق اسی پر ہے کہ
چھند سب دو اقسام کے ہیں اول ماترا کے شمار والے جنکو ماترا برت کہتے ہیں دوم
حروف کی تعداد والے یعنی برن برت۔ یہی دونوں قسمیں ہم فصول گزشتہ میں
بیان بھی کر چکے۔ لیکن بھاسکر اچاریہ کا قول ہے کہ سب چھند تین اقسام کے ہیں۔

۱۔ گن برت ۲۔ ماترا برت ۳۔ برن برت۔ چنانچہ ہلایدی اوسکی شرح میں بیات
سنکرت یون کہتے ہیں۔ چھند ستیر بدھم۔ گنتر۔ ماترا۔ برن۔ بھید
او مار یا دووی تین بیتا لیا و تو ایتین چو لکا و + ترجمہ
چھند تین طرح کے ہیں اول گن بھید دوم ماترا بھید سوم برن بھید گن میں آریا وغیرہ
اور ماترا میں بیتا لی وغیرہ اور برن میں چو لکا وغیرہ شامل ہیں۔ پنگل کا بیان
اس قدر بس ہے۔ اللہ بس باقی ہو س

قاعدہ نوزوہم فرہنگ مصطلحات علم عروض و نیکل ترتیب وار

اس قاعدے میں دو فصلیں ہیں۔ اول میں عروض کے وہ الفاظ ہیں جنکے لغوی معنی سفاہین کتاب کے ساتھ درج نہیں ہوئے اور نہ وہ ان اصطلاحی معنوں کو لغوی معنوں سے مطابقت دی۔ یا بطریق اجمال ذکر کیا اور یہاں مفصل بیان ہو گئے اور نوی کو اصطلاحی معنوں سے مطابقت کیا جائیگا۔ فصل دوم میں سنکرت اور بھاشا الفاظ کے وہ معنی ہیں جو شعیہ شوم ہما ندرہ اور اکوٹش وغیرہ میں ہیں۔

فصل اول لغات متعلق عروض

(الف)

(ابتدا) بالکسر و سکون موحده مع تاء فوقانی مسکور و دال مہملہ بالفت کشیدہ۔ آغاز ہر چیز اور مصرع دوم کے شروع کا رکن۔ بقول سخی اول مصرع اول کا نام صدر رکھا تو شروع مصرع دوم کا نام ابتدا رکھ یا تاکہ اصطلاحاً فرق باقی رہے۔ ممکن تھا کہ صدر کو ابتدا اور ابتدا کو صدر کہتے۔ (اجزأ) بالفتح جزء کی جمع ہو جسکے معنی کسی چیز کا ٹکڑا۔ اسباب واداد و فواصل کو ہواصل کہتے ہیں کہ وہ ارکان کے ٹکڑے اور جہزائیں۔

(اوالہ) بالکسر و ذال معجبہ۔ دامن داؤ کرنا اور پھیلانا۔ و تد مجموع آخر کے دوسرے متحرک کے بعد ایک ساکن بڑھا دینے کو دامن پھیلانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ اسکا مادہ ذیل کر جسکے معنی دامن۔

(اسباع) کسبر اول و سین مہملہ و بائے موحده بالفت آخر فین معجبہ۔ تمام کرنا۔ باقی تسبیح میں دیکھو۔ (اصم) بفتح اول و صاد مہملہ مفتوح۔ بہرا شخص جسکی فارسی کراؤنا شواہو۔ دائرہ منکسہ کی ساتوین بھر کا نام ہواصل ہو کہ اسکے آغاز پر و تد مفروق ہو اور وہ گراں ہو۔ پس اگرانی کو صم سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(اصول) بالضم اصل کی جمع ہو جسکی فارسی پنج اور ہندی جڑا۔ وہ رکن حسین کچھ

تغیر ہوا ہو وہ دس ہین جنکو اصول افاعیل کہتے ہین سب بحرین انھین سے پیدا ہونی ہین مجرہ
 پنج سے سارا وزن قیام پذیر ہوتا ہو۔ کبھی یہ لفظ بحر سالم کی صفت بنتا ہو جس سے اور اوزان
 مستخرج ہوں۔ یہاں بھی وہی نسبت ہو جو بحر کے ساتھ بیان کی۔

(اضمار) بالکسر و ضا و مجہ آخر اے مہملہ۔ چوپائے کی کمر پٹی کرنا اور بھوکا رکھ کر لاغیر
 کر دینا تاکہ چالاک ہو جائے اصطلاحاً متفاہل کے متحرک دوم کو ساکن کرنا چونکہ یہ متحرک متفا کے
 متحرکات ثلثہ کا وسطی حشر تھا بدین سبب کمرے نشیبہ ہونی اور اس کے ساکن کرنے سے رکن
 میں چستی آگئی کیونکہ پہلے سبب ثقیل تھا اب خفیف ہو گیا لہذا یہ نام پایا۔

(اعشی) بفتح اول و سکون عین مہملہ و فتح شین معجمہ بالف مقصورہ کشیدہ۔ یعنی شبکوہ۔
 عرب کے ایک عظیم الشان چندھے شاعر کا لقب ہے جس نے متقارب مقصور و محذوف میں اکثر اشعار
 کہے ہین۔

(افاعیل) افعال کی جمع کثرت ہے جو کہ ارکان کا نام ہو۔

(افعال) بفتح فعل کی جمع ہے اور ارکان کا نام اس سے کہ غلیل نے فاعلین و لام پر ماضی
 کی بنیاد رکھی۔

(امثال) بفتح ثل بالکسر و سکون ثانی کی جمع ہے (مثل و کھو)

(انفکاک) بحیرہ اول و سوم آپس سے جدا ہونا اور کشادہ ہونا۔ کسی بحر کے اجزا کا دوسری
 بحر کے اجزا سے ٹکنا گویا اس سے کھل کر جدا ہونا ہے۔

(ایقاع) بیاضے معروف مع قاف و عین مہملہ۔ واقع کرنا۔ اصطلاحاً واحد آواز میںین ہوت
 ہوں یا ہوں مگر حرکات و سکونات کے سبب سے ایک نسبت اور آواز چڑھاؤ اور گھٹ بڑھ کا
 انتظام اوسمیں ہو جیسے ہندی میں لا اور دھن۔ معلوم ثانی ابو نصر فارابی کہتا ہے کہ اِیقَاعُ
 مِنَ الْمَطْلُوعِ عَلَى النَّفْثِ فِي أَرْبَعِ مَنَاقِبٍ مُحَمَّدٌ وَدَاؤُ الْمُقَادِيرِ وَالنَّسَبِ
 اِیقَاعِ اِطْلَاقِ کَیَا جاتا ہے نمونہ پر اوزان میں جنکی مقدارین اور نسبتیں محدود ہین۔

بای موصدہ

(بشر) بالفتح و سکون فوقانی مع راے ہملہ۔ دُم جانور کاٹ لینا۔ اہمتر دم بریدہ کہ قولہ تھا
 اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ اَكْبَرُ خاف سے رکن کا جزو آخر گرتا ہی اور قطع
 بھی ساکن آخر اور انھین و ونون سے ہنر مرکب ہی گویا جزو آخر اور ساکن آخر کے سقوط کو
 دُم بریدہ ہونے سے مثل ٹھہرا کر یہ نام رکھا۔

(بحر) بالفتح و حاء طلی ساکن۔ سمندر۔ اور وزن مقررہ شعر کا نام اس واسطے ہی کہ جس طرح
 سمندریں وسعت و تعمق ہوتا ہی اسی طرح بحر شعر میں بھی غور کرنے سے اور اوزان بکھلتے جاتے
 ہیں یا جیسے سمندر در و در جان اور صدق و قسم حیوان سے لبالب ہی یونہی بحر شعر ہی اوزان
 گوناگون سے نمودر ہی۔ بقول سنی جب کوئی دریا سے عظیم میں گرے تو حیران و سرگردان ہو جا
 اسی طرح جو کوئی بحر شعر میں دخل دے تو متروک و متحیر ہو کہ انداکبر اس میں کیسے کیسے تغیر ہیں اور
 عجیب غیب اوزان۔ مولف کہتا ہی کہ جب کوئی جہاز سمندریں پڑتا ہی تو اس کو روانی ہوتی ہی
 یونہی جب سفینہ کلام بحر شعر میں واقع ہوتا ہی۔ یعنی موزون ہو جاتا ہی تو شعر کے نسبت آواز
 زیادہ روانی آجاتی ہی شاید اس تشبیہ سے وزن شعر کو بکھر کہا ہی۔

(بری) بفتح اول و راے ہملہ مکسور مع تھانی مشدود۔ یعنی پاک و بیزار۔ چونکہ عمل معاقبہ
 سے پاک رہتا ہی اس لیے رکن کا یہ نام رکھا۔

(بسیط) بالفتح پھیل اور کچھی ہوئی چیز اور جوشی کہ غیر مرکب ہو۔ بحر کا نام اس سبب سے
 رکھا کہ اوس میں ہر مستغفل کے شروع پر اسباب خفیفہ گسترہ ہیں اور رکن کا نام اس باعث
 سے ہوا کہ وہاں خماسی اور سباعی باہم مرکب نہیں ہوتے۔

(بنا) بحیر اول و تخفیف نون۔ مکان کی نیو۔ کذا فی اللطائف۔ اشمال بحر کو اس
 کہتے ہیں کہ وہ اوزان مستعملہ کی بنیاد ہو۔

(بیت) کا لفظ بیتوت بروزن قبولت سے ہی۔ اسکی معنی رات کا مٹنا۔ اعراب

صحرانشین کا گھر اکثر خمیدہ نہیں ہوتا ہے پس بیت شعر یعنی بالون کے گھر سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا۔ ابو العلامی کہتا ہے **بَيْتُ الشَّعْرِ يَكْهَرُ فِي الْبَيْتَيْنِ رَوْنَقُهُ** **بَيْتُ مِنَ الشَّعْرِ بَيْتٌ مِنَ الشَّعْرِ**۔ خوبی کا رواج دو بیتوں میں یعنی دو گھروں میں ظاہر ہوتا ہے ایک بیت شعر میں ایک بیت شعر یعنی بالون کے گھر میں۔ شعر بالفتح بال اور شعر بالکسر معنی کلام موزون۔

تاری فوقانی

(تمام) بہ تشدید میم۔ تمام و کامل۔ بیت کی قسم اس لیے کہ کہ اس کے ارکان دائرے کے موافق کامل ہوتے ہیں اور ان میں کسی زحاف کے باعث نقصان نہیں ہوتا اور تعداد ارکان میں نقص یا زیادتی نہیں ہوتی۔

(تحقیق) بروزن تفیل حرف دوم حائے حطی و سوم بائی موحده جمع کرنا۔ بقول شارح خزنجیہ رکن سابق کے ساتھ و تد کا پہلا متحرک جمع ہوتا ہے اس لیے یہ نام ہے۔ (تخلیع) بالفتح۔ زقار اور قطع کرنا۔ ہذا فی القاموس۔ و تد کے ساکن اور سب اول کے ساکن کو قطع کرنے ہیں اس واسطے یہ اسم رکھتے ہیں۔

(تحقیق) دوم خائے مجملہ سوم فون۔ بروزن تجبین۔ بقول صاحب حدائق المعجم گلابی صدر اعضا ہے اور یہ عمل بھی شروع و تد میں ہوتا ہے اس لیے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ متحرک اول و تد کو اس کے ماقبل کے تعلق کی وجہ سے ساکن کرنے میں گلا گھوٹنے سے تشبیہ ہوئی کیونکہ گلابی سر اور دھڑ دونوں کے تعلق رکھتا ہے لہذا یہ نام ہے۔ اس لفظ کے نوی معنی گلا گھوٹنا۔ (تخیل) بروزن تفیل خیال کرنا اور کی کو خیال میں ڈالنا۔ صطلاحاً حاروح میں سخن اثر کرنا جیسے مرقیہ سننے سے انقباض یا مدح و مضحکات سے انبساط یا دشنام سے اہتباظ پر پیدا ہوا مثلاً الم۔

(ترقیل) بروزن و معنی تعظیم اور دامن کھینچنا۔ ہذا ایک سبب خفیف آخر رکن پر بڑھانا

تو گویا رکنِ غنیمت ہو جاتا ہو اور آخرین بڑھتا ہو برینِ تشبیہ دامنِ کھنجرِ رعبا ناما ہو
(تشبیہِ صبیح) تفصیل - تمام اور دراز کرنا - عروض و ضرب میں ایک ساکن بڑھانے سے
تمامی اور درازی آگئی برینِ علت یہ نام دیا۔

(تشکین) کتبیح - ساکن کرنا اور آرام دینا - وجہ مناسبت ظاہر ہے کہ حرکتِ ساکن
ہو جاتا ہو اور نبش سے آرام پاتا ہو۔
(تشقیق) پرانہ کرنا - جن کے بعد تشکین ہوئی تو گویا سبب اور وتد و نون میں اپنے
ملاقات سے پرانہ نگئی ہو گئی۔

(تقریر) بروزنِ تفصیل - عریان کرنا - تسبیح و اذالہ و تزیل سے بچنا بمنزلہ عریانی ہو۔
(تفاعیل) تفصیل کی جمع - اسکی وجہ وہی ہے جو افعال و افاعیل میں بیان ہو چکی ہے افعیل
تفاعیل بجز کہ ہر دوستان میں شاید اول قول بتگیا ہو یعنی سخنان بیہودہ جیسا کہ سپرخیل نے اپنے
باپ کو دیوانہ سمجھ کر کہا تھا کہ افاعیل تفاعیل بکتا ہو اور اسکا ذکر قاعدہ اول میں آچکا ہو۔
(تفکیک) آپس سے جدا کرنا - اسکی باقی تعریف انفکاک میں دیکھو۔
(تقطیع) قطع کرنا - اس سے الفاظ اور اکثر الفاظ کے حروف جدا جدا کیے جاتے ہیں۔
بدینِ علت یہ نام رکھا گیا۔

نامی مثلث

(ثرم) بفتح تین - سامنے کے دانت جڑ سے اوکھڑ جانا - کذا فی المیزان الافکار و المنتخب و القاموس
چونکہ فعلن کے اول و آخر کا اسقاط ہو اس لیے گویا اوسکے دانت بالکل اوکھڑ گئے۔ صاحب
شجرۃ العروض نے اسکے معنی دندانِ پیشین شکستہ بتائے اور بالفتح لکھا مگر کتبِ لغات میں بفتح تین
پایا جاتا ہو۔

(ثلثم) بفتح تین - رخنہ ہونا اور برتن اور لبِ شمشیر کا کنارہ شکستہ ہونا جسکو کرنا کہتے ہیں اور
بفتح رخنہ کرنا۔ صاحبِ نہایت الارغب کا قول ہے کہ یہ برتنِ مشلوم سے ہے جسکے معنی دندانِ شکستہ

بہر صورت فارسی فعلوں کے سقوط کو تلوار کے گر جانے یا دانت بٹھنے سے تشبیہ ہو

جیم تازی

(جَبْت) بہ تشدید باے موحده فصی کرنا۔ آخر کے سبب خفیفین کے سقوط کو خصیتین کے دور کرنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(جھفت) بفتح جیم تازی و سکون حائے حلی۔ بے بھاگنا اور نقصان کرنا۔ آخر کا سبب بالکل اور سب کے ماقبل کا پورا و تدلے بھاگنے سے رکن میں نقصان کامل ہوا اور اس نام کے قابل ہوا۔ سہمین بڑے بڑوں نے دھوکے کھائے ہیں اور اسی منی پر بغلط اول حائے حلی اور دوم جیم تازی تصور کیا یہ خلاف کتب لغات ہو۔ کما صرح فی عروض الفیات و المنتخب۔ اور ایسا یعنی اول حائے حلی اور دوم جیم تازی بفتحین اور ہی منی پر ہی صاحب صراح کتا ہو جھفت یا جھت کہ سپر کہ در و سچوب و فی نباشد و از پوست و چرم بود۔

(جدع) بفتح و سکون دال مملہ۔ ناک اور کان اور ماتھ کاٹ لینا۔ دو سبب متوالی کے گرانے کو ناک کان کاٹنے سے تشبیہ ہو۔

(جدید) بروزن فعیل۔ نئی چیز۔ یہ بحر نو احداث ہو بدین وجہ یہ نام ہو یہ ذکر اسکے آخر میں آچکا ہو۔

(جذع) بفتح اول و سکون ذال معجمہ۔ ستور کو چارمانہ دینا اور دو اونٹوں کو ایک رستی میں باندھنا۔ بحیر اول درخت کی پیڑی جسکی فارسی تنہ ہو۔ بفتحین وہ بیل اور گھوڑا جسکو تیسرا سال لگا ہوا ہو وہ اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہو۔ دو سیدوں کو ایک زحان سے گرانے میں دو اونٹوں کو ایک رستی میں باندھنے کے ساتھ تشبیہ ہوئی۔

(جحم) بفتحین بکری کے دونوں سینک نہونا اور لڑائی میں مرد کا بے نیزہ ہونا اور عمارت کا بے نگرہ ہونا۔ رکن کے حرف نجم و اول کا گرا نا گویا گو سفند کے دونوں سینگون کا نہونا ہو۔

حائے حلی

(حذف) بفتح تین و دو ذوال معجمہ جو ہری صحاح میں کتاہی۔ وہ ناقص سبکی دم میں بال کمتر ہوں۔ رکن کے آخر سے وند اور ادینا سبکی دم شتر کے مانند ہی۔

(حذف) بالفتح و ذال معجمہ۔ گرا دینا اور تھوڑے بال کا ثنا۔ اسوی کتاہی کہ یہ لفظ فرس محذوف سے تراشاہی یعنی وہ گھوڑا جسکی دم ناقص ہو۔ سقوط سبب آخر رکن کو فرس ناقص الذنب سے بیان تشبیہ ہی۔

(حمید) بروزن فیل مستودہ۔ اس بحر کے ہر رکن کے صدر میں دو سبب خفیف ہیں اور درمیان میں رکن مجموعی اور ادھر ادھر اور کان مغزوقی۔ پس اندوے اجزا دارکان ایک قسم کی ترتیب ہو اور یہ ترتیب متالیش بحر پر دال ہوا سیلئے حمید نام رکھا۔

(حمیم) بروزن حمید۔ آب گرم و خویش و یگانہ۔ از منتخب و غیاث۔ اگر اس بحر کے ارکان کو بشکل دائرہ لکھو تو ایک رکن کی تمامی اندوہ دوسرے رکن کے آغاز پر سبب خفیف ہونے سے دو دو سبب یکجا علی الاتصال ملنے جائینگے اور یہ ایک قسم کی باہم یگانگی ہوگی۔

خامی معجمہ

(خب) بفتح تین گھوڑے کی ایک قسم کی ڈور ہے۔ صاحب قاموس کتاہی الخبب محرکۃ ضرب من العبد وادو کالتمل الفرس ایامندہ جبعوا وایا سبب جبعیا وادو ان یزاج بین یدیکہ وکسر یعنی خب بالتحریک گھوڑکی چال کی ایک قسم ہو یا یہ کہ پھر گھوڑا اپنے دھننے یا بامین کو یا سینے کے زور سے چلے اور یعنی تیزی اور صاحب مجمع البحرین فرماتے ہیں الخبب ضرب من العبد وبقال۔ خب فی الکافر جاعاً من باب طلب۔ اسع فیہ ومنتہ بغير یخرب ای سبب فی مشیدہ یعنی ایک قسم کی چال جو گھوڑے کی۔ جیسے عرب کہتے ہیں خب کیا فلان شخص نے کام میں۔ باب طلب لطلب سے۔ یعنی جلدی کی اوسمین اور اسی قبیل سے یہ قول ہو کہ اونٹ خب کرتا ہو یعنی سرعت کرتا ہو اپنی چال میں۔ بحر تذکرک کا نام اس واسطے ہو کہ مقدم سبب ہیں بعدہ اسمین وند اس لیے رکن کے

لفظ میں سرعت ہوتی ہے۔ یا یہ کہ دائرے میں وتد کے دہنے اور بائیں اسباب ہیں بدین باعث وتد دونوں طرف گھوڑکی مثل پھرتا ہے۔ بحر محل کا نام ایسے ہی کہ اوسمیں ہر مفعول کے وتد مفروق پر بزور تلفظ ہوتا ہے تو گویا سینے کے زور سے وزن چلتا ہو۔

(خبل) بالفتح و باء موحده افساد عقل یا عضو اگر خیول سے اسکو سمجھو تو خیول کے معنی ہاتھ پاؤں کا ڈالنا۔ رکن کے ساکن چارم و دوم کے گرانے کو فساد عقل و عضو سے تشبیہ دیکر یا ہاتھ پاؤں کاٹنے سے مشابہ کر کے یہ نام رکھا۔

(خبین) بفتح اول۔ پیچ سے کوئی پڑا کاٹ کر نکال ڈالنا اور دونوں سرے باہم جوڑ دینا تاکہ کوتاہ ہو جائے۔ سبب اول کا ساکن گرا کر اوسکے باقبل کو اوسکے بعد کے پاس لانے سے دوسرے جوڑنے سے مثال ہوئی اور رکن ذرا چھوٹا ہو گیا اور جامد کوتاہ مذکور سے تشبیہ ہوئی۔

(خرب) بفتح و تحتین۔ دونوں کان پھاڑنا اور خراب کرنا۔ شروع رکن و آخر رکن کے حروف گرانے کو دونوں کان پھاڑنے سے یا بالکل خرابی رکن سے تشبیہ ہوئی۔

(خرم) بفتح اول سکون رائے حملہ دونوں تھون کے درمیان کی دیوار حسین بلان پہننے ہیں کاٹ ڈالنا اور بقول جوہری ایک طرف کا تھنا کاٹنا۔ شروع رکن کا حرف گرا کر گویا تھنا کاٹنا ہو سنا یہ نام رکھا۔

(خرل) بالفتح و سکون زائے مجملہ۔ بریدہ ہونا اور پشت ٹوٹنا۔ رکن کی دوسری حرکت بریدہ ہوئی اور چوتھا ساکن ٹوٹ گیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا۔

(خرم) بفتح اول و سکون زائے مجملہ۔ حلقہ مود یوارک بینی فشرین ڈالنا اور اوسمیں نکیل باندھنا اور یہ لفظ خرامہ کبیر اول سے ماخوذ ہے جسکے معنی حلقہ مو۔ رکن کے آخر میں دو حرف یا چار حرف بڑھا دینے کو حلقہ مو اور اس حلقہ میں نکیل ڈالنے سے تشبیہ دی۔

(خسرانی) بقول صاحب برمان بردزن فرد گانی منوب خبر و ایک راگ کا نام ہے جسکو بار بردن تصنیف کیا تھا اور وہ ایک نشتر کی خسر کی بدعا و ثنائے شمول تھی اور یہ سخن

تیس مشہور راگون سے علیحدہ ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر یہ لفظ خسرو سے منسوب ہے تو کبیرا
چاہی بدنی صورت بروزن مزدگان فی غلط ہے کیونکہ خسرو کسری کا سہل ہے۔ صاحب مروج الذهب
کے نزدیک ایک سرو کا نام ہے منسوب بخسروان جسکو راہ خسروان بھی کہتے ہیں۔

(خفیف) بروزن فخیل بمعنی سبک۔ خلیل ابن احمد کہتا ہے کہ اس بحر کے ارکان کل سباعیا
سے سبک واقع ہوئے اس لئے یہ نام ہوا کیونکہ وہ تدمج مجرعی اور مفروق فی ارکان کے گروا گروا سبک
خفیف ہیں بدین لحاظ تلفظ میں سبک ہے۔ شمس بن قیس کا قول ہے کہ بڑے بڑے نام اس بحر میں سما جائے
ہیں بدین سبب اسکا نام خفیف رکھا۔ بطرح ۷۰ ان عبد الرحمن قال
جمیلا + بروزن فاعلاتن مس تقع لن فخلاتن۔ وبن عبد الحمید بات
بتیلا + بروزن فاعلاتن مفاعلن فخلاتن۔ بتحقیق کہ عبد الرحمن نے قول نیک
کہا اور ابن عبد الحمید نے حالت محجز و القطاع میں رات کاٹی۔

(خلع) بفتح اول کپڑے اتار لینا۔ سقوط ساکن سبب اول واسقاط ساکن و تدمج مجرعی
آخر کو کپڑے اتار لینے سے یہاں تشبیہ ہے۔

وال مہملہ

(دائرہ) پہر نیوالی چیز اور خط گرد۔ کذا فی النیث۔ مولف کے خیال میں اسکو خط محیط
کہتے ہیں اور دائرہ وہ جگہ جو خط محیط اور مرکز کے درمیان میں ہوا اور مرکز سے اس خط تک
جتنے خط نکالے جائیں وہ یا ہم برابر ہوں۔ کذا فی تحریر اقلیدس۔ اصطلاح عروض میں وہ جگہ
جس میں بحر کے ارکان یا اجزائے جہانیں تاکہ اجزا کا مقابلہ رہے۔ یہ مقابلہ تدریج میں ہو سکتا
ہو لہذا دائرہ نام ہے اکثر متقدمین اور اقل متاخرین اجزائے ارکان کے متحرکات و سواکن
آپس سے جدا کر کے متحرک کی جگہ ایک دائرہ خرد بشکل ہائے ہوز اور ساکن کے مقابل ایک
خط عمودی خرد بشکل الف ہر دائرہ عروضی میں کہتے ہیں اور انہیں علامات سے
نک سجور کر لیتے ہیں۔ مثلاً دائرہ مجتلیہ کو جس کے ارکان مقاعی لن اور مسقف علن اور

فعلاتن ہیں بسکل ذیل بتاتے ہیں۔



نامی ہوز اکثر اظہار حرکت کے واسطے آتی ہر جیسے ثانی سے ثانیہ یا ثالث سے ثالثہ وغیرہ بحالت وقف لہذا متحرک کے مقام پر پڑے ہوز مانی ہو۔ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہر بدین سبب ساکن کے مقابل الف کی شکل جانی ہو۔ ہم نے بیان دواثرین تصویر کا ان علامات پر دوار و مدار رکھا اور نہ مانع ہیں۔

(درس) بالفتح کنبہ و ناہید ہونا۔ چونکہ رکن سے کئی حروف اور حرکت گرا دیتے ہیں لہذا اس سقوط کو ناہید ہونی سے تشبیہ ہو۔

راے مہملہ

ربیع بفتح اول و سکون مودہ۔ زرہ کا چوہرت بنا اور چار چار میں ایک ایک بار اونٹ کو پانی دینا۔ اول ساکن سبب اول رکن سے گرا نا۔ و دوم و تہ کا متحرک اول ساقط کرنا۔ سوم و تہ کے متحرک دوم کو ساکن کرنا۔ چہارم سبب آخر حذف کرنا۔ یہ سبب چار عمل ہوئے بدین شمار اس نام سے موسوم کیا۔

(رجز) اول و دوم مفتوح۔ اس کے چھ معنی ہیں۔ اول ایک مرض ہر جس سے اونٹ کے پاؤں میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے بقول خلیل بجر کا نام اس سبب سے رکھا کہ اس میں اول و دوم ہیں پھر ایک و تہ اور یہ الزام پہلے سکون پیدا کرتا ہے پھر حرکت یوں ہیں اونٹ کا پاؤں بھی مرض مذکورہ سے تہم تہم کر کاٹتا ہے۔ دوم و سوم سے خرد تر ایک شے ہے جو اونٹ پر کسر رکھتا ہے

ہیں چونکہ عرب میں اس کے ابیات بہت کوتاہ یعنی مشطورتک اکثر مستعمل ہیں برین سیم اسکو رجز سوم علامہ نقشبند خنجر جیہ میں کہتے ہیں کہ یہ اونٹ کے پچیلے دھڑ اور پٹھوں میں ایک مرض ہے اس سحر کے اوخر اکثر زحاف قطع کرتے ہیں اور مشطورتک لائے ہیں لہذا اس نام سے موسوم کیا۔ چہارم ابن قیس کہتا ہے کہ لڑائیوں میں اپنے خاندانی اوصاف اور بہادری وغیرہ کے اشعار بمقابلہ عیب اسی بحر میں پڑھتے ہیں اور اس وقت آواز کو اضطراب و جنبش ہوتی ہے اور اس کے معنی بھی جنبش ہیں اس لئے یہ نام ہے۔ پنجم بقول انہوی و ابن قلع یہ لفظ جن البعید سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ سے وقت اونٹ ضعف کا پ گیا۔ پس گویا یہ بحر بھی کوتاہی شطر کے سبب سے لرزان ہے ششم سہیلی کہتا ہے کہ اس لفظ کو سرجزف الجمل سے لیا ہے یعنی رجاہ سے میں نے اونٹ کا بوجھ برابر کر دیا جب اونٹ کا بوجھ ایک طرف زیادہ کہسکتا ہے تو دوسری جانب کنبلی میں تہر لٹکا کر بوجھ برابر کرتے ہیں اس کنبلی کو رجاہہ بالکسر کہتے ہیں چونکہ اس بحر میں ایک طرف دوسریوں سے بوجھ لٹک پڑا تھا لہذا اس میں دنگ لٹکا کر برابر کیا برین سبب یہ نام دیا۔

(رفع) بالفتح اوٹھانا اور ستور کا رفتار میں تیزی کرنا نکتے اور چلتے وقت۔ رکن کے دو سہا خفیفہ سے ایک کے اوٹھالینے میں تیزی ہو جاتی ہے اس لئے یہ نام رکھا۔

(رکض الخمل) بالفتح بذریعہ مہمیز ایٹر لٹکا کر گھوڑی کو مانگنا ایک پاؤں سے یا دونوں پاؤں سے اس بحر کی روانی بخلاف ہوتی ہے اس واسطے یہ نام رکھ دیا۔

(رکن) بضم اول مکان کے پچھوت کی دیوار جس پر مکان کی بنیاد ہوتی ہے۔ اسطرح اصول انفاصل سے بیت کی بنیاد ہوتی ہے۔

(رمل) بفتح اول و میم مضبوط۔ دوڑنا اور پوی جانا۔ پس روانی کے سبب بحر کا یہ نام رکھا خلیل کہتا ہے کہ یہ لفظ رمل بفتح اول و سکون دوم سے بنا ہے جس کے معنی چٹائی بننا اس بحر کے بحرین میں ایک تدویر میان و سبب ہے اور کل ارکان کے رو سے دو سبب در میان و تدویر کے گویا چٹائی کی طرح بنے ہوئے ہیں۔ بقول بعض رمل ایک قسم کا راگ ہے اور وہ اس وزن میں واقع ہوتا ہے

بعض کہتے ہیں کہ اس لفظ کو رطاب سے ماخوذ کیا ہے جسکے معنی اونٹ کا دھڑنا اس بحر میں ہر رک کے
آخر کا سبب خفیف ہر رک کے اول کے سبب خفیف سے ملا ہوا ہی بدین تعلق اسکے ترنم میں سرعت او
شتابی ہوتی ہے اور اس شتابی کو اونٹ کے دوڑ سے تشبیہ دی ہے۔

زای مجہ

(زحاف) بالکسر گرجانا۔ کذا فی المنتخب۔ اسنوی نہایت الارب میں فرماتے ہیں کہ یہ لفظ
بکسر اول واحد ہے سیفی کہا ہے کہ زحف بفتح اول کی جمع ہے۔ ابن قیس حدائق الجمع میں کہتا ہے کہ لفظ
زحف اسی سے نکلا ہے۔ زحف اپنی اصل سے دور ہو جانا جیسے عرب میں سمجھنا زحف اس
تیز کہتے ہیں جو نشانے سے علیحدہ کرے اسکے باعث فرج اپنی اصل سے دور اور علیحدہ ہو جاتی ہے
اس لئے یہ نام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ زحف البعیر سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ نے
تھک کر سستی سے زمین میں رگڑ کر اپنا پاؤں کہینچا یہاں وہ جتنا سبب ضعف و سستی ہے کہ نہایت
اپنی اصل کے رکن زحف میں آجاتی ہے جسکو عوام کہتے ہیں۔ صاحب قیوس کہتا ہے کہ زحف دراصل
بمعنی قرب ہے اور دو حرفوں کے درمیان سے ایک حرف کا گرجانا کہ وہ دونوں قریب ہو جائیں جیسے
فا علان میں جنب آنے سے الف گر کر فاد عین قریب ہو کر مغولن ہو گیا۔ بقول قاضی سیفی عربیوں نے
عادت کی کہ ایک تغیر کو بھی زحاف کہتے ہیں زحف نہیں کہتے ہیں اور زحاف کی جمع زحافات کہتے
ہیں مولف کہتا ہے کہ اس جمع یعنی زحاف کو بجائے واحد یعنی زحف کے مستعمل کرنا ویسا ہی جیسے
حور کو حوری کے مقام پر لاتے ہیں اور زحافات مثلاً الحجج کو بجائے زحاف یعنی جمع کے لانا
ویسا ہی جیسے حوران کو بجائے حور کے۔ فارسیوں نے ایسی دست درازیاں بہت کی ہیں غافلانہ
آفتاب کے وصف میں کہتا ہے **ای رنگ آمیز این گہرا** ای از تو گدازش صور ماہ
صور خود جمع ہے یا جیسے صائب **ہر چند صائب میروم سامان نویدری کنم** زلفش
بدستم میدہر سر رشته اماں **آمال خود امل کی جمع ہے۔**

(زال) بفتح زین ناقص ہونا اور ران کا بے گوشت ہونا اور ورہم کا وزن میں کم ہونا

جیسے عرب کہتے ہیں نہلت الدرہم یعنی درہم ناقص ہو گئی۔ زحاف کا نام اس واسطے رکھا کہ رکن کے اواخر میں تین بار علی التوالی نقصان آتا ہے اسی نقص کو نقص سرین سے تشبیہ اور وزن میں بھی کمی آجاتی ہے یعنی مفاعیلین سے قطع رہ جاتا ہی بدین کمی نقصان درہم سے مثال کر۔ بحر سجدت کا نام بدین علت رکھا کہ اس کے رکن میں فاصلہ صغریٰ در بیان اور سبب خفیف اور ادھر ادھر ہیں گویا کمزوری ہے اور دو ذرائع میں تپلی ہیں۔

سین منہملہ

(سالم) بکسر سوم۔ چھٹکارا پانے والا۔ رکن اور بحر کا نام اس لئے ہو کہ زیادت و نقصان اور زحاف و فروع سے انکو چھٹکارا ہے۔

(سبب) بفتح تین۔ بمعنی رس یعنی رسی خیمے میں ہی ضرورت اس لئے بیت کے جزو کا یہ نام رکھا۔ اور ایک حرف مع ساکن سبب بحر اور دو حرف متوالی متحرک گران برین سبب اول کو خفیف اور دوم کو ثقیل سے موصوف کیا۔

(سرلیج) بر وزن کریم۔ دوڑنے والا اور جلدی کرنے والا۔ اس لفظ کو سرع بکسر سین و فتح راو سے بنایا ہے جس کے معنی شافقین۔ لکن افی العلاج۔ سبب خفیف اور تاد سے مقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم میں سرعت آجاتی ہے اس لئے بحر کا یہ نام رکھا۔ خلیل کہتا ہے کہ سبب کا اتصال اور تاد سے ہوا اور اس اتصال سے ارکان سرعت کے ساتھ زبان پر جاری ہو کر بیوجہ یہ نام رکھا۔ (سعد الشارحین) سبب شرح کرنے، الون میں نیک اور عمدہ۔ مؤلف نے مفتی سعد اللہ مراد آبادی صاحب میزان الاحکام و شراح معیار سے مراد رکھی ہے۔

(سلیخ) بفتح اول کہاں کھینچنا۔ سلیخ کہاں کہنچی ہوئی بکری۔ خاع لاتن مفروق سے چار حرف اور تین حرکتیں اور دو سکون کہنچ لئے تو گویا بالکل اسکی کہاں کہنچی۔

(سلیم) سادہ اور درست اور معنی سالم۔ رکن و تذمہ مجموعی اول و ارکان مفروق و اواخر با پس باں سے ایک قلم ترتیب ہے اور اس ترتیب سے وزن میں دوسری آگئی اور بے ترتیبی سے چھٹکارا ہوا اس بحر سجدت کا نام

تین مجسمہ

(شتر) بفتح اول و تاء فنی مفتوح و راے مہملہ ساکن۔ تے اوپر کے پلکون کا پھر جانا اور پٹ جانا اور نیچے کے ہونٹ کا پٹ جانا۔ میم مفاعیلین کے سقوط کو اوپر کے پلک کے پھرنے اور پٹنے سے اور اسقاط یا بے مفاعیلین کو پلک زیرین کے انقلاب و انشقاق سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(شجرہ) بسہ فتحہ۔ بمعنی درخت۔ چونکہ رباعی کے بارہ بارہ اوزان میں علمدہ علمدہ معلومہ معلومہ کے بغیر کو ایک کی بیچ اور مفعولین کو دوسرے کی جڑ قائم کر کے باقی فروع کو شاخوں کے مثل لکھ کر درختوں کے شکل پر لکھتے ہیں اس واسطے شجرہ کہا۔

(شعر) بالکسر باب نصر نصر اور کرم یکرم سے ہے کما صرح فی القاموس اس کے لغوی معنی دریافت کرنا اور جاننا اور پانا۔ اصطلاح شعراے عرب میں وہ کلام جس میں وزن حقیقی اور قافیہ ہو۔ منطقوں کے نزدیک وہ کلام جس میں تخیل ضرور ہو پھر خواہ وزن مجازی ہی رکھتا ہو ایقاع کی طرح۔ چونکہ اسکا صاحب ایسے نوع کلام کو پاجاتا ہے جس پر دوسرا قادر نہیں لہذا یہ نام ہوا۔

(شقیق) بالفتح۔ وہر دو قاف دیاے معروف۔ برادر اور ہر خرب کے دو نیمہ میں سے ایک حصہ۔ کذا فی المنتخب۔ بحر متدارک کو بحر تقارب کے ساتھ دائرہ میں رہنے سے برادر کے ساتھ تشبیہ دی یا فحولن کے نیمہ دوم سے پیدا ہونیکے باعث یہ نام دیا۔

(شکل) بالفتح۔ یہ لفظ شکل بالکسر سے ماخوذ ہے اس کے معنی وہ رسی جسکا ایک سر چارپا کے دست میں اور ایک سر اوس کے پاؤں میں باندھیں تاکہ ہاگ نہ سکے اسکو ہندی میں سندھان بالفتح کہتے ہیں۔ فاعلاتن کے الف اول و نون کے سقوط کو دست و پا میں سندھان بند جانے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا اور بقولے شکلیہ بضم اول کے یہ لفظ نکلا ہے جس کے معنی سرخی و سیاہی سے مختلط رنگ۔ چونکہ سہا کے دو ساکنوں کے

سقوط کا اختلاف ایک رکن میں ہوا لیکن علیحدہ علیحدہ مقام پر۔ اس لئے دو مختلف رنگوں کے اختلاط سے تشبیہ دی۔

صاد مہملہ

(صحیح) تندرست اور عیب سے پاک۔ عروض و ضرب کا نام اس لئے ہے کہ باوجود جواز کے علت نقصان سے دونوں سالم اور پاک رہتے ہیں۔

(صدر) سینہ و بالائی ہر چیز و پیشگاہ خانہ۔ بیت کا رکن اول بمنزلہ پیشگاہ خانہ ہے اس لئے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر تمام بیت کو جسم فرض کرو تو رکن صدر بجائے سینہ ٹھہر گیا۔ کیونکہ اوپر ہوتا ہے بدینو جہ صدر کہا۔ اور ایک رکن محکوم کا نام اس سبب سے ہے کہ فاعلان میں تین جزو ہیں جزو صدر اس میں فاعلے اوسمیں بحکم معاقبہ اسقاط کا عمل ہوتا ہے۔

(صیرم) بفتح اول و یاے معروف۔ کالی ہوئی چیز اور وہ لکڑی کہ کبری کے بچے کے منہ میں لگائی جائے تاکہ دودھ پینے نہ پائے۔ بحر مضارع سے اس بحر کو قطع کیا لہذا یہ نام دیا اور دوسرا فاعل لاتن مفروقی اسکو التباس مضارع سے بچاتا ہے تو گویا جو ب دہان بزغالہ کے ماتہ ہے کہ دودھ نہ پینے دے۔

(صدغیر) بمعنی خرد و کوچک۔ اس بحر میں ہر وہ لکڑی کو کوچک ترین اجزا لینے اسباب خفیفہ کہیرے ہوئے ہیں اور ارکان مفروقی دونوں طرف سے رکن مجموعی کو دبا کر تنگ کئے ہوئے ہیں۔

(صلم) بفتح اول و سکون دوم۔ جڑ سے کان او کہیر لینا اور ناک کاٹ لینا و نیز مفسدوق آخر رکن آخر کو بالکل نکال لینا گویا جڑ سے ناک

ناک کان علیہ کرنا ہے۔

ضاد معجمہ

(ضرب) بالفتح۔ بقول اسنوی معنی قنات خیمہ ہے۔ چونکہ قنات قبۃ خیمہ سے نیچے ہوتی ہے اور یہ رکن بھی بیت کے آخر ہوتا ہے بدین تمثیل یہ نام ہے۔ لیکن نصیر المحققین اس سے منکر ہو کر فرماتے ہیں کہ اس کے معنی مثل ہیں۔ پس یہ رکن عروض کے مثل ہے اسوجہ سے ضرب کہلایا۔

طائے مطبقة

(طرفین) طرف کا تثنیہ بمعنی دو کنارہ و دو طرف۔ فاعلاتن میں دونوں طرف محاقبہ اپنا عمل کرتا ہے بدینوجہ یہ نام ہے۔

(طمس) بالفتح ناپید کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹا دینا۔ و تد مجموع کے دونوں متحرک گرانے سے گویا اوسکو ناپید کر دیا اور اوسکا نشان مٹا دیا۔

(طویل) بالفتح دیاے معروف۔ بمعنی دراز۔ چونکہ عربی میں یہ بڑے دائرہ کی جسر ہے بدین وجہ یہ نام ہے یعنی اس دائرے کا ایک ایک سالم مصرع چوبیس حروف کا ہوتا ہے۔ بعض عروضی کہتے ہیں کہ اپنے دائرہ میں یہ سب بحرون سے طویل ہے۔ اس معنی سے کہ کبھی مجرد اور مشطور اور منہوک ہین آتی۔

(طے) بفتح اول دتشد تھانی۔ نامہ یا جامہ کو لپٹنا۔ اور کسی چیز کو پوشیدہ کرنا جیسے کہا جاتا ہے۔ طوی المحدث یعنی بات کو چھپایا۔ چوتھے ساکن سب کو گرا نا گویا اوسکو لپٹنا اور چھپانا ہے اسوجہ سے یہ نام رکھا۔

عین ہمہ

(عقیق) بالفتح ویای معروف - بمعنی کمنہ و آزاد و برگزیدہ - بحر سدرک کا نام اس لیے ہے کہ یہ پرانی بحر ہے مگر ترک کی ہوئی اور آزاد - یعنی غیبی نے اسکو استخراج کیا مگر داز سے آزاد کر دیا اور صرف ایک بحر شقارب کا دائرہ بنا کر اسکا نام منفردہ ایجاد کر دیا - محقق کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیل ابن احمد نے اسکو پایا مگر شعر عربی اس میں نپانے قولہ خلیل آن را غریب در کف و متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی ہر ان بحر بعد از خلیل یافتہ اند -

(عجبر) بفتح و کسر اول و ضم جیم - بمعنی سرین - ضرب کو اس لیے کہتے ہیں کہ اگر کن اول کو صد یعنی سینہ ٹھہرایا ہی تو کن زیرین کو سرین کہنا مناسب ہے -

(عرج) بفتح تین - لنگڑا ہونا اور لنگڑا پن جو اصل خلقت میں ہو اور غروب کے وقت آفتاب کا مغرب کو جھکنا - و تہ مجموع کے متحرک دوم کے سقوط کو لنگ ہونے سے تشبیہ دے کر یہ نام رکھا - مولف کہتا ہے کہ جب تفعیل سے لام نکالو تو اسکا عین نون کی طرح جھکیگا جو کہ آخرین ہی گویا آفتاب کا غروب کے وقت مغرب کو جھکنا ٹھہرا بدین تشبیل یہ نام ہوا -

(عروض) بفتح اول و واو معروف - اسکے گیارہ معنی ہیں - اول یہ بروزن بول کر بمعنی عروض ہے یعنی شعر او سپر پھیلا ہوا اور صلہ اسکا مخدوف ہے یعنی عروض علیہ جیسے مشترک فیہ سے مشترک صاحب فتح الجلیل کو یہ تامل ہے کہ عروض علیہ در حقیقت اوزان ہیں نہ عروض اسکا جواب سعد الشارحین نے یہ دیا ہے کہ اشعار کو اوزان پر عرض کرنا بعینہ اس کے فن پر عرض کرنا ہے - دوم عروض بمعنی ناہیہ یعنی طرف ہو اور یہ علم بھی اکثر علوم کی نواحی میں سے ہے - سوم وہ ناقہ صبیہ جو نکال گئی ہو یون ہیں یہ فن بھی اہم صعب ہے - چارم وہ راہ جو دریاے خیال میں ہو پس عیلم بھی طریقہ سلوک عرب ہے اور بہار کے

درون سے لوگ شہرون اور گاؤں کو پہنچ جانے ہیں یوں ہین عروض کی راہ سے
بحور و اوزان ملجاتے ہیں۔ پنجم وہ بلینڈی سپرد و چھپر اقامت کیا جاتے عرب و اسپر کنبل
تہاں کر خمیہ بنا لیتے ہیں جس طرح ہندوستان میں گنڈر یا بنارہ سے بیت گمر کو کہتے ہیں گمر کے
لیے بلینڈی ضرور ہو۔ ششم سنوی نہایتہ الراغب میں اور علامہ صفدی غیث مشحوم میں
کہتے ہیں کہ عروض چوب دو دامن خمیہ ہی پس یہ مصراع اول مصراع دوم کے درمیان
کا رکن ہو ایسے از روئے تشبیہ یہ نام ہوا لیکن نصیر المحققین فرماتے ہیں کہ میں نے کتب لغات
میں یہ تفسیر نہیں پائی اور یہ سمجھتا ہوں کہ عروض ضرب کا معارض و مقابل ہی بدین صفت
رکن کا یہ نام رکھا مولف کہتا ہو کہ اسمین در اصل معنی چارم و پنجم و ہفتم کا تعلق ہو۔ ہفتم وہ تھا
جو سیر کرنے والوں کو راہ میں ملجاسے یوں ہیں یہ علم بھی اپنے طالبوں کے معارض و مقابل
ہوتا ہو۔ ہفتم عروض کے کا ایک نام ہو خلیل ابن احمد بصری نے یہ علم کئے میں ایجاد کیا اس
تبرگاہی نام رکھ دیا۔ نہم برتا ہوا بادل اور یہ علم بھی ابر بارندہ کے مثل نفع رسان ہو۔
مولف کہتا ہو کہ جس طرح بادل سے سمندر کو تعلق ہو اسی طرح اس علم سے بھی بحر شہ کو
رابطہ ہی بدین رعایت معنوی یہ نام ہو۔ دہم اسکے حروف اصلی (عروض) ہیں اور عروض کے
مسنے کشف و ظہور اور اس علم سے بھی وزن تقیم و سیم شکستہ ہوتے ہیں۔ یازدہم عروض نام
ہونے کا یہ سبب ہو کہ اصول و ارکان کا اسمین معارضہ کیا جاتا ہو۔

(عروض) کفیل۔ ہین بیٹے جوڑا اور بزغالہ مادہ یکسا کہ نر سے جفت ہونے کو چلائے۔
مقلوب بحر طویل کا نام اس واسطے ہو کہ رکن سباعی رکن خماسی پر مقدم ہونے سے بحر کا سینہ
چوڑا ہو گیا اور جسم زیرین کوتاہ۔

(عصب) بفتح اول و سکون صاد مملہ تعصیب سے ماخوذ کیا ہو جسکے سننے فائدہ دیکر کمر
پتلی کر دینا اور پٹینا اور حرکت سے باز رکھنا اور باندھ دینا۔ مفاعلتن کے لام کی حرکت کمانے
سے گویا رکن فاقے سے باریک میان ہو گیا یا چلنے سے باز رہا اور بستہ ہو گیا۔

(عقشب) بفتح اول سکون ضا و مچھ۔ بکری کا سنگ توڑ دانا اور بختین بکری کا نوڑ شکستہ شاخ ہونا۔ کذا فی العقشب۔ بقول ائمہ المحققین اندرونی سنگ بکری کا جسکو سروں کہتے ہیں تو بچانا۔ مہم مفاہلتن کے استعارہ کو کہ حرث اول ہی شاخ بڑکی شکستگی سے تشبیہ دی۔

(عقص) بفتح اول سکون تا و مع صا و عا۔ گھونگر واسے بال ہونا۔ عن متجب۔ اور عقص وہ بزرگ جسکے سنگ برہم یا کافون پر پٹے ہوں۔ کذا فی البیادہ السیذان۔ مفاہلتن کے لام کے سکون اور ذن کے سقوط کو سنگ کے پٹنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ یا بال میں گھونگر پٹنے سے مثال دی۔ کیونکہ دونوں چیزیں پس سرہن اور رکن میں بھی پس رکن عمل ہوتے۔

(عقل) با بفتح۔ اور ذن کا زانو عقل سے باندھنا۔ عقل بالکسر وہ رسی جس سے زانو و ساق شتر کو باہم باندھیں تاکہ بھاگ نہ سکے۔ مفاہلتن کا لام ساکن کر کے گرا دینے کو عقل سے باندھنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ کیونکہ لام درمیانی بجائے زانو و ساق ہے۔ (علت) بکسر اول و لام مشد و مفتوح۔ یعنی بیماری۔ و تدوفاصلہ کے تفسیر کو بیماری سے مشابہت دیکر یہ نام رکھا۔

(عمیق) بفتح اول ویای معروف۔ ثروف یعنی گہری چیز۔ مقلوب مدید کا نام سوا رکھا کہ اول رکن خماسی اور آخر رکن سباعی آنے سے وزن کا پیش تنگ اور آخر وسیع و عمیق ہو گیا۔

غین معجبہ

(غایت) کسی چیز کی انتہا۔ چونکہ بنا کا عدم اختلاف ضرب میں واقع ہوتا ہے اور ضرب انتہای بیت ہوا کیلئے یہ نام ہے۔ (غریب) یعنی نادریہ غرابت سے ماخوذ ہے جسکے معنی ندرت و قلت۔ بحر متدارک

نادور و قلیل استعمال العرب ہی بدین سبب یہ نام بھی رکھا۔

فا

(فاصلہ) بمعنی ستون خمیہ اور بقول بعض وہ چوب جو کہ دو دامن خمیہ میں فصل اور جدائی کرتی ہے۔ شارح خزر جیہ کا قول ہے کہ کل متحرکات کو ساکن سے جدا کرتا ہے اس لیے فاصلہ نام ہوا۔ پھر حروف کی کمی کی وجہ سے ایک کی صفت صغریٰ اور حروف کی زیادتی کے باعث سے دوسرے کی تعریف کبریٰ ٹھہری۔ صغریٰ خرد و کبریٰ بزرگ۔ جب فاصلہ کبریٰ کے عوض صرف فاصلہ بضاء مجہد کہا جاتا ہے تو یہ مراد ہوتی ہے کہ صا و مہملہ والے فاصلہ صغریٰ سے اسکو حروف میں فصل اور زیادتی ہے۔ جس طرح رستی سے میخ زیادہ مضبوط ہے اور میخ سے ستون۔ اوسے طرح سبب سے بسبب حروف کے و تدریادہ ہے اور و تدر سے فاصلہ بعد الشارحین کہتے ہیں کہ وہ تہفیف لفظ و حرفی کی اسم سبب کے ساتھ اور سہ حرفی کی اسم و تدر کے ساتھ اور سہ حرفی سے زیادہ کی فاصلہ کے ساتھ وہ ہے کہ رستی کبھی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی جڑ جاتی ہے وہی حال سبب کا ہے کہ کبھی ثابت رہ جاتا ہے اور کبھی سبب زحاف کے اوسکے حرف دوم میں تغیر آ جاتا ہے۔ اسکے برخلاف و تدر کہ اوسکے لیے علت خاص مقرر ہے جیسا کہ قاعدہ ہشتم میں مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ میخ کنگر پھر نہیں جڑتی۔ رہا فاصلہ وہ انھیں دو وزن میں شامل ہے۔

(فروع) فروع کی جمع ہے جسکے سننے درخت کی شاخ کہو کہ تعالیٰ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فُرُوعُهَا فِی السَّمَاءِ جب ارکان سالمہ اور مجرور سالمہ کو اصل کہا تو ارکان مزاحف و اوزان مزاحف کو فروع کہا مناسب ہو کہ وہ جڑیں ہیں اور یہ اونکی ڈالیاں۔

(فصل) جدا کرنا اور جدا ہونا اور قطع کرنا۔ چونکہ اسمین بنا کے موافق عدم اختلاف عروض میں واقع ہوتا ہے اور عروض مصرعین کا فاصلہ ہے۔ ایسے یہ نام رکھا۔ یا غایت کے حکم سے اسکو جدا کیا لہذا یہ نام دیا۔

(فک) بفتح اول و تشدید دوم۔ گتھی ہوئی دو چیزوں کو آپس سے جدا کرتا۔ باقی انفکاک میں دیکھو۔

تفاوت قرشت

(قبض) بالفتح نیچے سے پکڑنا اور گرفتگی یہ بسط کی نقیض ہے اور تیز مانگنا۔ رکن سے ساکن پنجم لے لیتے ہیں اس لیے یہ نام ہے۔ مولف کہتا ہے کہ ساکن خچم کے کمال ڈالنے سے رکن بقیہ میں روانی آ جاتی ہے اس روانی کو تیز مانگنے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

(قریب) بالفتح بمعنی نزدیک۔ یہ بحر بحر مضارع سے قریب قریب ہی معنی اسکے اسکے ارکان ایک ہی ہیں فرن فقط تقدیم تاخیر کا ہے یا بقول بعض زمانہ قریب سے مستخرج ہوئی لہذا یہ نام۔ (قصر) بالفتح و صا و حملہ۔ کوتاہ کرنا اور کوتاہی۔ جیسے قَصْرُ الْحَصْرِ چھڑی کو کوتاہ کرنا اسنوئی کہتا ہے کہ قصر بمعنی روکنا۔ لہذا فی المنتخب۔ آخر سبب آخر کے ساکن نکالنے اور اسکے ماقبل کو ساکن کرنے سے رکن میں کوتاہی آگئی اور حرکت سے رہ گیا بدین وجہ یہ نام رکھا۔

(قصم) بالفتح و صا و حملہ۔ ایسا توڑنا کہ جدا ہو جائے۔ اقصم نیمہ و ندان شکستہ۔ فی الصراح۔ و فقیہین دانت ٹوٹ جانا۔ لہذا فی عروض الغیاث۔ نصیر المحققین فرماتے ہیں کہ قصم اس بکری کو کہتے ہیں جسکے سینگ کا اوپری پرت جو کہ سخت ہوتا ہے ٹوٹ گیا ہو اور وہ شخص جسکا اگلا دانت آدھا ٹوٹ جائے۔ مولف کہتا ہے کہ اگر محقق کی تحقیق کو صراح سے ملا تو یہ لفظ بالفتح صحیح ہے۔ مفاہلتن کا پہلا حرف بنے میم کے نکالنے کو سینگ کا پرت ٹوٹنے سے یا آدمی کا اگلا دانت ٹوٹنے سے تشبیہ دیکر اس اسم سے سُمّی کیا۔

(قصیدہ) بالفتح دیاے معرّف۔ وہ مفرگہ گندہ اور گاڑ ماہو۔ شعر کا وہ حصہ جو پندرہ بیت سے کم ہو۔ شعر زیادہ ہونے کے سبب مفرگہ سے تشبیہ ہے۔

(قطع) بالفتح کاٹنا اور گلا گھوٹنا اور بریدہ اندام ہونا۔ ساکن و تہ مخبوع کے سقوط کو اور متحرک ماقبل کی تسکین کو بدن کاٹنے اور گلا گھوٹنے سے تشبیہ دی۔ سیفی نے خوب کہا کہ

یہ زحاف و تہ کے ساکن کو کاٹ لیتا ہے اور وہ تہ بیچ ہو لہذا وہ تہ کے واسطے یہ زحاف مناسب ہوا۔
(مقطع) بالفتح دغا سے بنتہ ساکن۔ میوہ چٹنا اور چھیلنا اور کاٹنا اور ستور کا آہستہ چلنا۔ منافعتین سے جب فہرستیں ارد لیا تو گو یا میوہ ہا کھل چرین لیا اور لام کی حرکت گزنی تو گو یا ستور کی حرکت جاتی رہی اور آہستہ چلنے لگا۔ بدین وجہ اسکو قطع کہا۔

(قلیب) بالفتح و یا یے معدوف۔ وہ پرانا کنواں جسکی جگت نہ ہو۔ بحر کا نام اس لیے رکھا کہ اول و دوم اسکا ایک کے، خاز پر وہ معدوف آنے سے وزن بے سر کا ہو گیا جیسے بے جگت کا کنواں۔ یہ بحر بحر صمیم کی مغلوب ہوئے مغایلیں اور صحر کا او و صحر ہو گیا ہو کیا خوب ہو تاکہ قلیب بمعنی مغلوب آجھاتا مگر ارقام نے صراح و قاموس میں ایسا نہیں پایا لہذا معنی وجہ اول صحیح ہے۔

کاف عربی

(کامل) جو چیز کہ تمام اور پوری ہو۔ دائرہ و متلفہ کی دوسری بحر سیفی کہتا ہے اس بحرین حرکتیں بہت تھیں اس لیے یہ نام ہوا اپنے اسکے ایک فارسی مصرع میں بین متحرک ہیں اگرچہ بحر وافر میں بھی ایسا ہی ہو مگر وافر کے سب متحرک متعل نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس بحر کی ضربیں عربی میں تو طرح آتی ہیں اس لیے اسکو کامل کہا۔ بقول بعض جب طرح اس بحر کو دائرے میں وضع کیا ہے اسی روش پر یہ کامل متعل بھی ہو بدین وجہ کامل سے موسوم کیا۔

(کبیر) بمعنی بزرگ۔ بحر کا نام اس لیے ہو کہ اوائل و وارکان میں دو مفعولات علی التواتر آواز کو شبیلہ کرتے ہیں اور اس سے وزن بڑا معلوم ہوتا ہے۔

(کسف) بفتح اول و سین مہملہ ساکن۔ علامہ زخشری قسطاس میں اور فیروز آبادی قاموس میں اور ستکا کی مفتاح میں کہتے ہیں کہ اسکے معنی کاٹنا ہے اور اسنوی نہایت الرغب میں کہتا ہے کہ اسکے معنی وز کا و در ہونا کذا فی میزان الاثکوار صاحب منتخب کہتا ہے کہ اونٹ کے زاو کاٹنا اور کپڑے کو پھاڑنا اور ستارے کا چھپنا۔ وہ مدفون آخر کا دور اس بحر کا کل کل لیتے ہیں اس لیے یہ نام ہے۔

یانا مفعولات کے سقوط کو اونٹ کے زاو کاٹنے سے تشبیہ دی ہے۔

(کشف) بفتح اول وسکون شین مجہدہ پر وہ وحجاب دور کرنا۔ **یَقَالُ کَشَفْتُ الشَّيْءَ** یعنی میں نے اس چیز کا پردہ دور کر دیا اور برہنہ کیا۔ صاحب منتخب کہتا ہے کہ کشف اور ابرہہ ہر کرنا اور دم اس کا پچیدہ ہونا۔ تاسی مفعولات کے سقوط سے گویا رکن بے پردہ ہو گیا بدین تشبیہ یہ نام ہوا یا تاسی مفعولات دراز اور آخر میں تھی اوسکے سقوط کو گھومنے کی دم اپنے پٹے تشبیہی (کفت) بفتح اول وسکون فاص تاسی موقوف۔ مضبوط پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لینا اور رکتا اور ہاتھ اور تیز چلنا دنی الحدیث **اَلتَّوْبَةُ بَيِّنَاتٌ كَهَيَّا تَيْسَلٍ** یعنی۔ دو کو اپنے رکنوں کو رات کے وقت۔ لہذا فی الصراح۔ و بضم اول یعنی چیز دراز وحاشیہ پراہن۔ من منتخب۔ بحر سبب کا نام اس لیے ہو کہ اسکے تین تین متحرک کو ایک ایک ساکن نے اپنے طرف کھینچ لیا ہو۔ یا ایک ایک رکن میں دو دو بار فاصلہ صغریٰ آنے سے ارکان اوسکے دراز ہیں۔

(کف) بفتح وتشدید فا۔ کسی کو ٹھہر لینا اور حاشیہ و دامن جامہ کو سینا تاکہ کوتاہ ہو جاوے جیسے کہتے ہیں **كَفَّ الثَّوْبَ** یعنی حاشیہ جامہ کو سی لیا اور بصارت کا دور ہونا۔ انوی کہتا ہو کہ رکن مکفوف کو جامہ مکفوف سے تشبیہ ہو کہ چونکہ دامن سی اپنے سے جامہ کوتاہ ہو جاتا ہو۔ یا حرف ہفتم ساکن سبب کے گرانے کو بصارت دور ہو جانے سے تشبیہ ہو۔

(کم) بالفتح۔ کسی چیز کی مقدار و اندازہ جہین ابعاد ثلثہ یعنی طول وعرض و عمق شامل ہو اور اپنی ذات میں قابل قیمت ہو اور اوسکی مقدار کی دریافت وزن یا عدد یا پیمائش سے تعلق رکھتے جیسے کل اشیاء ذوالجسم۔

(کیف) بالفتح۔ چگونگی اور کسی شے کی کیفیت اور ایسا ایک وصف ہو کہ اوسکی شدت وضعف تعلق سے تعلق رکھے اور اپنی ذات میں قسمت پذیر ہو جیسے حرارت و برودت اور مزے اور بو اور رنگ اور اثر ہشیا اور علم و جبل انسان وغیرہ۔

لام

(لین) بیاء معروف یعنی نرمی۔ اصطلاحاً وہ واو اور بای تحتانی جنکے قابل فتح ہو طرح

نور و طور اور عیب و غیب وغیرہ۔ چونکہ دونوں قسم کے حروف ماقبل مفتوح ہونے سے نرم
بولے جاتے ہیں اس لیے انکا نام لین رکھا۔

میم

(متدارک) بضم اول و فتح تائی فوقانی و دال مملہ مع الف کشیدہ و رائے مملہ مکسور۔
دریا بندہ و پیوند شونده۔ یہ متدارک سے ہو چکے معنی پاجانا و بلجانا۔ بحر غریب کو اس لیے کہتے ہیں کہ
اوسکے اسباب اوتاؤ کو پاگئے ہیں اور اوس سے پیوند ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ ابوالحسن نے اس
بحرین شعر پائے اور اسکو ادن بحرون سے ملا دیا جو کہ خلیل نے مستخرج کی تھیں۔ یا دائرہ مفردہ
بین ملا دیا اور یہ نام بتا دیا۔

(مستدانی) بر وزن متدارک۔ نزدیک ہونے والی شی۔ یہ دُ نوا اور دُ نئی سے ماخوذ ہے اول
بمعنی نزدیک آمدن اور دوم نزدیکی چونکہ اسکو بحر متقارب سے دائرے میں نزدیک کی ہر اسوا
یہ نام بھی متدارک کا رکھا گیا۔

(مشتق) بضم اول و تائی فوقانی مشد و مفتوح و سین مملہ مکسور۔ فراہم آنے والی اور تمام
ہونے والی چیز۔ یہ اتفاق سے ہو کہ قولہ تعالیٰ وَالْقَسَمِ اِذَا التَّسْوِیٰ معنی قسم ہو
چاند کی جب کہ پورا ہوا۔ ظاہر ہو کہ بحر متدارک کے بعد بحر متقارب کے دائرے میں فراہم آئی
ہی اور دائرہ تمام ہو گیا ہے یعنی پھر کوئی بحر اسکے ساتھ جمع نہوئی۔

(متشاکل) بر وزن متدارک۔ بہر گیر مانند اور مشابہ ہونے والی شی۔ یہ تشاکل سے ماخوذ ہے
جسکے معنی ایک دوسرے کے مثل ہونا۔ یہ بحر بحر قریب کے مانند ہے یعنی متشاکل میں خلع لاتن
آخر واقع ہو اور قریب میں اول باقی کل ارکان دونوں کے یکساں ہیں اس لیے یہ نام ہے۔
(متفقہ) بضم اول و تائی فوقانی مشد و مفتوح و فائی مکسور و قاف مفتوح بابائے زدہ۔
اتفاق کرنے والی چیز۔ دائرے کا نام اس لیے کہ اس میں دونوں بحرون کے ارکان خاسی
ہونے میں ترکیب و تدوین میں سبب اعدا و متفق ہیں۔

(مستحقا رسب) بروزن متدارک۔ باہم دیگر نزدیک ہونی والی چیز۔ اس بحرین ہر رکن پنجاسی
ہی۔ لہذا سب ارکان چھوٹے اور کوتاہ ہیں بدین علت نزدیک نزدیک واقع ہیں۔ اس لیے
یہ نام ہی یاد و دودھ کے درمیان ایک ایک سبب خفیف کا فاصلہ ہی بدین وجہ اوتا دین
قریب ہی یاد و دوسبب خفیف کے درمیان صرف ایک ایک و تد مجموع ہی بدین جہت اسباب
میں تقارب ہی یا اوتا دکی نزدیک ہی اسبب کے ساتھ اور اسباب کا تہا اوتا د کے ساتھ ہی بدین
وجہ یہ نام ہے۔

(مستحقا طر) بروزن متدارک۔ نقاط سے ماخوذ ہے جسکے منہ گروہ گروہ، ما اور چنے زرسپے
قطر سے ٹپکنا۔ عرب میں بولتے ہیں تَقَطَّرَ الْفَقُّمُ یعنی گروہ گروہ آئے۔ تقارب اس کے
ساتھ اس بحر کو گروہ ہونے سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔ یا ایک تقارب کے ساتھ اس بحر متدارک
کا دوبارہ ملنا گویا پہلے زرسپے قطر سے ٹپکنا ہے۔

(متشتم) بضم اول فتاویٰ فوقانی مفتوح ویم اول مشد مکسور۔ تمام کرنے والا۔ وزن کا نام
بدین وجہ رکھا کہ اس کے عروض و ضرب بلکہ تمام ارکان سالم ہوتے ہیں۔ اس سلامتی کو تشتم
سے تشبیہ دی۔

(مثلث) بضم اول وفتح ثانی مثلثہ ولام مشد مفتوح۔ دہ چیر حسین تین عدد شامل ہیں
وزن کا نام اس لیے ہے کہ اوسمیں تین رکن ہوتے ہیں۔ نظم کا نام اس واسطے کہ اس میں تین مصرعے
ہوتے ہیں۔

(مثل) بالکسر مانند۔ چونکہ اصول انعامیل یا شترک فعل باہم مانند ہیں لہذا یہ نام ہے۔

(مثنیٰ) بروزن مثلث۔ ثنائیہ سے ماخوذ ہے جسکے منہ آٹھ بیت ہیں آٹھ رکن ہونے سے
یہ نام ہوا۔

(مثنیٰ) بروزن مثلث آخر اختلف مقصورہ۔ انسان سے بنا ہے جسکے منہ دو۔ تمام بیت میں
دو رکن ہونے سے وزن کا یہ نام رکھا۔

(محبت) بضم اول وجیم تازی ساکن ذائے فوقانی مفتوح مع ثنائے سہ نقطہ۔ جرٹے اوکھڑی ہوئی چیز۔ بحر کا نام اس سبب سے ہو کہ گویا اسکو بحر خفیف سے اوکھڑا کر کیونکہ خفیف میں مس تفع لیں درمیان دو فاعلان کے ہو اور اسمین مقدم پس درمیان سے اوکھڑ کر شروع پر رکھ دیا ہو۔ محقق کہتے ہیں کہ میرے نزدیک عربی میں اسکو سوا مجز و کے مستعمل نہیں کرتے اور مجز و کیا ہو گویا جرٹے اوکھڑا ہوا وزن ہو اس سلسل سے اسکا نام محبت رکھا۔

(مجتلبہ) بروزن متفقہ۔ اجتلاب سے ماخوذ ہو جسکے معنی کھینچنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ دائرے کا نام ہوا سطلے ہو کہ اسکو دائرہ مختلفہ سے کھینچ کر لے گئے ہیں یعنی مفاہیلین اسکا بحر طویل سے اور مستغلن بحر بیسط سے اور فاعلان بحر مدید سے لے اورے ہیں۔ بقول بعض جلب بفتح اول و سکون دوم و ہم فتح دوم کثرت کے معنی پر ہوا اور اس دائرے کی جبرون کے شروع بحر ثمرت مستعمل ہیں اسلئے مجتلبہ کہا۔

(مجزو) بفتح اول و سکون جیم عربی ذائے عجیہ مضموم و واو معروض۔ جزو کی ہوئی شے۔ وزن سے ایک حصہ یعنی ایک جزو آخر محال ڈالتے ہیں اس لیے وزن کو مجزو کہتے ہیں۔ (محدث) دوم حائے حطی بروزن محبت۔ نئی پیدا کی ہوئی چیز۔ خفص نے متدارک کو نیا پیدا کیا اسلئے یہ نام ہو۔

(مخضرم) بضم اول و حائے حطی مفتوح و ضا و عجیہ ساکن و رائے مملہ مفتوح۔ مخضرمہ سے ہو جسکے معنی غلط کرنا۔ فیروز آبادی نے اسکے سب حروف مملہ بھی کہے ہیں یہ اور مخضرم بخای عجیہ و ضا و سمجھ دو وزن ایک ہیں۔

(محقق طوسی) بترکیب اضافی۔ علامہ تقی محمد بن خاں نصیر الدین محمد بن طوسی علیہ الرحمہ کا لقب ہے جو روز شنبہ یازدہم جمادی الاول سنہ پانصد و نود و ہفت ہجری مقام جہرود متعلقہ قم من مضافات طوس میں پیدا ہوئے اور ہفتاد و پنج سالگی میں انتقال فرمایا۔ نصیر ملت دین پادشاہ کشور فضل و یشکانہ کہ چاوا وادریز ماتہ تراوید۔ بسال شصت و ہفتاد و دو و ہجری العجبہ

بروز ہجدهم اندر گزشت در بغداد پد یہ پانچ واسطون سے حکیم بوعلی سینا کے شاگرد ہین انیسویں
مذہب اور اکثر علوم کے عالم تھے بہت کتابیں منقول و معقول میں تصنیف فرمائی ہیں انہیں سے
اونکی ایک کتاب علم عروض میں بھی معیار الاشعار نام مشہور و معروف ہے۔
(مختصر) اول مضموم و خائے مجہ ساکن و رائے ہملہ مفتوح بعد تائی فوقانی آخر عین ہملہ۔
نئی باہر نکالی ہوئی چیز۔ یہ اختراع سے ہے۔ متدارک کا نام اس لیے ہو کہ خلیل کے بعد خورش
نے فعلوں کے اجزائے اسکونیا باہر نکالا۔

(مختلفہ) دوم خائے مجہ بروزن متفقہ۔ اختلاف رکھنے والی شے۔ دائرے کا نام اس سبب
سے ہو کہ اس کے ارکان خماسی و سباعی ہونے میں باہم مختلف ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ اس کے
بحرون کے ارکان سباعی باہم مختلف ہیںے منافعین مستعملین فاعلاتن ہیں۔ مولف کی رائے
میں بسبب اشتراک خماسیات اس کے سباعی ارکان کل دوائر سے مختلف ہیں لہذا یہ نام ہے۔
(مختصر) بروزن مختصر و بجائے مختصر۔ خورش کتابا ہوا سین جرن دوم خائے مجہ و سوم ضا و مجہ
ہی اور یہ ماخوذ ہی آج مختصر سے جو کہ کثیر و وسیع ہر پس شاعر مختصر وہ ہیں جو کہ جاہلیت و اسلام
کے زمانے کو بکثرت پانچکے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بعضی گوش بریدہ ہی ہیںے وہ شاعر کہ زمانہ جاہلیت
سے زمانہ اسلام کی طرف قطع ہو کر آ گئے۔ صمعی کہتا ہے کہ وہ شخص جسکی وفات جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی ہو اور حضرت کوکلان سالی میں دیکھا ہو اور
اسلام نہ لایا ہو لیکن ابن رشین طبقات میں لکھتا ہے کہ صمعی نے غلط کہا کیونکہ لبید و جعدی
دونوں مختصر میں شاعر ہیں اور صفات مذکورہ نہیں رکھتے تھے۔ بعضوں کے نزدیک وہ شخص
جسکی نصف عمر زمانہ جاہلیت میں اور نصف اسلام میں گئی ہو۔ گمما صراح سعد الشارح
یہ اور مختصر بجائے حطی و ضا و مجہ دونوں لفظ ایک ہیں۔

(مدنی الطبع) فہرستیں و کسرون مع تہتائی مشد و بائتمہ و طائے حطی مشد و مفتوح بابا می و مد
ساکن۔ یہ لفظ مرکب مدینہ سے منسوب ہے۔ ایسی ذات جسکی صفات میں یہ بات ہو کہ بستی کے بغیر

اوسکا گزارہ ہو سکے۔ اس لیے انسان کو کہتے ہیں کیونکہ ایک آدمی کی واجبات اس عالم میں دوسرے سے متعلق ہر ایک اجتماع کثیرہ کو مدینہ کہتے ہیں۔ بکذا فی الاما خلاق۔

(مذیل) بروزن فہیل کھینچی ہوئی چیر اور یعنی دراز۔ بسم کا نام اس لیے ہو کہ اسکو طویل سے کھینچا ہو۔ بقول بعض دو دوسبب اوسکے ارکان سباعی کے اطراف میں کھینچے ہوئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اوسکے ارکان سباعی کے گرد ارکان خماسی کھینچے ہوئے ہیں یا بالعکس۔ ایسے اسکو مدید کہا۔

(مذیل) بضم اول و ذال مجہد دیا ہے معروف۔ دراز کرنے والی شے۔ یہ اذالہ سے ہو اور اذالہ ذیل سے جبکہ معنی دامن اور دامن زمین تک لٹکانا اور جو چیز کہ زمین پر کھینچی ہوئی چلے۔ بسم بسم کا نام اس لیے ہو کہ اوسمیں وہ ارکان سباعی آغا پر ہیں جبکہ درمیان و تد مفروق ہو اور اسباب خفیفہ اطراف میں پس گویا وہ سبب و تد مفروق سے علیہ ہو کر ٹٹک پڑے ہیں۔ (مراقبہ) بروزن مفاعلت۔ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور یہ رقیب سے مانو ذہی اور رقیب منازل قمر سے ایسی منزل کا نام ہو کہ جب وہ طلوع کرے مشرق کی طرف تو اوسکی منزل مقابل مغرب کی جانب غروب کرے اور منازل قمر سب اٹھائیں ہیں۔ چونکہ فاعلاتن فاعلاتن کے تن فادرمیانی کے نون اور الف میں سے کسی ایک کا سقوط اور ایک کا ثبوت واجب ہوتا ہو اس لیے اس سقوط و ثبوت معا کو ایک منزل کے طلوع اور ایک منزل کے غروب سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا یونہی مفاعیلن کے یا و نون کی تشبیہ بھی سمجھ لو۔

(مرج) بروزن شلث۔ وہ چیز جس میں چار اعداد شامل ہوں یہ ربع سے ہو۔ بیت مرج میں آخر تک چار ہی رکن ہوتے ہیں ایسے یہ نام ہو۔

(مردفہ) بضم اول و فتح راے پہلہ ح دال پہلہ شد مفتوح و فاعل مفتوح با راے زدہ۔ درپے آیا ہوا اور وہ شخص جو کسی کے پیچھے سوار ہو یہ رد ف بالکسر ہے۔ قافیہ مردفہ میں مرد علت نے فاعلہ روی کے پیشتر واقع ہوتے ہیں۔ لہذا سوار مذکور سے تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔

اور ردیف ایک کو کب کا نام جو سطر کے قریب واقع ہو پس حروف علت کو اسی کو کب سے
مشابہ کر کے مردفہ کہا جیسے کاروبار کا الف و نور ظہر کے واو اور اسیر ظہیر کے تحتانی حروف
ردیف ہیں اور یہ سب قافیہ مردفہ ہیں۔

(مرکن) بضم اول و فتح رائے ہلکہ مع کاف تازی مشدرو مفتوح آخر نون ساکن۔ یعنی
پستان بزرگ اور وہ ناقہ جسکے تھن بڑے بڑے ہوں۔ کذا فی الصراح۔ بحر مثل سمیت کا نام
اس لیے ہے کہ اسکا ہر مصرع خلاف قاعدہ ایک رکن زیادہ رکھتا ہو گویا اسکا تھن بڑھ گیا ہو
(مزا حفت) بضم اول و زای مجملہ و کا حلی مفتوح۔ گری ہوئی چیز اور اپنی اصل سے دور
ہوئی شے۔ یہ زحاف سے ہی جسکا ذکر ہو چکا۔

(مستراو) بضم اول و سکون سین مملہ و تازی فوقانی و زای مجملہ مفتوح۔ جو چیز کہ زیادہ کی گئی
ہو۔ چونکہ آخر بیت یا آخر مصرع ایک جز بڑھائے ہیں یا سنی بڑھ جائے ہیں بدین جہت اس
جز کا نام ہے۔

(مسجع) بروزن مریع سخن با قافیہ۔ سجع بالفتح سے ماخوذ ہے جسکے معنی کبوتر یا قمری کی
آواز اور اونکا بولنا تحقیق یہ ہے کہ اگر قافیہ نثر میں درمیان فقرہ و آخر فقرہ ہوں تو وہ نثر
مرصع ہو اور اگر صرف فقرے کے آخرین ہوں تو وہ کلام مسجع ہو اور اگر نظم میں درمیان شعر بھی ہوں
تو وہ کلام ستمط ہو اور اگر صرف آخرین ہوں تو اس کلام موزون کو مستقی کہتے ہیں۔

(مسدس) بروزن مریع۔ وہ شے جس میں چیزیں چھ شامل ہوں۔ یہ سدس سے بنا ہے جسکے
معنی چھ۔ بیت میں چھ رکن اور نظم میں چھ مصرعے ہونے سے یہ نام دونوں کا ہوا۔

(مستمط) بروزن مریع۔ تاکہ میں گوندھے ہوئے موتی۔ ستمط بالکسر سے ہے یہ وہ تاکہ میں
موتی یا پونٹھ پر دی ہو۔ وہ بیت جس میں تین یا چار جگہ ایک قسم کا قافیہ ہو اور وہ نظم جس میں تین
مصرعے سے لیکر دس مصرعے تک ہوں۔ تین مصرعے والی نظم ثلث ہے۔ چار والی مریع۔ پانچ
والی خمس۔ چھ والی سدس۔ ساتھ والی سبع۔ آٹھ والی ثمن۔ نو والی مشع۔ دس والی عشر

الغرض یہ آٹھوں سمت کی زمین ہیں۔

(مشاکل) بضم اول و شین معجہ مع الالف کشیدہ و کسر کاف تازی مع لام ساکن۔
مانند اور مشکل ہونے والا۔ یہ مشاکلت سے ہو چکے معنی مشکل ہونا۔ باقی مشاکل میں دیکھو۔
(مشتبہ) بضم اول و سکون شین معجہ و تازی فوقانی مفتوح و بای موحده مکسور و ہاے
منظرہ مفتوح بآئی زدہ۔ دائرے کا نام اس واسطے ہی کہ اسکے ارکان مفروقی یعنی مس تفعیل
و فاع لاتن ارکان مجموعی مستفعلن و فاعلاتن سے ملفظین مشتبہ ہیں۔

(مشتطور) کمنول۔ نصف گرایا ہوا۔ شرط بالفتح سے ہو چکے معنی پارہ نصف اور ایک
چیز کو دو نیمہ کرنا۔ عرب کہتے ہیں اُحْلِبْ حَلْبًا لَّكَ شَطْرُكَ دودھ لے دودھ کہ تیرے
واسطے نفع کا حصہ ہو۔ وجہ ظاہر یہ کہ جب ایک بیت کو نصف کر کے ایک حصے کو پوری بیت
سمجھتے ہیں تو اس پر یہ تعریف صادق آتی ہو۔

(مصرع) بکسر اول و سکون صا و مہملہ و راے مفتوح باعین بے نقطہ۔ صرع بفتح اول
و کسر اول سے ماخوذ ہے۔ جسکے معنی زمین پر گردینا اور درخانہ کو دو طاق کرنا۔ کذا فی المنتخب
مصرع و مصرعہ او سکے صیغہ آلہ معنی کوڑون کا ایک پٹ۔ بیت یعنی گھر کے واسطے پٹ
ضروری ہو اور بیت شعر کے لیے مصرع واجب اور جس طرح ایک پٹ سے دروازے کی محافظت نہیں
ہو سکتی اسی طرح ایک مصرعے سے بیت ادھوری رہتی ہے۔ مَصْرَع بضم اول و فتح دوم و تشدید
و فتح سوم تصرع سے ہو چکے معنی پنک دینا اور بیت کے مصراع اول میں بھی قافیہ لانا۔ لہذا
فی الصراح چونکہ مصرع مشدین تو افق وزن و توافق قافیہ و تغیر رکن عروض کی شرط ہے
لہذا مصرع اول میں خود بخود قافیہ ہو جائیگا اور مصرع مشد و کملائیگا گویا دروازے کے
دو پٹ پورے ہو جائینگے۔

(مضارع) بضاد معجہ بروزن مشاکل چیز مشابہ۔ مضارعت سے بنایا ہو چکے معنی مشابہت
یہ بحر مریض میں اندر دی رکن بحسب ہر جن سے مشابہ ہو اور دونوں مصدر الاصل ہیں اور بنائے

مخبر و اندازہ نام ہے۔ خلیل نے نہایت میں کہا ہے کہ بحر مقتضب سے مشابہ ہے کہ دونوں میں و تدفرون
ہی اور بحر خفیف سے مشابہ ہے کہ دونوں میں و تدفرون اور و تد مجموع ہے۔ سنی کہتا ہے کہ
بحر منسرح سے و تدفرون ہونے میں مشابہ ہی ان وجہوں سے یہ نام ہوا۔ مولف عرض
کرتا ہے کہ دائرہ مشتبہ کی کل بحرین و تدفرون اور و تد مجموع پر مشتمل ہیں پھر سب
میں مشابہت باہمی ہوگی مضارع کی خصوصیت بیکار ہی ان یہ کہہ سکتے ہو کہ بحر مشاکل
سے اپنے دونوں ارکان میں مشابہ ہی لیکن مشاکل عرب میں غیر متعل ہی بدین وجہ
وجہ اول معقول ہے۔

(مضاعف) بروزن مزاحف۔ دو چند اور زیادہ کی ہوئی چیز۔ یہ نصف بالکسر
سے ہے۔ وزن کو دو چندان یا زیادہ کرتے ہیں اس لیے یہ نام ہے۔
(مطرد) بضم اول و طائے حطی مشد و مفتوح و کسر رای مہملہ مع دال اسجد۔ مستقیم اور ایک
وتیرہ پر رہنے والا اور ایک دوسرے کے پیچھے ہونے والا۔ یہ اطراد بالکسر و مشدو سے ہے کہ
شاؤکی ضد اس لیے ہے کہ عام طور پر مستقیم رہتا ہے۔

(مطلع) بفتح اول و سکون طائے مطبقہ و لام مفتوح مع عین مہملہ آفتاب اور ہر چیز کے
نکلنے کی جگہ یہ طلوع بالضم سے ہے۔ ایک نظم مقررہ کا پہلا شعر اسو طے ہے کہ دمان سے اوس
نظم نے گویا طلوع کیا۔ رکن اول مصراع دوم کو اس لیے کہتے ہیں کہ دوسرا مصراع اوس مقام
سے شروع ہوا ممکن تھا کہ مصراع اول میں یہ نام رکھتے لیکن اصطلاحاً فرق رکھا جیسا کہ
ابتدا میں۔

(معاقبہ) بروزن راقبہ۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا۔ یہ عقب بفتح سے ہے جبکہ معنی پس چڑھ
آمدن۔ لہذا فی المنتخب و المصراع۔ دو اسباب خفیفہ کے دونوں ساکنوں کے ثبوت و سقوط
معا کا نام اس لیے ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہیں۔
(معقد) بروزن مثلث مضبوط بندھا ہوا۔ مصراع اول مصراع دوم سے حسین مثنیٰ و نظماً

دایستہ ہی اس واسطے یہ نام ہے۔

(مفاعیل) مفعول کی جمع کثرت ہے باقی افعال میں دیکھو۔

(مقتضب) بضم اول و سکون قاف و فتح تائی فوقانی وضاً و مجہدہ۔ کاٹا ہوا اور تراشا ہوا۔

یہ اقتضاب سے ہے جسکے معنی بریدن۔ اس بحر کو بحر منسرح سے تراشا ہی اس لیے یہ نام ہے کیونکہ دونوں کے ارکان ایک ہیں نقطہ تقدیم و تاخیر کا فرق ہے۔ بقول بعض اقتضاب سخن معنی ارتجال

سخن ہی یعنی بدیہ کہنا اس کا وزن بھی بدیہ ہوتا ہے یعنی نہایت روان۔ محمد ابن قیس

کہتا ہے کہ اسکو بحر منسرح کے رکن سوم یعنی مفعولات سے قطع کیا ہی لہذا یہ نام دیا ہے۔ یعنی

کہتے ہیں کہ منسرح کا پہلا رکن قطع کرو تو مقتضب مجز و پیدا ہو گا پس مجز و اور مقتضب کے ایک

معنی ہیں یعنی جزو کردہ شدہ و قطع کردہ شدہ لہذا یہ نام رکھا۔

(مکافئہ) بروزن مفاعلتہ۔ پورے لینا اور ایک دوسرے کی یاری کرنا۔ کف بالفتح

سے ہے جسکے معنی کسی چیز کو لے لینا اور نگاہ رکھنا۔ لہذا فی الصراح۔ دو سب کے ساکنوں کو

مٹا کر ادینا یا مٹا بجال رکھنا یا ایک کا سقوط اور ایک کی بجالی۔ یہ تین حکم ہوئے پس تنوین

احکام معاقبہ اور مراقبہ کا مجموعہ ہیں اور اسی حکم مجموعہ کا نام مکافئہ رکھا گیا و دونوں کو

پورے لینا ہی اور یہ مکافئہ ان کے احکام کی محافظت و نگہبانی کر رہا ہے لہذا اس نام سے

موسوم کیا۔

(ملح) بروزن مرتب۔ روشن اور درخشان کیا ہوا اور سونا چاندی چڑھانے سے چمکایا

ہو ایک زبان کی پوری نظم میں دوسری زبان کا ایک مصرع یا ایک بیت یا زیادہ ملا دینا

گویا اس نظم کو چمکانا اور ملح کرنا ہے۔

(مستتر صر) بضم اول و سکون و تائی فوقانی مفتوح و زبائے مجہدہ مکسور و عین مہملہ مفتوح

یا تائی زبدہ۔ باہر کھینچی ہوئی چیز۔ یہ انشراح سے ہے جسکے معنی باہر کھینچنا اور اوکھڑا کرنا اور کھینچنا

اسکا مادہ نزع ہے۔ چونکہ دائرہ سالمہ سے دائرہ مجہدہ کو باہر کھینچتے ہیں اس لیے یہ نام رکھا۔

منظم بضم اول و سکون نون و تا سے فوقانی مع ظا منقوطہ مفتوح پر و یا ہوا اور ہر چیز کہ درست ہو گئی ہو۔ متدارک کا نام اسلئے ہے کہ خفش نے اسکو دائرہ متقارب میں پرودیا اور اس سے دائرہ درست ہو گیا۔

(منقص) بروزن منظم کم کی ہوئی شے۔ اتقاض سے ہے جسکی معنی کم کرنا اور کم ہونا کہذانی الصراح۔ عوض و ضرب میں نقصان ہونے سے یہ نام رکھا۔

(منسرح) بضم اول و سکون نون و سین مہلہ مفتوح و کسر طے مہلہ مع حاکطی۔ برنہ و تیر و بیہ النسرح سے ہے جسکی معنی آسانی و روانی اور مفارقت اور جاسوسی یا ہل کرنا یا بھر کے دو متغزل کو مفعولات درمیانی آپس سے جدا کرتا ہے لہذا یہ نام ہر بقول بعض اسکی سرکن کو آغاز پر دو و دو سبب خفیف ہن اور اس اوہین سانی اور روانی پر نیصہ کہتے ہیں کہ اسکا ایک ایک حصہ انتہا ایک ایک رکن کا ہوتا ہے گویا اصل سے بالکل نہ ہو گیا اور جامد اصلی سے نکل آیا۔

(منعکس) بروزن منترعہ۔ بازگو نہ ہونیوالی چیز۔ انعکاس بالکسر سی و جکی معنی بازگو اور ایک جسم صاف میں دوسری صورت کا نمودار ہونا۔ دائرہ مستحادث کا نام اسکو رکھا کہ دائرہ کشتبہ کے برعکس ہر نیو کشتبہ کی ہر بحر میں دو و دو تدجمع ہیں اور ایک ایک و تدفق اور منعکس کی ہر بحر میں ایک ایک تدجمع اور دو و تدفق۔ یا تلفظ کی رو سے دائرہ کشتبہ کے ارکان اسہین کہائی دیتی ہیں سو جب یہ نام رکھا۔ (منفردہ) بروزن منترعہ جو چیز کہ تنہا ہو۔ انفراد بالکسر سے ہے جسکی معنی تنہا ہو جانا خلیل نے بیشتر بحر متقارب کجا بیہ ارہ بنایا تھا اسواسلئے یہ نام بتایا تھا۔

(منہوک) کسقول ملاغی سے گلا یا ہوا۔ انہاک بالکسر ہے جسکی معنی ضعیف و لاغر کر دینا اور عقوبت کرنا جیسے بولتے ہیں خنکۃ الحنسی یعنی لاغر کیا اور سکوت ہے بعض کہتے ہیں منہک الضرع۔ سے ہے جسکی معنی ہاتھ میں جھکنا و وہ تنہا ہی لیا۔

وزن کا نام سوا سطر ہے کہ وافی سدس میں آسمین وہی رکن رہ جاتے ہیں اس نقصان
ارکان کو لاغری سے یا چار رکن نکل جانے کو بالکل دودھ کو کنج لینے کی تشبیہ دیکر یہ نام رکھا۔
(سوا زین) بروزن مغایل نیز ان کی جمع ہر جگہ معنی ترازو۔ چونکہ ارکان کے سوا
اجزائے جاتے ہیں لہذا یہ نام ہے۔

(مواضع) بضم اول و کسر سین مہلج العین مہلہ۔ وسعت اور فراخی رکھنے والی چیز
جو جسکو معنی کشادگی اس بحر کے صدر میں سب کے بعد فاصلہ صغریٰ موجود ہے بدین سبب
رکن میں وسعت آگئی ہے اور بحر کشادہ چین ہو گئی ہے۔ اس سوا یہ نام رکھ دیا۔
(موتلفہ) بروزن منترعہ۔ الفت رکھنے والی شے۔ ایٹلاف ہے جسکو معنی باہم موا
ہونا اس دائرہ کے سبب ارکان یکساں ہیں یعنی ہر ایک میں تدمج اور فاصلہ صغریٰ ہے لہذا
باہم موافقت ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کے رکن مکرر ہیں اور اجزائے مکرر باہم متلف ہو
ہیں اسلئے موتلفہ نام ہوا۔

(موقد) بضم اول و فتح واو و حاء حطی مشدّد و کسور آخر و ال مہلہ۔ وحدت کہنے والی
یعنی ایک ہونیوالی شے۔ وجہ مناسبت ظاہر ہے کہ شعور واحد بجز میں ایک ہی کن ہوتا ہے۔
(موقور) کفول یعنی تمام چونکہ خرم سے بچے ہوئی رکن میں کوئی حرف ناقص نہیں
بلکہ اس کے سبب جزاء و غیر تاقی کے ساتھ موجود ہیں لہذا یہ نام ہے۔

(مہلہل) بضم اول و ہر دو لام ساکن و نائے اول مفتوح و دو م کسور یعنی تیز اور تاز
مفتوح۔ یہ امر القیس شاعر بن ربیعہ کو فی کالقب سوا سطر ہے کہ اس نے ایک شعر میں جو کہ
جو کمال مضمون (اہلہل) کا لفظ کہا ہوں سے لہذا تو غل فی الکراع عجینا
ہلہل آثار سالکا و صبت لا جوت کہ چاروں کے ساتھ کے
قطع میں انہیں سے بد قوم نے مبالغہ کیا قریب تھا کہ میں خون کا عوض لیں یا مالک یزید
میں کسب وادہا قیلہ قلب میں ایک شخص کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مہلہل امر القیس

ماسون کا نام ہے۔ لہذا فی القاموس۔

نون

(نحر) بالفتح اونٹ کو کشتہ کرنا اور سینے کو چیرنا اور زخمی کرنا۔ لہذا فی الصراح۔ سیغی
کتاب ہے کہ مفعولات سے صرف مف باقی رہ گیا تو گویا رکن کو بالکل کشتہ کیا بدین شگ
یہ نام دیا۔ موف کے قیاس میں مف عولات سے پہلے لات کو گرایا چھو کو۔ لہذا
کے سینے میں دو زخم لگے اور اونٹ کو بھی اس طرح زخم کرتے ہیں اسلئے یہ نام ہے۔
(نصیر المحققین) تحقیق کر نیوالون کے مدوکار۔ راقم الحروف نے محقق طوسی
کا اکثر یہی نام لیا ہے۔

(نقرہ) بفتح اول دسوم۔ نقر بالفتح سے ہے اور نقر کے معنی مرغ کا دانہ چننا اور
بار بار اونٹنگلی مارنا از صراح و منتخب۔ سعد الشارحین کہتے ہیں کہ نقر بالفتح در اصل مرغ کا
وانا چننا اور اس سے مراد ناخن یا نضراب زانا تا رو غیرہ پر تاکہ آواز نکلی اور اسکی جمع نقرات
(نقص) بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی۔ ایک حرکت اور ایک حرف کی سقوط سے
گویا رکن میں نقصان آیا اس لئے یہ نام بتایا۔

واو

(وافر) بکسر نا۔ بمعنی بسیار۔ و فورضبتین سے ہے جبکہ معنی تمام ہونا اور زیا
ہونا دائرہ متعلقہ کی پہلی بحر کا نام اسواسطے رکھا کہ حرکات اس میں بہت ہیں۔ فقو
بعض شاعر عرب اس بحر میں بہت ہیں لہذا یہ نام ہے۔ بحر سخت مہمل کا نام
اسلئے ہے کہ اس میں اسباب خفیفہ وافر ہیں۔

(وافی) بر وزن کافی۔ تلم و بسیار۔ بیت کا نام اسواسطے ہے کہ اسکی ایک
مصرعے کے تمام ارکان ارکان دائرہ کے متعدد ہوتے ہیں۔ یا اس بحر کے وافی
عام ہے اور نام خاص اور عام بہت ہوتا ہے۔ علامہ زحشری متخلص ہیں بحرین۔

کل مصراع استونی دائرۃً فهو التام و اذا المیأت
الانتقاص علی جمیع جزئہ الاخریٰ فهو الوافی۔ یعنی جو مصراع
کہ مشتمل ہو جمیع اجزائے دائرہ پر باعتبار عدد و اور سلاست ارکان کے
وہ تام ہے اور اگر مجز و نہ ہو تو وافی ہے۔

(و ثد) بالفتح و تاءے فوقانی مفتوح آخر ذال مہملہ۔ بمعنی میخ ہے۔ میخ رسی کے تہ
ضیمہ میں درکار ہوتی ہے اس کے سب کے ساتھ جزو میت کا یہ نام رکھا۔ پھر بدین
جکے متحرک پانچ باس جمع ہوا و سکو مجموع او جبکہ متحرک نہیں علی گئی اور فرق تھا و کو مشرقی
(وزن) بالفتح و زائے مجہولہ سجدگی اور تولنا۔ شعری کے متحرکات و ساکن
کے نظام کو ارکان لہجہ ملانا اور تابع کرنا گویا اوستا تو لہجہ ہے۔

(و ققص) بالفتح و قاف و صاد مہملہ۔ گردن توڑنا۔ فاصلہ منفرج کے متحرک و دم کو
ساکن کر کے گرانگویا او سکی گردن توڑنی ہے۔ بقیاس مولف متغافلین میں ہم کو بحر
تہا و اور سر کے بحر گردن ہوتی ہے بدین جہت سقوط ناگو گردن یعنی بحر شیبہ دیکر یہ نام رکھا
(ہائے ہوز)

دہتم، بالفتح و تاءے فوقانی۔ دانت جڑ سے توڑ ڈالنا۔ بدین خنضین متوالی آخر میں
ایک پورا سبب و ایک حرف اور ایک حرکت کو گرانگویا کرنا کا دانت جڑ سے
توڑنا بحر بدین قیاس یہ نام ہے۔ یا مفاعیلین بحر حرکت میں باقبل کمال ذالنا بحر
دانت توڑنے کے ساتھ تشبیہ ہے بدین رو کہ عین کی جڑ میں بیان یا تختانی لگی تھی۔
(نہج) کشف اول و زای مجہولہ مفتوح مع ضم تازی ساکن۔ کمان کا کرنا تیر چلنے و رفت
اور آواز رعدا و آواز خوش اور سرود و ترانہ کی ایک قسم ہے۔ کذا فی الصراح و المنتہی۔
بقول محمد بن تیس نے کے معنی آواز کا ملانا اور پھر تاجیکو عربی میں ترعید و ترندی
گنگری بالکسر کہتے ہیں اور غنائی عرب ترعید و ترانہ اسی بحر میں ہوتی ہیں لہذا یہ نام

سببی کہتا ہے کہ اس بحر میں اول و تدبیر مجموع ہے اس کے بعد دو سبب خفیفہ و دریا تنہا
مذموت اور آواز ہلانے اور پہرے کی واسطے حمد و معاون ہیں بدین ترتیب یہ نام بحر بیضی
کہتے ہیں کہ ہرج و مرج اصل کلام متقارب کو کہتے ہیں اور اس کے ارکان کے اخیر میں دو سبب
تقارب ای ہیں اس تقریب سے یہ نام رکھا۔

فیروز آبادی قاموس میں کہتا ہے کہ الخرج محرکۃ من الاغانی وفیہ تہ
وصوت مطرب وصوت فہ کچھ وکل کلام مندار کے متقارب
یعنی ہرج بالشریک لغویوں کے اقسام سے ایک قسم ہے اور اس میں ہم ہوا و آواز
آوردہ آواز جو بیٹھ جائے اور جو کلام کہ پی در پی اور تقریب قریب۔ قدم معنا۔
الضیر المحققین علیہ الرحمہ ارشاد کرتے ہیں کہ ہرج آواز یا ترجمہ کو کہتے ہیں اس کو بحر
حسن و خوبی کی وجہ سے بدین نام نامور کیا۔ واللہ اعلم بحقیقہ المعانی والصلوٰۃ
علی محمد وآلہ الطاہرین

فصل دوم لغات متعلقہ مشکل (اگر ت) الف محدودہ و کثرت و بی

مہلہ ساکن و تابی فوقانی موقوف یعنی موقوف
پہرے کی ہے۔

(الف)

آپا تا کا (الف محدودہ و بیپا سی بالف) (اگم) کی کا آنا متنتہ شاستر یعنی علم و عوت
کشیدہ اور تابی فوقانی بالف کشیدہ کو سٹا (انتہ) خوشی
و کاف تازی بالف تخت اثری کی شی۔ (اچھیرا) متلون۔ ایک سار کا نام
(آریا) دوم رای مہلہ مالک بزرگ۔ قریب حدرا ہے۔

(اتیوگتا) بفتح ہمزہ و تائی فوقانی مشد کسور (اوام) آزد و براز بردست - بڑی رسی -
و تحتانی مخلوط مع واد معدولہ و سکون کاف تانہا (ار و ہ) برابر کا حصہ یعنی نصف -

و تائی فوقانی بالف کسیدہ - اسکی اصل تیو (ارن) سمندر -

کتہا بہا مخلوط ہے - ات بمعنی بزرگ و (ار نو) سمندر

او کہ تہ بمعنی جان کر کہ یعنی جان بزرگ (ا شٹی) ایدہ شٹ سے منسوب - استناد دیکھو -
و مبالغہ - (ا شٹک) بضم ہمزہ و سکون شین معجمہ و

(ات شکر) ات معلوم شکر بمعنی شکر کہ نون آخر کاف تازی - اک اور پ اور
ایک ملک کا نام - کنگری - نہایت شیرین - جلد کام کر نیوالا -

(ات و ہرت) ات بفتح ہمزہ و کتلے (اکثر) اسکا مادہ کثر ہے احرف نفی -
فوقانی - و ہرت بکسر و ال مہلہ مع مخلوط کثر جو چیز فنا ہو جا کل کے معنی و ای قائم
ورای مہلہ ساکن و تائی فوقانی موقوف بٹا حروف تہجی -

متحل اور صابر - (اکن) بفتح ہمزہ و سکون کاف پارسی و لٹ
(ات کرت) بضم ہمزہ و تائی فوقانی ساکن بمعنی آتش -

و کسر کاف عربی و کسر کسور و تائی فوقانی (ال لالا) بہت سیخ یہہ یا شاہ ہے -
مشد و - کاٹ ڈالنا - عمدہ باتیں کرنا - (امرت و ہن) آب حیات کو مثل آواز
(ات کرت) بفتح ہمزہ و کسر تائی فوقانی و کسر صدائے شمین -

کاف تازی و رای مہلہ ساکن و تائی فوقانی (امرت گت) آحرف نفی - مرت موت
موقوف بڑی تدبیر - گت چال آب حیات کو مثل چال یعنی رفتار خوش

(ا شٹا) بفتح ہمزہ و تائی فوقانی مشد کسور (املا) بے میل چیز یعنی صاف -

دشین بمعنی ساکن و تائی ہندی بالف کسور و تائی (انسا) بے سروالا - سر کے پیچھے چلنے والا
اشت بضم اول ایک تخم کا نام - بڑی پھلی ان بفتح امل و ضم نون کیلے پیچھو دوڑنا -

(انسپراس) ایک قسم کے برفوں کی ترتیب باسے موحده
 کرنا جسکے سہارے میں غیر چلین۔ ایک صنعت (پڈل لیکھا) نجر برف۔ پڈل کی اصل
 کا نام بہاشا میں بجائی قافیہ سے مل ہے۔ دھڑکتا ہے۔
 دانستہ بفتح اول و سکون نون و فتح تاء (پڈن) باللام بجلیوں کا حلقہ۔

فوقانی مع اسے مہلہ بمعنی فرق۔ (بریت) کوئی چیز قائم کرنا۔ وارہ۔
 (آن عجل) بعد کوئی چیز دینے والی (برج بہاشا) کبیر اول و سکون اسے
 (انشط) اسکی اصل انشہ ہے۔ ہوتی کا مہلہ و جیم نازی شکرت میں اسکی اصل
 نام جو علم کی دیوی ہے۔ (برج بہاشا) برج کبیر و او بمعنی انہو

(اندر بجز) بحر بمعنی الماس اندر کا ہتیا کہ و خلط و شمول۔ بہاشا بفتح موحده مع آ
 وہ ہیرے کا ہے اور بقول بعض برق کا۔ مخلوط و شبن معجمہ بالف کثیدہ بمعنی آواز گھنگو
 (او میند بجز) شبن کا ہیرا۔ اسکی اصل برج اصطلاحاً حائند و ستان میں ایک غریبی
 آپ اندر بجز اب اندر سے مراد وہاں شبن، احاطے کا نام جو چوراسی کو جسے گردین
 (او و شط) خواہش کیا ہوا۔ کسی شے کو او سلین کہی بن شامل ہیں جسیر بندان
 اصل قرار دیکر اس کے دوسری چیز خال لینا اور ستہرا اور گول وغیرہ۔ اوسی برج کی
 اصل الاصول۔ زبان کو برج بہاشا کہتے ہیں۔

(او کتا) بضم اول و او معدولہ کا تازی (برن) قوم اور ذات اور بن۔ حروف
 ساکن و تاء فوقانی بالف کثیدہ۔ جان (بروا) اسکی اصل مر و بفتح و اوین ہے
 بولی ہوئی بات۔ اور یہ لفظ دور سے نیسے جسکی معنی ہوت

(اہست) بفتح اول و کسر لمے ہوز و شبن و رخت کی ایک قسم ہے۔
 (اہینر) اسکی اصل باہیر ہے (برہتی) کبیر اول و سکون رگ مہلہ فتح
 لمے ہوز و تاء فوقانی باحتانی موحده
 گوالونکی قوم۔

بزرگ خان عورت - بری -
 (بسترگ) دنیا - چھوڑنا - پانی چھوڑنا شیطان - دربان - اسکی اصل پتہ
 برن کی کسم -
 (بستنگ) زیمن سنبھالنے والا - (بیگونی) بہت تیز چلنے والی -
 (بستنگ) بیمار کا ٹیکا -
 (بستنگ) محنت موقوف ہونا بخیر آرام (پادا کھلک) پاؤں کا دکھ دینے والا
 (بستنگ) غیر برابر اور طاق - (پٹاکا) علم کا پھر ہرا -
 (بکرت) کبیرے سوجھ دکاناری (پد) پاؤں رکھنے والا - چوتھا حصہ
 (بکورت) کسور ورا مہلہ ساکن آخر فوقانی - (پد و ہری) پاؤں رکھنے والی -
 (بکورت) اور بکار کسور کے معنی انجام اور پورا ہونا (پد و ہری) کھل کے مثل ایک میل کمال
 (بکورت) بدلتا - (پرم پد) درجہ اعلیٰ اور وصل حقیقی -
 (بکورت) زیادہ محبت دار اور محبت اور اثر (پرتی) سہارا دینا سبب - جانتا -
 (بکورت) بمعنی کنایہ و صنعت کی متعلق (پرستار) سبب کو کا جھل پہلا و
 (بکورت) لکھنا بجا کہتے ہیں اور لفظ کی فوت کی (پریا) پیاری
 (بکورت) ایک قسم - (پرتی) روشن کرنیوالی - جلائیو
 (بکورت) بانٹنا اور تقسیم کرنا - (پرتی) بہرہ بانٹنا ہے -
 (بکورت) قسم و نوع و فرق - (پرتی) شمار رکھنے والی ہے -
 (بکورت) سانپ کا چلنا - (پرتی) بفتح اول اور کھلے ساکن
 (بکورت) راجا کا ماتھی - (پرتی) کستاری فوقانی مثیلین معر ساکن
 (بکورت) سانپ پر جانور مودی - (پرتی) ہندی مالف کشیدہ - عزت ایک حکمران
 (بکورت) حوا فرادہ ماتھی - (پرتی) بکسول اور مہلہ ساکن

تای فوقانی جگتی کا قائم ہونا۔ باقی جگتی میں کہو۔

(پر کرت) بکسر اول وراہلہ مفتوح ہو کر کسرت
تازی وراہلہ ساکن مع تا فوقانی۔ عادت

(پر ہرن کلکا) گلبازی

(پلیٹ) ٹیڑھ چلنا اور کرونا اور آواز ٹرہنا۔

(پچل پنجم) پھلانگ مارنیوالا جیسے بندریا میٹک

(پلیٹ) اسکی اہل پلو بلا مشدود او مفتوح ہر

بسمنی برگ درخت پی گیڑ کر پالو بنا ہے۔

(پنڈ) گولاجسم۔

(پنچ چاہر) پنج چنور۔

(پنچت) سطر ہند میں پانت مشہور ہے۔

(پنگل) اسکے چودہ معنی ہیں ۱۔ سانپ کی

ایک قسم ۲۔ بندر ۳۔ نو نمونوں میں سے گولی

نمت ۴۔ ایک نمنی یعنی ولی کا نام ۵۔ زہر

ستارہ ۶۔ سرخ تار ۷۔ جو پیکرہ جلیج کی لوکا

رنگ رکھے ۸۔ نبض کی ایک قسم ۹۔ قانون لکھی

۱۰۔ سرس کا درخت ۱۱۔ بیوا کی قسم ۱۲۔ ایک

درخت زہر دار ۱۳۔ ایک ساز کا نام ۱۴۔ ایک

سانپ کا نام جکا باب کشپ بفتح کاف تازی

شین مشدود کسر و فتح بائی خالصی اور ان کا

نام کدو ہے بفتح کاف تازی ہوال جہلہ مشدود

مفتوح وراہلہ جہلہ باد او معروف۔

(پو ماوتی) پہول والی۔

تا سے فوقانی

(تال) ماتو نکا بجانا اہل موسیقی کی اصطلاح

میں دو تین ماتر کا وقت۔ یہہ تر سے

بنا ہر جیکی معنی ٹپنا۔

(تاتنگ) کان کا ایک زیور۔

(تہنگی) تین جز رکھنے والی شے۔

(تروٹک) توڑنے والا۔ یہ تڑٹ سے

ہے جسکے معنی توڑنا۔

(ترسٹ) بکسر اول وراہلہ کسودو معنی تا

ہندی مع تباے فارسی جو چیز تین جگہ ہے

غیر برابر ہو۔

(تک) بضم اول کاف تازی لفظی ہیئت

(تک) وہ میکا جاتے سے ناک تک سیدھا

کہنچین۔

(توھر) ایک ہتھیار جسکو گرز کہتے ہیں۔

حیم تازی

آجبات کردہ۔ ترکی کہ سید ہر

(تک) تاش ہونا اور مشا

(جگتی) فتح لعل و کاف پارسی فتح

فوتانی معیاب معروف - زمین -

(جل ہرن) پانی کنینچے والا -

(جل وہر مالا) گھنگور گھٹائیں -

(جمل) اسکی اصل یک بفتح تحتانی ہے

مختلف معنوں پر ایک لفظ کا بار بار آنا -

(جھولنا) جھولا -

(جھیوت) بادل گھاس کی جھوڑا بیج پھٹ

سیم فارسی

(جیا تک) ایک طائر مشہور جسکا نام پھیا ہے -

(جیامر) چنور

(چرن) پاون شاخ درخت -

(چرچری) راگ کی ایک قسم دل لگی

گھونگر والے بال -

(چکر) فتح اول و سکون کاف تازی آخر

فتح کا قلعہ گہار کا چاک - ایک ہتھیار نقش -

(چکور) ایک طائر کا نام جسکا عشق چاند پر مشہور

ملشی داس سے جرجر گر لاج کشوری ہے

مہیش کہہ چند چکوری -

(چکالا) چلی پینے والی - یہ بہا شاہی

(چیمپک) چنونا -

(چیل) ہولتینہ چیز بجلی - دولت - غیر ثابت

یہ چیمپک بنا ہے جسکے معنی چلنا -

(چندر کلا) چاند کا سولہواں حصہ - وکرن کے

در بڑ ملک کا ایک باجا -

(چور) بقیچین بمعنی چار - شری گاؤ کی دم -

(چوپی) چار پاؤں رکھنے والی چوپائی ہے

یہی ہے -

(چوسا) چار پاؤں رکھنے والا - یہ دونوں بیج

بہا شاہین -

(چہند) خواہش دید -

(چہپی) چھ پاؤں والا شٹ پدا سکی اصل ہے -

وال مہلہ ہندی

(دائڈ) آخر وال ہندی - وائڈا -

(دوت) درمی -

(درڑہ پد) ثابت قدم -

(در ملا) بڑی چیزوں کا ہوا -

(دکھدالی) بغیر اول و کاف مخلوط بہا

دوال مہلہ بالف کشیدہ و ہمزہ با تحتانی معروف

دکھہ دینے والا -

(دکھد برن) اول مفتوح و کاف عجمی با

مخلوط ساکن و دوال مہلہ موقوف جلا نیوالا حرف

(دوڈ) اول مفتوح دوم نون ساکن آخر وال ہندی

ونڈا۔

(رام) دل لینے والا۔

(ونڈک) ایک جنگل کا نام

(راجپوت گن) کھل کے درختوں کا ذخیرہ

(ونڈکلا) لالٹھی کا حصہ لینے والی۔

جھنڈ

(ونڈکا) سوم وال ہندی کسو چھام کا ہندی

(رچرا) شیریں اور صبح اور خوبصورت عورت

بھنی ونڈکلا۔

(رس) شیریں ذائقہ دار پانی رقیق چیز

(دوہا) دو جگہ سے قطع کیا ہوا قبول بعض

(رمن) کھیلنے والا۔

دوہا ہے اصلاً۔

(روڈا) بواؤ بھول و دال ہندی بالائی

(روہا) دو سے ملا ہوا۔

بڑا لنگر۔ روڑا ہی مشہور ہے۔

(روہن) بفتح اول ہوا ہوز مفتوح و فتح نون۔

(روہا) پانی۔ اتولا کا درخت۔

(روہاری) اوٹھانے والا۔

(روپ مال) خوبصورتی کا مار۔

(روہتا) رکھنے والا اسکی اصل ہر تاسی ہیشا۔

سین مہلہ۔

(روہارا) بیت پانی برسا۔ گہری کاسو پان۔ گروہ

(سارنگ) ہیلیا۔ یعنی میرٹھار۔

(روہرت) دال مہلہ بابا مخلوط کسود و رای

(سان ناسک) حرف سوم مضوم و ششم

مہلہ ساکن آخری نون فانی۔ رام۔ کوئی چیز اوٹھا

کسود ناک کے ساتھ تلفظ رکھنے والا۔

لینا چھپید۔

(سیرتی) سپر یعنی ماہ تھانی اسین سمبندھ

(دیگر کہہ) درخت کی پیل۔ دو ما تر کا سر۔

یعنی شہی۔ اسکا ترجمہ چاندنی۔

(ویک) چہراغ۔

(سپر پریات) اچھے پتہ ٹھکانا۔ گردی

(ویپالا) چرخون کی قطار۔

جال۔

(وارٹل) شاکر کی گت۔ اس گت کو وڑاؤ۔

(سپریشا) بضم اول فتح بای بارہی گسر

جی کہنے ہیں۔

نای نون فانی دشین سحر ساکن و نای ہندی

راے مہلہ

بالف کثیدہ۔ تریف کرنا اور عزت۔

(ست کرت) بفتح اول و تائی فوقانی
ساکن و کاف تازی کسور آخر تائی فوقانی
پر جتا اور خاطر واری۔

(سدنا و ہرا) امرت رکھنے والا یا چاند کا لقب ہے۔
(سرسی) ابدار۔ رس رکھنے والا۔

(سیرگ و ہرا) پیر لو نگار
(نکھدائی) برون زن و کھدائی۔ آرام دین والا۔
(سکھد) بضم اول و کاف تازی مخلوط بہا
مضق آخر اول جملہ۔ بمعنی سکھدائی۔

(سلل) اپانی۔
(سمان) باعلان نون۔ برابر پہنچے مریک ہے۔
(سسم) جفت اور برابر۔

(سنجوگی) لٹنے والا۔

(شکھا بلوکت) کسور اول و نون نیم غنہ و کاف
پارسی مخلوط بہا بالف کشیدہ۔ و کسور بای موحہ و
لام باوا و مجہول و کاف تازی کسور یا فوقانی
شیر کا و کھنا اور وہ پلٹ پٹکرو کیتا جاتا ہے
(سنگھیا) شار و متداو۔

(سنگھیا تازی) عورت کا شمار
(سینتا) بمعنی رکب سیکست ہی بنا ہے۔
(سوچی) جد سوزن۔

(سویا) ایک اور چوتھا حصہ۔

(سوم) صاند۔

(شبین مجبہ)
(شبنہ گت) اچھی چال۔

(شری) دولت۔ جن بزرگ۔ خداوند۔

(شہنگارنی) حسین۔ چھالیا دلی۔

(شیر گرا) شکر نفجین یا در ایک ملک کا نام۔

(شیش) چاند۔

(شکھا) چوٹی۔

(شنگھہ) ناوتوس۔ اسکو ہندی میں سین جلی پڑھتے

(کاف تازی)۔

(کاما) کام دیو کی عورت جسکا نام رت نفقہ

راے مہلہ و کسور تائی فوقانی ہے۔

(کاب) زہرہ نارہ۔ شاعری۔

(کرن) گوش۔

(کرتال) بفتح اول و کاف مہلہ مضق و تائی

فوقانی بالف کشیدہ مع لام لکڑی کا با جاجو

تال پر تالی کے عوض بجائین۔

(کرت) سورج کی کرن باقی اور شعاعیں
(کرنا) نور سون میں ایک رس ایک کرت
نام مہلہ مضق۔ مہرانی۔

(کرٹ) تاج شاہی۔

(کرٹرا) کہیل دل لگی۔

(کرٹ) بکسر اول دراصل کسور توفانی

سترو لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا زمانہ است جب

نتیجہ بنا یا ہوا۔

(کرٹ کھا) لڑائی میں مہتیا دلائی کی باتیں کہنا

اسکوزیاں اور دوڑ کا بدون نام مخلوط کہتے ہیں۔

(کسم سچرا) منلون گل رنگارنگ۔

(کل) تلفظ کی وقت کی پیمائش کلاہی ہے۔

(کلکا) غنچہ گل۔

(کلاوتی) یعنی پداوتی۔

(کنڈ لکا) سلفہ۔ کندیا ہی ہے۔

(کنڈک) گیند۔

(کو ہٹا) خانہ۔ اسکی اصل کوٹھ ہے۔

(کیر) بیابان معروف ایک ملک کا

نام۔ گوشت توتا۔

کاف فارسی

(کاف تیری) بفتح تھانی و فو قانی کسور شد

و درای ہملہ با تھانی معوف۔ وید کا ایک منتر

(گتہ) کہا ہوا کہنے کے لائق۔ فقہ۔ نشر

(گمر) طاقت و رہ بہت بڑا۔

(گروڑ) اول دراصل دوم را ہندی طارون کے

بادشاہ کا نام جبکا باب کشپ نام اور مان کا نام

بننا بفتح باہی موصدہ و کسور نون و فو قانی بالفتہ

اسکی شکل طاموس یا شتر مرغ کے مانند ہے سناپ

اسکی خوارک عظیم الحنہ ایسا کہ ذہن میں نہ سادے

بقول بعض یہی رخ ہر رخ کا قد و قامت اتنا

بڑا ہے کہ ایک پھر میں کئی آہی و باسچ پوچھو تو

قصہ خوانوں نے اسکو طیار کیا ہے۔ ورنہ دیوتا

کی سواری گر رہتی ہے۔ یہ اور پچکل برادر

علاقائی اور باہم دشمن ہیں۔ انکی عداوت کا

طویل طویل قصہ مار مہر و مین اند کو رہے۔

(گن) اسکی اصل گنتر بفتح کاف پارسی

غنیہ و درای ہندی یہ ہے جسکی معنی گروہ و شداو

(گنگووک) گنگا جل۔

(گو مال) گایان پالنی والا کیہنیاج کا لقب

(گو آکا) بفتح اول و منم ثالث و الف معنم

کاف تازی شد و کیدہ الف۔ جالی اور جہر کا

اسکی اصل گواکش ہے۔

(گیت) بیای معروف گانا۔

لام

(گکہہ) تیز اور چھوٹا۔

(لگت) خوبصورت۔

(لیلہ لکڑ کھیلنے والا)

(لیلہ لوتی) کہیل اور تماشہ والی عورت۔

(ماترا) چوڑا کشر کے تلفظ میں کہ بقدر دیگر لگے۔

(مایا) فریب۔ بازیگری کا ذنب۔ بہرانی وہ بھبی جو بدہ کی مان تھی۔

(مالتی) سوم فوقانی چمیلی۔

(مالنی) سوم کون باغبان کی عورت

(مست گیند) مست بمعنی مست اسی سے منوالا ہے گیند کی اصل گج اللہ ہے یعنی ماتیو کاراجا۔

اس سے مراد بڑا ماتیو کل کے معنی مست ماتیو۔ (مد بہار) شراب کا وزن۔ خار۔

(مدن ہرا) شہوت و دور کرنیوالی عورت۔ (مدرا) شراب۔

(مدلیکھا) سستی رکھنے والا۔

(مدھتیا) بفتح اولیٰ حال جملہ مخلوط بہا مشدد کسور و تختانی مخلوط بالف کشیدہ انگشت وسطیٰ

اور وہ عورت جسکو شہوت و شرم برابر کی ہو (مہرار) بضم اول و در جملہ بالف کشیدہ انورا

جملہ مہر کا دشمن مر ایک یو کا نام جسکو کرشن

مار ڈالا۔ آری بمعنی عدد۔ یہ کاہن کا لقب ہے۔

(مکڑی) مکڑی۔ بندریا۔

(مرہٹا) اسکی اصل مہاراشٹر ہے جسکی معنی بڑا فساد می۔

(مکنا من) دانہ مروارید۔

(ملکا) چمیلی۔

(مندرا) بفتح سوم ایک پہاڑ کا نام اور بکسر سوم مکان و شہر۔

(من موہن) دل لینے والا۔

(منور مان) دل بہانیوالی عورت۔

(منور بہم) دل بہانیوالا۔

(من ہس) وہ منتشر جو دل میں جا جائے ذکر خفی۔

(من جبری) ملائم۔ موتی۔ ایک خست کی سیل۔ تلسی۔

(مندرا) بکسر سوم۔ مکان کا حصہ۔

(من ہرن) دلیر۔

(موتی دام) موتیوں کا مال۔

(مودک) ایک باجا۔ خوش کرنیوالا لہو وہ شخص جسکے ان باپ مختلف قوم کی ہوں

(مول من) اصل جاہر۔

(مہی) زمین۔ یہ مہیہ سبکی سنی کلان۔

(مہا بھگپیریات) بڑا بھگپیریات۔ بلتے

بھگپیریات دیکھو۔

(مہی) دھڑلہ پھاڑ۔ زمین اور مٹا نیلا نشین کا

(مہک) خوشبو۔

(میر) بیاہ مجھول پھاڑ۔

(مینا دلی) مینا وکی قطار۔

(من مکت) کا دیو۔

(نون)

(ناری) عورت یہ نرس منسوب ہے جسکی منی

(نرا چکا) خدنگ۔ یہ تاراج سے ہے

اکا علامت تانیث۔

(نرندر) اسکی اصل نرائندر ہر نرمر

انیدر بادشاہ۔ شاہ مردان۔

(نشالکا) نش رات۔ پالکا حفا

کندہ رات کاٹنی والی عورت۔

(نشٹ) جو چیز دیکھ نہ پڑی یعنی غائب

(نگس سروشی) سانپ کی شکل کہنہ دلی

دیل روپ کا لارنگ کہنہ والا

ہاے ہوز

(ناری) دل لیند والی یہ ہری سبکی سنی لینا

(ہاکلکا) افسوس کی کلی۔

(ہاریت) ایک سنی اور ایک درخت کا نام ہے۔

(ہت برت) برت کا قطع کرنا باقی بچنا

(ہرش) چھوٹا اور راکشی ایک قسم۔

(ہرید) دشمن دیوتا کا پاؤں۔

(ہریتکا) دشمن کا راگ۔

(ہرل) تحریر۔

(ہلاس) خوشی۔ اصل اسکی الاس اور

الاسکی اصل اس ہے جسکی سنی کہلینا

(ہنسی) ہنس طائر کی مادہ

(ہیر) سانپ اور ہیرا یعنی الماس۔

خاتمہ

وإذا بلغ الكتاب الى هذا

الضاب فلتختمه خذراً

عن الاطباء حامدين

لله على انعامه الوافر الشاغل

وشاكرين له على احسانه

المقارب الكامل ومصليين

على بنينا مطلق قصبة

الوجود ومقطع ما في عالم

الشهود و اهل بيته المحادين المنتظم بهم الملة والدين

قطعة

الا يا ايها النظار هذا كتاب كله تبرمذاب

حوى في طيه علما شريفا بارفع شانه لا يستراب

له لفظ يفوق الدر نظاما ومعنى لا يفارقه الصنوا

فارجوكم دعاء الخير وعافية متى نفع الكتاب

لعل الله يغفر لي ذنوبي ورحمني اذا قام الحساب



دوائر تواضع لا تعد ولا تحصى در سال طبع این جریده عظمی



قَالَ

